مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا
رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ
سُنن ابنِ ماجہ شریف
مُترجم اُردو مع مختصر شرح
جلد سوم
تألیف
حافظ ابی عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی رحمہ اللہ
ترجمہ
مولانا محمد قاسم امین مدظلہ العالی
مکتبۃ العلم
۱۸۔ اُردو بازار لاہور۔ پاکستان

سنن ابن ماجہ شریف
مترجم

سنن ابن ماجہ شریف

مترجم

جلد سوم

تالیف

حافظ ابی عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

مولانا محمد قاسم امین مدظلہ العالی

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار ٥ لاہور ٥ پاکستان

7231788-7211788

نام کتاب: ــــــــــ سُنن ابنِ ماجہ شریف مترجم

تالیف : ــــــــــ حافظ ابی عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم : ــــــــــ مولانا محمد قاسم امین مدظلہ العالی

طابع : ــــــــــ خالد مقبول

مطبع : ــــــــــ افضل شریف پرنٹرز

ملنے کے پتے

❖ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ ☎ 7224228

❖ مکتبہ علوم اسلامیہ اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور ☎ 7221395

❖ مکتبہ جویریہ ۱۸-اردو بازار ہ لاہور ہ پاکستان ☎ 7211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت' طباعت' تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔

(ادارہ)

فہرست

عنوان	صفحہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کا ذکر	۱۷
قربانی کرنا واجب ہے یا نہیں؟	۱۸
قربانی کا ثواب	۱۹
کیسے جانور کی قربانی مستحب ہے؟	۲۰
اونٹ اور گائے کتنے آدمیوں کی طرف سے کافی ہے؟	۲۱
کتنی بکریاں ایک اونٹ کے برابر ہوتی ہیں؟	۲۲
کون سا جانور قربانی کے لئے جائز ہے؟	
کس جانور کی قربانی مکروہ ہے؟	۲۳
صحیح سالم جانور قربانی کے لئے خریدا پھر خریدار کے پاس آنے کے بعد جانور میں کوئی عیب پیدا ہو گیا	۲۵
ایک گھرانے کی طرف سے ایک بکری کی قربانی	
جس کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو وہ ذی الحجہ کے پہلے دس دن اور ناخن نہ کتروائے	۲۶
نماز عید سے قبل قربانی ذبح کرنا ممنوع ہے	۲۷
اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا	۲۸
قربانی کی کھالوں کا بیان	
قربانیوں کا گوشت' عید گاہ میں ذبح کرنا	۲۹
کتاب الذبائح	
عقیقہ کا بیان	۳۰
فرعہ اور عتیرہ کا بیان	۳۱
ذبح اچھی طرح اور عمدگی سے کرنا	۳۲
ذبح کے وقت بسم اللہ کہنا	۳۳
کس چیز سے ذبح کیا جائے؟	۳۴
کھال اتارنا	۳۵
دودھ والے جانور کو ذبح کرنے کی ممانعت	۳۶
عورت کا ذبیحہ	
بدکے ہوئے جانور کو ذبح کرنے کا طریقہ	
چوپایوں کو باندھ کر نشانہ لگانا اور مثلہ کرنا منع ہے	۳۷
نجاست کھانے والے جانور کے گوشت سے ممانعت	۳۸
گھوڑوں کے گوشت کا بیان	
پالتو گدھوں کا گوشت	۳۹
خچر کے گوشت کا بیان	۴۰
پیٹ کے بچہ کو ذبح کرنا' اس کی ماں کا ذبح کرنا (ہی) ہے	۴۱
کتاب الصید	
شکاری اور کھیت کے کتے کے علاوہ باقی کتوں کو مارنے کا حکم	۴۳
کتا پالنے سے ممانعت' الا یہ کہ شکار' کھیت یا ریوڑ کی حفاظت کے لئے ہو	۴۴
کتے کے شکار کا بیان	۴۵
مجوسی کے کتے کا شکار	۴۶
تیار کمان سے شکار	۴۷
شکار رات بھر غائب رہے	
معراض (بے پر اور بے پیکان کے تیر) کے شکار کا	۴۸

عنوان	صفحہ
جانور کی زندگی میں ہی اس کا جو حصہ کاٹ لیا جائے	۴۸
مچھلی اور ٹڈی کا شکار	۴۹
جن جانوروں کو مارنا منع ہے	۵۰
چھوٹی کنکری مارنے کی ممانعت	۵۱
گرگٹ (اور چھپکلی) کو مار ڈالنا	۵۲
ہر دانت والا درندہ حرام ہے	۵۳
بھیڑیئے اور لومڑی کا بیان	۵۴
بجو کا حکم	
گوہ کا بیان	۵۵
خرگوش کا بیان	۵۶
جو مچھلی مر کر سطح آب پر آ جائے؟	۵۷
کوے کا بیان	۵۹
بلی کا بیان	
کتاب الاطعمة	
کھانا کھلانے کی فضیلت	۶۰
ایک شخصیت کا کھانا دو کے لئے کافی ہو جاتا ہے	۶۱
مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں	۶۲
کھانے میں عیب نکالنا منع ہے	۶۳
کھانے سے قبل ہاتھ دھونا (اور کلی کرنا)	
ٹیک لگا کر کھانا	۶۴
کھانے سے قبل ''بسم اللہ'' پڑھنا	
دائیں ہاتھ سے کھانا	۶۵
کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا، پیالہ صاف کرنا	۶۶
اپنے سامنے سے کھانا	۶۷

عنوان	صفحہ
ثرید کے درمیان سے کھانا منع ہے	۶۸
نوالہ نیچے گر جائے تو؟	
ثرید باقی کھانوں سے افضل ہے	۶۹
کھانے کے ہاتھ پونچھنا	۷۰
کھانے کے بعد کی دعا	
مل کر کھانا	۷۱
کھانے میں پھونک مارنا	۷۲
جب خادم کھانا (تیار کر کے) لائے تو کچھ کھانا اسے بھی دینا چاہئے	
خوان اور دستر کا بیان	۷۳
کھانا اٹھائے جانے سے قبل اٹھنا اور لوگوں کے فارغ ہونے سے قبل ہاتھ روک لینا منع ہے	
جس کے ہاتھ میں چکناہٹ ہو اور وہ اسی حالت میں رات گزار دے	۷۴
کسی کے سامنے کھانا پیش کیا جائے تو؟	۷۵
مسجد میں کھانا	
کھڑے کھڑے کھانا	۷۶
کدو کا بیان	
گوشت (کھانے) کا بیان	۷۷
(جانور کے) کون سے حصے کا گوشت عمدہ ہے	۷۸
بھنا ہوا گوشت	
دھوپ میں خشک کیا ہوا گوشت	۷۹
کلیجی اور تلی کا بیان	
نمک کا بیان	
سرکہ بطور سالن	۸۰

عنوان	صفحہ
روغن زیتون کا بیان	۸۱
دودھ کا بیان	
میٹھی چیزوں کا بیان	۸۲
ککڑی اور تر کھجور ملا کر کھانا	
کھجور کا بیان	۸۳
جب موسم کا پہلا پھل آئے	
تر کھجور خشک کھجور کے ساتھ کھانا	
دو دو، تین تین کھجوریں ملا کر کھانا منع ہے	۸۴
اچھی کھجور ڈھونڈ کر کھانا	
کھجور مکھن کے ساتھ کھانا	
میدہ کا بیان	۸۵
باریک چپاتیوں کا بیان	۸۶
فالودہ کا بیان	
گھی میں چپڑی ہوئی روٹی	۸۷
گندم کی روٹی، جو کی روٹی	۸۸
میانہ روی سے کھانا اور سیر ہو کر کھانے کی کراہت	۸۹
ہر وہ چیز جس کو جی چاہے کھا لینا اسراف میں داخل ہے	۹۰
کھانا پھینکنے سے ممانعت	۹۱
بھوک سے پناہ مانگنا	
رات کا کھانا چھوڑ دینا	
دعوت وضیافت	
اگر مہمان کوئی خلاف شرع بات دیکھے تو واپس لوٹ جائے	۹۲
گھی اور گوشت ملا کر کھانا	۹۳
جب گوشت پکائیں تو شوربہ زیادہ رکھیں	۹۴
لہسن، پیاز اور گندنا کھانا	

عنوان	صفحہ
دہی اور گھی کا استعمال	۹۵
پھل کانے کا بیان	
اوندھے ہو کر کھانا منع ہے	۹۶
کتاب الاشربۃ	
خمر ہر برائی کی کنجی ہے	۹۷
جو دنیا میں شراب پئے گا وہ آخرت میں شراب سے محروم رہے گا	۹۸
شراب کا رسیا	
شراب نوشی کرنے والے کی کوئی نماز قبول نہیں	۹۹
شراب کس کس چیز سے بنتی ہے؟	
شراب میں دس جہت سے لعنت ہے	۱۰۰
شراب کی تجارت	۱۰۱
لوگ شراب کے نام بدلیں گے (اور پھر اس کو حلال سمجھ کر استعمال کریں گے)	۱۰۲
ہر نشہ آور چیز حرام ہے	
جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے	۱۰۴
دو چیزیں (کھجور اور انگور) اکٹھے بھگو کر شراب بنانے کی ممانعت	۱۰۵
نبیذ بنانا اور پینا	۱۰۷
شراب کے برتنوں کے برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت	۱۰۸
ان برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت کا بیان	
مٹکے میں نبیذ بنانا	۱۰۹
برتن کو ڈھانپ دینا چاہیے، چاندی کے برتن میں پینا	۱۱۰
تین سانس میں پینا	۱۱۱

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
مشکیزوں کا منہ اُلٹ کر پینا	۱۱۲	گلے پڑنے یا گھنڈی پڑنے کا علاج اور دبانے کی ممانعت	۱۲۶
مشکیزہ کو منہ لگا کر پینا		عرق النساء کا علاج	
کھڑے ہو کر پینا		زخم کا علاج	۱۲۷
جب مجلس میں کوئی چیز پئے تو اپنے بعد دائیں طرف والے کو دے اور وہ بھی بعد میں دائیں والے کو دے	۱۱۳	جو طب سے ناواقف ہو اور علاج کرے	
برتن میں سانس لینا	۱۱۴	ذات الجنب کی دوا	۱۲۸
مشروب میں پھونکنا		بخار کا بیان	
چلو سے منہ لگا کر پینا	۱۱۵	بخار دوزخ کی بھاپ سے ہے اس لئے اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو	۱۲۹
میزبان (ساقی) آخر میں پئے	۱۱۶	پچھنے لگانے کا بیان	۱۳۰
شیشہ کے برتن میں پینا		پچھنے لگانے کی جگہ	۱۳۲
کتاب الطب			
اللہ تعالیٰ نے جو بیماری بھی اتاری اس کا علاج بھی نازل فرمایا	۱۱۷	پچھنے کن دنوں میں لگائے جائیں؟	۱۳۳
بیمار کی طبیعت کسی چیز کو چاہے تو (حتی المقدور) مہیا کر دینی چاہئے	۱۱۸	داغ دے کر علاج کرنا	۱۳۴
پرہیز کا بیان	۱۱۹	داغ لینے کا جواز	۱۳۵
مریض کو کھانے پر مجبور نہ کرو	۱۲۰	اثمد کا سرمہ لگانا	
ہریرہ کا بیان		طاق مرتبہ سرمہ لگانا	۱۳۶
کلونجی کا بیان	۱۲۱	شراب سے علاج کرنا منع ہے	
شہد کا بیان	۱۲۲	قرآن سے علاج (کر کے شفاء حاصل) کرنا	۱۳۸
کھنبی اور عجوہ کھجور کا بیان	۱۲۳	مہندی کا استعمال	
سنا اور سنوت کا بیان	۱۲۴	اونٹوں کے پیشاب کا بیان	
نماز شفاء ہے		برتن میں مکھی گر جائے تو کیا کریں؟	
ناپاک اور خبیث دوا سے ممانعت	۱۲۵	نظر کا بیان	۱۳۹
مسہل دوا		نظر کا دم کرنا	۱۴۰
		وہ دم جن کی اجازت ہے	
		سانپ اور بچھو کا دم	۱۴۱

عنوان	صفحہ
جو دم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسروں کو کئے	۱۴۲
اور جو دم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کئے گئے	
بخار کا تعویذ	۱۴۳
دم کر کے پھونکنا	۱۴۴
تعویذ لٹکانا	۱۴۵
آسیب کا بیان	۱۴۶
قرآن کریم سے (علاج کر کے) شفاء حاصل کرنا	
دو دھاری والا سانپ مار ڈالنا	۱۴۷
نیک فال لینا پسندیدہ ہے اور بد فالی لینا ناپسندیدہ ہے	
جذام	۱۴۹
جادو	
گھبراہٹ اور نیند اچاٹ ہونے کے وقت کی دعا	۱۵۱
کتاب اللباس	۱۵۳
آنحضرت کے لباس کا بیان	
نیا کپڑا پہننے کی دعا	۱۵۵
ممنوع لباس	
بالوں کا کپڑا پہننا	۱۵۶
سفید کپڑے	۱۵۷
تکبر کی وجہ سے کپڑا لٹکانا	۱۵۸
پائجامہ کہاں تک رکھنا چاہئے؟	
قمیص پہننا	۱۵۹
قمیص کی لمبائی کی حد	
قمیص کی آستین کی حد	۱۶۰
گھنڈیاں کھلی رکھنا	
پائجامہ پہننا	

عنوان	صفحہ
عورت آنچل کتنا لمبا رکھے؟	۱۶۱
سیاہ عمامہ	
درمیان لٹکانا	۱۶۲
ریشم پہننے کی ممانعت	
جس کو ریشم پہننے کی اجازت ہے	۱۶۳
ریشم کی گوٹ لگانا جائز ہے	
عورتوں کے لئے ریشم اور سونا پہننا	۱۶۴
مردوں کا سرخ لباس پہننا	
کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہننا مردوں کے لئے صحیح نہیں	۱۶۵
مردوں کے لئے زرد لباس	۱۶۶
جو چاہو پہنو بشرطیکہ اسراف یا تکبر نہ ہو	
شہرت کی خاطر کپڑے پہننا	
مردار کا چمڑا دباغت کے بعد پہننا	۱۶۷
بعض کا قول کہ مردار کی کھال اور پٹھے نفع نہیں اٹھایا جا سکتا	۱۶۸
(نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے) جوتوں کی کیفیت	
جوتے پہننا اور اتارنا	۱۶۹
ایک جوتا پہن کر چلنے کی ممانعت	
کھڑے کھڑے جوتا پہننا	
سیاہ موزے	
مہندی کا خضاب	۱۷۰
سیاہ خضاب کا بیان	
زرد خضاب	۱۷۱
خضاب ترک کرنا	
جوڑے اور چوٹیاں بنانا	۱۷۲

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
زیادہ (لمبے) بال رکھنا مکروہ ہے کہیں سے بال کترنا	۱۷۳	مصافحہ	۱۸۹
اور کہیں سے چھوڑ دینا' انگشتری کا نقش		ایک مرد دوسرے مرد کا ہاتھ چومے	
(مردوں کے لئے) سونے کی انگشتری	۱۷۴	(داخل ہونے سے قبل) اجازت لینا	۱۹۰
انگشتری پہننے میں نگینہ ہتھیلی کی طرف کی رکھنا	۱۷۵	مرد سے کہنا کہ صبح کیسی کی؟	۱۹۱
دائیں ہاتھ میں انگشتری پہننا		جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے تو اس کا	۱۹۲
انگوٹھے میں انگشتری پہننا		اکرام کرو	
گھر میں تصاویر (رکھنے سے ممانعت)		چھینکنے والے کو جواب دینا	
تصاویر پامال جگہ میں ہوں	۱۷۶	مرد اپنے ہمنشین کا اعزاز کرے	۱۹۳
سرخ زین پوش (کی ممانعت)	۱۷۷	جو کسی نشست سے اٹھے پھر واپس آئے تو وہ اس	
چیتوں کی کھال پر سواری		نشست کا زیادہ حقدار ہے	
کتاب الادب		عذر کرنا	
والدین کی فرمانبرداری اوران کے ساتھ حسن سلوک	۱۷۸	مزاح کرنا	۱۹۴
ان لوگوں سے تعلقات اور حسن سلوک جاری رکھو جن	۱۸۰	سفید بال اکھیڑنا	۱۹۵
سے تمہارے والد کے تعلقات تھے		کچھ سایہ اور کچھ دھوپ میں بیٹھنا	
والد کو اولاد کے ساتھ حسن سلوک کرنا خصوصاً بیٹیوں		اوندھے منہ لیٹنے سے ممانعت	-
سے اچھا برتاؤ کرنا		علم نجوم سیکھنا کیسا ہے؟	۱۹۶
پڑوس کا حق	۱۸۲	ہوا کو برا کہنے کی ممانعت	
مہمان کا حق		کون سے نام اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں؟	۱۹۷
یتیم کا حق	۱۸۳	ناپسندیدہ نام	
رستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا	۱۸۴	نام بدلنا	۱۹۸
پانی کے صدقہ کی فضیلت	۱۸۵	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک اور کنیت	۱۹۹
نرمی اور مہربانی	۱۸۶	دونوں کا بیک وقت اختیار کرنا	
غلاموں کی باندیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا		اولاد ہونے سے قبل ہی مرد کنیت اختیار کرنا	
سلام کو رواج دینا (پھیلانا)	۱۸۷	القابات کا بیان	۲۰۰
سلام کا جواب' ذمی کافروں کو سلام کا جواب کیسے دیں؟	۱۸۸	خوشامد کا بیان	
بچوں اور عورتوں کو سلام کرنا			

عنوان	صفحہ
جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ بمنزلہ امانت دار ہے	۲۰۱
حمام میں جانا	۲۰۲
بال صفا پاؤڈر استعمال کرنا	۲۰۳
وعظ کہنا اور قصے بیان کرنا	
شعر کا بیان	
ناپسندیدہ اشعار	۲۰۴
چوسر کھیلنا	۲۰۵
کبوتر بازی	۲۰۶
تنہائی کی کراہت	
سوتے وقت آگ بجھا دینا	۲۰۷
راستہ میں پڑاؤ ڈالنے کی ممانعت	
ایک جانور پر تین کی سواری	
لکھ کر مٹی سے خشک کرنا	۲۰۸
تین آدمی ہوں تو دو (آپس میں) سرگوشی نہ کریں	
جس کے پاس تیر ہو تو اسے پیکان سے پکڑے	
قرآن کا ثواب	۲۰۹
یاد الٰہی کی فضیلت	۲۱۲
لا الٰہ الا اللہ کی فضیلت	۲۱۲
اللہ کی حمد و ثناء کرنے والوں کی فضیلت	۲۱۷
سبحان اللہ کہنے کی فضیلت	۲۱۹
اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرنا	۲۲۱
نیکی کی فضیلت	۲۲۲
لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی فضیلت	۲۲۳
کتاب الدعاء	
دعا کی فضیلت	۲۲۵
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا بیان	۲۲۶
ان چیزوں کا بیان جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی	۲۳۰
جامع دعائیں	۲۳۲
عفو (درگزر) اور عافیت (تندرستی) کی دعا مانگنا	۲۳۳
جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اپنے آپ سے ابتداء کرے (پہلے اپنے لئے مانگے)	۲۳۵
دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ جلدی نہ کرے	
کوئی شخص یوں نہ کہے کہ اے اللہ! اگر آپ چاہیں تو مجھے دیں	
اسم اعظم	۲۳۶
اللہ عزوجل کے اسماء کا بیان	۲۳۸
والد اور مظلوم کی دعا	۲۴۴
دعا میں حد سے بڑھنا منع ہے	۲۴۵
دعا میں ہاتھ اٹھانا	
صبح شام کی دعا	۲۴۶
سونے کے لئے بستر پر آئے تو کیا دعا مانگے؟	۲۴۸
رات میں بیدار ہو تو کیا پڑھے؟	۲۵۰
سختی اور مصیبت کے وقت کی دعا	۲۵۱
کوئی شخص گھر سے نکلے تو یہ دعا مانگے	۲۵۲
گھر داخل ہوتے وقت کی دعا	
سفر کرتے وقت کی دعا	
باد و باراں کا منظر دیکھتے وقت یہ دعا پڑھے	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
مصیبت زدہ کو دیکھے تو یہ دعا پڑھے	۲۵۴	سواد اعظم (کے ساتھ رہنا) ہونے والے فتنوں کا ذکر	۲۷۶
کتاب تعبیر الرؤیا		فتنہ میں حق پر ثابت قدم رہنا	
مسلمان اچھا خواب دیکھے یا اس کے بارے میں کسی	۲۵۵	جب دو (یا اس سے زیادہ) مسلمان اپنی تلواریں لے	۲۸۱
اور کو خواب دکھائی دے		کر آمنے سامنے ہوں	۲۸۴
خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت	۲۵۷	فتنہ میں زبان روکے رکھنا	۲۸۵
خواب تین قسم کا ہوتا ہے	۲۵۸	گوشہ نشینی	۲۸۹
جو ناپسندیدہ خواب دیکھے	۲۵۹	مشتبہ امور سے رک جانا	۲۹۱
خواب میں جس کے ساتھ شیطان کھیلے تو وہ خواب		ابتداء میں اسلام بیگانہ تھا	۲۹۲
لوگوں کو نہ بتائے		فتنوں سے سلامتی کی امید کس کے متعلق کی جا سکتی ہے	
خواب کی تعبیر جیسے بتائی جائے (ویسے ہی) واقع ہو	۲۶۱	امتوں کا فرقوں میں بٹ جانا	۲۹۳
جاتی ہے لہذا دوست (خیر خواہ) کے علاوہ کسی اور		مال کا فتنہ	۲۹۵
خواب نہ سنائے		عورتوں کا فتنہ	۲۹۶
خواب کی تعبیر کیسے دی جائے؟		نیک کام کروانا برا کام چھڑوانا	۲۹۹
جھوٹ موٹ خواب ذکر کرنا	۲۶۲	اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو"	۳۰۳
جو شخص گفتار میں سچا ہو اسے خواب بھی سچے ہی آتے		کی تفسیر	
ہیں		سزاؤں کا بیان	۳۰۴
خواب کی تعبیر		مصیبت پر صبر کرنا	۳۰۶
لا الہ الا اللہ کہنے والوں سے ہاتھ روکنا	۲۶۸	زمانہ کی سختی	۳۱۱
اہل ایمان کے خون اور مال کی حرمت	۲۷۱	علامات قیامت	۳۱۲
لوٹ مار کی ممانعت	۲۷۱	قرآن اور علم کا اٹھ جانا	۳۱۵
مسلمان سے گالی گلوچ، فسق اور اس سے قتال کفر ہے	۲۷۳	امانت (ایمانداری) کا اٹھ جانا	۳۱۷
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ میرے بعد کافر	۲۷۴	قیامت کی نشانیاں	۳۱۸
نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانا شروع کر دو		زمین کا دھنسنا	۳۲۰
تمام اہل اسلام اللہ تعالیٰ کے ذمہ (پناہ) میں ہیں		بیداء کا لشکر	۳۲۱
تعصب کرنے کا بیان	۲۷۵	دابۃ الارض کا بیان	۳۲۲

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا	۳۲۳	شرم کا بیان	۳۶۹
فتنہ دجال حضرت عیسیٰ بن مریم خروج یاجوج ماجوج	۳۲۴	حلم اور بردباری کا بیان	۳۷۰
حضرت امام مہدی کی تشریف آوری	۳۳۹	غم اور رونے کا بیان	۳۷۱
بڑی بڑی لڑائیاں	۳۴۱	عمل کے قبول نہ ہونے کا ڈر رکھنا	۳۷۳
ترک کا بیان	۳۴۴	ریا اور شہرت کا بیان	۳۷۴
کتاب الزہد		حسد کا بیان	۳۷۵
دنیا سے بے رغبتی کا بیان	۳۴۶	بغاوت اور سرکشی کا بیان	۳۷۶
دنیا کی فکر کرنا کیسا ہے؟	۳۴۸	تقویٰ اور پرہیزگاری کا بیان، لوگوں کی تعریف کرنا	۳۷۷
دنیا کی مثال	۳۴۹	نیت کے بیان میں	۳۷۹
جس کو لوگ کم حیثیت جانیں	۳۵۱	انسان کی آرزو اور عمر کا بیان	۳۸۱
فقیری کی فضیلت	۳۵۲	نیک کام کو ہمیشہ کرنا	۳۸۲
فقیروں کا مرتبہ	۳۵۳	گناہوں کا بیان	۳۸۴
فقیروں کے ساتھ بیٹھنے کی فضیلت	۳۵۴	توبہ کا بیان	۳۸۵
جو بہت مالدار ہیں ان کا بیان	۳۵۶	موت کا بیان اور اس کے واسطے تیار رہنا	۳۸۹
قناعت کا بیان	۳۵۸	قبر کا بیان اور مردے کے گل جانے کا بیان	۳۹۱
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کی زندگی کے متعلق بیان	۳۶۰	حشر کا بیان	۳۹۴
آنحضرتؐ کی آل کا نیند کے لئے بستر کیسا تھا؟	۳۶۱	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا حال	۳۹۷
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی زندگی کیسے		روز قیامت رحمت الٰہی کی امید	۴۰۰
گزری؟	۳۶۲	تقویٰ اور پرہیزگاری کا بیان	
عمارت تعمیر کرنا	۳۶۴	حوض کا ذکر	۴۰۳
توکل اور یقین کا بیان	۳۶۵	شفاعت کا ذکر	۴۰۶
حکمت کا بیان	۳۶۶	دوزخ کا بیان	۴۱۱
تواضع کا بیان اور کبر کے چھوڑ دینے کا بیان	۳۶۷	جنت کا بیان	۴۱۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْاَضَاحِىْ

قربانیوں کا بیان

١ : بَابُ اَضَاحِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

باب : رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کا ذکر

٣١٢٠ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ح وحدثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جعفرٍ قالا ثنا شُعْبَةُ سمعتُ قتادةَ يُحدِّثُ عَنْ انس بن مالكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ و يُسَمِّيْ و يُكَبِّرُ ' ولقدْ رأيْتُهُ يذبحُ بيدِه واضعًا قدمَهُ على صفاحِهِمَا.

٣١٢٠ : حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ دو سیاہ' سفید رنگ ملے ہوئے سینگ دار مینڈھوں کی قربانی کرتے تھے اور ذبح کے وقت بسم اللہ اور اللہ اکبر کہتے اور میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پہلو پر پاؤں رکھ کر' اپنے ہاتھ سے ذبح کر رہے تھے۔

٣١٢١ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا اسماعيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ يزيدَ بن ابي حبيبٍ عَنْ اَبِيْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضي اللّٰهُ تعالٰى عَنْهُ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يومَ عيدٍ بكَبْشَيْنِ فَقَالَ حِيْنَ وَجَّهَهُمَا اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فطرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حنيفًا وَّ مَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ بِذَالِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَ لَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ اُمَّتِه.

٣١٢١ : حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے عید کے روز دو مینڈھوں کی قربانی دی۔ جب آپ نے ان کو قبلہ رُو کیا تو یہ کلمات ارشاد فرمائے: ''میں نے یکسو ہو کر اپنا چہرہ اُس ذات کی طرف کر لیا جس نے آسمان و زمین کو پیدا فرمایا اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ بلاشبہ میری نماز' قربانی' زندگی اور موت تمام جہانوں کے پروردگار اللہ کیلئے ہے۔ اللہ کا کوئی شریک نہیں' اسی کا مجھے حکم دیا گیا اور میں سب سے پہلے اسلام لانے والا ہوں۔ اے اللہ! یہ قربانی آپ کی عطا سے ہے اور آپ ہی کی رضا

کے لیے ہے محمد (ﷺ) کی طرف سے اور اُن (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی اُمت کی طرف سے۔

۳۱۲۲: حدثنا محمد بن یحیی ثنا عبد الرزاق انبانا سفیان الثوری عن عبد اللہ بن محمد ابن عقیل عن ابی سلمۃ عن عائشۃ و عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان یضحی اشتری کبشین عظیمین سمینین اقرنین املحین موجوء ین فذبح احدھما عن امتہ لمن شھد للہ بالتوحید و شھد لہ بالبلاغ و ذبح الآخر عن محمد و عن آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم.

۳۱۲۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول (ﷺ) جب قربانی کا ارادہ فرماتے تو دو بڑے موٹے سینگ دار سفید و سیاہ رنگ کے خصی مینڈھے خریدتے۔ ان میں سے ایک اپنی اُمت کے ان افراد کی طرف سے ذبح کرتے جو اللہ کے ایک ہونے اور رسول اللہ ﷺ کے احکامات پہنچانے کی شہادت دیں اور دوسری اپنی طرف سے اور اپنی آلؓ کی طرف سے ذبح کرتے۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ اُفْعُوْلَۃ کے وزن پر ہے اصل میں اُضْحُوِیَۃ تھا۔ واؤ اور یا جمع ہوتے اور یائے سابق بالسکون ہے اس لئے واؤ کو یا کر کے یاء کا یاء میں ادغام ہو گیا اور حاء کو یاء کی مناسبت سے کسرہ (زیر) دے دیا گیا۔ بقول فراء اضحیہ مذکر و مؤنث دونوں طرح آتا ہے نوادر ابن الاعرابی میں ہے کہ اضحیہ لغت میں بکری یا اس کے مثل جانور کو کہتے ہیں جو ایام اضحیٰ میں ذبح کیا جائے یہ چونکہ وقت ضحیٰ یعنی دن چڑھے ذبح کیا جاتا ہے اس لئے اس کو اضحیہ کہتے ہیں گویا یہ از قبیل تسمیہ شی باسم وقتہ ہے اصطلاح شرع میں اضحیہ اس مخصوص جانور کو کہتے ہیں جو بہ نیت قربت ایک خاص وقت میں ذبح کیا جائے حیوان مخصوص سے مراد گائے بیل بھینس بکری اور اونٹ ہے اور وقت خاص سے مراد ایام نحر ہیں۔

۲ : بَابُ الْاَضَاحِیُ وَاجِبَۃٌ ھِیَ اَمْ لَا؟

باب : قربانی کرنا واجب ہے یا نہیں؟

۳۱۲۳: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا زید بن الحباب ثنا عبد اللہ بن عیاش عن عبد الرحمن الاعرج عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال من کان لہ سعۃ ولم یضح فلا یقربن مصلانا.

۳۱۲۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جس کو وسعت ہو پھر بھی وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے۔

۳۱۲۴: حدثنا ھشام بن عمار ثنا اسماعیل ابن عیاش ثنا ابن عون عن محمد بن سیرین قال سالت ابن عمر عن الضحایا اواجبۃ ھی؟ قال ضحی رسول اللہ صلی اللہ

۳۱۲۴: حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قربانی کے متعلق دریافت کیا کہ کیا یہ واجب ہے؟ فرمایا: اللہ کے

[1] ہمیں بھی ذبح کے وقت یہی دُعا پڑھنی چاہیے اور " انا اوّل المسلمین " کی بجائے " انا من المسلمین " پڑھنا چاہیے۔ آپ ﷺ نے دو قربانیاں کیں۔ ایک اپنی طرف سے اور دوسری تمام اُمت کی طرف سے۔ معلوم ہوا کہ نفلی قربانی میں کئی افراد کی طرف سے ایک جانور ہو سکتا ہے۔ اگر وسعت ہو تو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بھی قربانی کرنی چاہیے۔ (عبدالرشید)

عليه وسلم والمسلمون من بعده وجرت به السنة حدثنا هشام بن عمار ثنا اسماعيل ابن عياش ثنا الحجاج بن ارطاة ثن جبلة ابن سحيم قال سالت ابن عمر فذكر مثله سواء.

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اہل اسلام قربانی کرتے رہے اور یہی طریقہ جاری ہوا۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۳۱۲۵: حدثنا ابو بكر بن ابی شيبة ثنا معاذ بن معاذ عن ابن عون قال انبانا ابو رملة عن مخنف بن سليم قال كنا وقوفا عند النبی ﷺ بعرفة فقال يايها الناس ان على كل اهل بيت فی كل عام اضحية وعتيرة.

اتدرون ما العتيرة هی التی يسميها الناس الرجبية.

۳۱۲۵: حضرت مخنف بن سلیمؓ فرماتے ہیں کہ ہم عرفہ کے دن نبی ﷺ کے قریب ہی وقوف کیے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! ہر گھر والوں پر ہر سال ایک قربانی اور ایک عتیرہ واجب ہے۔ تمہیں معلوم ہے عتیرہ کیا ہے؟ وہی جسے لوگ رجبیہ کہتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ وجوب وسنت قربانی کی مشروعیت کے بارے میں مذاہب کی تفصیل یہ ہے کہ (۱) امام ابوحنیفہ اور صاحبین امام مالک اور امام احمد کی ایک روایت میں واجب ہے۔ (۲) امام شافعی اور امام احمد اور امام مالک کی مشہور روایت میں سنت ہے جو قربانی کے وجوب کے قائل ہیں وہ قرآن مجید: ﴿فصل لربک وانحر﴾ سے استدلال کرتے ہیں کیونکہ وانحر امر ہے اور امر وجوب کے لئے ہوتا ہے اور بہت سی احادیث بھی وجوب پر دلالت کرتی ہیں۔ عتیرہ کے بارے میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں بعض تو اس کے وجوب پر دال ہیں اور بعض صرف اجازت پر دال ہیں اور بعض اس کی ممانعت پر دال ہیں۔ جیسے حدیث ابو ہریرہ لا فرع ولا عتیرہ بقول قاضی عیاضؒ کے جمہور اہل علم کے نزدیک جواز والی احادیث منسوخ ہیں۔ عتیرہ کی تفسیر کے بارے میں حدیث باب میں ہے کہ وہ رجبیہ ہے' رجبیہ وہ بکری ہے جو ماہ رجب میں ذبح کر کے کھائی اور کھلائی جاتی تھی امام نوویؒ نے رجبیہ اور عتیرہ کو ایک ہی کہا ہے اور اس پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے۔

۳: بَابُ ثَوَابِ الْأُضْحِيَةِ

باب: قربانی کا ثواب

۳۱۲۶: حدثنا عبد الرحمن بن ابرهيم الدمشقی ثنا عبد الله بن نافع حدثنی ابو المثنى عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة ان النبی صلى الله عليه وسلم قال ما عمل ابن آدم يوم النحر عملا احب الى الله عزوجل من هراقة دم وانه ليأتی يوم القيامة بقرونها واظلافها و اشعارها و ان الدم ليقع من الله عزوجل بمكان قبل ان يقع على الارض

۳۱۲۶: سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دس ذی الحجہ کو ابن آدم کوئی ایسا عمل نہیں کرتا جو اللہ کو خون بہانے سے زیادہ پسندیدہ ہو اور روز قیامت قربانی کا جانور سینگوں' کھروں اور بالوں سمیت پیش ہوگا اور خون زمین پر گرنے سے قبل اللہ کے ہاں مقام قبولیت حاصل کر لیتا ہے۔ اس لیے خوش

فطیبُوْا بھا نفسًا.

دلی سے قربانی کیا کرو۔

۳۱۲۷: حدّثنا محمّد بن خلف العسقلانیُّ ثنا آدمُ بنُ ابی ایاسٍ ثنا سلّامُ بنُ مسکینٍ ثنا عائذُ اللّٰہ عن ابی داوٗد عن زید بن ارقم قال قال اصحاب رسول اللّٰہ ﷺ یارسول اللّٰہ! ما ھذہ الاضاحیُّ؟ قال سنّۃُ ابیکُم ابرھیم قالوْا فما لنا فیھا یارسول اللّٰہ قال بکلّ شعرۃٍ حسنۃٌ قالوْا فالصُّوف؟ یا رسول اللّٰہ! قال بکلّ شعرۃٍ من الصّوف حسنۃٌ.

۳۱۲۷: حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا: تمہارے والد ابراہیمؑ کی سنت ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: ان میں ہمیں کیا ملے گا؟ فرمایا: ہر بال کے بدلہ نیکی۔ عرض کیا: اوراُون میں؟ فرمایا: اُون کے ہر بال کے بدلہ (بھی) نیکی۔

۴: بَابُ مَا یُسْتَحِبُ مِن الْاَضَاحِیُ

باب: کیسے جانور کی قربانی مستحب ہے؟

۳۱۲۸: حدّثنا محمّدُ بنُ عبدِ اللّٰہ بن نُمیرٍ ثنا حفصُ بنُ غیاثٍ عن جعفر بن محمّدٍ عن ابیہ عن ابی سعید قال ضحّی رسولُ اللّٰہ ﷺ بکبشٍ اقرن فحیلٍ یاکُلُ فی سوادٍ ویمشی فی سوادٍ و ینظُرُ سوادٍ.

۳۱۲۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے نر مینڈھے کی قربانی دی جس کا مُنہ' پاؤں اور آنکھیں سیاہ تھیں۔

۳۱۲۹: حدّثنا عبدُ الرّحمن بنُ ابرھیم ثنا محمّدُ بنُ شعیب اخبرنی سعیدُ بنُ عبدِ العزیز ثنا یونُس بنُ میسرۃ بنِ حلبسٍ قال خرجتُ مع ابی سعیدٍ الزُّرقیّ صاحب رسول اللّٰہ ﷺ الی شراءِ الضّحایا.

قال یونُس فاشار ابو سعیدٍ الی کبشٍ ادْغم لیس بالمُرتفع ولا المُتّضع فی جسمہ فقال لی اشترلی ھذا کانّہ شبّھہٗ بکبشِ رسول اللّٰہ ﷺ.

۳۱۲۹: حضرت یونس بن میسرہؒ فرماتے ہیں کہ میں صحابیٔ رسول حضرت ابوسعید زرقی رضی اللہ عنہ کے ساتھ قربانی خریدنے گیا تو ابوسعیدؓ نے ایک چتکبرے مینڈھے کی طرف اشارہ کیا' جو جسم میں نہ بہت اُونچا تھا' نہ پست اور فرمایا کہ میرے لیے یہ خریدلو۔ شاید انہوں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مینڈھے کے مشابہ سمجھا۔

۳۱۳۰: حدّثنا العبّاسُ بنُ عثمان الدّمشقیُّ ثنا الولیدُ بنُ مُسلمٍ ثنا ابو عائذٍ انّہٗ سمع سُلیم ابن عامرٍ یُحدّثُ عن ابی اُمامۃ الباھلیّ انّ رسول اللّٰہ ﷺ قال خیرُ الکفنِ الحُلّۃُ و خیرُ الضّحایا الکبشُ الاقرنُ.

۳۱۳۰: حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: بہترین کفن یہ ہے کہ جوڑا (ازار اور چادر) ہو اور بہترین قربانی سینگوں والا مینڈھا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ صحابہ کرام کی شان تھی کہ ہر بات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے تھے حتیٰ کہ قربانی کا جانور جیسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خریدا ویسا ہی صحابہ کرامؓ نے خریدا ہے۔

۵: بَابُ عَنْ كَمْ تُجْزِئُ الْبُدْنَةُ وَالْبَقَرَةُ

باب : اُونٹ اور گائے کتنے آدمیوں کی طرف سے کافی ہے؟

۳۱۳۱: حَدَّثَنَا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ اَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى اَنْبَأَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ اَحْمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْجَزُوْرِ عَنْ عَشْرَةٍ وَالْبَقَرَةِ عَنْ سَبْعَةٍ.

۳۱۳۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے کہ عیدِ قربان (عید الاضحیٰ) آ گئی تو ہم اُونٹ میں دس اور گائے میں سات افراد شریک ہوئے۔

۳۱۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا بِالْحُدَيْبِيَةِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

۳۱۳۲: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: ہم نے حدیبیہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُونٹ سات افراد کی طرف سے گائے بھی سات افراد کی طرف سے قربان کی۔

۳۱۳۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَمَّنِ اعْتَمَرَ مِنْ نِسَائِهِ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَقَرَةً بَيْنَهُنَّ.

۳۱۳۳: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جن ازواجِ مطہرات (رضی اللہ عنہن) نے حجۃ الوداع میں عمرہ کیا (پھر حج کیا یعنی حجِ تمتع کیا) اُن کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

۳۱۳۴: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِيْ حَاضِرٍ الْاَزْدِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَلَّتِ الْاِبِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَنْحَرُوا الْبَقَرَ.

۳۱۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اونٹ کم ہو گئے تو آپ ﷺ نے صحابہؓ کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیا۔

۳۱۳۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ اَبُوْ طَاهِرٍ اَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنْبَأَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَحَرَ عَنْ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَقَرَةً وَاحِدَةً.

۳۱۳۵: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں آلِ محمد (ﷺ) کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

خلاصۃ الباب ☆ امام اسحاق بن راہویہؒ اور سعید بن المسیب کے نزدیک ایک اونٹ کی دس آدمیوں کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے۔ لیکن جمہور ائمہ اور صحابہ کرام میں سے حضرت انسؓ' ابو مسعود' علی' ابن عمر' ابن مسعود' ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے یہی مروی ہے کہ ایک اُونٹ میں قربانی کے سات حصے ہیں' دس نہیں جمہور ائمہ کے دلائل بہت کثیر اور واضح ہیں۔

۲: بَابُ كَمْ تُجْزِئُ مِنَ الْغَنَمِ عَنِ الْبَدَنَةِ

۳۱۳۶: حدثنا محمد بن معمر ثنا محمد بن بكر البرساني ثنا ابن جريج قال قال عطاء الخراساني عن ابن عباس ان النبي ﷺ اتاه رجل فقال ان علي بدنة و انا موسر بها و لا اجدها فاشتريها فامره النبي ﷺ ان يبتاع سبع شياه فيذبحهن.

۳۱۳۷: حدثنا ابو كريب ثنا المحاربي و عبد الرحيم عن سفيان الثوري عن سعيد ابن مسروق و ثنا الحسين بن علي عن زائدة عن سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعة عن رافع بن خديج رضي الله تعالى عنه قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم و نحن بذي الحليفة من تهامة فاصبنا ابلا و غنما فعجل القوم فاغلينا القدور قبل ان تقسم فاتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم فامر بها فاكفئت ثم عدل الجزور بعشرة من الغنم.

باب : کتنی بکریاں ایک اُونٹ کے برابر ہوتی ہیں؟

۳۱۳۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ کی خدمت میں ایک مرد حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے ذمہ ایک اونٹ ہے اور میں مالی اعتبار سے خرید پر وسعت رکھتا ہوں لیکن اُونٹ ملتا ہی نہیں کہ خرید وں۔ نبیؐ نے اُس سے فرمایا: سات بکریاں خرید کر ذبح کردو۔

۳۱۳۷: حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہؐ کے ساتھ تھے۔ جب ہم تہامہ کے ذوالحلیفہ میں پہنچے تو ہمیں (غنیمت میں) بہت سے اونٹ اور بکریاں ملیں تو لوگوں نے جلدی سے کام لیا اور تقسیم سے قبل ہی ہانڈیاں چڑھا دیں۔ اس کے بعد رسول اللہؐ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپؐ کے حکم پر ہانڈیاں اُلٹ دی گئیں (کیونکہ تقسیم سے قبل غنیمت کا مال استعمال کرنا درست نہیں) پھر آپؐ نے (مالِ غنیمت کی تقسیم میں) اونٹ کو دس بکریوں کے برابر رکھا۔

خلاصۃ الباب ☆ احناف کے نزدیک ایک بکری ایک آدمی کی طرف سے ٹھیک ہے ایک سے زیادہ کی طرف سے جائز نہیں جن احادیث میں آیا ہے کہ ایک گھر والوں کی طرف سے ایک بکری کافی ہے اس کی توجیہ یہ ہے کہ ثواب اہل بیت کے لئے ہے۔

۷: بَابُ مَا تُجْزِئُ مِنَ الْاَضَاحِيْ

۳۱۳۸: حدثنا محمد بن رمح انا الليث بن سعد عن يزيد بن ابي حبيب عن ابي الخير عن عقبة بن عامر رضي الله تعالى عنه الجهني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطاه غنما فقسمها على اصحابه ضحايا فبقي عتود فذكره لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ضح به

باب : کونسا جانور قربانی کیلئے کافی ہے؟

۳۱۳۸: حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بکریاں دیں۔ انہوں نے قربانی کے لیے اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیں۔ ایک یکسالہ بچہ باقی رہا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی

انت.

قربانی تم کرلو۔

۳۱۳۹: حدثنا عبد الرحمن بن ابراهيم الدمشقي ثنا انس بن عياض حدثني محمد بن ابي يحيى مولى الاسلميين عن امه قالت حدثتني ام بلال بنت هلال عن ابيها ان رسول الله ﷺ قال يجوز الجذع من الضان اضحية.

۳۱۳۹: حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھ ماہ کے بھیڑ کی قربانی جائز ہے۔ (بشرطیکہ اتنا موٹا تازہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہو)۔

۳۱۴۰: حدثنا محمد بن يحيى ثنا عبد الرزاق انبانا الثوري عن عاصم بن كليب عن ابيه قال كنا مع رجل من اصحاب رسول الله ﷺ يقال له مجاشع من بني سليم فعزت الغنم فامر مناديا فنادى ان رسول الله ﷺ كان يقول ان الجذع يوفي مما توفي منه الثنية.

۳۱۴۰: حضرت کُلیب فرماتے ہیں کہ ہم بنوسلیم کے ایک صحابیٔ رسولؐ جن کا نام مجاشع تھا' کے ساتھ تھے کہ بکریاں کم ہوگئیں تو ان کے حکم سے ایک صاحب نے اعلان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ چھ ماہ کا بھیڑ ایک سال کے بکرے کی جگہ کافی ہو جاتا ہے۔

۳۱۴۱: حدثنا هارون بن حيان ثنا عبد الرحمن بن عبد الله انبانا زهير عن ابي الزبير عن جابر قال قال رسول الله ﷺ لا تذبحوا الا مسنة الا ان يعسر عليكم فتذبحوا جزعة من الضان.

۳۱۴۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو برس کا جانور ذبح کیا کرو' الا یہ کہ تمہیں تنگی ہو تو چھ ماہ کا بھیڑ ذبح کر سکتے ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ اونٹ گائے بکری میں ثنی یا اس سے زائد کی قربانی درست ہے سوائے ضأن یعنی بھیڑ یا دنبہ کے اس کا جذعہ بھی جائز ہے فقہاء کے مذہب میں بھیڑ سے جذع وہ ہے کہ جس کی عمر کے چھ ماہ پورے ہو چکے ہوں۔ امام مالک اور امام احمد بھی اسی کے قائل ہیں البتہ امام شافعی فرماتے ہیں کہ بھیڑ بکری میں بھی وہی جائز ہے جو دوسرے سال میں لگ گیا ہے۔ ثنی کی تعریف یہ ہے کہ دنبہ اور بھیڑ بکری سے ثنی وہ بچہ ہے جو ایک سال کا ہو کر دوسرے سال میں لگ جائے اور گائے سے ثنی وہ ہے جو دو سال کا ہو کر تیسرے سال میں لگ جائے اور اونٹ سے ثنی وہ ہے جو پانچ سال کا ہو کر چھٹے سال میں لگ جائے۔ عربی شاعر کا قول اس کی تائید میں موجود ہے۔

۸: بَابُ مَا يُكْرَهُ اَنْ يُضَحّٰى بِهٖ

باب: کس جانور کی قربانی مکروہ ہے؟

۳۱۴۲: حدثنا محمد بن الصباح ثنا ابو بكر ابن عياش عن ابي اسحاق عن شريح بن النعمان عن علي رضي الله تعالى عنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يضحى بمقابلة اوم مدابرة او شرقاء او خرقاء او

۳۱۴۲: سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ایسے جانور کی قربانی سے منع فرمایا جس کا کان آگے سے یا پیچھے سے پھٹا ہوا ہو یا اُس کے کان میں سوراخ ہو یا اس کا کوئی ایک عضو یا سب اعضاء کٹے

جذعاءَ.

ہوئے ہوں۔

۳۱۴۳: حدّثنا ابوبکرِ بن ابی شیبۃ ثنا وکیعٌ ثنا سفیانُ ابنُ عُیینۃ عن سلمۃ بنِ کُہَیلٍ عن حُجیۃ بن عدیّ عن علیّ قال امرنا رسولُ اللہِ ﷺ ان نستشرف العینَ والاُذنَ.

۳۱۴۳: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (قربانی کی) آنکھ اور کان غور سے دیکھنے کا حکم دیا۔ (تاکہ اطمینان ہو کہ یہ اعضاء سلامت ہیں)۔

۳۱۴۴: حدّثنا محمّدُ بنُ بشارٍ ثنا یحیی بنُ سعیدٍ و محمّدُ بنُ جعفرٍ و عبدُ الرّحمٰن و ابو داوٗد و ابنُ ابی عدیّ و ابو الولید قالُوا ثنا شُعبۃُ سمعتُ سُلیمان بنَ عبدِ الرّحمٰنِ قال سمعتُ عُبید بن فیروزٍ قال قُلتُ للبراءِ بنِ عازبٍ رضی اللہُ تعالٰی عنہ حدّثنی بما کرہ او نہی عنہ رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم من الاضاحیّ فقال قال رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم ھکذا بیدہٖ و یدی اقصرُ من یدہٖ اربعٌ لا تُجزِیٔ فی الاضاحیّ العوراءُ البیّنُ عورُھا والمریضۃُ البیّنُ مرضُھا والعرجاءُ البیّنُ ظلعُھا والکسیرۃُ الّتی لا تُنقی قال فانّی اکرہُ ان یکون نقصٌ فی الاُذنِ قال فما کرِھت منہُ فدعہُ و لا تُحرّمہُ علی احدٍ.

۳۱۴۴: حضرت عبید بن فیروز کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازبؓ سے عرض کیا کہ جو قربانی رسول اللہ ﷺ نے مکروہ یا ممنوع قرار دی' مجھے اس کے متعلق بتایئے۔ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرح اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا اور میرا ہاتھ آپ ﷺ کے دستِ مبارک سے چھوٹا ہے کہ چار جانوروں کی قربانی درست نہیں: ایک کانا' جس کا کانا پن ظاہر ہو۔ دوسرا بیمار' جس کی بیماری واضح ہو۔ تیسرا' لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔ چوتھا' اتنا دبلا کہ اس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو۔ عبید نے کہا کہ میں کان میں عیب کو بھی پسند نہیں کرتا۔ فرمایا: جو تمہیں پسند نہ ہو چھوڑ دو لیکن دوسروں پر حرام مت کرو۔

۳۱۴۵: حدّثنا حُمیدُ بنُ مسعدۃ ثنا خالدُ بنُ الحارثِ ثنا سعیدٌ عن قتادۃ انّہٗ ذکر انّہٗ سمع جُرَیّ بن کُلیبٍ یُحدّثُ انّہٗ سمع علیًّا یُحدّثُ انّ رسُولَ اللہِ ﷺ نہی ان یُضحّی باعضبِ القرنِ والاُذنِ.

۳۱۴۵: حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگ ٹوٹے اور کن کٹے جانور کی قربانی سے منع فرمایا۔ (یعنی قربانی مکمل اعضاء والے جانور کی کیجائے)۔

خلاصۃ الباب ☆ حاصل ان ارشادات کا یہ ہے کہ صحت مند اور مکمل اعضاء والے جانور کی قربانی درست ہے اور معیوب جانور مثلاً اندھے کانے اور ایسا لنگڑا جو قربان گاہ تک نہ پہنچ سکے اور بہت دبلے جانور کی قربانی جائز نہیں۔ اسی طرح جس جانور کا کان یا دم کٹی ہو وہ بھی جائز نہیں اور جس جانور کے کان یا دم کا زیادہ حصہ نہ ہو وہ بھی جائز نہیں اور اگر کان یا دم کا قلیل حصہ کٹا ہوا اور باقی ماندہ حصہ زیادہ ہو تو جائز ہے صاحبین رحمہم اللہ علیہم کے نزدیک نصف سے زیادہ اکثر ہے۔

۹ : بَابُ مَنِ اشْتَرَی اُضْحِيَّةً صَحِيْحَةً فَاَصَابَهَا عِنْدَهُ شَيْءٌ

باب : صحیح سالم جانور قربانی کیلئے خریدا پھر خریدار کے پاس آنے کے بعد جانور میں کوئی عیب پیدا ہو گیا

۳۱۴۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَرَظَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ابْتَعْنَا كَبْشًا نُضَحِّيْ بِهِ فَاَصَابَ الذِّئْبُ مِنْ اَلْيَتِهِ اَوْ اُذُنِهِ فَسَاَلْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَاَمَرَنَا اَنْ نُضَحِّيَ بِهِ.

۳۱۴۶ : حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے قربانی کے لیے ایک مینڈھا خریدا۔ پھر بھیڑیا اس کے کان اور سرین میں سے کھا گیا تو ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے ہمیں اسی کی قربانی کا حکم دیا۔

خلاصۃ الباب ☆ ائمہ ثلاثہؒ کے نزدیک اگر خریدنے کے بعد کوئی ایسا عیب پیدا ہو جائے جو قربانی سے مانع ہو تو وہی عیب دار جانور کافی ہے۔ حنفیہ کے نزدیک اس کی بابت قدرے تفصیل ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر قربانی کنندہ شخص مالدار ہو تو اس پر دوسرا جانور خرید کر قربانی کرنا واجب ہے اور اگر وہ فقیر و تنگدست ہو تو اس کے لئے وہی عیب دار کافی ہے۔

۱۰ : بَابُ مَنْ ضَحّٰی بِشَاةٍ عَنْ اَهْلِهِ

باب : ایک گھرانے کی طرف سے ایک بکری کی قربانی

۳۱۴۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَيْکٍ حَدَّثَنِی الضَّحَّاکُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيَّادٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا فِيْكُمْ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِیْ عَهْدِ النَّبِیِّ ﷺ يُضَحِّیْ بِالشَّاةِ عَنْهُ وَ عَنْ اَهْلِ بَيْتِهِ فَيَاْكُلُوْنَ وَ يُطْعِمُوْنَ ثُمَّ تَبَاهَی النَّاسُ فَصَارَ كَمَا تَرٰی.

۳۱۴۷ : حضرت عطاء بن یسارؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے عہدِ مبارک میں قربانی کیسے ہوتی تھی؟ فرمایا: نبی ﷺ کے عہدِ مبارک میں مرد ایک بکری اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے قربانی کرتا تھا۔ پھر وہ خود بھی کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے پھر لوگ فخر کرنے لگے اور اب کی حالت تو تم دیکھ ہی رہے ہو۔

۳۱۴۸ : حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيْعًا عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ بَيَانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِیْ سَرِيْحَةَ قَالَ حَمَلَنِیْ اَهْلِیْ عَلَی الْجَفَاءِ

۳۱۴۸ : حضرت ابو سریحہ کہتے ہیں کہ میرے اہلِ خانہ نے مجھے شفقت پر اُبھارا جبکہ میں سنت (نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) پر عامل تھا۔ پہلے گھر والے ایک دو بکریوں کی قربانی کرتے تھے اور اب ہمیں ہمارے پڑوسی بخیل

بعدما علمت من السُّنَّة كان اهل البيت يضحّون بالشاة والشاتين والآن يبخلنا جيراننا.

کہتے ہیں (اس بات پر کہ ہم صرف ایک' دو بکریاں قربان کریں)۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث سے تکبر اور فخر کی مذمت کی گئی ہے کہ ریاء ونمود کے لئے قربانی نہ کی جائیں ورنہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کئی قربانی کرنا خلاف سنت نہیں ورنہ اسراف کے زمرے میں آتا ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سو اونٹ بھی ذبح کئے تھے۔ جمہور ائمہ کرام کے نزدیک ایک بکری ایک آدمی ہی کی طرف سے قربان کی جا سکتی ہے جن احادیث میں پورے گھرانے کی طرف سے کرنے کا ذکر ہے صاحب ہدایہ فرماتے ہیں کہ قیم اور منتظم اہل بیت پر محمول ہے کیونکہ مالداری اس کو حاصل ہے پس اصل عبارت حدیث کی اس طرح تھی علی کل قیم اهل بیت فی کل عام اضحاة غیرة پس مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کے قائمقام کر دیا گیا اب مطلب حدیث کا یہ ہے کہ ہر گھر کے منتظم پر قربانی واجب ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ سب کی طرف سے ایک قربانی کافی ہو۔

۱۱: بابُ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُضَحِّيَ فَلاَ يَأْخُذْ فِي الْعَشْرِ مِنْ شَعْرِهٖ وَ اَظْفَارِهٖ

باب : جس کا قربانی کرنے کا ارادہ ہوتو وہ ذی الحجہ کے پہلے دس دن بال اور ناخن نہ کتر وائے

۳۱۴۹: حدثنا هارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَمَّالُ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضي الله تعالى عنها اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَ اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُضَحِّيَ ' فَلاَ يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَ لاَ بَشَرِهٖ شَيْئًا.

۳۱۴۹: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ذی الحجہ کے پہلے دس دن ہوں اور تم میں سے کسی کا قربانی کا ارادہ ہوتو وہ اپنے بال اور بدن میں سے کچھ بھی نہ لے۔ (ایسا کرنا مستحب ہے اور قربانی کے بعد ناخن اور بال اُتارے)۔

۳۱۵۰: حدثنا حاتِمُ بْنُ بَكْرٍ الضَّبِّيُّ اَبُو عَمْرٍو ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ اِبْرٰهِيْمَ ثنا اَبُوْ قُتَيْبَةَ وَ يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ قَالُوْا ثنا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عُمَرَ وَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ هِلاَلَ ذِي الْحِجَّةِ فَاَرَادَ اَنْ يُضَحِّيَ فَلاَ يَقْرَبَنَّ لَهٗ شَعْرًا وَ لاَ ظُفْرًا.

۳۱۵۰: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی ذی الحجہ کا چاند دیکھے اور اس کا قربانی کرنے کا ارادہ ہوتو وہ اپنے بال اور ناخن نہ اُتارے۔ (یعنی یکم ذی الحجہ سے بوقتِ قربانی تک ان چیزوں سے اجتناب کرے۔ قربانی کے بعد بال کٹوا لے اور ناخن کتر والے)۔

خلاصۃ الباب ☆ حنفیہ اور کئی علماء کے نزدیک یہ حکم استحبابی ہے یعنی قربانی کرنے تک بال ناخن وغیرہ نہ کترانا باعث اجر وثواب ہے' افسوس ہے کہ لوگوں نے اس سنت کو ترک کر دیا اور بعض علماء کے نزدیک تو بال کترنا یا ناخن تراشنا قربانی سے پہلے دس دنوں میں حرام ہے۔

۱۲: بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَبْحِ الْأُضْحِيَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ

باب : نمازِ عید سے قبل قربانی ذبح کرنا ممنوع ہے

۳۱۵۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عُلَیَّةَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنْ رَجُلًا ذَبَحَ یَوْمَ النَّحْرِ یَعْنِیْ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَاَمَرَهُ النَّبِیُّ ﷺ اَنْ یُعِیْدَ.

۳۱۵۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے نحر کے دن نمازِ عید سے قبل قربانی کا جانور ذبح کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے دوبارہ قربانی کرنے کا اَمر فرمایا۔

۳۱۵۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْیَانُ ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ جُنْدَبٍ الْبَجَلِیِّ اَنَّهُ سَمِعَهُ یَقُوْلُ شَهِدْتُ الْاَضْحٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَبَحَ اُنَاسٌ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ ذَبَحَ مِنْکُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْیُعِدْ اُضْحِیَتَهُ وَ مَنْ لَا فَلْیَذْبَحْ عَلٰی اِسْمِ اللّٰهِ.

۳۱۵۲: حضرت جندب بجلیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عیدِ قربان نبی ﷺ کے ساتھ ادا کی اور کچھ لوگوں نے نمازِ عید سے قبل ہی جانور ذبح کر دیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس نے بھی نماز سے قبل جانور ذبح کیا ہے وہ دوبارہ قربانی کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا تو وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

۳۱۵۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عُوَیْمِرِ بْنِ اَشْقَرَ اَنَّهُ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَذَکَرَهُ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ اَعِدْ اُضْحِیَتَکَ.

۳۱۵۳: حضرت عویمر بن اشقرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نمازِ عید سے قبل جانور ذبح کر دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا: دوبارہ قربانی کرو۔

۳۱۵۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِیْ زَیْدٍ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ وَ قَالَ غَیْرُ عَبْدِ الْاَعْلٰی عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ اَبِیْ زَیْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰی ' اَبُوْ مُوْسٰی ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا اَبِیْ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ اَبِیْ زَیْدِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ

۳۱۵۴: حضرت ابوزید انصاریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انصار کے ایک گھر کے قریب سے گزرے تو آپ ﷺ کو گوشت بھننے کی خوشبو محسوس ہوئی۔ فرمایا: کس نے قربانی ذبح کر لی؟ تو ایک انصاری باہر آئے اور عرض کیا: میں نے اے اللہ کے رسول! اور نماز سے قبل اس لیے ذبح کیا کہ گھر والوں اور پڑوسیوں کو

اللّٰہ ﷺ بدارٍ منْ دُور الْانصارِ فوجد رِیْح قُتارٍ . فقال منْ هذا الّذی ذبح فخرج الیْه رجُلٌ منّا فقال انا یا رسُوْل اللّٰہ! ذبحتُ قبْل انْ اُصلّی لاُطْعم اهْلیْ و جِیْرانیْ فامرهٗ انْ یُعیْد فقال لا وَاللّٰهِ الّذیْ لا اِلٰهَ اِلّا هُو ما عنْدیْ اِلّا جذعٌ اوْ حملٌ من الضّان قال اذْبحْها و لنْ تُجْزیْ جذعةٌ عنْ احدٍ بعْدک.

کھلاؤں۔ آپ ﷺ نے ان کو دوبارہ قربانی کرنے کا امر فرمایا تو اس نے عرض کیا: اسی اللہ کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ میرے پاس صرف بھیڑ کا بچہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے ہی ذبح کر لو اور تمہارے بعد یہ کسی اور کے لیے کافی نہ ہوگا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ شہری کے لئے عید کی نماز سے قبل قربانی جائز نہیں ہاں دیہاتی طلوع فجر کے بعد ہی قربانی کر سکتا ہے کیونکہ اس پر نماز عید واجب نہیں ہے اس لئے قربانی میں مشغول ہونے سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔

۱۳ : بَابُ مَنْ ذَبَحَ اُضْحِیَتَهٗ بِیَدِهٖ

باب : اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا

۳۱۵۵: حدّثنا محمّدُ بْنُ بشّارٍ ثنا مُحمّدُ بْنُ جعْفرٍ ثنا شُعْبةُ سمعْتُ قتادة یُحدّثُ عنْ انسِ بْن مالکٍ قال لقدْ رایْتُ رسُوْل اللّٰہ ﷺ یذْبحُ اُضْحیتهٗ بیده واضعًا قدمهٗ علی صفاحها.

۳۱۵۵ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنی قربانی اپنے ہاتھوں سے ذبح کر رہے ہیں۔ اُس (جانور) کے پہلو پر پاؤں رکھ کر۔

۳۱۵۶: حدّثنا هِشامُ بْنُ عمّارٍ ثنا عبْدُ الرّحْمٰنِ ابْنُ سعْدِ بْن عمّارِ بْنِ سعْدٍ مُؤذّنِ رسُوْلِ اللّٰہ ﷺ حدّثنیْ ابیْ عنْ ابیْه عنْ جدّه انّ رسُوْل اللّٰه ﷺ ذبح اُضْحیتهٗ عند طرف الزُّقاق طریْقِ بنیْ زُرَیْقٍ بیده بشفْرةٍ.

۳۱۵۶ : مؤذنِ رسولؐ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ نے بنی زُریق کے راستہ میں گلی کے کنارے اپنی قربانی اپنے ہاتھوں سے چھری سے ذبح کی۔

خلاصۃ الباب ☆ افضل یہی ہے کہ قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا چاہئے اگر اچھی طرح سے قربان کرنا جانتا ہو ورنہ دوسرے آدمی کے ذریعہ قربانی کرے۔

۱۴ : بَابُ جُلُوْدِ الْاَضَاحِیْ

باب : قربانی کی کھالوں کا بیان

۳۱۵۷: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ معْمرٍ ثنا مُحمّدُ بْنُ بکْرٍ الْبُرْسانیُّ انْبانا ابْنُ جُریْجٍ اخْبرنی الْحسنُ ابْنُ مُسْلمٍ انّ مُجاهدًا اخْبرهٗ انّ عبْد الرّحْمٰنِ ابْن ابیْ لیْلی اخْبرهٗ انّ علیّ بْن ابیْ طالبٍ اخْبرهٗ انّ رسُوْل اللّٰه ﷺ امرهٗ انْ

۳۱۵۷ : حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی قربانی کا گوشت کھالیں اور جھولیں (وغیرہ) سب کے سب مساکین میں تقسیم کرنے کا امر فرمایا۔

يَقْسِمَ بَدَنَهُ كُلَّهَا لُحُومَهَا وَ جُلُودَهَا وَ جِلالَهَا لِلْمَسَاكِيْنِ.

۱۵ : بَابُ الْاَكْلِ مِنْ لُحُوْمِ الضَّحَايَا

باب : قربانیوں کا گوشت کھانا

۳۱۵۸ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ مِنْ كُلِّ جَزُوْرٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَاَكَلُوْا مِنَ اللَّحْمِ وَ حَسَوْا مِنَ الْمَرَقِ.

۳۱۵۸ : حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو قربانی کے ہر اونٹ سے گوشت کا ایک پارچہ لے کر ہنڈیا میں ڈال دیا گیا۔ سب نے گوشت کھایا اور شوربہ پیا۔

۱۶ : بَابُ ادِّخَارِ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ

باب : قربانیوں کا گوشت جمع کرنا

۳۱۵۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ لِجَهْدِ النَّاسِ ثُمَّ رَخَّصَ فِيْهَا.

۳۱۵۹ : سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کا گوشت جمع کر لینے سے اس لیے منع فرمایا تھا کہ لوگ محتاج تھے بعد میں آپؐ نے اس کی اجازت فرما دی تھی۔

۳۱۶۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ نُبَيْشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَكُلُوْا وَ ادَّخِرُوْا.

۳۱۶۰ : حضرت نُبیشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں تین یوم سے زیادہ قربانیوں کے گوشت رکھنے سے منع کیا تھا۔ سو اب کھالیا کرو اور جمع بھی کر سکتے ہو۔

۱۷ : بَابُ الذَّبْحِ بِالْمُصَلّٰى

باب : عیدگاہ میں ذبح کرنا

۳۱۶۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ الْحَنَفِيُّ ثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَذْبَحُ بِالْمُصَلّٰى.

۳۱۶۱ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی عیدگاہ میں ذبح کرتے تھے (عیدگاہ شہر سے باہر تھی)۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الذَّبَائِحِ

ذبیحوں کا بیان

۱ : بَابُ الْعَقِيقَةِ

باب : عقیقہ کا بیان

۳۱۶۲: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ و هِشَامُ ابْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِي يزيد عَنْ اَبِيه عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَ عَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ.

۳۱۶۲: حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں کافی ہیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کافی ہے۔

۳۱۶۳: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَعُقَّ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَيْنِ وَ عَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً.

۳۱۶۳ : سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں لڑکے کی طرف سے (بالترتیب) دو بکریوں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکرے کے عقیقہ کا اَمر فرمایا۔

۳۱۶۴: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةً فَاهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَ اَمِيطُوا عَنْهُ الْاَذٰى.

۳۱۶۴ : حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے لہٰذا اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے نجاست کو دُور کرو۔ (یعنی ساتویں روز اسکو پاک کرنا چاہیے اور اسکے بال منڈوا دینے چاہئیں)۔

۳۱۶۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا شُعَيْبُ ابْنُ اِسْحَاقَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ

۳۱۶۵: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر لڑکا اپنے عقیقہ (کے

رَضِـی اللہُ تعالٰی عَنْهُ عنِ النَّبِیّ صَلَّى اللہُ علیه وسلّم قَالَ كُلُّ غُلامٍ مُرْتَهِنٌ بِعَقِيْقَةٍ تُذْبَحُ عَنْهُ يومَ السَّابِعِ وَ يُحْلَقُ رأسُهُ و يُسَمّٰى.

عوض) میں گروی رکھا ہوا ہے اور ساتویں روز اس کی طرف سے عقیقہ ذبح کیا جائے اور سر مونڈا جائے اور اُس کا نام رکھا جائے۔

۳۱۶۶: حدثنا يعقوبُ بْنُ حُمَيد بن كاسب ثنا عَبْدُ اللّٰه بْنُ وهب حدّثني عَمْرُو بْنُ الْحارث عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى أنَّهُ حدّثهُ انّ يزيدَ بْنَ عَبْدِ الْمُزَنِي حدّثهُ انّ النّبیّ ﷺ قَالَ يُعَقُّ عن الْغُلامِ و لا يُمَسُّ رأسُهُ بدمٍ.

۳۱۶۶: حضرت یزید بن عبدالمز نی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لڑکے کی طرف سے عقیقہ کیا جائے اور (عقیقہ کا خون) لڑکے کے سر کو نہ لگایا جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ ذبائح ذبح کی جمع ہے۔ذبیحہ اور ذبح دراصل مذبوح جانور کو کہتے ہیں جونومولود بچہ کی طرف سے جانور ذبح کیا جاتا ہے اس کوعقیقہ کہتے ہیں یہ مستحب ہے لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک' ساتویں دن کرنا اور اسی دن اس کا نام رکھنا چاہئے۔اور اسکے بال منڈا کران کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرنی چاہئے۔

۲: بَابُ الْفَرَعَةِ وَالْعَتِيْرَةِ

باب : فرعہ اور عتیرہ کا بیان

۳۱۶۷: حدثنا ابو بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خلف ثنا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيعٍ عن خالدِ الْحذَّاءِ عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ عن نبيشة رَضِی اللہُ تعالٰی عَنْهُ قال نادٰی رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللہُ عَلَيْه وسلّم فقال يارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللہُ عليه وسلّم! اِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيْرةً فِي الْجاهِلِيَّةِ فِیْ رجبٍ فما تامُرُنا قال اذْبَحُوْا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِیْ اَیِّ شَهْرٍ كان وَ بَرُّوْا اللّٰهِ واَطْعِمُوْا قالُوْا يارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللہُ عليه وسلّم! اِنَّا كُنَّا نُفْرِعُ فرعًا في الْجاهِلِيَّةِ فَمَا تامُرُنا به قال فِیْ كُلِّ سَائِمَةٍ فرعٌ تَغْذُوْهُ ما شِيْتك حتّى اذا استَحْمَلَ ذَبَحْتَهُ فتصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ (اُرَاهُ قال) عَلَى السَّبِيْلِ فَاِنَّ ذَالِكَ هُوَ خَيْرٌ.

۳۱۶۷: حضرت نبیشہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہؐ کو پکارا اور کہا: اے اللہ کے رسول! ہم جاہلیت میں رجب میں بکری ذبح کیا کرتے تھے تو آپؐ ہمیں اس بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا: اللہ کیلئے جس ماہ چاہو ذبح کرو (رجب کی خصوصیت نہیں) اور نیکی اللہ کیلئے کیا کرو اور کھانا کھلایا کرو۔صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم جاہلیت میں فرع (پہلوٹا بچہ) ذبح کیا کرتے تھے۔آپؐ اس کی بابت ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا: ہر چرنے والے جانور میں ذبح ہے جسے تمہارا جانور جنے پھر جب وہ بار برداری کے لائق (جوان) ہو جائے تو تم اسے ذبح کر کے مسافروں پر اُسکا گوشت صدقہ کر دو۔ ایسا کرنا بہتر ہے (بہ نسبت اسکے کہ بچہ کو ہی ذبح کرے)۔

۳۱۶۸: حدثنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَة و هِشَامُ ابْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثنا سُفيانُ بنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

۳۱۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ فرعہ

عَنْ ابی هُریرة عن النَّبیِّ ﷺ قَالَ لا فرعة و لا عتیرة.

ہے نہ عتیرہ۔

قَالَ هشامٌ فِیْ حدیثه و الفرعة اوّل النتاج و العتیرةُ الشَّاةُ یذبحها اهْلُ البیت فِیْ رجب

ہشام کہتے ہیں کہ فرعہ پہلوٹا بچہ ہے اور عتیرہ بکری ہے جسے گھر والے (ماہ) رجب میں ذبح کریں۔

۳۱۶۹: حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ ابِیْ عُمر الْعدنیُّ ثنا سُفْیانُ بْنُ عُیَیْنَة عَنْ زَیْدِ بْنِ اسلم عَنْ ابیه عن ابْنِ عمر انَّ النَّبیَّ ﷺ قَالَ لا فرعةَ وَلا عتیرة.

قَالَ ابْنُ ماجةَ هٰذا مِنْ فرائدِ الْعدنیِّ.

۳۱۶۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ تو فرعہ کچھ ہے اور نہ ہی عتیرہ۔ ابن ماجہؒ نے کہا یہ حدیث محمد بن ابی عمر عدنی کی نادر حدیثوں میں سے ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ عتیرہ وہ بکرا ہے جس کو اہل جاہلیت ماہ رجب میں غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتے تھے اس کو رجبیہ بھی کہتے تھے۔ امام محمد فرماتے ہیں کہ دور جاہلیت میں کچھ قربانیاں تھیں جن میں عقیقہ' رجبیہ اور عتیرہ بھی ہے اور فرع بھی جاہلیت میں مروج تھی یعنی اونٹنی کا پہلا بچہ جس کو مشرک ذبح کرتے تھے۔ عتیرہ کے متعلق مختلف احادیث وارد ہوئی ہیں بعض تو اس کے وجوب پر دال ہیں۔ جیسے حدیث مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ اور حدیث عائشہؓ یہ دونوں ابوداؤد میں ہیں اور بعض صرف اجازت پر دال ہیں جیسے حدیث نبیشہ ہذلی یہ بھی ابوداؤد میں ہے اور بعض اس کی مخالفت پر دال ہیں جیسے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما جو احادیث باب ہیں۔ اب امام شافعیؒ و بیہقی وغیرہ نے تو یہ کیا ہے کہ احادیث اذن (جواز) ندب (استحباب) پر محمول ہیں اور احادیث نہی عدم وجوب پر۔ پس لا فرعةَ وَلا عتیرة کے معنی یہ ہیں لا فرع واجب ولا عتیرة واجبة لیکن بقول قاضی عیاضؒ جمہور اہل علم کے نزدیک جواز والی احادیث منسوخ ہیں شیخ حازمی نے بھی اسی پر جزم کیا ہے۔

۳: بَابُ اِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوْا الذَّبْحَ

باب: ذبح اچھی طرح اور عمدگی سے کرنا

۳۱۷۰: حدَّثنا مُحمَّدُ ابْنُ الْمُثنّٰی ثنا عبْدُ الْوهّاب ثنا خالِدُ الْحذَّاءُ عَنْ ابِیْ قِلابَةَ عَنْ ابِیْ الْاشعث عَنْ شدّاد بْن اوْسٍ انَّ رسُوْلَ اللّٰه ﷺ قَالَ انَّ اللّٰه عزّوجلّ کتب الْاِحْسانَ علٰی کُلِّ شَیْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوْا الْقِتْلَةَ وَ اذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوْا الذَّبْحَ وَلْیُحِدَّ احدُکُمْ شفْرتَهٗ وَلْیُرِحْ ذَبِیْحتهٗ.

۳۱۷۰: حضرت شدّاد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں احسان (رحم و انصاف اور عمدگی کو) فرض فرمایا۔ لہٰذا جب تم قتل کرو تو عمدگی سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو عمدگی سے ذبح کرو اور تم میں سے ایک اپنی چھری کو خوب تیز کرے اور (اس طرح) اپنے ذبیحہ کو راحت پہنچائے۔

۳۱۷۱: حدَّثنا ابُوْ بکْرِ بْنُ ابِیْ شیْبَةَ ثنا عُقْبةُ بْنُ خالِدٍ عَنْ مُوْسی بْنِ مُحمَّدِ بْنِ ابْرٰهِیْم التَّیْمِیُّ اَخْبرنِیْ ابِیْ عَنْ ابِیْ

۳۱۷۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرد کے قریب سے

سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَ هُوَ يَجُرُّ شَاةً بِاُذُنِهَا فَقَالَ دَعْ اُذُنَهَا وَ خُذْ بِسَالِفَتِهَا.

گزرے۔ وہ ایک بکری کا کان پکڑ کر اُسے گھسیٹ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا کان چھوڑ دو اور گردن پکڑلو۔

۳۱۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَخِيْ حُسَيْنٍ الْجُعْفِيِّ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنِيْ قُرَّةُ بْنُ حَيْوَئِيْلَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِحَدِّ الشِّفَارِ، وَ اَنْ تُوَارَى عَنِ الْبَهَائِمِ وَ قَالَ اِذَا ذَبَحَ اَحَدُكُمْ فَلْيُجْهِزْ.

۳۱۷۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھریاں تیز کرنے اور دوسرے جانوروں سے چھپا کر ذبح کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی ذبح کرے تو جلدی سے ذبح کر ڈالے۔

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۴: بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الذَّبْحِ

باب : ذبح کے وقت بسم اللہ کہنا

۳۱۷۳: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (اِنَّ الشَّيَاطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰى اَوْلِيَائِهِمْ) قَالَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ مَا ذُكِرَ عَلَيْهِ اسْمُ اللّٰهِ فَلَا تَاْكُلُوْا وَ مَا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْهُ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ (وَ لَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ).

۳۱۷۳: حضرت ابن عباسؓ آیت: ''شیاطین اپنے دوستوں کو وحی کرتے ہیں'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ شیاطین کہا کرتے تھے کہ جس جانور پر اللہ کا نام لیا جائے اُسے مت کھاؤ اور جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اُسے کھا لیا کرو۔ اس پر اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ''جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اُسے مت کھاؤ۔''

۳۱۷۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ قَوْمًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! اِنَّ قَوْمًا يَاْتُوْنَنَا بِلَحْمٍ لَا نَدْرِيْ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَمْ لَا؟ قَالَ سَمُّوْا اَنْتُمْ وَ كُلُوْا وَ كَانُوْا حَدِيْثَ عَهْدٍ بِالْكُفْرِ.

۳۱۷۴: امّ المؤمنین سیّدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں (فروخت کرنے کیلئے) ہمیں معلوم نہیں کہ اس پر (ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام لیا گیا یا نہیں؟ فرمایا: تم اللہ کا نام لے کر کھا لیا کرو اور یہ لوگ قریب ہی میں اسلام لائے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا جانور حرام ہے اور اس کا کھانا بھی حرام ہے۔ ذبح اختیاری کی شرائط میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ذبح کرنے والا ملت توحید والا ہوا عتقاداً جیسے مسلمان یا از راہ دعویٰ جیسے کتابی اور یہ کہ وہ شخص حلال ہو اور حرم سے باہر ہو اور تسمیہ سے حلال ہوگا امام ابوحنیفہ کے نزدیک اگر عمداً (ارادتاً) تسمیہ ترک کر دیا تو ذبیحہ حرام ہوگا اور اگر بھولے سے رہ جائے تو حلال ہے امام شافعی کے نزدیک مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے چاہے ارادتاً اس نے تسمیہ ترک کر دیا ہو۔ امام مالک کے نزدیک دونوں صورتوں میں وہ جانور حرام ہوگا امام ابوحنیفہ کا مذہب بین بین اور وسط ہے۔ خیر الامور اوسطها (سب کاموں میں بہترین وہ ہے جو درمیانہ ہو)۔

۵: بَابُ مَا يُذَكَّى بِهِ

باب : کس چیز سے ذبح کیا جائے؟

۳۱۷۵: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ قَالَ ذَبَحْتُ اَرْنَبَيْنِ بِمَرْوَةٍ فَاَتَيْتُ بِهِمَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنِيْ بِاَكْلِهِمَا.

۳۱۷۵: حضرت محمد بن صفیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے تیز دھار سفید پتھر سے دو خرگوش ذبح کیے اور نبی ﷺ کی خدمت میں لایا۔ آپ ﷺ نے مجھے ان کو کھانے کا حکم دیا۔

۳۱۷۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا غُنْدَرٌ ثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ حَاضِرَ بْنَ مُهَاجِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ ذِئْبًا نَيَّبَ فِيْ شَاةٍ فَذَبَحُوْهَا بِمَرْوَةٍ فَرَخَّصَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اَكْلِهَا.

۳۱۷۶: حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیے نے بکری کو دانت لگائے تو لوگوں نے اسے سفید تیز دھار پتھر سے ذبح کر دیا۔ نبی ﷺ نے اُن کو وہ بکری کھانے کی اجازت دی۔

۳۱۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُرِّيِّ بْنِ قَطَرِيٍّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَصِيْدُ الصَّيْدَ فَلَا نَجِدُ سِكِّيْنًا اِلَّا الظِّرَارَةَ وَ شِقَّةَ الْعَصَا قَالَ اَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

۳۱۷۷: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم شکار کرتے ہیں، کبھی چھری نہیں ملتی البتہ تیز دھار پتھر یا لاٹھی کی ایک جانب (تیز دھار) میسر ہوتی ہے۔ فرمایا: خون بہاؤ جس سے چاہو اور اس پر اللہ کا نام لو۔

۳۱۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا نَكُوْنُ فِي الْمَغَازِيْ فَلَا يَكُوْنُ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

۳۱۷۸: حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم جنگوں میں ہوتے ہیں، اُس وقت کبھی ہمارے پاس چھری نہیں ہوتی۔ فرمایا: دانت اور ناخن کے علاوہ جو چیز بھی خون بہا

فكُلْ غَيرَ السِّنِّ وَالظُّفرِ فَإِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ وَالظُّفُرَ مُدَى الْحبشة.

دے اور اس پر اللہ کا نام لے لیا جائے اُسے کھا سکتے ہو کیونکہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ثابت ہوا کہ ہر دھار دار تیز چیز سے ذبح کرنا درست ہے۔ حنفیہ کے نزدیک دانت اور ناخن جو اکھڑے ہوئے ہوں سے ذبح کرنا مکروہ ہے تاہم اس ذبیح کا گوشت کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں امام مالک سے بھی ایک روایت اسی کے مطابق ہے۔ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک ان سے ذبح کیا ہوا جانور حلال نہیں مردار ہے حدیث باب ان کی دلیل ہے احناف فرماتے ہیں کہ حدیث باب میں دانت اور ناخن سے مراد وہ ہیں جو اکھڑے ہوئے نہ ہوں کیونکہ حبشیوں کا یہی طریقہ تھا چنانچہ وہ اپنی قوت کے اظہار کی غرض سے ناخن بڑھاتے۔ دانتوں کو ریتی سے تیز کرتے اور لڑائی کے موقع پر ناخن سے نوچتے اور دانتوں سے کاٹ کھاتے تھے۔ نیز پرند وغیرہ جانوروں کو ناخن سے اور بڑے جانوروں کو دانتوں سے زخمی کرتے اور اسی کو ذبح سمجھتے تھے اس لئے حدیث میں فرمایا کہ ناخن حبشیوں کی چھری ہے مطلب یہ ہے کہ ناخن کے ذریعہ سے جانوروں کو چیر پھاڑ کر کھانا تو حبشیوں کا کام ہے جو غیر مسلم ہیں حالانکہ مسلمانوں کو یہ حکم ہے کہ وہ غیر مسلموں کے طور وطریق کو اختیار نہ کریں بلکہ ان کے خلاف کریں۔

٦ : بَابُ السَّلْخِ

باب : کھال اُتارنا

٣١٧٩ : حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ثنا هِلَالُ بْنُ مَيْمُوْنِ الْجُهَنِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ (قَالَ عَطَاءٌ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِغُلَامٍ يَسْلُخُ شَاةً فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَحَّ حَتَّى أُرِيَكَ فَأَدْخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ فَدَحَسَ بِهَا حَتَّى تَوَارَتْ إِلَى الْإِبْطِ وَقَالَ يَا غُلَامُ! هٰكَذَا فَاسْلُخْ ثُمَّ مَضَى وَ صَلَّى لِلنَّاسِ وَ لَمْ يَتَوَضَّأْ.

٣١٧٩ : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک لڑکے کے قریب سے گزرے۔ وہ بکری کی کھال اُتار رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُس سے فرمایا: تم ذرا الگ ہو جاؤ تا کہ میں تمہیں دکھاؤں (کھال کیسے اُتارتے ہیں) پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک کھال اور گوشت کے درمیان ڈالا۔ یہاں تک کہ بغل تک چھپ گیا اور فرمایا: ارے لڑکے! اس طرح کھال اتارا کرو۔ پھر آپ ﷺ چلے گئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی اور وضو نہ فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ ہم سب قربان ہوں ایسے نبی رؤف و رحیم (ﷺ) پر جو ایسے معمولی کاموں کی تعلیم ارشاد فرماتے تھے۔

۷: بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَبْحِ ذَوَاتِ الدَّرِّ

۳۱۸۰: حَدَّثَنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنا خَلَفُ ابْنُ خَلِيفَةَ ح و حَدَّثَنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِبْرٰهِيْم اَنْبَأَنا مَرْوانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ جَمِيْعًا عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتَى رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَاَخَذَ الشَّفْرَةَ لِيَذْبَحَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ.

۳۱۸۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ وَلِعُمَر انْطَلِقَا بِنَا اِلَى الْوَاقِفِيِّ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فِي الْقَمَرِ حَتّٰى اَتَيْنَا الْحَائِطَ . فَقَالَ مَرْحَبًا و اَهْلًا ثُمَّ اَخَذَ الشَّفْرَةَ ثُمَّ جَالَ فِي الْغَنَمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ اَوْقَالَ ذَاتَ الدَّرِّ.

باب : دودھ والے جانور کو ذبح کرنے کی ممانعت

۳۱۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص (رضی اللہ عنہ) آئے اور چھری لی تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی خدمت میں پیش کرنے) کیلئے جانور ذبح کریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے ارشاد فرمایا: دودھ والا جانور ذبح نہ کرنا۔

۳۱۸۱: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوبکرؓ بن ابو قحافہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے اور حضرت عمرؓ سے کہا کہ ہمارے ساتھ واقفی کے پاس چلو۔ ہم چاندنی رات میں چلتے ہوئے واقفی کے پاس پہنچے تو وہ کہنے لگا: مرحبا! خوش آمدید! پھر چھری لی اور بکریوں میں گھومے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دودھ والی بکری سے بچنا۔ (اُسے ذبح نہ کرنا)۔

خلاصۃ الباب ☆ ثابت ہوا کہ دودھ والے جانور کو بغیر عذر کے ذبح کرنا مکروہ ہے۔

۸: بَابُ ذَبِيْحَةِ الْمَرْأَةِ

۳۱۸۲: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ فَذُكِرَ ذَالِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَاسًا.

باب : عورت کا ذبیحہ

۳۱۸۲: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے تیز دھار پتھر سے بکری ذبح کی۔ جب رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس میں کچھ حرج نہ سمجھا۔

۹: بَابُ ذَكَاةِ النَّادِّ مِنَ الْبَهَائِمِ

۳۱۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنا عُمَرُ بْنُ

باب : بدکے ہوئے جانور کو ذبح کرنے کا طریقہ

۳۱۸۳: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے

عبید عن سعید بن مسروق عن عبایة بن رفاعة عن جدہ رافع ابن خدیج قال کنا مع النبی ﷺ فی سفر فند بعیر فرماہ رجل بسھم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لھا او ابد (احسبہ قال) کاوابد الوحش فما غلبکم منھا فاصنعوا بہ ھکذا.

ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے۔ ایک اونٹ بدک گیا تو کسی شخص نے اسے تیر مارا۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: (کبھی) اونٹ بھی بدک جاتے ہیں' وحشی جانوروں کی طرح۔ سو جو تمہارے ہاتھ نہ آئے' اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

۳۱۸۴: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا وکیع عن حماد بن سلمة عن ابی العشراء عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ! ما تکون الزکاۃ الا فی الحلق واللبة قال لو طعنت فی فخذھا لاجزاک.

۳۱۸۴: حضرت ابو العشراء کہتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ذبح صرف حلق اور سینہ کے درمیان ہوتا ہے؟ فرمایا: اگر تم اسکی ران میں بھی نیزہ مار دو تو کافی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں ذبح اضطراری کا ذکر ہوا ہے اس کا حکم مثل ذبح اختیاری کے ہے یعنی جس طرح وہ حلال ہے اسی طرح یہ ذبیحہ بھی حلال ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ بندوق اور توپ' تیر کی مثل نہیں ہیں اس لیے بندوق اور توپ کا مارا ہوا حلال نہ ہوگا۔

۱۰: بَابُ النَّھْیِ عَنْ صَبْرِ الْبَھَائِمِ وَ عَنِ الْمُثْلَةِ

باب : چوپایوں کو باندھ کر نشانہ لگانا اور مثلہ کرنا منع ہے

۳۱۸۵: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة و عبد اللہ ابن سعید قالا ثنا عقبة بن خالد عن موسی ابن محمد بن ابراھیم التیمی عن ابیہ عن ابی سعید الخدری قال نھی رسول اللہ ﷺ ان یمثل بالبھائم.

۳۱۸۵: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے اعضاء (یعنی) ناک' کان وغیرہ کاٹنے سے منع فرمایا۔

۳۱۸۶: حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن شعبة عن ھشام بن زید بن انس بن مالک عن انس بن مالک قال نھی رسول اللہ ﷺ عن صبر البھائم.

۳۱۸۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو باندھ کر نشانہ لگانے سے منع فرمایا۔

۳۱۸۷: حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع ح و حدثنا ابو بکر بن خلاد الباھلی ثنا عبد الرحمن ابن مھدی قالا ثنا سفیان عن سماک' عن عکرمة عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ لا تتخذوا شیئا فیہ الروح غرضا.

۳۱۸۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی ذی روح چیز کو (باندھ کر) نشانہ مت بناؤ۔ (یعنی تختہ مشق نہ بناؤ)۔

۳۱۸۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ثنا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جابر بن عبد الله يَقُولُ نهى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُقْتَلَ شَيْءٌ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا.

۳۱۸۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی بھی جانور کو باندھ کر مار ڈالنے سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ کیونکہ ان کو باندھ کر نشانہ بنانے سے ان کو عذاب دینا ہے اور یہ فعل حرام ہے۔

۱۱: بَابُ النَّهْيِ عَنْ لُحُومِ الْجَلَّالَةِ

باب: نجاست کھانے والے جانور کے گوشت سے ممانعت

۳۱۸۹: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثنا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ لُحُومِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا.

۳۱۸۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاست کھانے والے جانور کے گوشت اور دودھ (دونوں چیزوں) سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ حنفیہ کے نزدیک جلالہ جانور کو کئی روز تک بند رکھ کر ذبح کرنا جائز ہے اور اس کا گوشت کھانا درست ہے اور بعض دوسرے ائمہ کے نزدیک ظاہر احادیث کی بناء پر اس کا گوشت حرام ہے۔

۱۲: بَابُ لُحُومِ الْخَيْلِ

باب: گھوڑوں کے گوشت کا بیان

۳۱۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

۳۱۹۰: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ایک گھوڑا ذبح کر کے اُس کا گوشت کھایا۔

۳۱۹۱: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ أَبُو بِشْرٍ ثنا أَبُو عَاصِمٍ ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جابر بن عَبْدِ اللهِ يَقُولُ أَكَلْنَا زَمَنَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَحُمُرَ الْوَحْشِ.

۳۱۹۱: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خیبر کے دنوں میں ہم نے گھوڑوں اور گورخروں کا گوشت کھایا۔

خلاصۃ الباب ☆ گھوڑے کے گوشت کے بارے میں امام ابوحنیفہ اور امام مالک کا مذہب یہ ہے کہ اس کا گوشت مکروہ ہے حضرت ابن عباسؓ ابوعبید اوزاعی کا بھی یہی مذہب ہے۔ ان حضرات کی دلیل قرآن کی آیت والخيل والبغال والحمير لتركبوها وزينة اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور گھوڑے پیدا کئے اور خچریں اور گدھے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لئے وجہ استدلال یہ ہے کہ آیت میں ان چیزوں کی خلقت کی علت سواری اور زینت قرار دی ہے اور گوشت کا کھانا ذکر نہیں لانکہ کھانے کی منفعت سواری اور زینت کی منفعت سے اقویٰ و اعلیٰ ہے جبکہ آیت احسان جتلانے کے موقع پر ہے

پس اگر ان کا کھانا جائز ہوتا ہے تو اعلیٰ منفعت ضرور بیان ہوتی کیونکہ حکم کی شان سے بعید ہے کہ اعلیٰ نعمت سے احسان چھوڑ دے اور ادنیٰ منفعت کو جتائے دوسری دلیل صاحب ہدایہ نے یہ ذکر کی ہے کہ گھوڑا دشمن (کفار) کو مرعوب کرنے کا ذریعہ ہے چنانچہ عہد نبوی میں گھوڑے کی سواری، شمشیر زنی اور تیراندازی وغیرہ کی مشق کرنا سامان جہاد تھا۔ پس اس کے احترام کی خاطر اس کا کھانا مکروہ ہوگا کیونکہ جو دشمن کو مرعوب کرنے کا سبب ہو وہ مستحق اکرام ہے اور ذبح کرنے میں اس کی تذلیل واہانت ہے۔

۱۳ : بَابُ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

۳۱۹۲ : حدَّثنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ اَبِيْ اسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى رضى اللّٰهُ تعالى عنهُ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَقَالَ اَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ وَ نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ اَصَابَ الْقَوْمُ حُمُرًا خَارِجًا مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَنَحَرْنَاهَا وَ اِنَّ قُدُوْرَنَا لَتَغْلِيْ اِذَا نَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ اكْفِئُوْا الْقُدُوْرَ وَ لَا تَطْعَمُوْا مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ شَيْئًا فَاَكْفَاْنَاهَا.

فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى حَرَّمَهَا تَحْرِيْمًا قَالَ تَحَدَّثْنَا اَنَّمَا حَرَّمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبَتَّةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهَا تَاْكُلُ الْعَذِرَةَ.

۳۱۹۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ جَابِرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ الْكِنْدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَرَّمَ اَشْيَاءَ حَتّٰى ذَكَرَ الْحُمُرَ الْاِنْسِيَّةَ.

۳۱۹۴ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُلْقِيَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ نِيْئَةً وَ نَضِيْجَةً ثُمَّ لَمْ يَاْمُرْنَا بِهِ بَعْدُ.

باب : پالتو گدھوں کا گوشت

۳۱۹۲ : حضرت ابواسحٰق شیبانیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے پالتو گدھوں کے گوشت کے متعلق پوچھا تو فرمایا: ہمیں جنگِ خیبر کے روز بھوک لگی۔ ہم نبیؐ کے ساتھ تھے۔ لوگوں کو غنیمت میں گدھے ملے جو شہر سے باہر تھے۔ ہم نے ان کو نحر کیا اور ہماری ہانڈیاں جوش مار رہی تھیں کہ نبیؐ کے منادی نے پکار کر کہا: ہانڈیاں اُلٹ دو اور پالتوں گدھوں کا تھوڑا سا گوشت بھی مت کھاؤ۔ تو ہم نے ہانڈیاں اُلٹ دیں۔

ابواسحٰق کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے کہا کہ آپؐ نے گدھا بالکل حرام فرمایا؟ کہنے لگے رسول اللہؐ نے اسلئے حرام فرمایا کہ یہ نجاست کھاتا ہے۔

۳۱۹۳ : حضرت مقدام بن معدی کرب کندی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی اشیاء کا حرام ہونا بتایا، ان میں پالتو گدھوں کا بھی ذکر کیا۔

۳۱۹۴ : حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پالتو گدھوں کا گوشت پھینک دینے کا حکم فرمایا، کچا ہو خواہ پکا۔ پھر اس کے بعد اس کی اجازت نہیں دی۔

۳۱۹۵: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ خَيْبَرَ فَأَمْسَى النَّاسُ قَدْ أَوْقَدُوا النِّيرَانَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا تُوقِدُونَ؟ قَالُوا عَلَى لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ فَقَالَ أَهْرِيقُوا مَا فِيهَا وَاكْسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَوْ نُهَرِيقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ ذَاكَ.

۳۱۹۵: حضرت سلمہ بن اکوع فرماتے ہیں۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ خیبر میں شریک ہوئے۔ شام ہوئی تو لوگوں نے آگ روشن کی (چولہے جلائے)۔ نبی ﷺ نے پوچھا: کیا پکا رہے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا: پالتو گدھوں کا گوشت۔ فرمایا: ان (ہانڈیوں) میں جو کچھ ہے انڈیل دو اور ان کو توڑ ڈالو۔ ایک شخص نے عرض کیا: کیا جو کچھ ان میں ہے اُسے اُنڈیل کر (ہانڈیاں) دھو نہ لیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: چلو! ایسا (ہی) کرلو۔

۳۱۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ مُنَادِيَ النَّبِيِّ ﷺ نَادَى أَنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ.

۳۱۹۶: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے منادی نے پکار کر کہا: بلاشبہ اللہ اور اس کے رسول دونوں تمہیں پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرماتے ہیں کیونکہ یہ ناپاک ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ حمر حمار کی جمع ہے اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) حمار اہلی یعنی گھریلو گدھا (۲) حمار وحشی یعنی گورخر (جنگلی گدھا) ان کے علاوہ ایک جنگلی سفید گدھا ہوتا ہے جس پر سیاہ دھاریاں ہوتی ہیں۔ حمار اہلی یعنی گھریلو گدھا حرام ہے از روئے احادیث لیکن حمار وحشی یعنی جنگلی گدھا حلال ہے گھریلو گدھے کی حرمت کی دلیل احادیث باب کے علاوہ دوسری کتب حدیث میں ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ نے خیبر کے موقع پر گھریلو گدھوں کا گوشت پکایا کہ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی کہ ہانڈیوں کو الٹ دو اور گدھوں کے گوشت میں سے مت کھاؤ آخر ہم نے ان کو اُلٹ دیا۔

۱۴: بَابُ لُحُومِ الْبِغَالِ

باب: خچر کے گوشت کا بیان

۳۱۹۷: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللهِ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا الثَّوْرِيُّ وَمَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ لُحُومَ الْخَيْلِ قُلْتُ فَالْبِغَالُ؟ قَالَ: لَا.

۳۱۹۷: حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے بیان فرمایا: ہم (زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں) گھوڑے کا گوشت کھا لیا کرتے تھے۔ میں نے عرض کیا: اور خچروں کا؟ فرمایا: نہیں۔

۳۱۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰى ثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِيْ ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِيكَرِبَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُحُوْمِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيْرِ.

۳۱۹۸: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے' خچر اور گدھے کا گوشت (کھانے) سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے بھی خچر کے گوشت کا حرام ہونا معلوم و ثابت ہوا۔

۱۵: بَابُ ذَكَاةُ الْجَنِيْنَ ذَكَاةُ اُمِّهٖ

باب: پیٹ کے بچہ کو ذبح کرنا' اس کی ماں کا ذبح کرنا (ہی) ہے

۳۱۹۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَ اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ وَ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ اَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْجَنِيْنِ فَقَالَ كُلُوْهُ اِنْ شِئْتُمْ فَاِنَّ ذَكَاتَهٗ ذَكَاةُ اُمِّهٖ.

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ الْكَوْسَجَ اِسْحَاقَ ابْنَ مَنْصُوْرٍ يَقُوْلُ فِيْ قَوْلِهِمْ فِي الذَّكَاةِ لَا يُقْضٰى بِهَا مَذِمَّةٌ قَالَ قَالَ مَذِمَّةٌ بِكَسْرِ الذَّالِ مِنَ الذِّمَامِ وَ بِفَتْحِ الذَّالِ مِنَ الذَّمِّ.

۳۱۹۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیٹ کے بچہ کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: اگر چاہو تو اسے کھا سکتے ہو کیونکہ اسکا ذبح کرنا' اسکی ماں کا ذبح کرنا ہی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں شکمی بچہ کے ذبیحہ کا حکم بیان ہوا ہے۔ جنین اس بچہ کو کہتے ہیں جو ابھی رحم مادر میں ہو۔ مسئلہ کی تشریح یہ ہے کہ کسی بکری وغیرہ کو ذبح کیا گیا اس کے پیٹ سے زندہ بچہ نکلا تو باتفاق ائمہ اس کو ذبح کرنا واجب ہے اس کے بغیر حلال نہ ہوگا اور اگر وہ مردہ نکلا تو اس کی بابت اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہ' زفر حسن بن زیاد' حماد اور ابراہیم نخعی کے نزدیک وہ کسی حال میں بھی حلال نہیں۔ علامہ ابن حزمؒ ظاہری نے اسی کو اختیار کیا ہے صاحبین ائمہ ثلاثہ' سفیان ثوری اور بہت سے علماء کے نزدیک اگر اس کی خلقت پوری اور جسمانی ساخت مکمل ہو چکی ہو تو ذبح کرنے کی ضرورت نہیں اس کے بغیر ہی کھانا حلال ہے۔ حدیث باب ان حضرات کی دلیل ہے جو تقریباً گیارہ صحابہ کرامؓ سے مروی ہے۔ وجہ استدلال یہ ہے کہ حدیث کی روایت رفع (پیش) کے ساتھ ہے پس زکوۃ الجنین مبتداء ہے اور زکوۃ امہ خبر ہے اور معنی یہ ہیں زکاۃ الام نائبة عن زكاب الجنين کہ ماں کو ذبح کرنا اس بچہ کو بھی ذبح کرنا ہے یعنی ماں کا ذبح ہو جانا اس کے بچہ کے حلال ہونے کے لئے کافی ہے جیسے کہا جاتا ہے لسان الوزير لسان الامير. بيع الوصى بيع اليتيم کہ وزیر کی زبان امیر و حاکم کی زبان ہے۔ اسی طرح وصی کا فروخت کرنا یتیم کا فروخت کرنا ہے یعنی دونوں کا ایک حکم ہے۔ اس استدلال کا پہلا جواب یہ ہے کہ اول تو حدیث مذکور گو متعدد طرق سے مروی ہے تاہم اس کے طرق ضعیف ہیں۔ چنانچہ شیخ عبدالحق نے الاحکام میں کہا

ہے کہ یہ حدیث اپنی تمام اسانید کے ساتھ نا قابل حجت ہے اور ابن القطان نے بھی اسی کو ثابت رکھا ہے۔ شیخ باجی مالکی کہتے ہیں کہ ہمارے اصحاب اس بارے میں ایسی احادیث میں لگ گئے ہیں جو نہ صحیح ہیں اور نہ ثابت۔ شیخ ابن حزم ظاہری بھی سر حدیث سے ناخوش ہیں اسی لئے انہوں نے امام ابوحنیفہ کا قول اختیار کیا ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ حدیث میں نیابت مراد نہیں جیسا کہ ائمہ ثلاثہ وصاحبین فرماتے ہیں بلکہ اس سے مراد تشبیہ ہے یعنی زکاۃ جنین زکاۃ ام کے مانند ہے مطلب یہ ہے کہ جنین کو بھی اسی طرح ذبح کیا جائے گا جیسے اس کی ماں کو ذبح کیا گیا ہے اور دلیل یہ ہے کہ حدیث میں پہلے جنین کو ذکر کیا گیا ہے جو منوب عنہ ہے اگر نیابت مراد ہوتی تو پہلے نائب کو ذکر کیا جاتا یعنی یوں کہا زکاۃ الام زکاۃ الجنین۔ جیسے لسان الوزیر لسان الامیر اور بیع الوصی بیع الیتیم میں ہے۔ بہرکیف حدیث میں تشبیہ مراد ہے بغیر حرفِ تشبیہ کے ذکر کے۔ امام ابو حنیفہ اور امام زفر وحسن کی نقلی دلیل آیت قرآنیہ ہے **حرمت علیکم المیتة والدم** حرام ہوا تم پر مردہ جانور اور بہتا ہوا خون۔ میتہ اس کو کہتے ہیں جس میں حیات نہ ہو اور ظاہر ہے کہ جنین مذکور میں بھی حیات زندگی نہیں پس وہ حکم آیت کے بموجب حرام ہوا۔ (۲) ابراہیم نخعی کا اثر بھی امام ابوحنیفہؒ کی دلیل ہے کہ ایک جان کا ذبح کرنا دو کا ذبح نہیں ہوسکتا۔ پس صرف ماں کو ذبح کرنے سے ماں اور بچہ دونوں کیسے ذبح ہو جائیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کِتَابُ الصَّیۡدِ

شکار کا بیان

۱: بَابُ قَتۡلِ الۡکِلَابِ اِلَّا کَلۡبَ صَیۡدٍ اَوۡ زَرۡعٍ

باب: شکاری اور کھیت کے کتے کے علاوہ باقی کتوں کو مارنے کا حکم

۳۲۰۰: حدّثنا ابُو بَکر بنُ ابی شیبة ثنا شبابة ثنا شعبة عن ابی التیاح قال سمعت مُطرفا یحدث عن عبد الله بن مُغفل انّ رسُول اللهِ ﷺ امر بقتل الکلاب ثمّ قال ما لهُم و للکلاب ثمّ رخّص لهُم فی کلب الصّید.

۳۲۰۰: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا پھر فرمایا: لوگوں کو کتوں سے کیا غرض: پھر ان کو شکاری کتا رکھنے کی اجازت فرمادی۔

۳۲۰۱: حدّثنا مُحمّدُ بنُ بشّارٍ ثنا عُثمانُ ابنُ عُمر ح و حدّثنا مُحمّدُ بنُ الولید ثنا مُحمّدُ ابنُ جعفرٍ قالا ثنا شعبة عن ابی التیاح قال سمعتُ مُطرّفا عن عبد اللهِ بن مُغفلٍ انّ رسُول اللهِ ﷺ امر بقتل الکلاب ثمّ قال ما لهُم و للکلاب ثمّ رخّص لهُم فی کلب الزّرع و کلب العین.

۳۲۰۱: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: لوگوں کو کتوں سے کیا غرض؟ پھر ان کو کھیت اور باغ کی حفاظت کے لیے کتا رکھنے کی اجازت فرمادی۔

۳۲۰۲: حدّثنا سُوید بنُ سعیدٍ انبانا مالکُ ابنُ انسٍ عن نافعٍ عن ابن عُمر قال امر رسُولُ اللهِ ﷺ بقتل الکلاب.

۳۲۰۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

۳۲۰۳: حدّثنا ابُو طاهرٍ ثنا ابنُ وهبٍ اخبرنی یُونُس عن ابن شهابٍ عن سالمٍ عن ابیه قال سمعتُ رسُول اللهِ ﷺ رافعا صوتهُ یامُرُ بقتل الکلاب و کانت الکلابُ

۳۲۰۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بلند آواز سے کتوں کو مارنے کا حکم فرماتے سنا اور کتوں کو قتل کر دیا جاتا تھا

تقتل الّا کلب صید او ماشیۃ.

سوائے شکار یا ریوڑ کے کتے کے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ کتا ایک نجس جانور ہے اس کو پالنا بے فائدہ ہے لوگوں کو اس سے کیا غرض۔ البتہ شکاری کتا باغ اور کھیت کی حفاظت کے لئے رکھنا جائز ہے۔

۲: بَابُ النَّهْيِ عَنِ اقْتِنَاءِ الْكَلْبِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ حَرْثٍ اَوْ مَاشِيَةٍ

باب : کتا پالنے سے ممانعت' الّا یہ کہ شکار' کھیت یا ریوڑ کی حفاظت کے لیے ہو

۳۲۰۴: حدّثنا هشام بن عمّار ثنا الوليد ابن مُسلم ثنا الاوزاعيّ حدّثني يحي بن ابي كثير عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ من اقتنى كلبًا فانّه ينقص من عمله كلّ يوم قيراطٌ الّا كلب حرثٍ او ماشيةٍ.

۳۲۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کتا پالا تو ہر روز اُس کے عمل سے ایک قیراط اجر کی کمی کی جاتی ہے۔ الّا یہ کھیت یا ریوڑ کی حفاظت کے لیے پالے۔

۳۲۰۵: حدّثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا احمد ابن عبد الله عن ابي شهاب حدّثني يونس ابن عبيد عن الحسن عن عبد الله بن مغفلٍ قال قال رسول الله ﷺ لو لا انّ الكلاب امّةٌ من الامم لامرتُ بقتلها فاقتلوا منها الاسود البهيم و ما من قوم اتّخذوا كلبًا الّا كلب ماشيةٍ او كلب صيدٍ او كلب حرثٍ الّا نقص من اجورهم كلّ يوم قيراطان.

۳۲۰۵: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کتا مخلوقات میں سے ایک مخلوق نہ ہوتی تو میں سب کے قتل کا حکم دے دیتا۔ تاہم بالکل سیاہ کتے کو مار دیا کرو اور جو لوگ بھی کتا پالیں' اُن کے اَجروں میں سے ہر روز دو قیراط کم کر دیئے جاتے ہیں۔ الّا یہ کہ شکار یا کھیت کی حفاظت کے لیے ہو۔

۳۲۰۶: حدّثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا خالد ابن مخلد ثنا مالك بن انس عن يزيد بن خصيفة عن السّائب بن يزيد عن سفيان ابن ابي زهير قال سمعت النّبيّ ﷺ يقول من اقتنى كلبًا لا يغني عنه زرعًا ولا ضرعًا نقص من عمله كلّ يوم قيراطٌ

فقيل له انت سمعت من النّبيّ ﷺ ؟ قال اى و ربّ هذا المسجد !

۳۲۰۶: حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جو (کتا) کھیت یا ریوڑ کی حفاظت کے کام بھی نہ آتا ہو اُس کے (مالک کے) عمل سے ہر روز ایک قیراط کم کر دیا جاتا ہے۔

کسی نے اُن سے عرض کیا کہ آپ نے خود نبیؐ سے سنا؟ فرمایا: جی ہاں! اس مسجد (نبویؐ) کے ربّ کی قسم۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں کتا پالنے پر وعید سنائی گئی ہے کہ پالنے والے کے نیک عمل سے ایک قیراط روزانہ کم کیا جاتا ہے اور بعض روایات کے مطابق دو قیراط یومیہ کم ہوتے ہیں اور قیراط احد پہاڑ سے بھی بڑا ہے۔

۳: بَابُ صَيْدِ الْكَلْبِ

باب : کتے کے شکار کا بیان

۳۲۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا الضَّحَّاكُ ابْنُ مَخْلَدٍ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ ابْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ نَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَ بِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَ أَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكُمْ فِي أَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ فَلَا تَأْكُلُوا فِي آنِيَتِهِمْ إِلَّا أَنْ لَا تَجِدُوا مِنْهَا بُدًّا فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مِنْهَا بُدًّا فَاغْسِلُوهَا وَ كُلُوا فِيهَا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَمْرِ الصَّيْدِ فَمَا أَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ وَ مَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَ كُلْ وَ مَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ.

۳۲۰۷: حضرت ابو ثعلبہؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم اہل کتاب کے علاقہ میں رہتے ہیں۔ ان کے برتنوں میں کھانا بھی کھا لیتے ہیں اور شکاروں کے علاقہ میں رہتے ہیں۔ میں اپنے کمان اور اپنے سدھائے ہوئے کتے کے ذریعہ شکار کرتا ہوں اور اپنے اس کتے کے ذریعہ بھی شکار کر لیتا ہوں جو سدھایا ہوا نہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: تم نے جو کہا کہ تم اہل کتاب کے علاقہ میں رہتے ہو تو تم انکے برتنوں میں نہ کھایا کرو' الا یہ کہ سخت مجبوری ہو تو ان کے برتنوں کو دھو لو۔ پھر ان میں کھانا کھاؤ اور جو تم نے شکار کا ذکر کیا تو جو تم تیر کمان سے شکار کرو' اللہ کا نام لے کر کھا لو اور جو سدھائے ہوئے کتے سے شکار کرو تو اسے بھی اللہ کا نام لے کھا لو اور جو بے سدھائے کتے سے شکار کرو اور تمہیں ذبح کرنے کا موقع مل جائے تو (ذبح کر کے) کھا لو۔

۳۲۰۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَ ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا فَكُلْ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ إِنْ قَتَلْنَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَ إِنْ خَالَطَتْهَا كِلَابٌ أُخَرُ' فَلَا تَأْكُلْ.

۳۲۰۸: حضرت عدی بن حاتمؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ سے دریافت کیا: ہم لوگ کتوں کے ذریعہ شکار کرتے ہیں۔ فرمایا: جب تم اپنے سدھائے ہوئے کتے چھوڑو اور ان پر اللہ کا نام لو۔ تو جو شکار وہ تمہارے لیے پکڑ لائیں' اُسے کھا لو اگرچہ وہ اسکو جان سے مار ڈالیں۔ الا یہ کہ کتا خود بھی اس شکار میں سے کچھ کھا لے۔ لہٰذا اگر کتا اس شکار میں سے کھا لے تو تم اس شکار کو مت کھاؤ کیونکہ اس صورت میں مجھے خدشہ ہے کہ اس شکار کو کتے نے اپنے لیے پکڑ رکھا ہو اور اگر تمہارے کتے کے ساتھ دوسرے کتے بھی شامل ہو جائیں تو پھر بھی تم نہ کھاؤ۔

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ سَمِعْتُهُ يَعْنِي عَلِيَّ ابْنَ الْمُنْذِرِ يَقُوْلُ حَجَجْتُ ثَمَانِيَةً وَ خَمْسِيْنَ حَجَّةً اَكْثَرُهَا رَاجِلًا.

امام ابن ماجہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استاذ علی بن منذر (راوی حدیث) کو فرماتے سنا کہ میں نے پچاسی حج کیے جن میں اکثر پیدل تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ جس طرح کسی شکار کو تیر۔ تلوار سے مارنا جائز ہے اسی طرح جانور کے ذریعہ کتا، چیتا، عقاب باز وغیرہ سے شکار کرنا بھی جائز ہے۔ بشرطیکہ کتا وغیرہ اور باز عقاب معلم (سکھائے ہوئے ہوں) اور اس کے علاوہ اور کئی شرائط ہیں (۱) شکاری مسلمان ہے یا کتابی ہو۔ (۲) کتے یا باز کو چھوڑنا۔ (۳) اس کے چھوڑنے میں غیر مسلم یا غیر کتابی کا کتا شریک نہ ہو۔ (۴) تسمیہ کو ارادتاً نہ چھوڑنا۔ (۵) چھوڑنے اور شکار پکڑنے کے درمیان دوسرے کام میں مشغول نہ ہونا۔ (۶) شکاری جانور کا تعلیم یافتہ ہونا۔ (۷) چھوڑنے کے طریقہ پر چلا جانا۔ (۸) غیر معلم کا شریک نہ ہونا (یہ شرط حدیث باب میں موجود ہے) شکار کو زخم لگا کر قتل کرنا۔ (۱۰) شکار کو نہ کھانا۔ (۱۱) شکار کی خورش نیشدار دانت اور چنگل سے نہ ہو۔ (۱۲) حشرات الارض سے نہ ہو۔ (۱۳) مچھلی کے علاوہ دریائی (آبی) جانور نہ ہو۔ (۱۴) اپنے پروں یا پاؤں سے خود کو بچانے پر قادر ہو۔ (۱۵) شکار کرنے سے پہلے شکار کا مر جانا (ذبح کرنے سے پہلے)۔

۴: بَابُ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِ

باب : مجوسی کے کتے کا شکار

۳۲۰۹: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثنا وَكِيْعٌ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ اَبِيْ بَزَّةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نُهِيْنَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِهِمْ وَ طَائِرِهِمْ يَعْنِي الْمَجُوْسَ.

۳۲۰۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں مجوسیوں[1] کے (شکار پر چھوڑے ہوئے) کتوں اور پرندوں کے شکار سے منع کیا گیا ہے۔

۳۲۱۰: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثنا وَكِيْعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْكَلْبِ الْاَسْوَدِ الْبَهِيْمِ فَقَالَ شَيْطَانٌ.

۳۲۱۰: حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خالص سیاہ[2] کتے کی بابت دریافت کیا تو فرمایا: وہ شیطان ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مجوسی کا ذبیحہ حرام ہے تو اس کا شکار بھی حلال نہ ہوگا۔

---

[1] پرندے یا کتے کا مالک خواہ مسلمان ہو لیکن اسے مجوسی چھوڑے تو اس کا شکار حلال نہیں اور مالک مجوسی ہو اور چھوڑنے والا مسلمان ہو۔ اللہ کا نام لے کر چھوڑے تو اس کا شکار حلال ہے۔ (عبدالرشید)

[2] شاید امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ خالص سیاہ کتا شیطان ہے اور شیطان کافر ہے اور کافر کا ذبیحہ حلال نہیں۔ اس لیے خالص سیاہ کتے کا شکار حلال نہیں۔ لیکن اکثر اہل علم اس کے قائل ہیں کہ خالص سیاہ کتے کا شکار بھی حلال ہے اور ''شیطان'' کہنے کا مطلب یہ ہے کہ شریر اور ایذاء رساں ہے۔ (عبدالرشید)

٥: بَابُ صَيْدِ الْقَوْسِ

باب : تیر کمان سے شکار

٣٢١١: حَدَّثَنَا أَبُوعُمَيْرٍ عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ وَ عِيسَى بْنُ يُونُسَ الرَّمْلِيُّ قَالَا ثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ كُلْ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ.

٣٢١١: حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شکار تو اپنی کمان (اور تیر) سے کرے وہ کھا سکتا ہے۔

٣٢١٢: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَوْمٌ نَرْمِي قَالَ إِذَا رَمَيْتَ وَ خَزَقْتَ فَكُلْ مَا خَزَقْتَ.

٣٢١٢: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم تیرانداز لوگ ہیں۔ فرمایا: جب تم تیر پھینکو اور جانور کو زخمی کر دو تو جو جانور زخمی کر دیا وہ کھا سکتے ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ تیر سے شکار بھی حلال ہے بشرطیکہ تیر مارتے وقت تسمیہ کہہ لیا ہو اور اس شکار کو مجروح (زخمی) کر دیا ہو اور وہ مر گیا ہو اور اگر اس کو زندہ پالیا ہو تو اب وہ صید (شکار) نہیں لہٰذا ذکوۃ اضطراری کافی نہیں ہوگی بلکہ اختیاری ذبح ضروری ہوگا۔

٦: بَابُ الصَّيْدِ يَغِيبُ لَيْلَةً

باب : شکار رات بھر غائب رہے

٣٢١٣: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! أَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنِّي لَيْلَةً قَالَ إِذَا وَجَدْتَ فِيهِ سَهْمَكَ وَلَمْ تَجِدْ فِيهِ غَيْرَهُ فَكُلْهُ.

٣٢١٣: حضرت عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں شکار کو تیر مارتا ہوں۔ پھر وہ رات بھر میری نگاہ سے اوجھل رہتا ہے۔ فرمایا: جب تمہیں اس میں اپنا تیر ملے اور اس کی روح نکلنے کا اور کوئی سبب معلوم نہ ہو تو اُسے کھالو۔

خلاصۃ الباب ☆ ایک شکار کے تیر لگا اور وہ گر پڑا پھر وہ بمشقت تمام برداشت کر کے اٹھ بھاگا اور صید کی نظر سے غائب ہو گیا شکاری اس کو برابر تلاش کرتا رہا تا آنکہ اس کو پالیا مگر اس وقت وہ مردہ ہو چکا تھا تو اس کا کھانا حلال ہے یا حرام۔ اس کی بابت بہت اختلاف ہے کئی مذاہب ہیں۔ حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر شکاری اس کی تلاش میں رہا تو کھانا استحساناً جائز ہے اور اگر اس کی تلاش سے بیٹھ رہا پھر اس کو پایا تو نہیں کھایا جائے گا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید اس کو دوام الارض نے مار ڈالا ہو۔ صاحب عین الہدایہ کی تحقیق یہ ہے کہ ہمارے یہاں جو یہ حکم ہے کہ شکار مذکور کو نہ کھایا جائے اس سے مراد یہ ہے کہ ترک کرنا احتیاطاً ہے یہ مراد نہیں کہ حرام ہے اس لئے کہ دیگر احادیث صحاح حلال ہونے کا فائدہ دیتی ہیں بشرطیکہ اس کو یقین ہو کہ شکار کی موت تیر کے علاوہ کسی اور سبب سے واقع نہیں ہوئی۔ چنانچہ صحیح مسلم کی حدیث ابوثعلبی

خشنی میں اس شخص کی بابت جس نے تین روز کے بعد اپنا شکار پایا ارشاد ''اس کو کھا جب تک کہ وہ بد بودار نہ ہو۔ اس طرح حدیث باب ہے اور بخاری کی روایت میں "او یوم او یومین" ۔ بہر کیف مذکور بنی بر احتیاط ہے اور وجہ احتیاط و ہی حدیث ہے جو صاحب ہدایہ نے ذکر کی ہے جو مسند اور مرسل دونوں طرح مروی ہے پس یہ حدیثیں مقید ترک ہیں اور مذکورہ احادیث مفید جواز ہیں اگر چہ بنظر اسناد ان کے درمیان مساوات نہیں ہے تاہم ترجیح محرم کے پہلو سے احتیاط ہونی چاہئے۔

۷: بَابِ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

باب : معراض (بے پر اور بے پیکان کے تیر) کے شکار کا بیان

۳۲۱۴: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم عَنِ الصَّيْدِ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ مَا اَصَبْتَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ مَا اَصَبْتَ بِعَرْضِهٖ فَهُوَ وَقِيْذٌ.

۳۲۱۴: حضرت عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے معراض سے شکار کی بابت دریافت کیا تو فرمایا: جو اس کی دھار اور نوک سے مرے وہ کھا لو اور جو اس کا عرض لگنے سے مرے تو وہ مردار ہے۔ (یعنی وہ چوٹ اور صدمہ سے مرا ہے اس لیے مت کھاؤ)۔

۳۲۱۵: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ ابْنِ الْحَارِثِ النَّخَعِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ لَا تَأْكُلْ اِلَّا اَنْ يَخْزِقَ.

۳۲۱۵: حضرت عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے معراض (کے شکار) کی بابت دریافت کیا تو فرمایا: مت کھاؤ' الا یہ کہ وہ زخم کر دے (دھار سے) تو کھا سکتے ہو۔

<u>خلاصۃ الباب</u> ☆ خلیل نے ذکر کیا ہے کہ معراض بے پر کے تیر کو کہتے ہیں جس کا درمیانی حصہ موٹا ہوتا ہے۔ ابن درید اور ابن سیدہ کا بیان ہے کہ یہ ایک لمبا تیر ہوتا ہے جس میں باریک باریک چار پر ہوتے ہیں جب اس کو پھینکتے ہیں تو یہ سیدھا نہیں جاتا بلکہ چوڑا ہو جاتا ہے' علامہ خطابی فرماتے ہیں کہ معراض چوڑے پیکان کو کہتے ہیں جو بھاری اور بوجھل ہوتا ہے۔ ابن التین کا قول ہے کہ معراض ایک قسم کی لاٹھی ہوتی ہے جس کی ایک جانب میں لوہا لگا ہوتا ہے اور بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ ایک لکڑی ہوتی ہے جس کی دونوں جانب باریک اور درمیانی حصہ موٹا ہوتا ہے ان احادیث کی بناء پر ائمہ اربعہ سفیان ثوری اور امام اسحاق کا بھی یہی مذہب ہے۔

۸: بَابُ مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيْمَةِ وَ هِيَ حَيَّةٌ

باب : جانور کی زندگی میں ہی اس کا جو حصہ کاٹ لیا جائے

۳۲۱۶: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ حُمَيْدُ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا مَعْنُ بْنُ

۳۲۱۶: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے

عیسی عن ھشام بن سعد عن زید بن اسلم عن ابن عمر ان النبی ﷺ قال ما قطع من البھیمۃ وھی حیۃ فما قطع منھا فھو میتۃ.

فرمایا: جانور ابھی زندہ ہو اور اسی حالت میں اس کا کوئی حصہ (مثلاً پاؤں یا کسی حصہ کا گوشت) کاٹ لیا جائے تو وہ ٹکڑا مردار ہے۔

۳۲۱۷: حدثنا ھشام بن عمار ثنا اسماعیل ابن عیاش ثنا ابو بکر الھذلی عن شھر بن حوشب عن تمیم الداری قال قال رسول اللہ ﷺ یکون فی آخر الزمان قوم یجبون اسنمۃ الابل و یقطعون اذناب الغنم الا فما قطع من حی فھو میت.

۳۲۱۷: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخر زمانہ میں کچھ لوگ اونٹوں کی کوہانیں اور بکریوں کی دُمیں کاٹ لیا کریں گے۔ غور سے سنو! زندہ جانور کا جو حصہ بھی کاٹ لیا جائے' وہ مردار ہے۔

۹: باب صید الحیتان والجراد

باب: مچھلی اور ٹڈی کا شکار

۳۲۱۸: حدثنا ابو مصعب ثنا عبد الرحمن ابن زید بن اسلم عن ابیہ عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ ﷺ قال احلت لنا میتتان الحوت والجراد.

۳۲۱۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو مردار ہمارے لیے حلال کئے گئے' مچھلی اور ٹڈی۔

۳۲۱۹: حدثنا ابو بشر بکر بن خلف و نصر ابن علی قال ثنا زکریا بن یحیی بن عمارۃ ثنا ابو العوام عن ابی عثمان النھدی عن سلمان قال سئل رسول اللہ ﷺ عن الجراد فقال اکثر جنود اللہ لا آکلہ و لا احرمہ.

۳۲۱۹: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹڈی کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا: اللہ کے لشکروں میں سب سے زیادہ یہی ہے۔ نہ میں اسے کھاتا ہوں' نہ حرام کہتا ہوں۔

۳۲۲۰: حدثنا احمد بن منیع ثنا سفیان ابن عیینۃ عن ابی سعید (سعد) البقال سمع انس بن مالک یقول کن ازواج النبی ﷺ یتھادین الجراد علی الاطباق.

۳۲۲۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات ؓ تھالوں میں رکھ کر ٹڈیاں ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجا کرتی تھیں۔

۳۲۲۱: حدثنا ھرون بن عبد اللہ الحمال ثنا ھاشم بن القاسم ثنا زیاد بن عبد اللہ ابن علاثۃ عن موسی بن محمد بن ابرھیم عن ابیہ عن جابر وانس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دعا علی الجراد قال اللھم اھلک کبارہ واقتل صغارہ و افسد بیضہ واقطع دابرہ و خذ بافواھھا عن معایشنا و ارزاقنا انک سمیع الدعاء.

۳۲۲۱: حضرت جابرؓ و انسؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ جب ٹڈیوں کے لیے بددُعا کرتے تو فرماتے: اے اللہ! بڑی ٹڈیوں کو ہلاک کر دیجئے اور ان کے انڈے خراب کر دیجئے (کہ مزید پیدا نہ ہوں) اور ان کو جڑ سے ختم کر دیجئے (کہ نسل ہی نہ رہے) اور ان کے مُنہ ہماری روزیوں سے روک دیجئے (کہ غلہ و اناج نہ کھا سکیں) بلاشبہ آپ ہی دُعا سننے والے ہیں۔ ایک شخص نے عرض

فقال رجلٌ يا رسُوْل الله ! كيف تذغوْ اعلى جُنْد من اجناد اللّٰه بقطع دابره ؟ قال ان الجراد نثرة الحُوت في البحر.

کیا: اے اللہ کے رسول! آپ اللہ کی مخلوق کو کیسے بددعا دے رہے ہیں کہ اللہ اس کی نسل ہی ختم کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ٹڈی سمندر میں مچھلی کی چھینک سے پیدا ہوتی ہے۔

قال هاشمٌ قال زيادٌ فحدّثني من رای الحُوْت ينثرهٔ.

ہاشم کہتے ہیں کہ زیاد نے فرمایا کہ مجھے ایک شخص نے بتایا کہ اس نے دیکھا مچھلی پھینک رہی تھی ٹڈی کو۔

۳۲۲۲: حدّثنا عليُّ بْنُ مُحمّدٍ ثنا وكيعٌ ثنا حمّادُ بْنُ سلمة عن ابي الْمهزّم عنْ ابيْ هُريرة قال خرجْنا مع النّبيّ ﷺ فِيْ حجّةٍ اوْ عُمْرةٍ فاسْتقبلنا رجلٌ منْ جرادٍ اوْ ضربٌ منْ جرادٍ فجعلْنا نضْربُهنّ باسْواطنا و نعالنا فقال النّبيُّ ﷺ كُلُوْهُ فانّهُ منْ صيْدِ الْبحْرِ.

۳۲۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حج یا عمرہ کے لیے نکلے۔ ہمارے سامنے ٹڈیوں کا ایک گروہ آیا۔ ہم انہیں جوتوں اور کوڑوں سے مارنے لگے تو نبی ﷺ نے فرمایا: انہیں کھالو کیونکہ یہ سمندر کا شکار ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ ثابت ہوا کہ کلیجی اور تلی اور مردار مچھلی اور ٹڈی حلال ہیں۔ گوہ کے بارے میں مختلف روایات ہیں بعض سے حلال ہونا معلوم ہوتا ہے اور بعض سے حرام ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے ائمہ کرام کا اس میں اختلاف ہے۔ امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب کے نزدیک اصح یہ ہے کہ گوہ کا کھانا مکروہ تحریمی نہیں بلکہ تنزیہی ہے۔ امام محمد نے مؤطا میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اثر نقل کر کے کہا ہے کہ ہمارے نزدیک اس کا ترک زیادہ پسندیدہ ہے اور یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔ سچ ہے کہ احناف احتیاط کرنے والے ہیں جیسے اپنے آقا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پڑھا اور سنا کہ آپ نے گوہ نہیں کھائی۔

۱۰: بَابُ مَا يُنْهٰى عنْ قتْلِهٖ

باب: جن جانوروں کو مارنا منع ہے

۳۲۲۳: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ بشّارٍ وعبْدُ الرّحْمٰن ابْنِ عبْدِ الْوهّاب قالا ثنا ابُوْ عامرٍ الْعقديُّ ثنا ابرٰهيْمُ بْنُ الْفضْلِ عنْ سعِيْد الْمقْبُريّ عنْ ابيْ هُريْرة قال نهى رسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عنْ قتْلِ الصُّرد والضِّفْدعِ والنّملة والْهُدْهُدِ.

۳۲۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ چڑیا، مینڈک، چیونٹی اور ہُد ہُد کو مارنے سے (اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے) منع فرمایا۔

۳۲۲۴: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ يحْيى ثنا عبْدُ الرّزّاق انْبانا معْمرٌ عنِ الزُّهْريّ عنْ عُبيْدِ اللّٰهِ بْن عبد اللّٰه بْن عُتْبة عنِ ابْن عبّاسٍ قال نهى رسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عنْ قتْلِ اربعٍ من

۳۲۲۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جانوروں کو مار ڈالنے سے منع فرمایا: (۱) چیونٹی، (۲) شہد کی مکھی،

الدواب النَّمْلَةِ والنَّحلِ والْهُدْهُدِ والصُّرَدِ.

(۳) ہُد ہُد اور (۴) چڑیا۔

۳۲۲۵: حَدَّثَنا احْمَدُ بْنُ عمرٍو بْنِ السَّرْحِ واحْمدُ ابْنُ عيسى الْمِصْرِيَّان قالا ثَنا عَبْدُ اللّٰه بْنُ وَهبٍ اخبرني يُوْنُسُ عن ابْنِ شِهابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ و ابي سَلَمَةَ بْنِ عبْدِ اللّٰه الرَّحْمنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ نبيّ اللّٰه ﷺ قال اِنَّ نبيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ قَرَصَتْهُ نَمْلَةٌ فَامَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَيْهِ فِيْ اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَهْلَكْتَ اُمَّةً مِنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ ؟

۳۲۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: کسی نبی کو چیونٹی نے کاٹ لیا تو انہوں نے حکم دیا کہ چیونٹیوں کا سارا بِل جلا دی جائے۔ چنانچہ وہ جلا دیا گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان (پیغمبر) کی طرف وحی بھیجی کہ ایک چیونٹی کے کاٹنے پر آپ نے ایک پوری اُمت کو تباہ کر دیا جو اللہ کی پاکی بیان کرتی تھی۔

حدَّثنا مُحَمَّدُ بْنُ يحيى ثَنا اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عنِ ابْنِ شِهابٍ بِاِسْنَادِهِ نَحْوَهُ و قَالَ قَرَصَتْ.

ایک دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان چیزوں کو مارنے سے منع فرمایا۔ شاید اس لئے کہ ہد ہد نے تو حضرت سلیمان علیہ السلام کو پیغام پہنچایا تھا اور بہت چھوٹا جانور ہے اسی طرح صرد بھی چھوٹی چڑی ہے بہت کم گوشت اس سے نکلتا ہے۔ چیونٹی گھر سے بڑا اناج اٹھا کر لے جاتی ہے خلاصہ یہ کہ مذکورہ جانور بے ضرر ہوتے ہیں۔

۱۱: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخذْفِ

باب : چھوٹی کنکری مارنے کی ممانعت

۳۲۲۶: حَدَّثَنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ ابي شيبةَ ثَنا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَّ قَرِيْبًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ فَنَهَاهُ وَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ و قال اِنَّهَا لا تَصِيْدُ صَيْدًا وَلا تَنْكَا عَدُوًّا و لٰكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَا الْعَيْنَ قَالَ فَعَادَ فَقَالَ اُحَدِّثُكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ ثُمَّ عُدْتَ لا اُكَلِّمُكَ اَبَدًا.

۳۲۲۶: حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مغفلؓ کے ایک عزیز نے چھوٹی کنکری اُنگلی پر رکھ کر ماری تو انہوں نے اسے روکا اور فرمایا: نبیؐ نے اس سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس سے نہ تو شکار ہوتا ہے' نہ دشمن کو نقصان پہنچتا ہے البتہ کسی کا دانت ٹوٹ سکتا ہے' آنکھ پھوٹ سکتی ہے۔ فرماتے ہیں کہ اُس عزیز نے دوبارہ ایسا ہی کیا تو عبداللہ بن مغفلؓ نے فرمایا: میں نے تمہیں یہ بتایا کہ نبیؐ نے اس سے منع فرمایا پھر تم نے دوبارہ وہی حرکت کی۔ اب میں تم سے کبھی بات نہ کروں گا۔

۳۲۲۷: حَدَّثَنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثنا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ح و حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنا مُحَمَّدُ بْنُ جعفرٍ قالا ثنا شُعْبَةُ

۳۲۲۷: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری اُنگلی پر رکھ کر

عن قتادة عن عقبة بن صهبان عن عبد الله بن مغفل قال نهى النبي ﷺ عن الخذف و قال انها لا تقتل الصيد و لا تنكي العدو و لكنها تفقا العين وتكسر السن.

مارنے سے منع کیا اور فرمایا: اس سے نہ تو شکار ہوتا ہے نہ دشمن کو نقصان پہنچتا ہے البتہ آنکھ پھوٹ سکتی ہے اور دانت ٹوٹ سکتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس کھیل کا فائدہ تو کوئی نہیں البتہ اس کا نقصان ہے کہ کسی کی آنکھ یا سر میں چوٹ لگ سکتی ہے جیسے آج کل گلی ڈنڈا اور غلیل سے سنگریزے پھینکنا وغیرہ۔

۱۲ : باب قتل الوزغ

باب : گرگٹ (اور چھپکلی) کو مار ڈالنا

۳۲۲۸: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا سفيان ابن عيينة عن عبد الحميد بن جبير عن سعيد ابن المسيب عن ام شريك ان النبي ﷺ امرها بقتل الاوزاغ.

۳۲۲۸: حضرت امّ شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گرگٹ مارنے کا حکم دیا۔

۳۲۲۹: حدثنا محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب ثنا عبد العزيز بن المختار ثنا سهيل عن ابيه عن ابي هريرة عن رسول الله ﷺ قال من قتل وزغا في اول ضربة فله كذا حسنة و من قتلها في الثانية فله كذا و كذا ادنى من الاولى، و من قتلها في الضربة الثالثة فله كذا حسنة (ادنى من الذي ذكره في المرة الثانية.

۳۲۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے گرگٹ کو پہلی ضرب میں مار ڈالا اُسے اتنی نیکیاں ملیں گی اور جس نے دوسری ضرب میں مار ڈالا اُسے اتنی (پہلی مرتبہ سے کم) نیکیاں ملیں گی اور جس نے تیسری ضرب میں مار ڈالا اُسے اتنی (دوسری مرتبہ سے کم) نیکیاں ملیں گی۔

۳۲۳۰: حدثنا احمد بن عمرو بن السرح ثنا عبد الله بن وهب اخبرني يونس عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة ان رسول الله قال للوزغ الفويسقة.

۳۲۳۰: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو بدمعاش و بدکار فرمایا۔

۳۲۳۱: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا يونس ابن محمد عن جرير بن حازم عن نافع عن سائبة مولاة الفاكه بن المغيرة انها دخلت على عائشة فرات في بيتها رمحا موضوعا فقالت يا ام المؤمنين رضي الله تعالى عنها! ما تصنعين بهذا قالت نقتل به هذه الاوزاغ فان نبي الله صلى الله عليه وسلم اخبرنا ان ابراهيم لما القي في النار لم تكن في الارض دابة

۳۲۳۱: فاکہ بن مغیرہ کی آزاد کردہ باندی حضرت سائبہ فرماتی ہیں کہ میں سیدہ عائشہؓ کے گھر گئی۔ دیکھا کہ گھر میں ایک برچھا رکھا ہوا ہے۔ تو عرض کیا: اے امّ المؤمنینؓ! آپؓ اس سے کیا کرتی ہیں؟ فرمانے لگیں: ہم اس سے گرگٹ (اور چھپکلیاں) مارتی ہیں۔ اس لیے کہ اللہ کے نبیؐ نے ہمیں بتایا کہ سیدنا ابراہیمؑ کو جب آگ میں ڈالا گیا تو زمین کے ہر جانور نے آگ

اِلَّا اطْفَاتِ النَّارِ غَيْرَ الْوَزَغِ فَاِنَّهَا كَانَتْ تَنْفُخُ عَلَيْهِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِ.

بجھانے کی کوشش کی۔ سوائے گرگٹ کے کہ یہ اس میں پھونک مار رہا تھا (تاکہ اور بھڑکے) اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اسے مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ جانور ہوتے تو بے ضرر ہیں لیکن بعض نے فرمایا ہے کہ ان میں زہر ہوتا ہے اور دل کو ان سے نفرت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو توفیق دے کہ جن چیزوں کو مارنے کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے ہم مسلمان بھی اس کو ماریں چھپکلی کے متعلق تو یہ بھی مشہور ہے کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ کی دشمن تھی' ہم مسلمانوں کو بھی اس سے دشمنی رکھنی چاہئے۔

۱۳ : بَابُ اَكْلِ كُلِّ ذِىْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ

باب : ہر دانت والا درندہ حرام ہے

۳۲۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِىْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

قَالَ الزُّهْرِيُّ وَ لَمْ اَسْمَعْ بِهٰذَا حَتّٰى دَخَلْتُ الشَّامَ.

۳۲۳۲: حضرت ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ہر دانت والے درندے کو کھانے سے منع فرمایا۔

امام زہریؒ فرماتے ہیں' جب تک میں شام نہیں گیا تب تک میں نے یہ حدیث نہیں سنی تھی۔

۳۲۳۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ وَ اِسْحَاقُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِىْ حَكِيْمٍ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَكْلُ كُلِّ ذِىْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ.

۳۲۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دانت والے درندے کا کھانا حرام ہے۔

۳۲۳۴: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِىْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَ عَنْ كُلِّ ذِىْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.

۳۲۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جنگ خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندہ اور پنجے والے پرندہ کو کھانے سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ صاحب ہدایہ نے سبع کی تعریف یوں کی ہے والسبع کل مختطف منتهب جارح قاتلٍ عادٍ عادةً یعنی سبع ہر وہ جانور ہے جو عادۃً اچک لینے والا غارت گر زخمی کرنے والا۔ قاتل اور ناحق حملہ کرنے والا ہو۔ کچلیوں والے درندے جو دانتوں سے شکار کر کے کھاتے ہیں جیسے شیر' بھیڑیا' چیتا' سیاہ گوش' بجو' لومڑی' جنگلی بلی وغیرہ ان کا گوشت

کھانا احناف' ابراہیم نخعی' امام شافعی' امام احمد' ابوثور' اصحاب حدیث اور اکثر اہل علم کے نزدیک جائز نہیں ۔ پنجہ گیر پرندے جو اپنے چنگل سے شکار کرتے ہیں جیسے شکرہ' عقاب' باز' شاہین' گدھ' کوا وغیرہ ان کا کھانا بھی احناف' نخعی' امام شافعی' امام احمد' ابوثور اور اکثر اہل علم کے نزدیک جائز نہیں ۔ امام مالک' لیث بن سعد' اوزاعی' یحییٰ بن سعید کے نزدیک پرندوں میں سے کوئی چیز حرام نہیں ۔ یہی ابن عباس اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا قول ہے ۔

۱۴ : بَابُ الذِّئْبِ وَالثَّعْلَبِ

باب : بھیڑئیے اور لومڑی کا بیان

۳۲۳۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثنا یَحْیَی بْنُ وَاضِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِیْمِ ابْنِ الْمُخَارِقِ عَنْ حِبَّانَ بْنِ جَزْءٍ عَنْ اَخِیْهِ خُزَیْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جِئْتُكَ لِاَسْاَلَكَ عَنْ اَحْنَاشِ الْاَرْضِ مَا تَقُوْلُ فِی الثَّعْلَبِ قَالَ وَ مَنْ یَاْكُلُ الثَّعْلَبَ؟ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا تَقُوْلُ فِی الذِّئْبِ ؟ قَالَ وَ یَاْكُلُ الذِّئْبَ اَحَدٌ فِیْهِ خَیْرٌ؟

۳۲۳۵: حضرت خزیمہ بن جزءؓ فرماتے ہیں ۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اسلئے حاضر ہوا کہ آپؐ سے زمین کے کچھ جانوروں کی بابت دریافت کروں ۔ آپ لومڑی کی بابت کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: لومڑی کون کھاتا ہے؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ بھیڑیئے کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: جس میں بھلائی اور خیر ہو وہ بھلا لومڑی کھائے گا؟

۱۵ : بَابُ الضَّبُعِ

باب : بجّو کا حکم

۳۲۳۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّیُّ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ ابْنِ اُمَیَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ (وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ) قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ اَصَیْدٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ آكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَشَیْءٌ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ.

۳۲۳۶: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے بجو کے متعلق دریافت کیا کہ یہ شکار ہے؟ فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کیا: میں اسے کھا سکتا ہوں؟ فرمایا: جی ہاں ۔ میں نے عرض کیا: یہ بات آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ فرمایا: جی ہاں ۔

۳۲۳۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثنا یَحْیَی ابْنُ وَاضِحٍ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِیْمِ ابْنِ اَبِی الْمُخَارِقِ عَنْ حِبَّانَ بْنِ جَزْءٍ عَنْ خُزَیْمَةَ ابْنِ جَزْءٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا تَقُوْلُ فِی الضَّبُعِ قَالَ وَ مَنْ یَاْكُلُ الضَّبُعَ.

۳۲۳۷: حضرت خزیمہ بن جزء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم بجو کی بابت کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: کون ہے جو بجو کھائے ۔

خلاصۃ الباب ☆ بعض حضرات کا یہی مذہب ہے کہ بجو حلال ہے حنفیہ کے نزدیک یہ درندہ ہے اور درندوں کی طرح اس کا کھانا بھی حرام ہے حضرات حنفیہ کی دلیل حدیث ۳۲۳۷ ہے اس کے علاوہ حدیث ابوالدرداء ہے جس کی تخریج امام احمد' اسحاق بن راہویہ اور ابویعلی موصلی نے اپنے اسانید میں عبداللہ بن یزید سعدی سے کی ہے ۔ اور حدیث خزیمہ بن جزء

ہے جس کی تخریج امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے۔ نیز حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ہے، جس کی تخریج امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ نے کی ہے۔

۱۶ : بَابُ الضَّبِّ

باب : گوہ کا بیان

۳۲۳۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَ النَّاسُ ضِبَابًا فَاشْتَوَوْهَا فَاَكَلُوْا مِنْهَا فَاَصَبْتُ مِنْهَا ضَبًّا فَشَوَيْتُهُ ثُمَّ اَتَيْتُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ جَرِيْدَةً فَجَعَلَ يَعُدُّ بِهَا اَصَابِعَهُ فَقَالَ اِنَّ اُمَّةً مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ مُسِخَتْ دَوَابَّ فِی الْاَرْضِ وَ اِنِّیْ لَا اَدْرِیْ لَعَلَّهَا هِیَ فَقُلْتُ اِنَّ النَّاسَ قَدِ اشْتَوَوْهَا فَاَكَلُوْهَا فَلَمْ يَاْكُلْ وَلَمْ يَنْهَ.

۳۲۳۸: حضرت ثابت بن یزید انصاریؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبیؐ کے ساتھ تھے۔ لوگوں نے بہت سی گوہ پکڑ کر بھونیں اور کھانے لگے۔ میں نے بھی ایک گوہ پکڑی اور بھون کر نبیؐ کی خدمت میں پیش کی۔ آپؐ نے ایک شاخ لی اور اس سے اپنی اُنگلیوں پر شمار کرنے لگے۔ پھر فرمایا: بنی اسرائیل کے ایک گروہ کی صورتیں مسخ کی گئیں اور زمین کے جانوروں کی صورتیں ان کو دی گئیں۔ مجھے معلوم نہیں۔ ہوسکتا ہے وہ یہی ہو۔ میں نے عرض کیا: لوگوں نے تو بھون بھون کر خوب کھائیں۔ تو آپؐ نے نہ خود کھائی، نہ منع فرمایا۔

۳۲۳۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْهَرَوِیُّ اِبْرٰهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَاتِمٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمْ يُحَرِّمِ الضَّبَّ وَ لٰكِنْ قَذِرَهُ وَ اِنَّهُ لَطَعَامُ عَامَّةِ الرِّعَاءِ وَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَنْفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ وَ لَوْ كَانَ عِنْدِیْ لَاَكَلْتُهُ.

۳۲۳۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کی حرمت بیان نہیں فرمائی، البتہ اسے ناپسند فرمایا اور یہ عام چرواہوں کی خوراک ہے اور اللہ نے اس سے بہت لوگوں کو نفع بخشا اور اگر میرے پاس گوہ ہوتی تو میں ضرور کھاتا۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيٰی بْنُ خَلَفٍ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَحْوَهُ.

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسا ہی مضمون مروی ہے۔

۳۲۴۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَادٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ

۳۲۴۰: حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہؐ نماز سے فارغ ہوئے تو اہل صُفّہ میں سے ایک شخص نے پکار کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول!

الضُّفَةِ حِيْنَ انصرَفَ مِن الصَّلاةِ فَقَالَ : يا رَسُوْلَ اللهِ صلّى اللهُ عَلَيهِ وسلَّم اِنّ اَرْضنا اَرْضٌ مَضبّةٌ فما ترى فى الضّباب قال بلغني انّهُ اُمَّةٌ مُسِخَتْ فلمْ يامُرْ به وَ لَمْ يَنْهَ عنهُ.

ہمارے علاقہ میں گوہ بہت ہوتی ہے۔ گوہ کے متعلق آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک گروہ کی شکلیں مسخ کر دی گئی تھیں، گوہ کی صورت میں۔ نیز آپؐ نے کھانے کا حکم بھی نہ دیا اور منع بھی نہ فرمایا۔

٣٢٤١: حدّثنا مُحمّدُ بنُ الْمُصفّى الحمصيُّ ثنا مُحَمّدُ بنُ حرب حدّثنا مُحمّدُ بنُ الْوَلِيْد الزُّبَيْدِيُّ عن الزُّهْرِيّ عنْ ابي اُمامة بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عن عبد الله بْنِ عبّاسٍ عنْ خالد بْنِ الْوَلِيْد انّ رَسُوْلَ الله صلّى اللهُ عليه وَسلّم اُتى بضبّ مشْوِيّ فقرّب اِلَيْه فاهوى بيده ليا كُل منْهُ فقال لهٗ منْ حضرهٗ يا رسُوْلَ اللهِ صلّى اللهُ عليه وسلّم ! انّهٗ لَحْمُ ضبٍّ فرفع يدهٗ عنْهُ فقال لهٗ خالدٌ رضى اللهُ تعالى عنْهُ يا رسُوْلَ اللهِ صلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسلّم احرامٌ الضّبُّ قال لا و لكنّهٗ لمْ يكُنْ بارْضِيْ فاجدُ نِيْ اعافُهٗ قال فاهوى خالدٌ اِلى الضّبّ فاكل منْهُ و رسُوْلُ الله صلّى اللهُ عليه وسلّم ينظُرُ اليه.

٣٢٤١: حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ خالد بن ولیدؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ کی خدمت میں بھنی ہوئی گوہ پیش کی گئی جب آپؐ کے قریب کی گئی تو آپؐ نے کھانے کیلئے ہاتھ بڑھایا۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ گوہ کا گوشت ہے۔ اس پر آپؐ نے اس سے ہاتھ اُٹھا لیا تو حضرت خالدؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا گوہ حرام ہے؟ فرمایا: نہیں! حرام تو نہیں لیکن ہمارے علاقہ میں ہوتی نہیں، اس لیے مجھے پسند نہیں تو حضرت خالدؓ نے ہاتھ گوہ کی طرف بڑھایا اور گوہ کھائی حالانکہ رسول اللہ ﷺ اُن کی طرف دیکھ رہے تھے۔

٣٢٤٢: حدّثنا مُحمّدُ بنُ الْمُصفّى ثنا سُفيان ابنُ عُيَيْنة عنْ عَبْد اللّٰه بن دِيْنارٍ عن ابْنِ عُمر قال قال رسُوْلُ اللهِ ﷺ لا اُحرّمُ يَعْنِي الضّبّ.

٣٢٤٢: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گوہ کو حرام نہیں کہتا۔

١٧: بَابُ الْاَرْنَبِ

باب: خرگوش کا بیان

٣٢٤٣: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ بشّار ثنا مُحمّد ابْنُ جعْفرٍ و عبْدُ الرّحْمنِ بْنُ مهْدِيّ قال ثنا شُعبةُ عنْ هشامِ بْنِ زيْدٍ عنْ انسِ بْنِ مالِكٍ رضى اللهُ تعالى عنهُ قال مررْنا بمرّ الظّهْرانِ فانْفجْنا ارْنبًا فسعوْا عليْها فلغبُوْا فسعيْتُ حتّى ادْركْتُها فاتيْتُ بها ابا طلْحة فذبحها فبعث بعجُزِها ووَرِكها اِلى النّبيّ صلّى اللهُ عليْهِ وسلّم فقبلها.

٣٢٤٣: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ہم مرالظہران نامی جگہ سے گزرے۔ ہم نے ایک خرگوش کو چھیڑا اور اُسے پکڑنے کے لیے دوڑے لیکن بالآخر تھک گئے۔ پھر میں دوڑا اور میں نے اسے پکڑ لیا اور حضرت ابوطلحہؓ کے پاس لایا۔ انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی ران اور سرین کا حصہ نبی ﷺ کے پاس بھیجا۔ آپ ﷺ نے قبول فرمالیا۔

۳۲۴۴: حدّثنا ابو بكر بن ابى شيبة ثنا يزيد ابن هارون انبأنا داؤد بن ابى هند عن الشعبى عن محمد بن صفوان رضى الله تعالى عنه انه مرّ على النبى ﷺ بارنبين معلقهما فقال يا رسول الله انى اصبت هذين الارنبين فلم اجد حديدة اذكيهما بها فذكيتهما بمروة افآكل قال كلْ.

۳۲۴۴: حضرت محمد بن صفوانؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے' دو خرگوش لٹکائے ہوئے تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے یہ دو خرگوش پکڑے۔ مجھے لوہے کی کوئی چیز نہ ملی کہ ذبح کروں۔ تو میں نے سفید تیز دھار پتھر سے ان کو ذبح کیا۔ کیا میں کھالوں؟ فرمایا: کھالو۔

۳۲۴۵: حدّثنا ابو بكر بن ابى شيبة ثنا يحيى ابن واضح عن محمد بن اسحٰق عن الكريم ابن ابى المخارق عن حبّان بن جزء عن اخيه خزيمة بن جزء قال قلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم جئتك لاسالك عن احناش الارض ما تقول فى الضبّ قال لا آكله ولا احرمه قال قلت فانى آكل مما لم تحرم و لم ؟ يا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فقدت امّة من الامم و رايت خلقا رابنى قلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم! ما تقول فى الارنب ؟ قال لا آكله و لا احرمه قلت فانى آكل مما لم تحرم ولم ؟ يا رسول الله قال نُبّئت انها تدمى.

۳۲۴۵: حضرت خزیمہ بن جزء فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپؐ کی خدمت میں زمین کے کیڑوں کے متعلق پوچھنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ آپ ﷺ گوہ کی بابت کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ فرمایا: خود کھاتا نہیں' دوسروں کے لیے حرام نہیں بتاتا۔ میں نے عرض کیا: جس کی حرمت آپؐ نہ بیان فرمائیں' میں اسے کھاؤں گا اور اے اللہ کے رسول! آپؐ خود کیوں نہیں کھاتے؟ فرمایا: ایک گروہ گم (مسخ) ہو گیا تھا۔ میں نے اس کی خلقت ایسی دیکھی کہ مجھے شک ہوا (کہ شاید گوہ اُس قوم کی مسخ شدہ صورت ہے) میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم خرگوش کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ فرمایا: خود کھاتا نہیں اور دوسروں کیلئے حرام نہیں بتاتا۔ میں نے عرض کیا: جس چیز کی حرمت آپؐ بیان نہ فرمائیں میں اُسے کھاؤں گا اور آپؐ خود کیوں نہیں کھاتے؟ فرمایا: مجھے بتایا گیا ہے کہ اسے حیض آتا ہے۔

<u>خلاصۃ الباب</u> ☆ احناف اور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک خرگوش حلال ہے۔ ان احادیث کی بناء پر۔ صاحب ہدایہ نے عقلی دلیل یہ دی ہے کہ خرگوش درندوں میں سے ہے اور نہ مردار خور جانوروں میں سے یہ تو ہرن کے مشابہ ہو گیا اور ہرن کا کھانا بالاتفاق جائز ہے۔

۱۸: بَابُ الطَّافِيُ مِنُ صَيُدِ الْبَحُرِ

باب: جو مچھلی مر کر سطح آب پر آجائے؟

۳۲۴۶: حدّثنا هشام بن عمّار ثنا مالك ابن انس

۳۲۴۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

حدثنی صفوان بن سلیم سعید بن سلمة من آل بن الازرق اَنَّ المغیرة بن ابی بردة وھو من بنی عبد الدار حدثه انه سمع اباھریرة یقول قال رسول الله ﷺ البحر الطّهور ماءُه الحِلُّ میتته.

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے اور پانی کا مُردار حلال ہے۔

قال ابو عبد الله بلغنی عن ابی عُبیدة الجواد انه قال ھذا نصف العلم لانّ الدنیا برٌّ و بحرٌ فقد افتاک فی البحر و بقی البرُّ.

امام ابن ماجہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ جواد نے فرمایا: یہ حدیث نصف علم ہے کیونکہ دُنیا بحر و برّ ہے تو بحر کا حکم اس میں بیان ہوگیا اور بر کا باقی رہ گیا۔

۳۲۴۷: حدثنا احمد بن عبدة ثنا یحیی بن سلیم الطائفی ثنا اسمٰعیل بن اُمیّة عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما القی البحر او جزر عنه فکلوا و مات فیه فطفا فلا تاکلوه.

۳۲۴۷: حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو دریا کنارہ پر ڈال دے یا پانی کم ہونے سے مرجائے وہ تم کھا سکتے ہو اور جو دریا میں مرکر اُوپر تیرنے لگے (اور اُس کا پیٹ اوپر کی طرف ہو یعنی طافی ہو) تو اُسے مت کھاؤ۔

خلاصۃ الباب ☆ امام مالک اور اہل علم کی ایک جماعت اور ایک قول میں امام شافعی بھی قائل ہیں کہ دریائی جانور علی الاطلاق حلال نہیں البتہ امام شافعی کہتے کتے خنزیر اور انسان کا استثناء کیا ہے کہ یہ حلال نہیں۔ ان حضرات کی دلیل احادیث باب ہیں اور آیت احل لکم صید ال... ...لے سمندر کا شکار حلال ہے۔ احناف کے نزدیک سمندر اور دریا کا کوئی جانور حلال نہیں سوائے مچھلی کہ وہ حلال ہے۔ احناف فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ویحرم علیھم الخبائث کہ وہ پیغمبران پر خبیث چیزوں کو حرام کرتا ہے۔ اور مچھلی کے علاوہ سب خبیث ہیں اور ظاہر ہے کہ مچھلی کے علاوہ دیگر جانوروں کو طبائع سلیم مکروہ جانتی اور ان سے گھن کرتی ہیں نیز بہت سے دریائی جانوروں کی ممانعت حدیث سے ثابت ہے۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان قرشی کی حدیث ہے جس کی تخریج امام ابوداؤد احمد اسحاق بن راہویہ حاکم اور طیبی نے کی ہے۔ آیت کریمہ کا جواب یہ ہے کہ اس میں لفظ صید سے مراد اسم نہیں جو ذات شکار ہے بلکہ اس سے مراد مصدر ہے یعنی اصطیاد۔ شکار کھیلنا اور یہ صرف حلال جانوروں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ کھانے کے علاوہ دیگر منافع کے لئے شیر وغیرہ کا شکار کرنا بھی جائز ہے۔ اور جو مچھلی بغیر آفت اپنی موت مرکر پانی کی سطح پر آ گئی ہو اور اس کا پیٹ آسمان کی طرف ہو یعنی وہ چت ہوگئی ہو جس کو سمک طافی کہتے ہیں ہمارے احناف کے نزدیک اس کا کھانا مکروہ ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک طافی مچھلی کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ احناف کی دلیل ۳۲۴۷ حدیث باب ہے اور اس حدیث کی تخریج امام ابوداؤد نے بھی کی یعنی جس مچھلی کو دریا پھینک دے یا پانی ٹوٹ جائے تو اس کو کھاؤ اور جو اس میں مرجائے اور پانی کی سطح پر آ جائے اس کو مت کھاؤ۔

۱۹ : بَابُ الْغُرَابِ

باب : کوّے کا بیان

۳۲۴۸ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ النَّيْسَابُوْرِيُّ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ ثَنَا شَرِيْکٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ يَاكُلُ الْغُرَابَ وَقَدْ سَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاسِقًا وَاللّٰهِ مَا هُوَ مِنَ الطَّيِّبَاتِ.

۳۲۴۸ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ کون ہے جو کوّا کھائے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو فاسق بتایا۔ بخدا! یہ پاکیزہ جانوروں میں سے نہیں۔

۳۲۴۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْحَيَّةُ فَاسِقَةٌ وَالْعَقْرَبُ فَاسِقَةٌ وَالْفَارَةُ فَاسِقَةٌ وَالْغُرَابُ فَاسِقٌ.

فَقِيْلَ لِلْقَاسِمِ اَيُؤْكَلُ الْغُرَابُ ؟ قَالَ مَنْ يَأْكُلُهُ بَعْدَ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسِقًا.

۳۲۴۹ : سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سانپ فاسق ہے اور بچھو فاسق ہے۔ چوہا فاسق ہے اور کوّا فاسق ہے۔

اس حدیث کے راوی حضرت قاسم سے پوچھا گیا کہ کیا کوّا کھایا جا سکتا ہے؟ فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے اس کو فاسق فرمانے کے بعد کون ہے جو اسے کھائے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں کوّے سے مراد دیسی کوا ہے جو مردار اور ناپاکی کھاتا ہے جس کی گردن کا رنگ پیروں کی بہ نسبت سفید ہوتا ہے' اس کا کھانا حرام ہے کیونکہ یہ حیوانات خبثیہ فاسقہ کے ساتھ ملحق ہے لیکن غراب زرع (کھیتی کا کوا) حلال ہے کیونکہ یہ دانہ کھاتا ہے ناپاکی نہیں کھاتا اور نہ سباع طیور میں ہے پس یہ نہ خبائث میں سے ہے اور نہ حدیث مذکور کی نہی میں داخل ہے۔ ائمہ ثلاثہ کا اصح قول یہی ہے۔

۲۰ : بَابُ الْهِرَّةِ

باب : بلّی کا بیان

۳۲۵۰ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا عُمَرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الْهِرَّةِ وَثَمَنِهَا.

۳۲۵۰ : حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلّی اور اس کی قیمت کھانے سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بلی کا گوشت حرام ہے۔ یہی مذہب ہے ابو ہریرہ امام ابو یوسف کا کہ بلی کا بیچنا مکروہ ہے طیبی فرماتے ہیں یہ حکم اس وقت ہے کہ جب بلی میں نفع نہ ہو لیکن اگر وہ نافع ہو تو اکیلی بیع صحیح ہے اور اس کا ثمن حلال ہے جمہور ائمہ کا یہی مذہب ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کِتَابُ الْاَطْعِمَۃِ

کھانوں کے ابواب

۱: بَابُ اِطْعَامِ الطَّعَامِ

۳۲۵۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثنا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ زُرَارَةَ ابْنِ اَوْفٰى حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ رضی اللہ تعالٰی عنہ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَدِيْنَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ قِبَلَهٗ وَ قِيْلَ قَدْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلَاثًا فَجِئْتُ فِی النَّاسِ لِاَنْظُرَ فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهٗ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهٗ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ اَوَّلُ شَیْءٍ سَمِعْتُهٗ تَكَلَّمَ بِهٖ اَنْ قَالَ (يَا اَيُّهَا النَّاسُ! اَفْشُوا السَّلَامَ وَ اَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ.)

۳۲۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِیُّ ثنا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَ كُوْنُوْا اِخْوَانًا كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ."

باب: کھانا کھلانے کی فضیلت

۳۲۵۱: حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ جب نبیؐ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ آپؐ کی طرف چلے اور تین بار اعلان ہوا کہ اللہ کے رسولؐ تشریف لا چکے۔ لوگوں میں میں بھی حاضر ہوا تا کہ آپ کو دیکھوں۔ جب میں نے غور سے آپ کا چہرۂ انور دیکھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہ چہرہ جھوٹے شخص کا نہیں (کیونکہ سابقہ کتب میں جو نشانیاں پڑھ رکھی تھی سب بعینہٖ آپ میں موجود تھیں) چنانچہ سب سے پہلے میں نے آپؐ کو جو بات فرماتے سنا' وہ یہ تھی: اے لوگو! سلام کو عام رواج دو' کھانا کھلاؤ' فرشتوں کو جوڑو اور رات کو جب لوگ محوِخواب ہوں نماز پڑھو تو تم سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

۳۲۵۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرمایا کرتے تھے کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سلام کو رواج دو اور کھانا کھلاؤ اور بھائی بھائی بن جاؤ جیسے تمہیں اللہ (عزوجل) نے حکم دیا ہے۔

۳۲۵۳: حدثنا محمد بن رمح انبأنا الليث ابن سعد عن يزيد بن ابى حبيب عن ابى الخير 'عن عبد الله بن عمرو انّ رجلا سأل رسول الله ﷺ فقال يا رسول الله! اىّ الاسلام خيرٌ قال (تطعم الطعام ' و تقرأ السلام على من عرفت و من لم تعرف).

۳۲۵۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! اسلام (میں) کونسا (عمل) سب سے بہتر (پسندیدہ) ہے؟ فرمایا: تو کھانا کھلائے اور سلام کہے جان پہچان والے کو اور انجان کو۔

خلاصۃ الباب ☆ انجفل النّاس ای مضو اليه (یعنی لوگ آپ کی طرف گئے دوڑتے ہوئے) ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحتیں اور تعلیمات بہت عمدہ ہیں ان کو اپنانے میں سعادت اور خوش نصیبی مضمر ہے اور جنت میں جانے کا وسیلہ ہیں۔ حدیث ۳۲۵۳: شیخ عبدالغنی فرماتے ہیں ابتداً سلام کرنا سنت ہے اور سلام کا جواب دینا واجب ہے اور جماعت کی طرف سے ایک یا چند لوگوں کا سلام کرنا سب کی طرف سے کافی ہے اور افضل یہ ہے کہ سب ابتداء اسلام کریں اور سب جواب دیں اور اقل درجہ یہ ہے کہ السلام علیکم کہے اور کامل یہ ہے کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے جواب میں افضل یہ ہے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور ابتداً علیکم السلام کہنا مکروہ ہے۔ اتنی اونچی آواز سے سلام کرے اور جواب دے کہ دوسرا سن لے اور فوراً جواب دینا واجب ہے اور اگر کسی غائب شخص نے سلام بھیجا ہو یا خط میں سلام پڑھا ہو تب بھی فوراً کہنا ضروری ہے۔

۲: طعام الواحد يكفى الاثنين

باب: ایک شخص کا کھانا دو کے لیے کافی ہو جاتا ہے

۳۲۵۴: حدثنا محمد بن عبد الله الرّقّىّ ثنا يحيى بن زياد الاسدىّ انبأنا ابن جريج انبأنا ابو الزّبير عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ (طعام الواحد يكفى الاثنين و طعام الاثنين يكفى الاربعة و طعام الاربعة يكفى الثمانية).

۳۲۵۴: حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص کا کھانا دو کے لیے اور دو کا چار کے لیے اور چار کا آٹھ کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔ (یعنی نہ صرف برکت ہو جاتی ہے بلکہ بوجہ ایثار کفایت بھی کرتا ہے)۔

۳۲۵۵: حدثنا الحسن بن علىّ الخلّال ثنا الحسن بن موسى ثنا سعيد بن زيد ثنا عمرو بن دينار قهرمان آل الزّبير قال سمعت سالم ابن عبد الله بن عمر عن ابيه عن جدّه عمر بن الخطّاب قال قال رسول الله ﷺ (انّ طعام الاثنين يكفى الثلاثة والاربعة و انّ طعام الاربعة يكفى

۳۲۵۵: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ ایک شخص کا کھانا دو کے لیے کفایت کرتا ہے اور دو کا کھانا تین' چار (اشخاص) کے لیے کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا پانچ' چھ کے لیے کفایت

الخمسة والستة). کرتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ امام نووی فرماتے ہیں اس حدیث سے ترغیب دی ہے دوسروں کو کھانے میں شریک کرنے کی اور کھانے میں مساوات کی بھی ترغیب دی ہے اگرچہ کھانا کم ہو اس سے مقصود بھی حاصل ہوتا ہے بھوک کا مٹانا اور تمام حاضرین کو برکت بھی حاصل ہو جاتی ہے۔

۳: بَابُ الْمُؤْمِنُ يَاكُلُ فِيْ مَعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَاكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ

باب : مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں

۳۲۵۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثنا عفانُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بشَّارٍ عَدِيَّ بْنِ ثابتٍ عَنْ اَبِيْ حازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرة قالَ قالَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ (الْمُؤْمِنُ ياكُلُ فِيْ مَعًى واحِدٍ و الْكَافِرُ يَاكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ).

۳۲۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

۳۲۵۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا عَبْدُ اللّٰه ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰه عَنْ نافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمر عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ الْكافِرُ ياكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعاءٍ والْمُؤْمِنُ ياكُلُ فِيْ مَعًى واحِدٍ.

۳۲۵۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے۔

۳۲۵۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثنا اَبُوْ اُسامة عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰه عَنْ جَدِّهِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قالَ قالَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ (اَلْمُؤْمِنُ يَاكُلُ فِيْ مَعًى واحدٍ والْكافِرُ يَاكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعاءٍ.

۳۲۵۸: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

خلاصۃ الباب ☆ شیخ عبدالغنی فرماتے ہیں اس حدیث میں مومن کو کم کھانے کی تعلیم دی کہ وہ کم کھائے اور بعض نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ یہ الفاظ ایک خاص آدمی کے بارے میں فرمائے جو کھانا بہت کھاتا تھا جب وہ مسلمان ہوا تو اس نے کھانا کم کھانا شروع کر دیا۔ امام نووی فرماتے ہیں اس کی تاویل کئی طرح ہو سکتی ہے (۱) یہ بطور مثال کے فرمایا۔ (۲) کہ مؤمن اللہ کا نام لے کر کھانا شروع کرتا ہے اس کے ساتھ شیطان شریک نہیں ہوتا اور کافر کے ساتھ شیطان بھی شریک ہو جاتا ہے۔

۴: بَابُ النَّهْيِ اَنْ يُّعَابَ الطَّعَامُ

باب : کھانے میں عیب نکالنا منع ہے

۳۲۵۹: حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثَنا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ اِنْ رَضِيَهُ اَكَلَهُ وَ اِلَّا تَرَكَهُ.

حَدَّثَنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى ' عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

قال ابو بكر : نخالف فِيهِ يقولون عن ابي حازمٍ.

۳۲۵۹ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کھانے میں عیب نہیں نکالا ۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا پسند ہوتا تو تناول فرماتے ورنہ (خاموشی سے) چھوڑ دیتے ۔

دوسری روایت بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ امام نووی فرماتے ہیں عیب یہ ہے کہ کھانا نمکین ہے یا یہ کہ نمک بہت کم ہے۔ کھانا ترش ہے البتہ یہ کہنا کہ مجھے کھانا پسند نہیں اس کو عیب نہیں کہتے۔

۵: بَابُ الْوُضُوْءِ عِنْدَ الطَّعَامِ

باب : کھانے سے قبل ہاتھ دھونا (اور کلی کرنا)

۳۲۶۰: حَدَّثَنا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنا كَثِيْرُ بْنُ سُلَيْمٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضى اللهُ تعالى عنهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّكْثِرَ اللّٰهُ خَيْرَ بَيْتِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ اِذَا حَضَرَ غَدَاؤُهُ وَ اِذْ رُفِعَ).

۳۲۶۰ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو چاہے کہ اُس کے گھر میں خیر و برکت (اور دولت) زیادہ ہو تو اُسے چاہیے کہ جب صبح (یا شام) کا کھانا آئے تو ہاتھ دھوئے (اور کلی کرے) اور جب دستر خوان اُٹھایا جائے' اُس وقت بھی ۔

۳۲۶۱: حَدَّثَنا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ثَنا صَاعِدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْجَزَرِيُّ ثَنا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ثَنا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ ثَنا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ الْمَكِّيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ فَاُتِيَ بِطَعَامٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا آتِيْكَ بِوَضُوْءٍ قَالَ اُرِيْدُ الصَّلَاةَ؟).

۳۲۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت کے بعد تشریف لائے تو کھانا پیش کیا گیا (آپ ﷺ حسبِ عادت فراغت کے بعد ہاتھ دھو چکے تھے)۔ ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وضو کا پانی لاؤں؟ فرمایا: کیا میں نماز پڑھنا چاہتا ہوں۔

خلاصۃ الباب ☆ صاحب انجاح فرماتے ہیں جب کھانے کے برتن اٹھائے جائیں تو وضو کا حکم دیا گیا ہے اس سے مراد ہاتھوں کا دھونا اور کلی کرنا ہے بہر حال کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرکے یا ہاتھ دھونے کی برکت اور فائدہ فرما دیا ہے۔ حدیث ۳۲۶۱ : غرض یہ ہے کہ نماز کے لئے وضو شرط ہے باقی کھانے وغیرہ کے لئے واجب نہیں ہے۔

۶: بَابُ الْاَكْلِ مُتَكِئًا

باب : تکیہ لگا کر کھانا

۳۲۶۲: حدثنا محمد بن الصباح و سفيان بن عيينة عن مسعر عن علي بن الاقمر عن ابي جحيفة ان رسول الله ﷺ قال لا آكل متكئا.

۳۲۶۲: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔

۳۲۶۳: حدثنا عمرو بن عثمان بن سعيد بن كثير بن دينار الحمصي ثنا ابي انبانا محمد بن عبد الرحمن بن عرق ثنا عبد الله ابن بسر رضي الله تعالى عنه قال اهديت للنبي صلى الله عليه وسلم شاة فجثى رسول الله صلى الله عليه وسلم على ركبتيه يأكل فقال اعرابي ما هذه الجلسة فقال ان الله جعلني عبدا كريما و لم يجعلني جبارا عنيدا.

۳۲۶۳: حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بکری ہدیہ کی گئی۔ آپ ﷺ اکڑوں بیٹھ کر (دونوں زانوں کھڑے کر کے) کھانے لگے۔ ایک دیہاتی نے کہا: یہ بیٹھنے کا کیسا انداز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے مہربان بندہ بنایا ہے اور مجھے تکبر و عناد کرنے والا مغرور نہیں بنایا۔

خلاصۃ الباب ☆ تکیہ لگا کر کھانا تکبر کی علامت ہے اور مسلمانوں کے لئے تواضع کا حکم ہے تکبر انسان کو ذلیل و خوار کرتا ہے اور تواضع سے عزت نصیب ہوتی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ کرسی پر بیٹھ کر کھانا سنت کے خلاف ہے اور نصاریٰ سے مشابہت ہے۔ حدیث: ۳۲۶۳ کا مطلب یہ ہے کہ دونوں زانوں کھڑے کر کے بیٹھنا عاجزی اور انکساری کی علامت ہے نیز اس طرح بیٹھ کر کھانا کم خوری کی نشانی ہے ویسے کسی عذر کی بنا پر چہار زانو بیٹھنے کی بھی اجازت ہے۔

۷: بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الطَّعَامِ

باب : کھانے سے قبل ''بسم اللہ'' پڑھنا

۳۲۶۴: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا يزيد بن هارون عن هشام الدستوائي عن بديل بن ميسرة عن عبد الله ابن عبيد بن عمير عن عائشة قالت كان رسول الله ﷺ يأكل طعاما في ستة نفر من اصحابه فجاء اعرابي فاكله بلقمتين فقال رسول الله ﷺ اما انه لو كان قال: بسم الله لكفاكم فاذا اكل احدكم طعاما فليقل: بسم الله فان نسي ان يقول بسم الله في اوله فليقل: بسم الله في اوله و آخره.

۳۲۶۴: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھ صحابہؓ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے۔ ایک دیہاتی آیا اور دو ہی نوالوں میں سب کھانا کھا گیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غور سے سنو! اگر یہ بسم اللہ کہتا تو کھانا تم سب کو کافی ہو جاتا۔ جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے لگے اور ''بسم اللہ'' کہنا بھول جائے تو کہے: ''بسم اللہ فی اوله و آخره''۔

۳۲۶۵: حدثنا محمد بن الصباح ثنا سفيان عن هشام بن

۳۲۶۵: حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

عُرْوَة عَنْ ابيهِ عَنْ عُمَر بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ لِى النَّبِىُّ ﷺ وَ اَنَا آكُلُ (سَمِّ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ).

کہ میں کھانا کھا رہا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اللہ کا نام لے (یعنی بسم اللہ کہہ)۔

خلاصۃ الباب ☆ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پوری بسم اللہ الرحمٰن کہنا سنت ہے۔ اگر صرف بسم اللہ کہے تو بھی کافی ہے۔ اس حدیث میں بسم اللہ کی برکت بیان فرمائی گئی ہے اور گر شروع میں بسم اللہ بھول جائے تو بسم فی اولہ و آخرہ کہے۔ حدیث: ۳۲۶۵ سے معلوم ہوا کہ کھانے کے آداب میں سے بسم اللہ کہنا بھی ایک ادب ہے۔

٨: بَابُ الْاَكْلِ بِالْيَمِيْنِ

باب: دائیں ہاتھ سے کھانا

٣٢٦٦: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا الْهِقْلُ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (لِيَاْكُلْ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهِ وَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهِ وَ لْيَاْخُذْ بِيَمِيْنِهِ وَلْيُعْطِ بِيَمِيْنِهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهِ وَ يَشْرَبُ بِشِمَالِهِ وَ يُعْطِىْ بِشِمَالِهِ وَ يَاْخُذُ بِشِمَالِهِ.

٣٢٦٦: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک دائیں ہاتھ سے کھائے' دائیں ہاتھ سے پئے' دائیں ہاتھ سے چیز لے اور دائیں ہاتھ سے ہی دے۔ اس لیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے' بائیں ہاتھ سے پیتا ہے' بائیں ہاتھ سے چیز دیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے ہی لیتا ہے۔

٣٢٦٧: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ وَهْبِ ابْنِ كَيْسَانَ سَمِعَهُ مِنْ عُمَرَ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا فِىْ حِجْرِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَتْ يَدِىْ تَطِيْشُ فِى الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِىْ (يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهِ وَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ وَ كُلْ مِمَّا يَلِيْكَ).

٣٢٦٧: حضرت عمر بن ابی سلمہؓ فرماتے ہیں کہ: بچہ تھا اور نبی ﷺ کی تربیت میں تھا تو میرا (کھاتے وقت) پیالہ میں چاروں طرف گھومتا تھا۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے لڑکے! اللہ کا نام لیا کر اور دائیں ہاتھ سے کھایا کر اور اپنے سامنے سے کھایا کر۔

٣٢٦٨: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَاْكُلُوْا بِالشِّمَالِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِالشِّمَالِ.

٣٢٦٨: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بائیں ہاتھ سے نہ کھایا کرو کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ شیطان والے کام نصاریٰ کرتے ہیں ان کی دیکھا دیکھی بعض مسلمان بھی ایسا کرتے ہیں ہر اچھا کام بائیں طرف سے شروع کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع نصیب فرمادے۔

۹ : بَابُ لَعْقِ الْاَصَابِعِ

باب : کھانے کے بعد اُنگلیاں چاٹنا

۳۲۶۹: حدثنا محمد بن ابی عمر العدنی ثنا سفیان بن عیینۃ عن عمرو بن دینار عن عطاء عن ابن عباس ان النبی ﷺ قال: اذا اکل احدکم طعاما فلا یمسح یدہ حتی یلعقھا او یلعقھا.

قال سفیان سمعت عمر بن قیس یسأل عمرو بن دینار ارأیت حدیث عطاء (لا یمسح احدکم یدہ حتی یلعقھا او یلعقھا) عمن ھو ؟ قال عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما قال: فانہ حدثناہ عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال حفظناہ من عطاء عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما قبل انہا یقدم جابر رضی اللہ تعالی عنہ علینا و انما لقی عطاء جابرا رضی اللہ تعالی عنہ فی سنۃ جاور فیھا بمکۃ.

۳۲۶۹ : حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھا چکے تو اپنے ہاتھ نہ پونچھے' یہاں تک کہ خود چاٹ لے یا دوسرے کو چٹا دے۔

حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن قیس کو دیکھا کہ عمرو بن دینار سے کہہ رہے ہیں' بتایئے عطاء کی یہ حدیث کہ تم میں سے کوئی اپنے ہاتھ صاف نہ کرے جب تک کہ خود نہ چاٹ لے یا دوسرے کو نہ چٹا دے' کس سے مروی ہے؟ فرمانے لگے: ابن عباسؓ سے۔ عمر بن قیسؒ نے کہا کہ عطاء نے ہمیں یہ حدیث جابرؓ سے روایت کر کے سنائی۔ عمر بن دینار نے کہا مجھے تو عطاء سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی' ایسے ہی یاد ہے۔ اُس وقت جابرؓ ہمارے پاس تشریف نہ لائے تھے اور عطاءؒ تو جابرؓ سے اس سال ملے جس سال وہ مکہ میں رہے تھے۔

۳۲۷۰: حدثنا موسی بن عبد الرحمن انبانا ابو داود الحفری عن سفیان عن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (لا یمسح احدکم یدہ حتی یلعقھا فانہ لا یدری فی ای طعامہ البرکۃ).

۳۲۷۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے ہاتھ نہ پونچھے یہاں تک کہ چاٹ لے۔ اس لیے کہ اُسے معلوم نہیں کہ کونسے کھانے میں برکت ہے۔

<u>خلاصۃ الباب</u> ☆ ظاہر ہے کہ کھانا کھانے سے سالن وغیرہ انگلیوں کو لگ جاتا ہے تو کھانے سے فارغ ہو کر انگلیوں کو اچھی طرح چاٹ لینے سے کھانے کا کچھ حصہ بھی ضائع نہیں جاتا بلکہ وہ بھی پیٹ میں چلا جاتا ہے اور انسان کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے کھانے کے کس حصہ میں اللہ نے برکت رکھی ہے اور ممکن ہے کہ کھانے کا یہی حصہ زیادہ بابرکت ہو جو انگلیوں کے ساتھ لگ گیا ہے لہٰذا ان کو تین دفعہ چاٹنے کا حکم دیا ہے۔

۱۰ : بَابُ تَنْقِيَةِ الصَّحْفَةِ

باب : پیالہ صاف کرنا

۳۲۷۱: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا یزید بن

۳۲۷۱: حضرت امّ عاصمؒ فرماتی ہیں کہ ہم پیالہ میں کھانا

هارُوْنَ اَنْبَانَا اَبُو الْيَمانِ الْبَرّاءُ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتِيْ اُمُّ عَاصِمٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ نَأْكُلُ فِيْ قَصْعَةٍ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ اَكَلَ فِيْ قَصْعَةٍ فَلَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ).

کھا رہے تھے کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام نبیشہؓ آئے اور کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو پیالہ میں کھانا کھائے پھر اُسے چاٹ کر صاف کر لے تو پیالہ اُس کے حق میں بخشش اور مغفرت کی دُعا کرتا ہے۔

٣٢٧٢: حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ رَاشِدٍ اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتِيْ عَنْ رَجُلٍ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُ نُبَيْشَةُ الْخَيْرِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فِيْ قَصْعَةٍ لَنَا فَقَالَ : ثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ اَكَلَ فِيْ قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا ، اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ).

٣٢٧٢: حضرت امّ عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ہم ایک پیالہ میں کھانا کھا رہے تھے کہ ہمارے پاس نُبیشہ رضی اللہ عنہ آئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشا فرمایا: جو پیالہ میں کھائے پھر اُسے چاٹ کر صاف کرے' پیالہ اُس کے لیے استغفار کرتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمادات میں بھی عقل وشعور ہوتا ہے اور بعض حضرات نے فرمایا کہ پیالہ صاف کرنا آدمی کے لئے مغفرت کا سبب ہے کیونکہ یہ عاجزی پر دلالت کرتا ہے۔

١١: بَابُ الْاَكْلِ مِمَّا يَلِيْكَ

باب: اپنے سامنے سے کھانا

٣٢٧٣: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلْيَأْكُلْ مِمَّا يَلِيْهِ وَ لَا يَتَنَاوَلْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ جَلِيْسِهِ).

٣٢٧٣: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دسترخوان اُترے تو اپنے سامنے سے کھانا چاہیے اور اپنے ساتھی کے سامنے سے نہ کھانا چاہیے۔

٣٢٧٤: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا الْعَلَاءُ ابْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ اَبِي السَّوِيَّةِ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عِكْرَاشٍ عَنْ اَبِيْهِ عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَفْنَةٍ كَثِيْرَةِ الثَّرِيْدِ وَلْوَدَكِ فَاَقْبَلْنَا نَأْكُلُ مِنْهَا فَخَبَطْتُ يَدِيْ فِيْ نَوَاحِيْهَا فَقَالَ (يَا عِكْرَاشُ ! كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ ، فَاِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ) ثُمَّ اُتِيْنَا بِطَبَقٍ فِيْهِ اَلْوَانٌ مِنْ

٣٢٧٤: حضرت عکراش بن ذُویبؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا جس میں بہت سا ثرید اور خوب روغن تھا۔ ہم سب اسے کھانے لگے۔ میں نے اپنا ہاتھ پیالے کی سب طرفوں میں گھمایا تو آپؐ نے فرمایا: عکراش! ایک ہی جگہ سے کھاؤ کیونکہ یہ سب ایک ہی کھانا ہے پھر ایک طبق آیا جس میں کئی قسم

الرُّطَبِ فجالتْ يدُ رسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عليه وسَلَّم في الطَّبقِ وَ قالَ (يَا عكْرَاشُ كُلْ مِنْ حيثُ شئتَ فانّهُ غيْرُ لوْنٍ واحِدٍ).

کی کھجوریں تھیں تو رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ طبق میں گھومنے لگا اور آپ ﷺ نے فرمایا: عکراش جہاں سے چاہو کھاؤ کیونکہ یہ مختلف قسم کی کھجوریں ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ کھانے کے آداب میں ایک ادب یہ ہے کہ ایک قسم کا کھانا اپنی طرف سے کھانا چاہئے البتہ برتن میں مختلف قسم کی چیزیں ہوں تو ہاتھ ہر طرف چلا سکتا ہے۔

۱۲ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاَكْلِ مِنْ ذِرْوَةِ الثَّرِيْدِ

باب : ثرید کے درمیان سے کھانا منع ہے

۳۲۷۵: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سعِيدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِينارٍ الْحِمْصِيُّ ثَنَا اَبِیْ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحمنِ بْنِ عِرْقٍ الْيَحْصَبِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ اُتِيَ بقصْعةٍ فقالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (كُلُوْا مِنْ جوانبِها و دعُوْا ذُرْوَتَها يُبارَكْ فِيْهَا).

۳۲۷۵ : حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے کناروں سے کھاؤ اور درمیان کی چوٹی چھوڑ دو۔ ایسا کرنے سے اِس میں برکت ہوگی۔

۳۲۷۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا اَبُوْ حفصٍ عُمَرُ بْنُ الدُّرفُسِ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِيْ قُسيمة عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ اللَّيْثِيِّ قَالَ اخذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ برأسِ الثَّرِيْدِ فقالَ(كُلُوْا بِسْمِ اللّٰهِ مِنْ حَوالَيْهَا واعفُوْا رأسها فانَّ الْبر كَةَ تأْتِيْهَا مِنْ فَوْقِهَا).

۳۲۷۶ : حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ثرید کے درمیانی اُوپر کے حصہ پر دستِ مبارک رکھا اور فرمایا: اللہ کا نام لے کر اس کے اردگرد سے کھاؤ اور اس اوپر کے حصہ کو چھوڑ رکھو اس لیے کہ برکت اوپر سے آتی ہے۔

۳۲۷۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلَّى اللّٰهُ عليْهِ وَسلَّمَ (اِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَخُذُوْا مِنْ حَافَتِهِ و ذَرُوْا وسطَهُ فَاِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِيْ وَسَطِهِ).

۳۲۷۷ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کھانا رکھا جائے تو اس کے اطراف سے کھاؤ اور درمیان کو چھوڑ رکھو اس لیے کہ برکت کھانے کے درمیان میں اُترتی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ اس کی بلندی سے نہ کھائے بلکہ نیچے کسی طرف سے کھائے تا کہ اوپر برکت باقی رہے کھانے کے آخر تک۔

۱۳ : بَابُ اللُّقْمَةِ اِذَا سَقَطَتْ

باب : نوالہ نیچے گر جائے تو؟

۳۲۷۸: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ

۳۲۷۸ : حضرت معقل بن یسارؓ صبح کا کھانا تناول فرما

عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَتَغَدَّى إِذَا سَقَطَتْ مِنْهُ لُقْمَةٌ فَتَنَاوَلَهَا فَأَمَاطَ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ أَذًى فَأَكَلَهَا فَتَغَامَزَ بِهِ الدَّهَاقِينُ فَقِيلَ أَصْلَحَ اللّٰهُ الْأَمِيرَ إِنَّ هٰؤُلَاءِ الدَّهَاقِينَ يَتَغَامَزُونَ مِنْ أَخْذِكَ اللُّقْمَةَ وَ بَيْنَ يَدَيْكَ هٰذَا الطَّعَامُ قَالَ إِنِّي لَمْ أَكُنْ لِأَدَعَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهٰذِهِ الْأَعَاجِمِ إِنَّا كُنَّ نَأْمُرُ أَحَدَنَا إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَتُهُ أَنْ يَأْخُذَهَا فَيُمِيطَ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ أَذًى وَ يَأْكُلَهَا وَ لَا يَدَعَهَا لِلشَّيْطَانِ.

رہے تھے کہ ایک نوالہ گر گیا۔ انہوں نے وہ نوالہ لیا اور جو کچرا اُس پر لگ گیا تھا' صاف کیا اور کھا لیا۔ اس پر عجمی دہقانوں نے ایک دوسرے کو آنکھ سے اشارے کیے (کہ امیر ہو کر گرا ہوا نوالہ اٹھایا اور کھا لیا) تو کسی نے کہہ دیا اللہ امیر کو اصلاح پر رکھے۔ یہ دھقان ایک دوسرے کو آنکھوں سے اشارے کر رہے ہیں کہ آپ کے سامنے یہ کھانا ہے پھر بھی آپ نے نوالہ اٹھا لیا۔ فرمانے لگے: ان عجمیوں کی خاطر میں اس عمل کو نہیں چھوڑ سکتا جو میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے۔ ہم میں سے جب کسی کا نوالہ گر جاتا تو اُسے حکم ہوتا کہ اسے اٹھا لے اور جو کچرا وغیرہ لگا ہے' صاف کر کے کھا لے اور شیطان کیلئے نہ چھوڑے۔

٣٢٧٩: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ (إِذَا وَقَعَتِ اللُّقْمَةُ مِنْ يَدِ أَحَدِكُمْ فَلْيَمْسَحْ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا).

٣٢٧٩: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے ہاتھ سے نوالہ گر جائے تو اس پر جو کچرا وغیرہ لگا ہو صاف کر کے کھا لے۔

خلاصۃ الباب ☆ صحابہ کرامؓ کی یہی شان تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کسی کی پرواہ نہیں کرتے تھے لا یدعها للشیطن یعنی اگر لقمہ نہیں اٹھائے گا تو وہ شیطان کا ہو جائے گا اس لئے اس نے اللہ کی نعمت کو ضائع کیا اس کو حقیر جانا یہی چیز متکبروں کی عادت میں سے ہے اور اس لقمہ کو کھانے سے مانع تکبر ہے اور یہ شیطانی عمل ہے اور یہ حقیقت بھی ہو سکتا ہے کہ شیطان کھانے کی کوشش کرتا ہے جیسا کہ شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے واقعہ نقل فرمایا ہے۔

١٤: بَابُ فَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ

باب: ثرید باقی کھانوں سے افضل ہے

٣٢٨٠: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَ لَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَ إِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى

٣٢٨٠: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں میں بہت سے کامل ہوئے اور عورتوں میں کوئی کمال کو نہ پہنچی سوائے مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کے اور عائشہؓ باقی عورتوں سے ایسے ہی افضل ہے۔ جیسے ثرید

سائر الطّعام).

باقی کھانوں سے افضل ہے۔

۳۲۸۱: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ انْبَانَا مُسْلِمِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سائر الطَّعَامِ.

۳۲۸۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ باقی عورتوں سے ایسے ہی افضل ہے جیسے ثرید باقی کھانوں سے افضل ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ثرید تمام کھانوں میں لذیذ مقوی اور جلد ہضم ہو جانے والا کھانا ہے اور بہت اعلیٰ ہے۔ اسی طرح ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی تمام مسلمان عورتوں پر فضیلت ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چہیتی بیوی ہیں۔ مسلمانوں کو ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بہت نفع ہوا ہے ہزار ہا مسائل آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وساطت سے ہم تک پہنچے۔

۱۵ : بَابُ مَسْحِ الْيَدِ بَعْدَ الطَّعَامِ

باب : کھانے کے ہاتھ پونچھنا

۳۲۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سلمة الْمِصْرِيُّ ابو الْحَارِثِ الْمُرَادِيُّ ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُحمد بن ابي يحيى عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ جابر بن عبد الله قَالَ كُنَّا زمان رَسُوْلِ اللهِ ﷺ و قَلِيْلٌ ما نجد الطَّعام فاذا نحن وَجَدْنا لَمْ يُكُنْ لنا منادِيْلُ اِلَّا اَكُفُّنا وَسَوَاعدنا و اَقْدَامُنا ثم نُصَلِّيْ و لا نَتَوَضَّأُ.

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ غريبٌ ' لَيْسَ الَّا عَنْ مُحمد بْنِ سلمة.

۳۲۸۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہمیں کم ہی کھانا میسر آتا تھا۔ جب ہمیں کھانا ملتا تو ہمارے رومال اور تولئے، ہماری ہتھیلیاں اور بازو اور پاؤں ہی ہوتے تھے اس کے بعد ہم نماز پڑھ لیتے تھے اور ہاتھ بھی نہ دھوتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ یعنی کبھی کبھار ایسا بھی ہو جاتا تھا ورنہ کھانے کے بعد ہاتھ دھونا مستحب ہے اور ممکن ہے کہ یہ مراد ہو کہ کھانے کے بعد نماز والا وضو نہ کرتے تھے کیونکہ پہلے سے باوضو ہوتے تھے اور کھانا کھانے سے وضو برخاست نہیں ہوتا۔

۱۶ : بَابُ مَا يُقَالُ اِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ

باب : کھانے کے بعد کی دُعا

۳۲۸۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثنا اَبُوْ خالدِ الْاَحْمرُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ رِيَاحِ ابْنِ عَبِيْدَةَ عَنْ مَوْلًى لِاَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذا اَكَلَ طعاما قالَ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانا وَجَعَلَنا مُسْلِمِيْنَ).

۳۲۸۳: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھا لیتے تو فرماتے: ''تمام تعریفیں اُس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور مسلمان بنایا۔''

۳۲۸۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا رُفِعَ طَعَامُهُ اَوْ مَابَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَ لَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا.

۳۲۸۴: حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیؐ کے سامنے سے جب کھانا وغیرہ اٹھایا جاتا تو فرماتے: ''اللہ کی حمد وثناء بہت زیادہ اور پاکیزہ برکت والی حمد وثناء لیکن یہ حمد وثناء اللہ کے لیے کافی نہیں' نہ اللہ کو چھوڑا جا سکتا ہے اور نہ اس سے کوئی بے نیاز ہو سکتا ہے۔ اے ہمارے ربّ (ہماری دُعا سن لے)۔''

۳۲۸۵: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ مَرْحُوْمٍ عَبْدِ الرَّحِيْمِ عَنْ سَهْلِ ابْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ هٰذَا وَ رَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۳۲۸۵: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کھانے کے بعد یہ کہے: ''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے عطا فرمایا۔ میری طاقت اور زور کے بغیر اُس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔''

خلاصۃ الباب ☆ کھانا پینا انسان کی بنیادی ضروریات میں سے ہے اس سے جسم میں توانائی ہے گویا اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا جسم کے قوام کا شکر ہے۔ آگے وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ روح کے قوام کا شکر ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسلمان بنا کر ہمارے لئے روحانی غذا کا سامان بہم پہنچا دیا ہے تو اس طرح پورا جملہ گویا جسمانی اور روحانی ہر دو لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا ذریعہ ہے۔

۱۷: بَابُ الْاِجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ

باب: مل کر کھانا

۳۲۸۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَدَاوُدُ ابْنُ رُشَيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالُوْا ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا وَحْشِيُّ بْنُ حَرْبِ بْنِ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ وَحْشِيٍّ اَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَاكُلُ وَ لَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَاْكُلُوْنَ مُتَفَرِّقِيْنَ) قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوْا عَلٰى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ.

۳۲۸۶: حضرت وَحشیؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم کھانا کھاتے ہیں لیکن سیر نہیں ہوتے۔ فرمایا: تم الگ الگ کھاتے ہو گے؟ عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: مل کر کھایا کرو اور کھانے سے قبل اللہ کا نام لیا کرو۔ اِس سے تمہارے کھانے میں برکت ہوگی۔

۳۲۸۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَهْرَمَانُ آلِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۳۲۸۷: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مل کر کھایا کرو۔ الگ الگ نہ ہوا کرو (یعنی اکٹھے مل بیٹھ کر کھایا کرو) اِس لیے کہ برکت جماعت

(كُلُوْ جَمِيْعًا وَ لَا تَفَرَّقُوْا فَاِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ). کے ساتھ ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں مل کر کھانے کی برکت بیان فرمائی۔ مل کر کھانے کا فائدہ یہ ہے کہ آپس میں محبت بڑھتی ہے کوئی کم کھانے والا ہوتا ہے اور کوئی زیادہ کھانے والا سب سیر ہو کر کھا لیتے ہیں غرض بہت فائدے ہوتے ہیں مل کر کھانے کے۔

۱۸ : بَابُ النَّفْخِ فِي الطَّعَامِ

باب : کھانے میں پھونک مارنا

۳۲۸۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْفُخُ فِيْ طَعَامٍ وَ لَا شَرَابٍ وَ لَا يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَاءِ.

۳۲۸۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کھانے پینے کی اشیاء میں پھونک نہ مارتے تھے اور نہ ہی برتن میں سانس لیتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ یعنی برتن کے اندر نہ پھونکے اور نہ اس میں سانس لے البتہ دو تین سانسوں میں پئے ہر مرتبہ برتن کو اپنے منہ سے جدا کر دے تاکہ منہ یا ناک سے کوئی چیز برتن میں نہ کرے۔ سبحان اللہ کیسی پاکیزہ شریعت ہے اور کیسے عمدہ شریعت کے احکام ہیں۔

۱۹ : بَابُ اِذَا اَتَاهُ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَلْيُنَاوِلْهُ مِنْهُ

باب : جب خادم کھانا (تیار کر کے) لائے تو کچھ کھانا اُسے بھی دینا چاہیے

۳۲۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا اَبِيْ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ اَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَلْيُجْلِسْهُ فَلْيَأْكُلْ مَعَهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُنَاوِلْهُ مِنْهُ.

۳۲۸۹ : حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے پاس اُس کا خادم کھانا لائے تو اُسے چاہیے کہ خادم کو بٹھا کر اپنے ساتھ کھانا کھلائے اگر خادم ساتھ نہ کھائے یا مالک کھلانا نہ چاہے تو اس کھانے میں سے کچھ خادم کو دے دے۔

۳۲۹۰: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ اَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اِذَا اَحَدُكُمْ قَرَّبَ اِلَيْهِ مَمْلُوْكُهُ طَعَامًا قَدْ كَفَاهُ عَنَاءَهُ وَ حَرَّهُ فَلْيَدْعُهُ فَلْيَأْكُلْ مَعَهُ فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيَأْخُذْ

۳۲۹۰ : حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا غلام اُس کے سامنے کھانا رکھے تو غلام نے کھانا پکانے کی گرمی اور مشقت خود برداشت کرتے ہوئے مالک کو اس سے بچایا۔ اس لیے مالک کو چاہیے کہ غلام کو بلا لے کہ وہ بھی

لُقمة فلیجعلها فی یده.

اِس کے ساتھ کھانا کھائے اگر ایسا نہ کرے تو ایک نوالہ ہی غلام کے ہاتھ پر رکھ دے۔

۳۲۹۱: حدثنا علی بن المنذر ثنا محمد بن فضیل ثنا ابراهیم الهجری عن ابی الاحوص عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا جاء خادم احدکم بطعامه فلیقعده معها ولیناوله منه فانه هو الذی ولی حره و دخانه.

۳۲۹۱: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے پاس کھانا لائے تو اُسے اپنے ساتھ بٹھا لینا چاہیے یا کچھ کھانا دے دینا چاہیے کیونکہ کھانا پکانے کی گرمی اور مشقت خادم ہی نے برداشت کی۔

خلاصۃ الباب ☆ کیسی مروت اور احسان کرنے کا حکم دیا ہے کہ ایک نوکر وخادم جو تنخواہ پر کام کرتا ہے اس کو بھی اپنے ساتھ بٹھا کر محبت پیدا ہوتی ہے جس سے معاشرہ میں نظم وضبط قائم رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا اس پر مستزاد ہے۔

۲۰ : بَابُ الْاَکْلِ عَلَی الْخِوَانِ وَالسُّفْرَةِ

باب : خوان اور دستر کا بیان

۳۲۹۲: حدثنا محمد بن المثنی ثنا معاذ ابن هشام ثنا ابی عن یونس ابن ابی الفرات الاسکاف عن قتادة عن انس بن مالک قال ما اکل النبی ﷺ علی خوان و لا فی سکرجة قال فعلی ما کانوا یاکلون؟ قال علی السفر.

۳۲۹۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے میز پر یا طشتری (چھوٹے چھوٹے برتنوں) میں کبھی کھانا نہ کھایا۔ پوچھا کہ پھر کس چیز پر کھانا کھاتے تھے؟ فرمایا: دستر خوانوں پر۔

۳۲۹۳: حدثنا عبید الله بن یوسف الجبیری ثنا ابو بحر ثنا سعید بن ابی عروبة ثنا قتادة عن انس قال ما رأیت رسول الله ﷺ اکل علی خوان حتی مات.

۳۲۹۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی میز پر کھاتے نہ دیکھا' یہاں تک کہ آپؐ اِس دُنیا سے تشریف لے گئے۔

خلاصۃ الباب ☆ خوان چھوٹے ٹیبل کو کہتے ہیں۔ سُکُرَّجَة رکابی یا طشتری کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ نبی کریمؐ سادہ طرز پر کھانا کھاتے تھے۔ عجمیوں جیسے تکلفات آپؐ کے ہاں نہیں تھے اور حضور کی زندگی ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔

۲۱ : بَابُ النَّهْیِ اَنْ یُّقَامَ عَنِ الطَّعَامِ حَتّٰی یُرْفَعَ وَ اَنْ یَکُفَّ یَدَهٗ حَتّٰی یَفْرُغَ الْقَوْمُ

کھانا اُٹھائے جانے سے قبل اُٹھنا اور لوگوں کے فارغ ہونے سے قبل ہاتھ روک لینا منع ہے

۳۲۹۴: حدثنا عبد الله بن احمد بن بشیر بن ذکوان الدمشقی ثنا الولید' ابن مسلم' عن منیر بن الزبیر' عن

۳۲۹۴: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا (یعنی

مكحول عن عائشة ان رسول الله ﷺ نهى ان يقام عن الطعام حتى يرفع.

دستر خوان) اُٹھائے جانے سے قبل اُٹھنے سے منع فرمایا۔

۳۲۹۵: حدثنا محمد بن خلف العسقلاني ثنا عبيد الله انبأنا عبد الاعلى عن يحيى ابن ابي كثير عن عروة بن الزبير عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وضعت المائدة فلا يقوم رجل حتى ترفع المائدة ولا يرفع يده و ان شبع حتى يفرغ القوم و ليعذر فان الرجل يخجل جليسه فيقبض يده و عسى ان يكون له في الطعام حاجة.

۳۲۹۵: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: جب دستر خوان بچھ جائے تو کوئی بھی نہ اٹھے یہاں تک کہ دستر خوان اُٹھا لیا جائے اور کوئی بھی (خصوصاً) میزبان اپنا ہاتھ نہ روکے اگر چہ سیر ہو چکے۔ یہاں تک کہ باقی ساتھی کھانے سے فارغ ہوں اور چاہیے کہ کچھ نہ کچھ کھاتا رہے (یا اگر نہ کھا سکے تو عذر ظاہر کر دے کہ مجھے اشتہاء نہیں) کیونکہ آدمی (اگر پہلے ہاتھ روک لے تو اس) کی وجہ سے اسکا ساتھی شرمندہ ہو کر اپنا ہاتھ روک لیتا ہے حالانکہ بہت ممکن ہے کہ ابھی اسکو مزید کھانے کی حاجت ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ اللہ تعالیٰ کے رزق کا ادب اسی میں ہے کہ پہلے دستر خوان اٹھایا جائے پھر کھانے والا اٹھے کھانے کا اکرام بہت ضروری ہے اور شرکائے کھانا کا لحاظ بھی آداب میں سے ہے۔

۲۲: بَابُ مَنْ بَاتَ وَ فِي يَدِهٖ رِيْحُ غَمَرٍ

باب: جس کے ہاتھ میں چکناہٹ ہو اور وہ اسی حالت میں رات گزار دے

۳۲۹۶: حدثنا جبارة بن المغلس ثنا عبيد بن وسيم الجمال ثني الحسن ابن الحسن عن امه فاطمة بنت الحسين عن الحسين بن علي عن امه فاطمة ابنة رسول الله ﷺ الا لا يلومن امرؤ الا نفسه يبيت و في يده ريح غمر.

۳۲۹۶: اللہ کے رسول ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غور سے سنو! جس شخص کے ہاتھ میں چکنائی لگی ہو اور وہ اسی حالت میں رات گزار دے (سوتا رہے) تو وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔

۳۲۹۷: حدثنا محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب ثنا عبد العزيز بن المختار ثنا سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي ﷺ قال اذا نام احدكم وفي يده ريح غمر فلم يغسل يده فاصابه شيء فلا يلومن الا نفسه.

۳۲۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کے ہاتھ میں چکنائی کی بُو ہو اور وہ ہاتھ دھوئے بغیر ہی سو جائے تو پھر اسے تکلیف پہنچے تو اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔

خلاصۃ الباب ☆ یعنی اگر کوئی موذی جانور اُسے نقصان پہنچا جائے تو اپنے آپ ہی کو ملامت کرے کہ سوتے وقت ہاتھ کیوں نہ دھوئے اور سُستی اور لاپرواہی کی۔ جس کا یہ خمیازہ ہے۔

٢٣: بَابُ عَرْضِ الطَّعَامِ

باب : کسی کے سامنے کھانا پیش کیا جائے تو ؟

٣٢٩٨: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ ابْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِطَعَامٍ فَعُرِضَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا لَا نَشْتَهِيْهِ فَقَالَ (لَا تَجْمَعْنَ جُوْعًا وَ كَذِبًا).

٣٢٩٨: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دعوت دی۔ ہم نے کہا کہ ہمیں اشتہاء نہیں ہے۔ فرمایا: جھوٹ اور بھوک جمع نہ کرو۔

٣٢٩٩: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ) قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ اُدْنُ فَكُلْ فَقُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ فَيَا لَهْفَ نَفْسِيْ هَلَّا كُنْتُ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٣٢٩٩: قبیلہ بنوعبد الاشہل کے ایک شخص حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ صبح کا کھانا تناول فرمار ہے تھے۔ فرمایا: قریب آؤ' کھانا کھالو۔ میں نے عرض کیا کہ میں روزہ دار ہوں۔ ہائے افسوس! مجھ پر کیوں نہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کا بابرکت کھانا کھالیا۔ (یعنی اب پچھتاتے تھے کہ روزہ تو نفلی تھا' دوبارہ بھی رکھا جاسکتا تھا۔)

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ تکلف نہ کرے اگر بھوک ہو تو شریک ہو جائے ورنہ جھوٹ بولنے سے بھوکے بھی رہیں گے اور جھوٹ بولنے کا عذاب بھی۔ حدیث ٣٢٩٩: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے کا شرف اور آپ کا جھوٹا کتنی بابرکت چیز تھی جس سے وہ محروم رہ گئے اس لئے تو پچھتاتے تھے اس میں ہمارے لئے نصیحت ہے کہ اگر کوئی بزرگ' اللہ کا ولی اپنے ساتھ کھانے میں شریک کرنا چاہے تو روزہ توڑ دینا چاہئے بعد میں قضاء کرلے۔

٢٤: بَابُ الْاَكْلِ فِي الْمَسْجِدِ

باب : مسجد میں کھانا

٣٣٠٠: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ زِيَادٍ الْحَضْرَمِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيَّ يَقُوْلُ كُنَّا نَاْكُلُ عَلٰى

٣٣٠٠: حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم مسجد میں گوشت اور روٹی کھالیا کرتے تھے۔

عفها رَسُوْل اللّٰهِ ﷺ فی الْمَسْجِدِ الْخُبْز و اللَّحَم.

خلاصۃ الباب ☆ ضرورت کی بنا پر مسجد کا ادب ملحوظ رکھتے ہوئے کھانے کی اجازت دی۔ خصوصاً مسافر اور معتکف کے لئے جائز ہے۔ فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ مسجد جس کام کے لئے نہیں بنائی گئی جیسے درزی کا کام اور لکھنا ایسے کام مسجد میں کرنا جائز نہیں اور کھانا اور سونا سوائے معتکف اور مسافر کے حرام ہے۔

٢٥: بَابُ الْاَكْلِ قَائِمًا

باب : کھڑے کھڑے کھانا

٣٣٠١: حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَاكُلُ وَ نَحْنُ نَمْشِيْ وَ نَشْرَبُ وَ نَحْنُ قِيَامٌ.

٣٣٠١: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ کے عہد مبارک میں ایسا بھی ہوا کہ ہم نے چلتے ہوئے کھالیا (کوئی ایک آدھ دانہ مُنہ میں ڈال لیا' مثلاً کھجور' خوبانی وغیرہ) اور کھڑے ہو کر ہی پیا۔

خلاصۃ الباب ☆ بعض دوسری حدیثوں میں کھڑے ہونے کی حالت میں کھانے اور پینے کی ممانعت وارد ہوئی ہے اس سلسلہ کی مختلف احادیث و روایات کو سامنے رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کھڑے ہونے کی حالت میں پینا پسندیدہ نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عام معمول بیٹھ کر ہی پینے کا تھا' لیکن کبھی کبھی آپ نے کھڑے ہونے کی حالت میں بھی پیا ہے تو یا تو اس وقت اس کا کوئی خاص سبب ہوگا یا آپ نے بیان جواز کے لئے کیا ہوگا اور صحابہ کرام بھی اس لئے کبھی کھڑے ہو کر کھالیتے اور پی بھی لیتے۔ (علوی)

اس سے صرف جواز معلوم ہو رہا ہے' استحباب نہیں۔ مستحب تو یہی ہے کہ بغیر کسی وجہ کے جیسا کہ آج کل فیشن چل پڑا ہے کھڑے ہو کر نہ کھایا جائے۔ (عبدالرشید)

٢٦: بَابُ الدُّبَّاءِ

باب : کدّو کا بیان

٣٣٠٢: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ اَنْبَاَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ الْقَرْعَ.

٣٣٠٢: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کدّو پسند فرماتے تھے۔

٣٣٠٣: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَتْ مَعِيْ اُمُّ سُلَيْمٍ بِمِكْتَلٍ فِيْهِ رُطَبٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَجِدْهُ وَ خَرَجَ قَرِيْبًا اِلٰى مَوْلًى لَهٗ دَعَاهُ فَصَنَعَ لَهٗ طَعَامًا فَاَتَيْتُهٗ وَ هُوَ يَاْكُلُ قَالَ فَدَعَانِيْ لِاٰكُلَ مَعَهٗ قَالَ وَصَنَعَ ثَرِيْدَةً بِلَحْمٍ وَ قَرْعٍ قَالَ فَاِذَا هُوَ يُعْجِبُهُ الْقَرْعُ قَالَ فَجَعَلْتُ

٣٣٠٣: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میری والدہ امّ سلیمؓ نے تر کھجوروں کا ایک ٹوکرا میرے ہاتھ رسول اللہؐ کی خدمت میں بھیجا۔ آپؐ مجھے نہ ملے۔ آپ قریب ہی اپنے ایک آزاد کردہ غلام کے پاس تشریف لے گئے تھے۔ اُس نے آپؐ کی دعوت کی تھی اور آپؐ کیلئے کھانا تیار کیا تھا۔ جب میں پہنچا تو آپؐ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپؐ نے مجھے بھی

اجْمَعُهُ فَاُدْنِيْهِ مِنْهُ فَلَمَّا طَعِمْنَا مِنْهُ رَجَعَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ وَ وَضَعْتُ الْمِكْتَلَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ وَ يَقْسِمُ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ آخِرِهٖ.

اپنے ساتھ کھانے کی دعوت دی۔ میزبان نے گوشت اور کدّو میں ثرید تیار کیا تھا۔ مجھے محسوس ہوا کہ آپ کو کدّو اچھے لگ رہے ہیں تو میں کدو جمع کر کے آپؐ کے قریب کرنے لگا۔ جب ہم کھانا کھا چکے تو آپؐ اپنے گھر تشریف لائے۔ میں نے ٹوکرا آپؐ کی خدمت میں پیش کر دیا آپؐ کھانے لگے اور تقسیم (بھی) فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ ختم ہو گیا۔

۳۳۰۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهٖ وَ عِنْدَهُ هٰذِهِ الدُّبَّاءُ فَقُلْتُ اَيُّ شَيْءٍ هٰذَا قَالَ (هٰذَا الْقَرْعُ هُوَ الدُّبَّاءُ نُكْثِرُ بِهٖ طَعَامَنَا).

۳۳۰۴: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ان کے گھر حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کدّو تھے۔ میں نے کہا: یہ کیا چیز ہے؟ فرمایا: یہ کدّو ہے۔ ہم اس سے اپنا کھانا زیادہ کرتے ہیں (یا ہم اسے بکثرت کھاتے ہیں)۔

خلاصۃ الباب ☆ جو چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہو وہ بہت عمدہ ہوتی ہے کدو ویسے بھی سرد تر اور جلدی ہضم ہونے والی سبزی ہے اور اس کا روغن اور بیج بہت مفید ہیں۔

۲۷: بَابُ اللَّحْمِ

باب: گوشت (کھانے) کا بیان

۳۳۰۵: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْخَلَّالُ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ الْجَزَرِيُّ حَدَّثَنِيْ مَسْلَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ عَمِّهٖ اَبِيْ مَشْجَعَةَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَيِّدُ طَعَامِ اَهْلِ الدُّنْيَا وَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اللَّحْمُ.

۳۳۰۵: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل دُنیا اور اہل جنت دونوں کے کھانوں کا سردار گوشت ہے۔

۳۳۰۶: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ الْجَزَرِيُّ ثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ عَمِّهٖ اَبِيْ مَشْجَعَةَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ مَا دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى لَحْمٍ قَطُّ اِلَّا اَجَابَ وَلَا اُهْدِيَ لَهُ لَحْمٌ قَطُّ اِلَّا قَبِلَهُ.

۳۳۰۶: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی گوشت کی دعوت دی گئی' آپؐ نے قبول فرمائی اور جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت ہدیہ کیا گیا' آپؐ نے قبول فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں اجابت (قبول کرنا) سے مراد کھانا ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بہت مرغوب تھا۔ اس لئے یہ توجیہ کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر قسم کی دعوت قبول فرماتے تھے خواہ گوشت کی ہو یا کسی اور

کھانے کی اور یہ بھی ارشاد فرمایا جس نے دعوت قبول نہیں کی اس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی۔

۲۸ : بَابُ اَطَايِبِ اللَّحْمِ

۳۳۰۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، قَالَا ثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَ كَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا.

۳۳۰۸: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ اَبُوْ بِشْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنِىْ شَيْخٌ مِنْ فَهْمٍ (قَالَ وَ اَظُنُّهُ يُسَمَّى مُحَمَّدَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ) اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَ قَدْ نَحَرَ لَهُمْ جَزُوْرًا اَوْ بَعِيْرًا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْقَوْمُ يُلْقُوْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْمَ يَقُوْلُ (اَطْيَبُ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ).

باب : (جانور کے) کونسے حصے کا گوشت عمدہ ہے

۳۳۰۷: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا۔ کسی نے آپ ﷺ کو دستی کا گوشت اُٹھا کر دیا اور آپ ﷺ کو یہ پسند بھی تھا۔ آپ ﷺ نے دانتوں سے کاٹ کر تناول فرمایا۔

۳۳۰۸ : حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کے لیے اونٹ ذبح کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ عمدہ گوشت (کا حصہ) پشت کا گوشت ہے۔ اس وقت لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے گوشت ڈال رہے تھے۔

۲۹ : بَابُ الشِّوَاءِ

۳۳۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى شَاةً سَمِيْطًا حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

۳۳۱۰: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رُفِعَ مِنْ بَيْنِ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ شِوَاءٍ قَطُّ وَ لَا حُمِلَتْ مَعَهُ طُنْفُسَةٌ.

باب : بھنا ہوا گوشت

۳۳۰۹ : حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سالم بھنی ہوئی بکری (جو کھال اتارے بغیر بھونی جاتی ہے) دیکھی ہو۔ یہاں تک کہ آپؐ اللہ عزوجل سے جا ملے۔

۳۳۱۰: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے سامنے سے بھنا ہوا گوشت جو کھانے سے بچ رہا ہو کبھی نہ اٹھایا گیا (کیونکہ ایسا گوشت مقدار میں کم ہی ہوتا تھا اور کھانے والے زیادہ ہوتے تھے اسلئے بچتا نہ تھا) اور نہ آپؐ کے ساتھ ساتھ بچھونا اٹھایا گیا (کہ جہاں بیٹھنا ہو پہلے بچھونا بچھے پھر آپؐ بیٹھیں، آپؐ ایسے تکلف نہ فرماتے تھے)۔

۳۳۱۱: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَة اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ ابْنُ زِيَادِ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْجَزْءِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ اَكَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا فِي الْمَسْجِدِ لَحْمًا قَدْ شُوِيَ فَمَسَحْنَا اَيْدِيَنَا بِالْحَصْبَاءِ ثُمَّ قُمْنَا نُصَلِّيْ وَ لَمْ نَتَوَضَّأْ.

۳۳۱۱: حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ مسجد میں کھانا کھایا' بھنا ہوا گوشت تھا۔ پھر ہم نے اپنے ہاتھ کنکریوں سے صاف کیے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

۳۰: بَابُ الْقَدِيْدِ

باب : دھوپ میں خشک کیا ہوا گوشت

۳۳۱۲: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَسَدٍ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَكَلَّمَهُ فَجَعَلَ تُرْعَدُ فَرَائِصُهُ فَقَالَ لَهُ (هَوِّنْ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ لَسْتُ بِمَلِكٍ اِنَّمَا اَنَا ابْنُ امْرَاَةٍ تَاْكُلُ الْقَدِيْدَ).

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اِسْمَاعِيْلُ وَحْدَهُ' وَصَلَهُ.

۳۳۱۲: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر گفتگو کرنے لگے (خوف سے) ان کا گوشت پھڑکنے لگا تو آپ ﷺ نے اُن سے فرمایا: ذرا مت (تسلی رکھو) کیونکہ میں بادشاہ نہیں۔ میں تو ایک (غریب) خاتون کا بیٹا ہوں جو دھوپ میں خشک کیا ہوا گوشت کھاتی تھی۔

۳۳۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ' قَالَتْ لَقَدْ كُنَّا نَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَيَاْكُلُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْاَضَاحِيْ.

۳۳۱۳: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم پائے اُٹھا کر رکھ لیتی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے پندرہ یوم بعد انہیں تناول فرماتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ ''قدید'': وہ گوشت جس کو نمک لگا کر دھوپ میں خشک کر لیا جاتا ہے جب کوئی آدمی اچانک پہلی مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تو وہ رغبت کی وجہ سے کپکپا جاتا لیکن جتنا جتنا میل جول رکھتا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانوس ہو جاتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بتایا کہ میں بادشاہوں کی طرح نہیں ہوں میں تو ایک عام آدمی ہوں۔ اللہ اللہ کتنی انکساری فرمائی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۳۱: بَابُ الْكَبِدِ وَالطِّحَالِ

باب : کلیجی اور تلی کا بیان

۳۳۱۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (اُحِلَّتْ لَكُمْ مَيْتَتَانِ وَ دَمَانِ فَاَمَّا

۳۳۱۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے دو مُردار اور دو خون حلال

ميتتان فالحوت والجراد و اما الدمان فالكبد والطحال). کیے گئے۔ دو مردار تو مچھلی اور ٹڈی ہیں اور دو خون کلیجی اور تلی ہیں (یہ دونوں جمے ہوئے خون ہیں)۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ باقی سارے خون حرام ہیں یہ دو خون صرف حلال ہیں اسی طرح مردار حرام ہیں صرف دو ہی مردار حلال ہیں: مچھلی اور ٹڈی۔

۳۲: بَابُ الْمِلْحِ

باب : نمک کا بیان

۳۳۱۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ اَبِيْ عِيْسَى عَنْ رَجُلٍ (أُرَاهُ مُوْسَى) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (سَيِّدُ اِدَامِكُمُ الْمِلْحُ).

۳۳۱۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے سالنوں کا سردار نمک ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ''ادام'': اُس کو کہتے ہیں جس سے روٹی کھائے جائے۔ مثلاً گوشت' سرکہ اور اس قسم کی چیزیں جو جدا طور پر نہیں کھائی جاتیں بلکہ کھانے کے ساتھ بالتبع کھائی جائیں ان میں سے ایک نمک بھی ہے۔ (ملتوبی)

یعنی نمک سالن بھی ہے کہ اس سے روٹی کھائی جا سکتی ہے اور ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سب کھانے اس کی وجہ سے لذیذ ہوتے ہیں اور اگر یہ نہ ہوتا تو یقیناً کھانے بدذائقہ "Taste Less" محسوس ہوتے۔ (عبدالرشید)

۳۳: بَابُ الْاِئْتِدَامِ بِالْخَلِّ

باب : سرکہ بطور سالن

۳۳۱۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي الْحَوَارِي ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ).

۳۳۱۶: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین سالن سرکہ ہے۔

۳۳۱۷: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ).

۳۳۱۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین سالن سرکہ ہے۔

۳۳۱۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا عَنْبَسَةُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَاذَانَ اَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ سَعْدٍ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَائِشَةَ وَ اَنَا عِنْدَهَا فَقَالَ (هَلْ مِنْ غَدَاءٍ) قَالَتْ عِنْدَنَا خُبْزٌ وَ تَمْرٌ وَ خَلٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۳۳۱۸: حضرت ام سعدؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سیدہ عائشہؓ کے پاس آئے' میں بھی وہیں تھی۔ فرمایا: کچھ کھانا ہے؟ فرمانے لگیں: ہمارے پاس روٹی' کھجور اور سرکہ ہے۔ اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا: بہترین سالن سرکہ ہے۔ اے اللہ! سرکہ میں برکت فرما

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (نِعمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ اللّٰهُمَّ ! بَارِكْ فِي الْخَلِّ فَإِنَّهُ كَانَ إِدَامَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي وَ لَمْ يَفْقُرْ بَيْتٌ فِيهِ خَلٌّ).

کہ یہ مجھ سے پہلے انبیاءؑ کا سالن ہے اور جس گھر میں سرکہ ہو وہ محتاج نہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ حدیث میں سرکہ کی فضیلت بیان کی گئی۔ سرکہ ذرا ترش ہوتا ہے اس لئے اعصاب کے مریض کے لئے ٹھیک نہیں ہوتا تاہم بڑی مفید چیز ہے جو پیٹ کے کیڑوں کو مارتا ہے۔ کھانے کو جلد ہضم کرتا ہے۔ حرارت کو مارتا ہے اور خوش ذائقہ بھی ہوتا ہے۔ شمائل ترمذی میں حضرت ام ہانیؓ کی روایت میں ہے کہ فتح مکہ کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام ہانی کے گھر تشریف لے گئے ان سے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کوئی چیز موجود ہے؟ انہوں نے عرض کیا' حضور کوئی خاص کھانا تو اس وقت گھر میں موجود نہیں۔ البتہ روٹی کے سوکھے ہوئے چند ٹکڑے ہیں' فرمایا وہی لاؤ۔ آپ نے ان خشک ٹکڑوں کو پانی میں بھگو کر نرم کیا پھر پوچھا کوئی سالن بھی ہے؟ عرض کیا سالن تو نہیں ہے البتہ کچھ سرکہ موجود ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سرکہ کتنا اچھا سالن ہے۔ پھر آپؐ نے نمک منگوا کر سرکہ میں ڈالا اور اس کے ساتھ روٹی کھائی۔

۳۴: بَابُ الزَّيْتِ

باب : روغن زیتون کا بیان

۳۳۱۹: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (ائْتَدِمُوا بِالزَّيْتِ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ).

۳۳۱۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روغن زیتون سے روٹی کھاؤ اور اس سے مالش کرو کیونکہ یہ بابرکت درخت سے نکلتا ہے۔

۳۳۲۰: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مُبَارَكٌ).

۳۳۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روغن زیتون کھاؤ اور اس سے مالش کرو کیونکہ یہ (روغن زیتون) برکت والا ہے۔

۳۵: بَابُ اللَّبَنِ

باب : دودھ کا بیان

۳۳۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْدٍ الرَّاسِبِيِّ حَدَّثَتْنِي مَوْلَاتِي أُمُّ سَالِمٍ الرَّاسِبِيَّةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِلَبَنٍ قَالَ (بَرَكَةٌ أَوْ بَرَكَتَانِ).

۳۳۲۱: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب دودھ پیش کیا جاتا تو ارشاد فرماتے: برکت ہے یا فرماتے: دو برکتیں ہیں۔

۳۳۲۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ. ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

۳۳۲۲: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

عیاش ثنا ابن جریج عن ابن شهاب عن عبید اللّٰه بن عبد اللّٰه بن عتبة عن ابن عباس رضی اللّٰه تعالٰی عنهما قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم (من اطعمه اللّٰه طعامًا فلیقل اللّٰهم! بارک لنا فیه وارزقنا خیرًا منه و من سقاه اللّٰه لبنا فلیقل اللّٰهم! بارک لنا فیه و زدنا منه فانی لا اعلم ما یجزئ من الطعام والشراب الا اللبن).

ﷺ نے فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ کوئی بھی کھانا کھلائیں وہ یوں کہے: ''اے اللہ! ہمیں اس میں برکت عطا فرما اور اس سے بہتر ہمیں عطا فرما'' اور جسے اللہ تعالیٰ دودھ پینے کو عطا فرمائیں تو وہ یوں کہے: ''اے اللہ! ہمیں اس میں برکت عطا فرما اور ہمیں مزید یہی (دودھ) عطا فرما کیونکہ مجھے نہیں معلوم کہ دودھ کے علاوہ کوئی اور چیز کھانے اور پینے دونوں کے لیے کفایت کرتی ہو۔

۳۶: باب الحلواء

باب : میٹھی چیزوں کا بیان

۳۳۲۳: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة و علی بن محمد و عبد الرحمن بن ابراهیم قالوا ثنا ابو اسامة قال ثنا هشام ابن عروة عن ابیه عن عائشة قالت کان رسول اللّٰه ﷺ یحب الحلواء والعسل.

۳۳۲۳: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھی چیزیں اور شہد پسند تھا۔

۳۷: باب القثاء والرطب یجمعان

باب : ککڑی اور تر کھجور ملا کر کھانا

۳۳۲۴: حدثنا محمد بن عبد اللّٰه بن نمیر ثنا یونس بن بکیر ثنا هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت کانت امی تعالجنی للسمنة ترید ان تدخلنی علی رسول اللّٰه ﷺ فما استقام لها ذلک حتی اکلت القثاء بالرطب فسمنت کاحسن سمنة.

۳۳۲۴: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میری والدہ مجھے موٹا کرنے کے لیے تدبیریں کیا کرتی تھیں تا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیں۔ کوئی تدبیر بھی مفید نہ ہوئی یہاں تک کہ میں نے تر کھجور اور ککڑی کھائی تو میں مناسب فربہ ہو گئی۔

۳۳۲۵: حدثنا یعقوب بن حمید بن کاسب و اسماعیل بن موسی قالا ثنا ابراهیم بن سعد عن ابیه عن عبد اللّٰه ابن جعفر قال رایت رسول اللّٰه ﷺ یاکل القثاء بالرطب.

۳۳۲۵: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ککڑی، تر کھجور کے ساتھ کھا رہے ہیں۔

۳۳۲۶: حدثنا محمد بن الصباح و عمرو ابن رافع قالا ثنا یعقوب بن الولید ابن ابی هلال المدنی عن حازم، عن سهل بن سعد قال کان رسول اللّٰه ﷺ یاکل الرطب بالبطیخ.

۳۳۲۶: حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خربوزے کے ساتھ ککڑی کھاتے دیکھا۔

خلاصۃ الباب ☆ عربی زبان میں قثاء ککڑی کو کہتے ہیں۔ رطب تازہ اور پختہ کھجور کو کہتے ہیں ان احادیث میں ان دونوں پھلوں کو اکٹھا کھانے کا ذکر ہے اس کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ ککڑی سرد مزاج اور پھلی اور کھجور گرم اور میٹھی ہوتی ہے دونوں کو ملا کر کھانے میں اعتدال پیدا ہو جاتا ہے۔ اس طرح کھانے کا ایک فائدہ تو ام المؤمنینؓ بیان فرما رہی ہیں کہ جسم میں موناپا آ گیا معلوم ہوا کہ اس سے جسم بھی بنتا ہے۔

۳۸: بَابُ التَّمْرِ

باب : کھجور کا بیان

۳۳۲۷: حَدَّثَنَا احْمَدُ بْنُ اَبِی الْحَوَارِی الدِّمَشْقِیُّ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ اَهْلُهُ).

۳۳۲۷: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس گھر میں بالکل کھجور نہیں' اُس کے گھر والے بھوکے ہیں۔

۳۳۲۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اِبْرٰهِيمَ الدِّمَشْقِیُّ ثَنَا ابْنُ اَبِی فُدَيْكٍ ثَنَا هِشَامُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی رَافِعٍ عَنْ جَدَّتِهِ سَلْمٰی اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ (بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ كَالْبَيْتِ لَا طَعَامَ فِيهِ).

۳۳۲۸: حضرت سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس گھر میں کھجور نہیں وہ اُس گھر کی مانند ہے جس میں کوئی کھانا نہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ عرب کی عام غذا یہی تھی اور آسانی سے میسر بھی تھی۔ جس گھر میں یہ بھی نہیں موجود ہوتی تھی تو ظاہر ہے کہ اتنی ارزانی وفراوانی کے باوجود ایسی شے کا دستیاب نہ ہونا اُس کے فقر وفاقہ کو ہی ظاہر کرتا ہے۔

۳۹: بَابُ اِذَا اُتِیَ بِاَوَّلِ الثَّمَرَةِ

باب : جب موسم کا پہلا پھل آئے

۳۳۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ يَعْقُوبُ ابْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنِی سُهَيْلُ بْنُ اَبِی صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اُتِیَ بِاَوَّلِ الثَّمَرَةِ قَالَ (اللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِی مَدِينَتِنَا وَ فِی ثِمَارِنَا وَ فِی مُدِّنَا وَ فِی صَاعِنَا بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ) ثُمَّ يُنَاوِلُهُ اَصْغَرَ مَنْ بِحَضْرَتِهِ مِنَ الْوِلْدَانِ.

۳۳۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب موسم کا پہلا پھل آتا تو آپ ﷺ فرماتے: اے اللہ! برکت عطا فرما ہمارے شہر میں اور ہمارے پھلوں میں اور ہمارے مد اور صاع (پیمانوں) میں برکت دَر برکت پھر جو بچے حاضر ہوتے ان میں سب سے کم سن کو وہ پھل عطا فرماتے۔

۴۰: بَابُ اَكْلِ الْبَلَحِ بِالتَّمْرِ

باب : تر کھجور خشک کھجور کے ساتھ کھانا

۳۳۳۰: حَدَّثَنَا اَبُو بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ

۳۳۳۰: امّ المؤمنین سیّدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول

مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْمَدَنِيُّ ثنا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (كُلُوا الْبَلَحَ بِالتَّمْرِ كُلُوا الْخَلَقَ بِالْجَدِيدِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَغْضَبُ وَ يَقُولُ بَقِيَ ابْنُ آدَمَ حَتَّى أَكَلَ الْخَلَقَ بِالْجَدِيدِ!).

اللہ ﷺ نے فرمایا: تر کھجور' خشک کھجور کے ساتھ ملا کر کھاؤ اور پرانی' نئی کے ساتھ ملا کر کھاؤ کیونکہ شیطان غصہ ہوتا ہے اور کہتا ہے: آدم کا بیٹا زندہ رہا۔ یہاں تک کہ پرانا میوہ نئے میوہ کے ساتھ ملا کر کھا رہا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ شیطان تمہارا دشمن ہے اور اس کو دشمن سمجھو جب یہ دیکھتا ہے کہ انسان اچھا کھانا کھا رہا ہے یا پی رہا ہے تو دخل اندازی کرنے لگتا ہے اور انسان کی لمبی عمر سے بھی ناخوش ہوتا ہے۔ اس کو مزید غصہ دلانے کے لئے ایسا کرنے کا حکم فرمایا۔

۴۱: بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِرَانِ التَّمْرِ

دو دو' تین تین کھجوریں ملا کر کھانا منع ہے

۳۳۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثنا سُفْيَانُ عَنْ جَبَلَةَ ابْنِ سُحَيْمٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ.

۳۳۳۱: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو کھجوریں ایک ساتھ کھانے سے منع فرمایا۔ الّا یہ کہ اپنے ساتھیوں سے (جو کھانے میں شریک ہیں) اجازت لے لے۔

۳۳۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا أَبُو دَاوُدَ ثنا أَبُو عَامِرٍ الْخَزَّازُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ (وَ كَانَ سَعْدٌ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ وَ كَانَ يُعْجِبُهُ حَدِيثُهُ) أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْإِقْرَانِ يَعْنِي فِي التَّمْرِ.

۳۳۳۲: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے تھے اور انہیں آپ ﷺ کے فرامین بہت پسند تھے۔ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو' دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا۔

۴۲: بَابُ تَفْتِيشِ التَّمْرِ

باب: اچھی کھجور ڈھونڈ کر کھانا

۳۳۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ثنا أَبُو قُتَيْبَةَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُتِيَ بِتَمْرٍ عَتِيقٍ فَجَعَلَ يُفَتِّشُهُ.

۳۳۳۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پرانی کھجوریں پیش کی گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تلاش کر کے اچھی اچھی کھجور لینے لگے۔

۴۳: بَابُ التَّمْرِ بِالزُّبْدِ

باب: کھجور مکھن کے ساتھ کھانا

۳۳۳۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ ابْنَيْ بُسْرٍ السُّلَمِيَّيْنِ قَالَا دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۳۳۳۴: بُسر کے دونوں بیٹے جو قبیلہ بنو سلیم میں سے ہیں' روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم نے آپ کی خاطر اپنی ایک چادر پر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْنَا تَحْتَهُ قَطِيفَةً لَنَا صَبَبْنَا هَالَهُ صَبًّا فَجَلَسَ عَلَيْهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِ الْوَحْيَ فِي بَيْتِنَا وَ قَدَّمْنَا لَهُ زُبْدًا وَتَمْرًا وَ كَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

پانی چھڑک کر اُسے ٹھنڈا کیا اور بچھا دی۔ آپؐ اُس پر تشریف فرما ہوئے۔ ہمارے گھر میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر وحی نازل فرمائی۔ ہم نے آپ کی خدمت میں مکھن اور کھجور پیش کی۔ آپ کو مکھن پسند تھا۔ اللہ تعالیٰ آپؐ پر اپنی رحمتیں اور سلام بھیجے۔

۴۴: بَابُ الْحُوَّارَى

باب : میدہ کا بیان

۳۳۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ هَلْ رَأَيْتَ النَّقِيَّ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّقِيَّ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فَهَلْ كَانَ لَهُمْ مَنَاخِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ مَا رَأَيْتُ مُنْخُلًا حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مَنْخُولٍ قَالَ نَعَمْ كُنَّا نَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مِنْهُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ.

۳۳۳۵: حضرت ابو حازم فرماتے ہیں کہ میں نے سہل بن سعدؓ سے دریافت کیا کہ آپ نے میدہ کی روٹی دیکھی؟ فرمانے لگے: میں نے میدہ کی روٹی نہیں دیکھی، یہاں تک رسول اللہ کا وصال ہو گیا۔ میں نے پوچھا: کیا رسول اللہؐ کے عہد میں لوگوں کے پاس چھلنیاں ہوتی تھیں؟ فرمانے لگے: میں نے چھلنی نہیں دیکھی یہاں تک کہ رسول اللہ کا وصال ہو گیا۔ میں نے کہا: پھر آپ بے چھنا جَو کیسے کھاتے تھے؟ فرمایا (پینے کے بعد) ہم اس پر پھونک مارتے کچھ تنکے وغیرہ اُڑ جاتے اور باقی کو ہم بھگو دیتے (اور گوندھ کر روٹی پکا لیتے)۔

۳۳۳۶: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَخْبَرَنِي بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ أَنَّ حَنَشَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ أَنَّهَا غَرْبَلَتْ دَقِيقًا فَصَنَعَتْهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ رَغِيفًا فَقَالَ (مَا هَذَا؟) قَالَتْ طَعَامٌ نَصْنَعُهُ بِأَرْضِنَا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَصْنَعَ مِنْهُ لَكَ رَغِيفًا فَقَالَ (رُدِّيهِ فِيهِ ثُمَّ اعْجِنِيهِ.)

۳۳۳۶: حضرت امّ ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آٹا چھانا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے روٹی تیار کی۔ آپؐ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہمارے علاقہ میں یہ کھانا تیار کیا جاتا ہے۔ اسی لیے میں نے چاہا کہ آپ ﷺ کے لیے بھی ویسی ہی روٹی بناؤں۔ فرمایا: بھوسا آٹے میں ڈال کر دوبارہ گوندھو۔

۳۳۳۷: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو الْجَمَاهِرِ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَغِيفًا مُحَوَّرًا بِوَاحِدٍ مِنْ عَيْنَيْهِ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ.

۳۳۳۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ کی روٹی ایک آنکھ بھی نہ دیکھی یہاں تک کہ آپ ﷺ اللہ عزوجل سے جا ملے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث کے راوی انصار مدینہ میں سے معمر صحابی حضرت سہل بن سعد ہیں نچلے راوی ابو حازم بیان کرتے ہیں میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ نے میدہ کھایا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے میدہ کی روٹی نہیں دیکھی الی آخرہ۔ مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کا طرز زندگی بہت سادہ تھا۔ دراصل تکلفات بعد میں پیدا ہوئے ہیں۔ ابو طالب مکی نے بھی لکھا ہے کہ خورد ونوش کا توسّع صحابہ کے دور کے بعد شروع ہوا۔ اگرچہ ان سہولتوں سے استفادہ کرنے کی مکمل اجازت ہے مگر وہ لوگ توسّع نہیں کرتے تھے جو کہ ان کے فقر و قناعت کی علامت ہے اور اس دور کے سارے کھانے سریع الطبع ہوتے تھے اس لئے کہ آٹے سے بھوسا جب نکل جاتا ہے تو خالی میدہ نقصان دیتا ہے پیٹ میں ضعف بھی پیدا کرتا ہے۔

۴۵: بَابُ الرُّقَاقِ

باب : باریک چپاتیوں کا بیان

۳۳۳۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَيْرٍ عِيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ النَّحَاسُ الرَّمْلِيُّ ثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ زَارَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَوْمَهُ يَعْنِيْ قَرْيَةً (اَظُنُّهُ قَالَ اُبْنَا) فَاَتَوْهُ بِرُقَاقٍ مِنْ رُقَاقِ الْاُوْلِ فَبَكٰى وَ قَالَ مَا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا بِعَيْنِهِ قَطُّ.

۳۳۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی قوم سے ملنے اپنی بستی ابنا گئے تو انہوں نے پہلی اُتری ہوئی باریک چپاتیاں آپؓ کے سامنے رکھیں۔ دیکھ کر رونے لگے اور فرمانے لگے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھوں سے کبھی ایسی چپاتیاں نہیں دیکھیں۔

۳۳۳۹: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا هَمَّامٌ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ كُنَّا نَاْتِيْ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ (قَالَ اِسْحٰقُ وَ خَبَّازُهُ قَائِمٌ وَ قَالَ الدَّارِمِيُّ وَ خِوَانُهُ مَوْضُوْعٌ) فَقَالَ يَوْمًا كُلُوْا فَمَا اَعْلَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَغِيْفًا مُرَقَّقًا بِعَيْنِهِ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ وَ لَا شَاةً سَمِيْطًا قَطُّ.

۳۳۳۹: حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت انس بن مالکؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اسحٰق کی روایت میں ہے کہ) آپؓ کا نانبائی کھڑا ہوتا (اور دارمی کی روایت میں ہے کہ) آپ کا دستر خوان بچھا ہوتا۔ ایک روز فرمانے لگے: کھاؤ! مجھے نہیں معلوم کہ رسول اللہؐ نے کبھی باریک چپاتی اپنی آنکھوں سے دیکھی ہو یا سالم (کھال سمیت) بھنی ہوئی بکری دیکھی ہو۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل سے جا ملے۔

۴۶: بَابُ الْفَالُوْذَجِ

باب : فالودہ کا بیان

۳۳۴۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ الضَّحَّاكِ السُّلَمِيُّ اَبُو الْحَارِثِ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ يَحْيٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ! اَوَّلُ مَا سَمِعْنَا

۳۳۴۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے ہم نے فالودہ کا نام اس طرح سنا کہ جبرئیلؑ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا: آپ

بالفالوذج انّ جبریل علیه السّلام اتی النّبیّ ﷺ فقال انّ اُمّتک تُفتح علیهم الارض فیُفاض علیهم من الدّنیا حتّی انّهم لیاکلون الفالوذج فقال النّبیّ ﷺ (و ما الفالوذج؟) قال یخلطون السّمن والعسل جمیعًا فشهق النّبیّ ﷺ لذالک شهقة.

ﷺ کی امت کو زمین میں فتح حاصل ہو گی اور خوب دنیا ملے گی۔ یہاں تک کہ وہ فالودہ کھائے گی۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: فالودہ کیا ہے؟ فرمایا: گھی اور شہد ملا کر بنتا ہے۔ یہ سن کر نبی ﷺ کی آواز گلوگیر (رونے جیسی) ہو گئی۔ (۱)

۴۷: باب الخبز الملبّق بالسّمن

باب : گھی میں چپڑی ہوئی روٹی

۳۳۴۱: حدّثنا هدبة بن عبد الوهاب ثنا الفضل بن موسی السّینانیّ ثنا الحسین ابن واقد عن ایّوب عن نافع عن ابن عمر رضی الله تعالی عنهما قال قال رسول الله صلّی الله علیه وسلّم ذات یوم (وددت لو انّ عندنا خبزة بیضاء من برّة سمراء ملبّقة بسمن ناکلها) قال فسمع بذالک رجل من الانصار فاتّخذه فجاء به الیه فقال رسول الله صلّی الله علیه وسلّم (فی ایّ شیء کان هذا السّمن) قال فی عکّة ضبّ قال فابی ان یاکله.

۳۳۴۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز فرمایا: جی چاہ رہا ہے کہ ہمارے پاس عمدہ گندم کی گھی لگی ہوئی سفید روٹی ہوتی۔ ہم اُسے کھاتے۔ ایک انصاری مرد نے یہ بات سن لی تو ایسی روٹی تیار کروائی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ گھی کس چیز میں تھا؟ فرمانے لگے: گوہ کی کھال کی بنی ہوئی کپی میں۔ اس پر آپ نے کھانے سے انکار فرمادیا۔ (۲)

۳۳۴۲: حدّثنا احمد بن عبدة ثنا عثمان بن عبد الرّحمن ثنا حمید الطّویل عن انس بن مالک رضی الله تعالی عنه قال صنعت امّ سلیم رضی الله تعالی عنها للنّبیّ صلّی الله علیه وسلّم خبزة وضعت فیها شیئًا من سمن ثمّ قالت اذهب الی النّبیّ صلّی الله علیه وسلّم فادعه قال فاتیته فقلت امّی تدعوک قال فقام و قال لمن کان عنده من النّاس (قوموا) قال فسبقتهم الیها فاخبرتها فجاء النّبیّ صلّی الله علیه وسلّم فقال (هاتی ما صنعت) فقالت انّما صنعته لک وحدک فقال (هاتیه) فقال (یا انس!

۳۳۴۲: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میری والدہ امّ سلیمؓ نے نبیؐ کیلئے روٹی تیار کی اور اس میں کچھ گھی بھی لگایا پھر فرمایا: نبیؐ کی خدمت میں جاؤ اور انہیں دعوت دو۔ میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری والدہؓ نے آپؐ کی دعوت کی ہے۔ آپؐ کھڑے ہوئے اور حاضرین سے فرمایا: چلو۔ انسؓ فرماتے ہیں کہ میں جلدی سے پہلے والدہ کے پاس پہنچا اور بتا دیا۔ اتنے میں نبیؐ تشریف لے آئے۔ فرمانے لگے: جو تیار کیا ہے لے آؤ۔ میری والدہ نے عرض کیا: میں نے تنہا آپؐ کیلئے کھانا تیار

(۱) یہ حدیث متکلم فیہ ہے۔ (مترجم)

(۲) یہ حدیث بھی متکلم فیہ ہے۔ (مترجم)

اَدْخِلْ عَلَيْهِ عَشَرَةً عَشَرَةً فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا وَ كَانُوْا ثَمَانِيْنَ.

کیا ہے۔ فرمایا: لاؤ تو سہی اور انسؓ سے فرمایا: اے انس! دس دس آدمیوں کو میرے پاس بھیجتے رہو۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں دس دس افراد کو مسلسل بھیجتا رہا۔ سب نے خوب سیر ہو کر کھایا اور وہ اسی افراد تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس سے ثابت ہوا کہ گوہ کے کھانے سے احتیاط کرنی چاہئے اس واسطے حنفیہ کے نزدیک اس کا کھانا مکروہ تنزیہی ہے۔ اس حدیث: ۳۳۴۲ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک معجزہ کا ذکر ہے کہ ایک آدمی کا کھانا اسی آدمیوں کو کافی ہو گیا۔

۴۸: بَابُ خُبْزِ الْبُرِّ

باب : گندم کی روٹی

۳۳۴۳: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا شَبِعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ الْحِنْطَةِ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۳۳۴۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (تا زندگی) مسلسل تین دن بھی پیٹ بھر کر گندم کی روٹی نہ کھائی۔ یہاں تک کہ اللہ نے آپ ﷺ کو اپنے پاس بلا لیا۔

۳۳۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ عَمْرٍو ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُنْذُ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ بُرٍّ حَتّٰى تُوُفِّيَ ﷺ.

۳۳۴۴: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے مدینہ آنے کے بعد بھی مسلسل تین شب سیر ہو کر گندم کی روٹی نہ کھا سکے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم بقید حیات رہے آپ کے گھر والوں نے اور خود آپؐ نے متواتر دو یا تین راتیں گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی ایک وہ زمانہ عسرت کا تھا اور دوسرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قناعت' سادگی اور فقر کا یہ عالم تھا کہ آپؐ نے کبھی تکلف نہیں فرمایا اور یہی حال آپؐ کے گھر والوں کا تھا۔

۴۹: بَابُ خُبْزِ الشَّعِيْرِ

باب: جَو کی روٹی

۳۳۴۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَا فِيْ بَيْتِيْ مِنْ شَيْءٍ يَاْكُلُهٗ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَطْرُ شَعِيْرٍ فِيْ رَفٍّ لِيْ فَاَكَلْتُ مِنْهُ حَتّٰى طَالَ عَلَيَّ

۳۳۴۵: سیّدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ کا وصال ہو گیا تو میرے گھر میں جاندار کے کھانے کی کوئی چیز نہ تھی۔ البتہ ایک الماری میں تھوڑے سے جَو تھے۔ اس سے میں کھاتی رہی' بہت دنوں تک وہ چلتے رہے تو میں

فكلتهٔ ففنِي.

نے ان کو ماپ لیا۔ پھر وہ ختم ہو گئے۔

۳۳۴۶: حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد ابن جعفر ثنا شعبة عن ابي اسحاق سمعت عبدا لرّحمن بن يزيد يحدث عن الاسود عن عائشة قالت ما شبع آل محمد ﷺ من خبز الشعير حتى قبض.

۳۳۴۶: سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ اور آل و اولاد نے جو کی روٹی سے کبھی پیٹ نہ بھرا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

۳۳۴۷: حدثنا عبد الله بن معاوية الجمحي ثنا ثابت بن يزيد عن هلال ابن خبّاب عن عكرمة عن ابن عباس قال كان رسول الله ﷺ يبيت الليالي المتتابعة طاويًا و اهله لا يجدون العشاء و كان عامة خبزهم خبز الشعير.

۳۳۴۷: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ مسلسل کئی شب فاقہ سے رہتے اور آپ ﷺ کے اہل خانہ کو رات کا کھانا نہ ملتا اور ان کی روٹی اکثر جو کی ہوتی تھی۔

۳۳۴۸: حدثنا يحيى بن عثمان بن سعيد ابن كثير بن دينار الحمصي (و كان يعد من الابدال) ثنا بقية ثنا يوسف بن ابي كثير عن نوح بن ذكوان عن الحسن عن انس بن مالك قال لبس رسول الله ﷺ الصوف، واحتذى المخصوف.

و قال اكل رسول الله ﷺ بشعا و لبس خشنا.

۳۳۴۸: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوف (اُونی کپڑا) زیب تن فرماتے' عام سا جوتا استعمال کرتے' بدمزہ کھانا کھاتے اور کھردرا سا کپڑا پہنتے۔ کسی نے حضرت حسنؒ سے پوچھا کہ بدمزہ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: موٹی جو کی روٹی جو پانی کے گھونٹ کے بغیر گلے سے نہ اُترے۔

خلاصۃ الباب ☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ سال بھر کا خرچہ اناج وغیرہ اکٹھا ازواجِ مطہراتؓ کے گھروں میں دے دیا کرتے تھے لیکن ازواجِ مطہراتؓ اپنے گھر کی فکر نہ کرتی اور مستحقین میں صدقہ کر دیتیں تھیں۔
یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت تھی کہ تھوڑی سی چیز میں اللہ تعالیٰ نے بہت برکت عطا فرمائی اگر نہ ماپتی تو شاید ہمیشہ اس میں سے کھاتی رہتی۔

۵۰: بَابُ الْاِقْتِصَادِ فِي الْاَكْلِ وَ كَرَاهَةِ الشَّبْعِ

باب: میانہ روی سے کھانا اور سیر ہو کر کھانے کی کراہت

۳۳۴۹: حدثنا هشام بن عبد الملك الحمصي ثنا محمد بن حرب حدثتني امي عن امها انها سمعت المقدام بن معديكرب رضي الله تعالى عنه يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول (ما ملأ آدمي وعاء

۳۳۴۹: حضرت مقدام بن معدیکربؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: آدمی کے پیٹ سے زیادہ برا کوئی برتن نہیں بھرتا۔ آدمی کے لیے چند نوالے کافی ہیں جو اس کی کمر سیدھی رکھیں اور اگر

سرًا من بطن حسب الآدمي لقيمات يقمن صلبه فان غلبت الآدمي نفسه فثلث للطعام و ثلث للشراب و ثلث للنفس.)

آدمی کا نفس اُس پر غالب ہی آ جائے (اور چند نوالوں پر اکتفاء نہ کر سکے) تو تہائی پیٹ کھانے کے لیے تہائی پینے کے لیے اور تہائی سانس کے لیے (مختص کر دے)۔

۳۳۵۰: حدثنا عمرو بن رافع ثنا عبد العزيز ابن عبد الله ابو يحيى عن يحيى البكاء عن ابن عمر قال تجشأ رجل عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال (كف جشاءك عنا فان اطولكم جوعا يوم القيامة اكثركم شبعا في دار الدنيا).

۳۳۵۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے پاس ڈکار لی تو آپ نے فرمایا: اپنی ڈکار کو روکو اور ہم سے دور رکھو۔ اسلئے کہ روزِ قیامت تم میں سے زیادہ طویل بھوک اُن لوگوں کو لگے گی جو دارِ دنیا میں زیادہ سیر ہو کر کھاتے ہیں۔

۳۳۵۱: حدثنا داؤد بن سليمان العسكري و محمد بن الصباح قالا ثنا سعيد بن محمد الثقفي عن موسى الجهني عن زيد بن وهب عن عطية بن عامر الجهني قال سمعت سلمان و أكره على طعام يأكله فقال حسبي انى سمعت رسول الله ﷺ يقول (ان اكثر الناس شبعا في الدنيا اطولهم جوعا يوم القيامة).

۳۳۵۱: حضرت عطیہ بن عامر جہنی فرماتے ہیں کہ حضرت سلمانؓ کو زبردستی کھانا کھلایا جارہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے لیے اتنی بات کافی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جو لوگ دُنیا میں زیادہ سیر ہوتے ہیں وہی روزِ قیامت سب سے زیادہ بھوکے ہوں گے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث مبارکہ سے کم کھانے کی فضیلت ثابت ہوئی۔ اپنی طاقت سے زیادہ کھانا امراض میں مبتلا ہونے کا سب سے بڑا سبب ہے۔

۵۱: بَابُ مِنَ الْاِسْرَافِ اَنْ تَاكُلَ كُلَّ مَا اشْتَهَيْتَ

باب: ہر وہ چیز جس کو جی چاہے کھالینا اسراف میں داخل ہے

۳۳۵۲: حدثنا هشام بن عمار و سويد ابن سعيد و يحيى بن عثمان بن سعيد بن كثير بن دينار الحمصي قالوا: ثنا بقية بن الوليد ثنا يوسف بن ابي كثير عن نوح ابن ذكوان عن الحسن عن انس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ (ان من السرف ان تاكل كل ما اشتهيت).

۳۳۵۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بھی اسراف ہے کہ تم ہر وہ چیز کھاؤ جس کو (تمہارا) جی چاہے۔

خلاصۃ الباب ☆ سچ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے برا پیٹ کو بھرنا ہے۔ نیز جس چیز کی بھی نفس نے خواہش کی اُس کو دے دیا یہ اسراف ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ کھاؤ پیو اور فضول خرچی نہ کرو۔

۵۲: بَابُ النَّهْيِ عَنْ اِلْقَاءِ الطَّعَامِ

۳۳۵۳: حدثنا ابرهيم بن محمد بن يوسف الفريابي ثنا وساج بن عقبة بن وساج ثنا الوليد بن محمد الموقري ثنا الزهري عن عروة عن عائشة قالت دخل النبي ﷺ البيت فرأى كسرة ملقاة فاخذها فمسحها ثم اكلها و قال (يا عائشة ! اكرمي كريما فانها مانفرت عن قوم قط فعادت اليهم).

باب : کھانا پھینکنے سے ممانعت

۳۳۵۳: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبیؐ گھر تشریف لائے تو روٹی کا ایک ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے اُٹھا لیا اور صاف کر کے کھا لیا اور فرمایا: اے عائشہ! عزت والے (اللہ تعالیٰ کے رزق) کی عزت کر کیونکہ اللہ کا رزق جب کسی قوم سے پھر جائے تو واپس نہیں آتا۔

۵۳: بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْجُوْعِ

۳۳۵۴: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا اسحق بن منصور ثنا هريم عن ليث عن كعب عن ابي هريرة قال كان رسول الله ﷺ يقول اللهم اني اعوذبك من الجوع فانه بئس الضجيع و اعوذبك من الخيانة فانها بئست البطانة).

باب : بھوک سے پناہ مانگنا

۳۳۵۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں' بھوک سے کیونکہ بھوک بُری ساتھی ہے اور میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں' خیانت سے کیونکہ وہ بری اندرونی خصلت ہے۔''

۵۴: بَابُ تَرْكِ الْعَشَاءِ

۳۳۵۵: حدثنا محمد بن عبد الله الرقي ثنا ابرهيم بن عبد السلام بن عبد الله ابن باباه المخزومي ثنا عبد الله بن ميمون عن محمد بن المنكدر عن جابر ابن عبد الله قال قال رسول ﷺ (لا تدعوا العشاء ولو بكف من تمر فان تركه يهرم.)

باب : رات کا کھانا چھوڑ دینا

۳۳۵۵: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کا کھانا مت چھوڑو کیونکہ رات کا کھانا چھوڑنے سے آدمی (جلد) بوڑھا ہو جاتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس سے ثابت ہوا کہ دو پہر کو زیادہ کھا کر رات کو نہ کھانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہیں تھا سبحان اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی کتنی رعایت فرمائی۔

۵۵: بَابُ الضِّيَافَةِ

۳۳۵۶: حدثنا جبارة بن المغلس ثنا كثير بن سليم عن انس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ (الخير اسرع

باب : دعوت وضیافت

۳۳۵۶: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس گھر میں مہمان ہوں' اُس

الی الْبَیْتِ الَّذِیْ یُغْشٰی مِنَ الشَّفْرَةِ اِلٰی سَنَامِ الْبَعِیْرِ۔

میں خیر اس سے بھی تیزی سے آتی ہے۔

۳۳۵۷: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا الْمُحَارِبِیُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَهْشَلٍ عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ مُزَاحِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اَلْخَیْرُ اَسْرَعُ اِلَی الْبَیْتِ الَّذِیْ یُؤْکَلُ فِیْهِ مِنَ الشَّفْرَةِ اِلٰی سَنَامِ الْبَعِیْرِ)۔

۳۳۵۷: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس گھر میں کھانے کھائے جائیں (مہمان بکثرت آئیں) اُسکی طرف بھلائی، چھری کے اُونٹ کی کوہان کی طرف جانے سے بھی جلد پہنچتی ہے۔

۳۳۵۸: حَدَّثَنَا عَلِیُّ ابْنُ مَیْمُوْنِ الرَّقِّیُّ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِیِّ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اِنَّ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ یَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَیْفِهٖ اِلٰی بَابِ الدَّارِ)۔

۳۳۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی سنت ہے کہ مرد اپنے مہمان کے ساتھ گھر کے دروازہ تک آئے (رخصت کرتے وقت)۔

خلاصۃ الباب ☆ کوہان کا گوشت لذیذ ہوتا ہے لوگ اس کو جلدی کاٹ لیتے ہیں ان احادیث میں مہمانوں کو کھلانے کی فضیلت بیان فرمائی گئی نیز گھر والوں کے لئے باعث برکت ہے بلکہ برکت کو بہت تیزی کے ساتھ لانے والی چیز ہے۔

۵۶: بَابُ اِذَا رَاَی الضَّیْفُ مُنْکَرًا رَجَعَ

باب: اگر مہمان کوئی خلافِ شرع بات دیکھے تو واپس لوٹ جائے

۳۳۵۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِیِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ صَنَعْتُ طَعَامًا فَدَعَوْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَ فَرَاٰی فِی الْبَیْتِ تَصَاوِیْرَ فَرَجَعَ۔

۳۳۵۹: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں نے کھانا تیار کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی۔ آپ ﷺ تشریف لائے تو گھر میں تصاویر دیکھیں، اس لیے واپس ہو گئے۔

۳۳۶۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَزَرِیُّ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ جُمْهَانَ ثَنَا سَفِیْنَةُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَجُلًا اَضَافَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَصَنَعَ لَهٗ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لَوْ دَعَوْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَکَلَ مَعَنَا فَدَعَوْهُ فَجَاءَ فَوَضَعَ یَدَهٗ عَلٰی عِضَادَتَیِ الْبَابِ فَرَاٰی قِرَامًا فِیْ نَاحِیَةِ الْبَیْتِ فَرَجَعَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِیٍّ اِلْحَقْ فَقُلْ لَهٗ مَا رَجَعَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (اِنَّهٗ لَیْسَ لِیْ اَنْ

۳۳۶۰: حضرت سفینہ ابو عبد الرحمٰنؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے علیؓ بن ابی طالب کی ضیافت کی اور انکے لیے کھانا تیار کیا۔ فاطمہؓ فرمانے لگیں: کاش! ہم نبیؐ کو بلائیں اور آپؐ بھی کھانے میں ہمارے ساتھ شریک ہوں۔ لوگوں نے آپ کو بھی دعوت دی۔ آپؐ تشریف لائے اور دروازہ کی دونوں چوکھٹوں پر ہاتھ رکھا تو گھر کے کونے میں ایک منقش پردہ دیکھا، اس لیے واپس ہو گئے۔ سیّدہ فاطمہؓ نے علیؓ سے کہا: جائیے اور دریافت کیجئے کہ اے اللہ کے رسول!

اُدْخُلَ بَیْتًا مُزَوَّقًا ۔

آپ کیوں واپس ہو رہے ہیں؟ فرمایا: میرے شایان نہیں کہ آراستہ و منقش گھر میں جاؤں۔

خلاصۃ الباب ☆ ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس دعوت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی والے کام ہوں اس میں شریک ہونا جائز نہیں کیونکہ اس طرح ان پر رضامندی کا اظہار ہوتا ہے۔ سلف نے فرمایا ہے کہ اگر اس خلافِ شرع کام کے روکنے پر قادر ہو تو روک دے ورنہ واپس چلا جائے فقہاء کرام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر وہ لوگوں کا پیشوا ہو اور اس کو روک نہ سکتا ہو تو لوٹ آئے کیونکہ وہاں بیٹھنے میں دین اسلام کی توہین ہے۔ نیز دوسرے لوگوں کو خلافِ شرع کام کرنے پر جرأت ہوگی یہ اس وقت ہے کہ دعوت میں جانے سے پہلے ان باتوں کی خبر نہ ہو اور اگر پہلے سے معلوم ہو کہ وہاں خلافِ شرع کام ہو رہے ہیں یا ہوں گے تو دعوت قبول کرنا ضروری نہیں اور اگر لوگوں کا پیشوا نہ ہو تو کچھ قباحت نہیں شریک طعام ہونے میں۔ حدیث: ۳۳۶۰ ''ترام'': باریک پردے کو کہتے ہیں بعض فرماتے ہیں کہ سرخ اون کا تصویروں والا پردہ۔ ''مزوقا'': نقش و نگار والا گھر سونے چاندی کا کام جس گھر میں ہوا ہو۔ مطلب یہ ہے کہ پیغمبر کے لائق شان اتنی سی بھی دنیا کی زیب و زینت نہیں۔

۵۷: بَابُ الْجَمْعِ بَیْنَ السَّمْنِ وَاللَّحْمِ

باب: گھی اور گوشت ملا کر کھانا

۳۳۶۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَرْحَبِيُّ ثَنَا يُوْنُسُ ابْنُ اَبِيْ يَعْقُوْبَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ هُوَ عَلٰى مَائِدَتِهٖ فَاَوْسَعَ لَهٗ عَنْ صَدْرِ الْمَجْلِسِ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهٖ فَلَقِمَ لُقْمَةً ثُمَّ ثَنّٰى بِاُخْرٰى ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ لَاَجِدُ طَعْمَ دَسَمٍ مَا هُوَ بِدَسَمِ اللَّحْمِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّيْ خَرَجْتُ اِلَى السُّوْقِ اَطْلُبُ السَّمِيْنَ لِاَشْتَرِيَهٗ فَوَجَدْتُهٗ غَالِيًا فَاشْتَرَيْتُ بِدِرْهَمٍ مِنَ الْمَهْزُوْلِ وَ حَمَلْتُ عَلَيْهِ بِدِرْهَمٍ سَمْنًا فَاَرَدْتُ اَنْ يَتَرَدَّدَ عِيَالِيْ عَظْمًا عَظْمًا فَقَالَ عُمَرُ مَا اجْتَمَعَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ اِلَّا اَكَلَ اَحَدَهُمَا وَ تَصَدَّقَ بِالْاٰخَرِ ۔

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ خُذْ يَا اَمِيْرَ

۳۳۶۱: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ عمرؓ انکے پاس تشریف لائے۔ یہ دسترخوان پر تھے۔ انہوں نے اپنے والد کو صدرِ مجلس میں جگہ دی۔ عمرؓ نے بسم اللہ کہہ کر ہاتھ بڑھایا اور ایک نوالہ لیا پھر دوسرا نوالہ لیا تو فرمانے لگے: مجھے چکنائی کا ذائقہ معلوم ہو رہا ہے۔ یہ چکنائی گوشت کی نہیں ہے؟ عبداللہ بن عمرؓ نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میں بازار موٹے جانور کا گوشت لینے گیا تو معلوم ہوا کہ گراں ہے اسلئے میں نے ایک درم میں کمزور جانور کا گوشت خریدا اور ایک درم کا گھی اس میں ڈال دیا۔ میرا خیال یہ تھا کہ گھر والوں کو ایک ایک ہڈی تو آجائے۔ اس پر عمرؓ نے فرمایا: گھی اور گوشت جب بھی رسول اللہؐ کے پاس جمع ہوئے تو آپؐ نے ان میں سے ایک چیز کھالی اور دوسری صدقہ کردی۔ عبداللہ بن

الْمُؤْمِنِيْنَ! (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ) فَلَنْ يَجْتَمِعَا عِنْدِيْ اِلَّا فَعَلْتُ ذٰلِكَ قَالَ مَا كُنْتُ لِاَفْعَلَ.

عمرؓ نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اب تو لے لیجئے۔ آئندہ جب بھی میرے یہ دو چیزیں جمع ہوئیں تو میں ایسا ہی کروں گا۔ عمرؓ نے فرمایا: میں یہ کھانے کا نہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شان یہ تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کرتے تھے اور ویسی ہی سادہ زندگی تھی پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما کی معاشرت بھی ویسی ہی سادہ اور کامل متبع خلفاء راشدین تھے۔

۵۸: بَابُ مَنْ طَبَخَ فَلْيُكْثِرْ مَاءَهُ

باب: جب گوشت پکائیں تو شوربہ زیادہ رکھیں

۳۳۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (اِذَا عَمِلْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا وَ اغْتَرِفْ لِجِيْرَانِكَ مِنْهَا).

۳۳۶۲: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کھانا تیار کرو تو شوربا زیادہ رکھو اور اپنے پڑوسیوں کو بھی کچھ نہ کچھ دے دو۔

۵۹: بَابُ اَكْلِ الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ

باب: لہسن' پیاز اور گندنا کھانا

۳۳۶۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ خَطِيْبًا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَاْكُلُوْنَ شَجَرَتَيْنِ لَا اُرَاهُمَا اِلَّا خَبِيْثَتَيْنِ هٰذَا الثُّوْمُ وَ هٰذَا الْبَصَلُ وَ لَقَدْ كُنْتُ اَرَى الرَّجُلَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُوْجَدُ رِيْحُهُ مِنْهُ فَيُؤْخَذُ بِيَدِهِ حَتّٰى يُخْرَجَ بِهِ اِلَى الْبَقِيْعِ فَمَنْ كَانَ آكِلَهُمَا لَا بُدَّ فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا.

۳۳۶۳: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے روز خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے تو اللہ (عزوجل) کی حمد و ثناء کے بعد ارشاد فرمایا: لوگو! تم دو درختوں کو کھاتے ہو اور میں تو ان کو بُرا ہی سمجھتا ہوں۔ ایک لہسن اور دوسرا پیاز اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اگر کسی شخص کے مُنہ سے ان کی بو آتی تو اُس کا ہاتھ پکڑ کر بقیع کی طرف نکال دیا جاتا۔ لہٰذا جو انہیں کھانا چاہے تو وہ پکا کر ان کی بوختم کرے۔

۳۳۶۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُمِّ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فِيْهِ مِنْ بَعْضِ الْبُقُوْلِ فَلَمْ يَاْكُلْ وَ قَالَ (اِنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ

۳۳۶۴: حضرت ام ایوب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا۔ اس میں کچھ سبزیاں (لہسن' پیاز وغیرہ) ڈالی تھیں' اس لیے نبی ﷺ نے وہ کھانا تناول نہ کیا اور فرمایا: مجھے اپنے ساتھی

أذىً صاحِبِيْ.

(فرشتے) کو ایذاء پہنچانا پسند نہیں۔

۳۳۶۵: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَنْبَانَا اَبُوْ شُرَيْحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نِمْرَانَ الْحَجْرِيِّ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ نَفَرًا اَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَوَجَدَ مِنْهُمْ رِيحَ الْكُرَّاثِ فَقَالَ (اَلَمْ اَكُنْ نَهَيْتُكُمْ عَنْ اَكْلِ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ الْاِنْسَانُ.)

۳۳۶۵: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کو ان سے گندنے کی بُو محسوس ہوئی تو فرمایا: میں نے تمہیں یہ درخت کھانے سے منع نہ کیا تھا؟ فرشتوں کو بھی اُس چیز سے ایذاء پہنچتی ہے جس سے انسان کو ایذاء پہنچتی ہے۔

۳۳۶۶: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ نُعَيْمٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ دُخَيْنِ الْحَجْرِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ (لَا تَاْكُلُوا الْبَصَلَ ثُمَّ قَلاَ كَلِمَةً خَفِيَّةً (النِّيْءَ).

۳۳۶۶: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے ارشاد فرمایا: پیاز مت کھاؤ پھر آہستہ سے فرمایا: کچی (یعنی پکا کر کھا سکتے ہو)۔

خلاصۃ الباب ☆ کچا پیاز اور لہسن بد بودار ہوتا ہے اس لئے اس سے پرہیز کا حکم فرمایا تا کہ مسجد میں دوسروں کو تکلیف نہ ہو لیکن اگر پکا لیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

۶۰: بَابُ اَكْلِ الْجُبْنِ وَالسَّمَنِ

باب: دہی اور گھی کا استعمال

۳۳۶۷: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسَى السُّدِّيُّ ثَنَا سَيْفُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ السَّمَنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ قَالَ (الْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَ مَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ).

۳۳۶۷: حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھی، دہی اور گورخر کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حلال وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال فرما دیا اور حرام وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام فرما دیا اور جس چیز کے بارے میں سکوت فرمایا وہ معاف ہے۔ (اُس کے استعمال پر کوئی مواخذہ نہیں)۔

۶۱: بَابُ اَكْلِ الثِّمَارِ

باب: پھل کھانے کا بیان

۳۳۶۸: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ الْحِمْصِيُّ ثَنَا اَبِيْ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عِرْقٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ

۳۳۶۸: حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ کو طائف کے انگور تحفۃً بھیجے گئے۔ آپؐ نے مجھے بلا کر فرمایا: یہ خوشہ لے لو اور اپنی والدہ کو پہنچا دو۔ میں نے

أُهْدِیَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عنبٌ من الطَّائِفِ فَدَعَانِیْ فَقَالَ (خُذْ هٰذَا الْعُنْقُوْدِ إِیَّاهَا فَلَمَّا کان بعد لَیَالٍ قَالَ لِیْ (ما فَعَلَ الْعُنْقُوْدُ هَلْ اَبْلَغْتَهُ اُمَّکَ) قُلْتُ لا قال فَسَمَّانِیْ غُدَر.

والدہ کو پہنچانے سے قبل خود ہی کھا لیا۔ کچھ راتوں کے بعد آپؐ نے پوچھا: خوشہ کا کیا ہوا؟ تم نے اپنی والدہ کو پہنچا دیا؟ میں نے عرض کیا: نہیں! آپؐ نے (زیرِ لب مسکراتے ہوئے) مجھے دغاباز کا نام دیا۔

۳۳۶۹: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مُحَمَّدِ الطَّلْحِیُّ ثنا نُقَیْبُ بْنُ حَاجِبٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ الزُّبَیْرِیِّ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ وَ بِیَدِهٖ سفرجلۃ فقال (دُوْنَکَهَا یَا طَلْحَةُ فَاِنَّهَا تَجُمُّ الْفُؤَادَ).

۳۳۶۹: حضرت طلحہؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں بہی[1] تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طلحہ! یہ لے لو کیونکہ یہ دل کو راحت بخشتی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ بہی اور سیب مقوی قلب' مسکن عطش اور مشتہی ہے۔ یہ حدیث سنداً متکلم فیہ ہے۔

۶۲: بَابُ النَّهْیِ عَنِ الْاَکْلِ مُنْبَطِحًا

باب: اوندھے ہو کر کھانا منع ہے

۳۳۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا کَثِیْرُ ابْنُ هِشَامٍ ثنا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قال نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَاکُلَ الرَّجُلُ وَ هُوَ مُنْبَطِحٌ عَلٰی وَجْهِهٖ.

۳۳۷۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوندھے مُنہ ہو کر کھانے سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ متکبرین کی علامت ہے اور قرآن پاک میں ہے کہ جہنمیوں کو اوندھے منہ دوزخ میں گرایا جائے اس لئے کہ اوندھے منہ ہونے سے منع کیا ہے۔

---

[1] بہی: سیب کی قسم کا ایک پھل ہے جو کشمیر اور کابل کے علاقوں میں پایا جاتا ہے اور صحت و توانائی کے لحاظ سے سیب کے بہت مشابہ ہے۔ (ابو معاذ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْاَشْرِبَةِ

مشروبات کا بیان

١: بَابُ الْخَمْرُ مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ

باب: خمر ہر بُرائی کی کنجی ہے

٣٣٧١: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ ثَنَا ابْنُ عَدِيّ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ ابْرٰهِيْمَ بْنُ سَعِيْدِ الْجَوْهَرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ جَمِيْعًا عَنْ رَاشِدِ اَبِىْ مُحَمَّدِ الْحِمَّانِيِّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ اَوْصَانِىْ خَلِيْلِىْ ﷺ " لَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ.

٣٣٧١: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی کہ شراب نوشی مت کرنا کیونکہ یہ ہر برائی کی کنجی ہے۔

٣٣٧٢: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مُنِيْرُ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ نُسَيٍّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ خَبَّابَ بْنَ الْاَرَتِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اِيَّاكَ وَالْخَمْرُ فَاِنَّ خَطِيْئَتَهَا تَفْرَعُ الْخَطَايَا كَمَا اَنَّ شَجَرَتَهَا تَفْرَعُ الشَّجَرَ.

٣٣٧٢: حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خمر سے بچو اس لیے کہ اس کا گناہ باقی گناہوں کو گھیر لیتا ہے جیسے اس کا درخت دوسرے درختوں پر پھیل جاتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اشربہ شراب کی جمع ہے اور شرب اسم ہے۔ مصدر تو شرب ہے یعنی شین کی زبر' زیر اور پیش کے ساتھ اسم مصدر ہے۔ شراب لغت عرب میں ہر اس رقیق سیال چیز کو کہتے ہیں جو پی جا سکے حرام ہو یا حلال جیسے پانی' رس' چوس' شربت عرق وغیرہ اصطلاح شریعت میں شراب وہ حرام مشروب ہے جو نشہ لائے اور مست و بے ہوش کر دے۔ شراب پینے سے عقل میں فتور آ جاتا ہے۔ عقل کی وجہ سے تو آدمی گناہوں اور منکرات سے بچتا ہے جب عقل ہی نہ ہو گی تو خوف ذرا بھی نہ ہو گا تو ہر قسم کے گناہ' زنا' بے ہودہ بکواس'
قتل و فساد کا مرتکب ہو گا سچ فرمایا ہے کہ شراب ہر گناہ کی کنجی ہے۔

۲: بَابُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ

باب: جو دُنیا میں شراب پئے گا وہ آخرت میں شراب سے محروم رہے گا

۳۳۷۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا اَنْ يَتُوْبَ."

۳۳۷۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دُنیا میں شراب پئے گا وہ آخرت میں شراب نہ پی سکے گا' اِلَّا یہ کہ توبہ کر لے۔

۳۳۷۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي زَيْدُ ابْنُ وَاقِدٍ اَنَّ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: " مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ.

۳۳۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دُنیا میں شراب پئے وہ آخرت میں نہ پی سکے گا۔

۳: بَابُ مُدْمِنِ الْخَمْرِ

باب: شراب کا رسیا

۳۳۷۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ابْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: " مُدْمِنَ الْخَمْرِ كَعَابِدِ وَثَنٍ."

۳۳۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شراب کا رسیا (عادی) بت پرست کی مانند ہے۔

۳۳۷۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُتْبَةَ حَدَّثَنِي يُوْنُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ خَمْرٍ.

۳۳۷۶: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شراب کا رسیا جنت میں نہ جا سکے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ خطابی نے فرمایا ہے کہ مدین الخمر وہ ہے جو شراب بنا تا اور نچوڑتا ہے۔ نہایہ میں ہے کہ مدین وہ ہے جو شراب کا عادی ہو اس حدیث میں شدید وعید ہے شراب کو بت پرست سے تشبیہ اس لئے دی گئی کہ دونوں خواہش نفسانی کے پیروکار ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن مجید میں بت پرست اور شراب پینے والوں کا اکٹھا ذکر فرمایا۔ ارشاد خداوندی ہے:

﴿انما الخمر والميسر والانصاب والازلام رجس من العمل الشيطن فاجتنبوه لعلكم تفلحون﴾.

۴: بَابُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ

باب: شراب نوشی کرنے والے کی کوئی نماز قبول نہیں

۳۳۷۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ وَ سَكِرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا وَ اِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اِنْ عَادَ فَشَرِبَ فَسَكِرَ : لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ : وَ اِنْ عَادَ فَشَرِبَ فَسَكِرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ : فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اِنْ عَادَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ رَدْغَةِ الْخَبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ " قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَا رَدْغَةُ الْخَبَالِ ؟ قَالَ " عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ."

۳۳۷۷: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شراب پیے اور نشہ میں مست ہو جائے اُس کی نماز چالیس روز تک قبول نہ ہو گی اور اگر وہ اس دوران مر گیا تو دوزخ میں جائے گا اور اگر اس نے توبہ کی تو قبول فرمالے گا اور اگر اُس نے دوبارہ شراب پی اور نشہ میں مست ہو گیا تو چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہ ہو گی اور اگر اسی دوران مر گیا تو دوزخ میں جائے گا اور اگر توبہ کر لی تو اللہ اسکی توبہ قبول فرمائیں گے پھر اگر سہ بارہ اُس نے شراب پی لی تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے "رَدْغَةُ الْخَبَالِ" ضرور پلائیں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! "رَدْغَةُ الْخَبَالِ" کیا چیز ہے؟ فرمایا: دوزخیوں کا خون اور پیپ۔

خلاصۃ الباب ☆ شراب پینے سے نماز قبول نہیں ہوتی اس سے مراد یہ ہے کہ اس کو نماز پر ثواب نہیں ملے گا اگر چہ فرض ادا ہو جائے گا۔ تمام عبادات میں صرف نماز کا ذکر کیا ہے اس لئے مقصد یہ ہے کہ اگر نماز قبول نہیں تو دوسری عبادات تو بطریق اولیٰ قبول نہیں ہوں گی۔ "اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا" سے متبادر الی الفہم صبح کی نماز ہے یعنی شراب پینے کی وجہ سے چالیس دن تک فجر کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی کیونکہ فجر کی نماز تمام نمازوں سے افضل ہے۔ یہ بھی احتمال ہے کہ "صَبَاحًا" سے مراد دن ہیں یعنی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی۔ (لمعات)

۵: بَابُ مَا يَكُوْنُ مِنْهُ الْخَمْرُ

باب: شراب کس کس چیز سے بنتی ہے؟

۳۳۷۸: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَمَامِيُّ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اَبُوْ كَثِيْرٍ السُّحَيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ

۳۳۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خمر ان دو درختوں سے بنتی ہے: (۱) کھجور اور

والْعنبة ."

(۲) انگور۔

۳۳۷۹: حدثنا محمد بن رمح انبانا اللیث بن سعد عن یزید بن ابی حبیب ان خالد بن کثیر الھمدانی حدثہ ان السری بن اسماعیل حدثہ ان الشعبی حدثہ انہ سمع النعمان بن بشیر یقول قال رسول اللہ ﷺ ان من الحنطة خمرا و من الشعیر خمرا و من الزبیب خمرا و من التمر خمرا و من العسل خمرا.

۳۳۷۹: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: گندم سے بھی شراب بنتی ہے اور جَو سے بھی (شراب بنتی ہے) اور کشمش' چھوارہ اور شہد سے بھی شراب بنتی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ائمہ ثلاثہؒ اور اصحاب ظاہر کے نزدیک خمر ہر مسکر (نشہ اور) چیز کا نام ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کل مسکر خمر و کل خمر حرام ہر نشہ آور شراب چیز ہے اور ہر شراب حرام ہے۔ اصول اشربہ چار چیزیں ہیں (۱) ثمار یعنی پھل۔ جیسے انگور' کھجور' منقیٰ یعنی خشک انگور۔ (۲) حبوب جیسے گیہوں' جَو' جوار۔ (۳) شیریں چیزیں جیسے شکر' شہد' گڑ وغیرہ۔ (۴) البان جیسے اونٹ' گھوڑی کا دودھ۔ سوانگور سے پانچ چھ شرابیں بنتی ہیں یعنی خمر' باذاق' منصف' مثلث' پختہ اور منقیٰ سے دو شرابیں بنتی ہیں النقیع اور نبیذ اور کھجور سے تین شرابیں بنتی ہیں۔ سکر فضیح' نبیذ' حبوب (اناج) فواکہ اور شہد وغیرہ سے شراب بنتی ہیں گو اس کے نام متورد ہیں۔ خلاصہ یہ کہ شرابیں متعدد چیزوں سے بنتی ہیں تفصیل فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے۔

۶ : بَابُ لُعِنَتِ الْخَمْرُ عَلٰى عَشْرَةِ اَوْجُهٍ

باب: شراب میں دس جہت سے لعنت ہے

۳۳۸۰: حدثنا علی بن محمد و محمد بن اسماعیل قالا ثنا وکیع ثنا عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز عن عبد الرحمن بن عبد اللہ الغافقی و ابی طعمة مولاھم."

انھما سمعا ابن عمر یقول قال رسول اللہ ﷺ لعنت الخمر علی عشرة اوجه بعینھا و عاصرھا و معتصرھا و بائعھا و مبتاعھا و حاملھا و المحمولة الیه و آکل ثمنھا و شاربھا و ساقیھا."

۳۳۸۰: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شراب میں دس جہت سے لعنت ہے۔ ایک تو خود شراب پر لعنت ہے اور شراب نچوڑنے والے اور نچڑوانے والے' فروخت کرنے والے' خریدنے والے' اٹھانے والے اور جس کی خاطر اٹھائی جائے اور اس کا ثمن کھانے والے اور پینے والے' پلانے والے سب پر لعنت ہے۔

۳۳۸۱: حدثنا محمد بن سعید بن یزید ابن ابرھیم التستری ثنا ابو عاصم عن شبیب سمعت انس بن

۳۳۸۱: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی وجہ سے دس آدمیوں پر لعنت

مالِکٍ (اَوْ حَدَّثَنِیْ اَنَسٌ) قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْخَمْرِ عَشْرَةً عَاصِرَهَا وَ مُعْتَصِرَهَا وَالْمَعْصُوْرَةَ لَهٗ وَ حَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ لَهٗ وَ بَائِعَهَا وَ الْمَبْیُوْعَةَ لَهٗ وَ سَاقِیَهَا وَالْمُسْتَقَاةَ لَهٗ حَتّٰی عَدَّ عَشَرَةً مِنْ هٰذَا الضَّرْبِ."

فرمائی: شراب نچوڑنے والا' نچڑوانے والا اور جس کے لیے نچوڑی جائے اور اٹھا کر لے جانے والا اور جس کے لیے اٹھائی جائے اور فروخت کرنے والا اور جس کے لیے فروخت کی جائے اور پلانے والے اور جس کے لیے پلائی جائے۔ اسی قسم کے دس افراد شمار کیے۔

خلاصۃ الباب ☆ اللہ تعالیٰ کی پناہ' بعض چیزیں اتنی منحوس ہوتی ہیں کہ ایک چیز کی وجہ سے کئی لوگ گناہ گار ہو جاتے ہیں صرف پینے والا ہی گناہ گار نہیں بلکہ بیچنے والا بھی گناہ گار ہے کچھ لوگ بیچنا جائز سمجھتے ہیں حالانکہ یہ سخت گناہ ہے بلکہ صرف اٹھا کر لے جانے والا بھی۔ لیکن اگر ایک ہی شخص نچوڑنے والا بھی ہو اور اٹھانے والا بھی اور فروخت کرنے والا بھی تو اس پر تینوں جہت سے لعنت ہوگی۔

۷: بَابُ التِّجَارَةِ فِی الْخَمْرِ

باب: شراب کی تجارت

۳۳۸۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ: قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْاٰیَاتُ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِی الرِّبَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِی الْخَمْرِ.

۳۳۸۲: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب سورۂ بقرہ کی آخری آیاتِ رباء (سود) کے متعلق نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی خرید و فروخت کی حرمت بیان فرمائی۔

۳۳۸۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ: عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ بَلَغَ عُمَرَ اَنَّ سَمُرَةَ بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ سَمُرَةَ اَلَمْ یَعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَیْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا."

۳۳۸۳: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ سمرہ نے شراب فروخت کی ہے تو فرمایا: اللہ تعالیٰ سمرہ کو تباہ و برباد کرے۔ کیا اُسے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت فرمائے کیونکہ ان پر چربی حرام کی گئی تو انہوں نے پگھلا کر فروخت کرنا شروع کر دی۔

خلاصۃ الباب ☆ معلوم ہوا کہ جس چیز کا استعمال ناجائز ہے' اُس کی خرید و فروخت بھی ناجائز ہے۔ مزید تفصیل مقصود ہو تو فقہ کی کتب میں ملاحظہ کی جائے۔

۸: بَابُ الْخَمْرِ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا

باب: لوگ شراب کے نام بدلیں گے (اور پھر اس کو حلال سمجھ کر استعمال کریں گے)

۳۳۸۴: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوْسِ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَذْهَبُ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامُ : حَتّٰى تَشْرَبَ فِيْهَا طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِيْ الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا.

۳۳۸۴: حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات اور دن ختم نہ ہوں گے (قیامت نہ آئے گی) یہاں تک کہ میری اُمت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے لیکن وہ اس کا نام بدل دیں گے۔

۳۳۸۵: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَبِي السَّرِيِّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ثَنَا سَعْدُ بْنُ اَوْسٍ الْعَبْسِيُّ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ السِّمْطِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ : قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَشْرَبُ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِي الْخَمْرَ بِاسْمٍ يُسَمُّوْنَهَا اِيَّاهُ."

۳۳۸۵: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کے کچھ لوگ شراب کا نام بدل کر اُسے پیا کریں گے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ اپنی طرف سے نام رکھ لینے سے یا نام بدل لینے سے کوئی حرام شے حلال اور جائز نہیں ہو جاتی۔

۹ : بَابُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

باب: ہر نشہ آور چیز حرام ہے

۳۳۸۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ تَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ : قَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ : فَهُوَ حَرَامٌ.

۳۳۸۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔

۳۳۸۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الذِّمَارِيُّ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

۳۳۸۷ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

۳۳۸۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ

۳۳۸۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے

اخبرنا ابنُ جریجٍ عَنْ اَیُّوب بنِ ھَانِیٍٔ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : ' کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ."

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

قَال ابْنُ مَاجَۃَ ھٰذا حَدِیْثُ المِھضرِیِّیْنَ

ابن ماجہؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مصروالوں کی ہے۔

۳۳۸۹: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَیْمُوْنِ الرَّقِّیُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ حَیَّانَ عَنْ سُلَیمان بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ الزِّبْرِقَانِ عَنْ یَعْلٰی بْنِ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ سَمِعْتُ مُعَاوِیَۃَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ عَلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ وَ ھٰذَا حَدِیْثُ الرَّقِّیِّیْنَ.

۳۳۸۹: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: ہر نشہ آور چیز ہر مؤمن پر حرام ہے اور یہ حدیث رقہ (بغداد کے قریب ایک شہر) والوں کی ہے۔

۳۳۹۰: حَدَّثَنَا سَھْلٌ ثَنَا یَزِیْدُ ابْنُ ھَارُوْنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَۃَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَ کُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ.

۳۳۹۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے۔

۳۳۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ.

۳۳۹۱: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ احادیث ائمہ ثلاثہ کا مستدل ہے وہ فرماتے ہیں کہ خمر ہر مسکر (نشہ آور) کا نام ہے۔ ان ائمہ کرام کی عقلی دلیل یہ ہے کہ خمر' مخامرۃ العقول سے مشتق ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: الخمر ما خامر العقل (بخاری) یہ چونکہ انسان کی عقل کو ڈھانپ دیتی ہے اور اس کے فہم وشعور کی قوتوں کو خلط وقبض کر دیتی ہے اس لئے اس کو خمر کہتے ہیں اور یہ بات ہر مسکر (نشہ آور) چیز میں پائی جاتی ہے معلوم ہوا کہ خمر صرف انگور کے ساتھ خاص نہیں بلکہ جو' کھجور' شہد' گیہوں' جو سے بنے اور نشہ آور ہو وہ خمر ہے۔ حنفیہ کے نزدیک خمر انگور کا وہ آب خام (کچا) ہے جو جوش کھا کر تندی لائے اور اشتداد پکڑ جائے اور جھاگ پھینکنے لگے۔ جوش سے مراد کامل جوش ہے اس طرح کہ نیچے کا پانی اوپر اور اوپر کا پانی نیچے ہو جائے۔ اشتداد سے مراد جوش کی کثرت ہے جس سے مست کر دینے کی قوت حاصل ہو جائے یہی اہل لغت و لسان اور اہل علم وفقہاء کے یہاں معروف ہے۔ حدیث باب کے متعلق احناف فرماتے ہیں کہ خمر تو درحقیقت انگوری شراب ہی کو کہتے ہیں لیکن کبھی غیر خمر کو بھی بطریق مجاز خمر کہہ دیتے ہیں اگر مجاز پر محمول نہ کیا جائے تو لازم آئے گا کہ بھنگ اور تاڑی وغیرہ بھی خمر ہو کیونکہ مسکر (نشہ آور) کے افراد میں یہ بھی داخل ہیں حالانکہ اس کا کوئی قائل نہیں۔ صاحب ہدایہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں امام جرح وتعدیل حضرت یحییٰ بن معین نے طعن کیا یہ علامہ عینی نے بھی نقل کی ہے بلکہ صاحب عنایہ نے تو یحییٰ بن معین سے تو یہاں تک نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین حدیثیں ثابت نہیں ان میں سے

ایک حدیث مذکور: ((کُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ)) اس کے علاوہ محدث خوارزمی جو حدیث کے سلسلہ میں مہارت کاملہ اور اطلاع واسع و تام رکھتے ہیں انہوں نے اپنے مسند ص ۶۳ ج ا خطیب بغدادی کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ سید الحفاظ یحییٰ بن معین نے فرمایا تین احادیث کی صحت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ان میں سے ایک ((کُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ)) ہے اس بارے میں امام احمد اور یحییٰ بن معین کا مکالمہ منقول ہے۔ امام احمد بن معین کا جواب سن کر خاموش ہو گئے۔ اور شیخ ابن معین امام و حافظ اور متقی کامل تھے یہاں تک کہ امام احمد فرماتے ہیں کہ جس حدیث کو یحییٰ بن معین نہ جانیں وہ حدیث ہی نہیں اور بشرط تسلیم اصح یہ ہے کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما پر موقوف ہے۔

۱۰ : بَابُ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ

باب: جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اُس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے

۳۳۹۲: حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثنا اَبُوْ يَحْيٰى ثنا اَبُوْيَحْيٰى ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُوْرٍ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ حرامٌ و مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حرامٌ.

۳۳۹۲: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اُس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

۳۳۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْم ثنا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنِىْ دَاوٗدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ " مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ.

۳۳۹۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اُس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

۳۳۹۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْم ثنا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ.

۳۳۹۴: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اُس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں عصیر عنب یعنی انگور کا وہ رس جس کو اتنا پکایا جائے کہ وہ دو تہائی جل جائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے جس کو مثلث عینی کہتے ہیں' کا حکم بیان ہوا ہے کہ یہ حرام ہے یہی مذہب ہے امام محمد اور ائمہ ثلاثہ کا۔ لیکن امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک مثلث عینی حلال اور مباح ہے۔ شیخین کا استدلال بھی چند احادیث سے ہے: (۱) حدیث علیؓ جس کی تخریج عقیلی نے کتاب العضفاء میں ترجمۂ محمد بن الفرات کوفی کے تحت کی ہے۔ (۲) حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما جس کی تخریج امام نسائی' بزار' طبرانی' ابونعیم اور دار قطنی نے کی ہے الفاظ یہ ہیں: حرمت الخمر بعینها قلیلها و کثیرها والسكر من كل شراب یعنی خمر بذاتِ خود قلیل و کثیر حرام ہے اور نشہ ہر شراب میں سے ہے۔

حدیثِ مذکور سے وجہ استدلال یہ ہے کہ اس میں عین خمر کو حرم کہا ہے جس کا مقتضی یہ ہے کہ اس کی قلیل وکثیر مقدار دونوں حرام ہیں اور خمر کے علاوہ دیگر شرابوں میں خاص طور سے نشہ کو حرام کیا ہے کیونکہ ، السکر میں واؤ عاطفہ ہے اور عطف مقتضی مغایرت ہے۔ اگر دیگر شرابوں میں بھی عین حرام ہو تو عطف رائیگاں ہو جائے گا۔ معلوم ہوا کہ خمر بذاتہٖ حرام ہے قلیل ہو یا کثیر اور دیگر شرابوں میں وہ مقدار حرام ہے جو نشہ آور ہو۔ شیخین کے مستدلات میں اور بھی متعدد احادیث ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ خمر کے سوا دیگر شرابوں کی وہی مقدار حرام ہے جو مسکر (نشہ آور) ہو۔ ان احادیث میں سے حدیث محمود بن بلید انصاری۔ اس کی امام مالک نے موطا میں کی ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملک شام تشریف لائے تو اہل شام نے ارضی وبا اور آب وہوا کے ثقل کی شکایت کی اور کہا کہ شراب کے علاوہ کوئی چیز ہمارے لئے مصلح نہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا شہد پیو' انہوں نے کہا شہد بھی ہمارا مصلح نہیں ہے؟ اسیر اہل شام میں سے ایک شخص نے کہا ہم تمہارے لئے اس انگوری شراب سے ایک ایسی چیز بنا دیں جو سکر نہ ہو فرمایا ضرور بناؤ' انہوں نے اس کو اتنا پکایا کہ دو تہائی حصہ جل گیا اور ایک تہائی حصہ باقی رہ گیا اور اس کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؓ نے اس میں اپنی انگلی ڈال کر اٹھائی تو وہ انگلی پر کھینچی چلی آئی۔ آپ نے فرمایا یہ تو طلاء شتر ہے پس آپ نے اس کے پینے کا حکم فرمایا۔ اس پر حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا! آپ نے تو شراب حلال کر دی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہرگز نہیں' بخدا اے اللہ میں ان کے لئے اس چیز کو حلال نہیں کرتا جس کو تو نے ان پر حرام کیا ہے اور ان پر اس چیز کو حرام نہیں کرتا جس کو تو نے ان کے لئے حلال کیا ہے۔ اس کے علاوہ کتب حدیث میں متعدد آثار واخبار مروی ہیں جن کی تفصیل امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں بیان کی ہے۔ پس یہ تو نہیں ہوسکتا کہ آنکھیں بند کر کے تمام احادیث حلت کو ترک کر دیا جائے بلکہ تمام احادیث میں تطبیق دی جائے گی اور وہ یوں کہ جن روایات میں حرمت وارد ہے وہ اس مقدار پر محمول ہیں جو نشہ آور ہو یعنی اتنی مقدار پینا حلال نہیں جس سے نشہ آ جائے اور مست ہو جائے۔ حدیث اشربا ولاتسکرا۔ جو طحاوی میں موجود ہے۔ اس کا تاویل وتطبیق کا بین ثبوت ہے۔ دوسرے یہ کہ احادیث حرمت منسوخ ہیں۔ جس پر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول **شهدنا التحريم وشهدنا التحليل دغبتم** یعنی ہم حرمت کے وقت حاضر تھے اور حلت کے وقت بھی حاضر تھے اور اے مخاطبین تم لوگ غائب تھے۔ شاہد عدل ہے۔ (واللہ اعلم)

تنبیہ ☆ یہ یاد رہنا چاہئے کہ امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ گو مثلث عینی کی حلت کے قائل ہیں لیکن اول تو ان کے یہاں شرط یہ ہے کہ پینا بطریق لہو ولعب نہ ہو بلکہ ہضم طعام دوا۔ حق تعالیٰ کی اطاعت پر قوت حاصل کرنا مقصود ہو ورنہ بالاتفاق حرام ہے۔ دوم یہ کہ فقہاء نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ فتویٰ امام محمد کے قول پر ہے علی الاطلاق حرام ہے خواہ کسی نوع سے ہو نیز قلیل ہو یا کثیر۔ امام ابو یوسف سے امالی میں روایت ہے کہ اگر مستی کیلئے مثلث پئے تو قلیل اور کثیر سب حرام ہے وہاں بیٹھنا اور اس طرف چلنا بھی حرام ہے۔

۱۱: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَلِيطَيْنِ

باب: دو چیزیں (کھجور اور انگور) اکٹھے بھگو کر شربت بنانے کی ممانعت

۳۳۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ جَمِيْعًا وَ نَهٰى اَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا.

قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ ابْنُ رَبَاحٍ الْمَكِّيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

۳۳۹۵: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوارے اور کشمش ملا کر بھگونے سے منع فرمایا اور تر کھجور اور چھوارہ ملا کر بھگونے سے بھی منع فرمایا۔

۳۳۹۶: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَمَانِيُّ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَنْبِذُوا التَّمْرَ وَالْبُسْرَ جَمِيْعًا وَانْبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى حِدَتِهٖ.

۳۳۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھوارہ اور تر کھجور ملا کر مت بھگوؤ البتہ ہر ایک کو الگ الگ بھگو سکتے ہو۔

۳۳۹۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَجْمَعُوْا بَيْنَ الرُّطَبِ وَالزَّهْوِ وَلَا بَيْنَ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَانْبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى حِدَتِهٖ.

۳۳۹۷: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: کچی اور پکی کھجور مت ملاؤ اور کشمش اور چھوارہ مت ملاؤ۔ ہر ایک کو الگ الگ بھگو سکتے ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ خلیطین وہ شربت ہے جو چھوارے اور منقی کو ملا کر کسی برتن میں تر کر کے دونوں کا پانی قدرے جوش دے کر نکالا گیا ہو۔ یہ بھی امام مالک' امام محمد' اسحاق اور اکثر شافعیہ کے نزدیک حرام ہے۔ احادیث باب ان کی دلیل ہیں۔ صاحب ہدایہ فرماتے ہیں کہ یہ اپنی قحط سالی پر محمول ہے تا کہ دو نعمتوں کا اجتماع نہ ہو جبکہ اس کا پڑوسی ضرورت مند ہو اور شیخین کے نزدیک خلیطین مباح ہے ان کے پاس بھی احادیث ہیں اور اباحت خوشحالی پر محمول ہے یہ توجیہ حضرت ابراہیم نخعی سے مروی ہے۔ جس کو امام محمد نے کتاب الاثار میں روایت کیا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے یعنی فلیط تمر و زبیب کی نبیذ میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ کراہت ابتدا میں تنگی معیشت کی وجہ سے تھی جیسے چھوارے ملا کر گوشت اور گھی سے ممانعت تھی پھر جب اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو فراخی دے دی تو اب کوئی مضائقہ نہیں۔ اس طرح ابن عدی نے الکامل میں حضرت ام سلیم وابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ دونوں خلیطین کو پیتے تھے۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔ تو ابوطلحہ نے جواب دیا کہ منع قحط سالی کی وجہ سے تھا جس طرح دو کھجوروں کو ملا کر کھانے سے منع کیا ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ جمہور اصحاب اس طرف گئے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دو پھلوں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع کیا اس میں حکمت یہ ہے کہ جب دو مختلف طرح کے پھل ایک ساتھ بھگوئے جائیں گے تو ایک پر پانی جلد اثر کرے گا اور دوسرے پر دیر سے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ جو پھل پانی سے جلد تغیر کو قبول کرے گا اس میں نشہ پیدا ہو جائے گا اور اس کا اثر دوسرے تک بھی پہنچے گا اس طرح جو نبیذ تیار ہوگی اس میں ایک نشہ آور چیز کے مخلوط ہو جانے کا قوی امکان ہوگا اور اس کا امتیاز کرنا ممکن نہ ہوگا لہٰذا جب اس نبیذ کو پیا جائے گا تو گویا ایک حرام چیز کو پینا لازم آئے گا۔

۱۲: بَابُ صِفَةِ النَّبِیْذِ وَ شُرْبِهٖ

باب: نبیذ بنانا اور پینا

۳۳۹۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ ابْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ قَالَا ثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ حَدَّثَتْنَا بَنَانَةُ بِنْتُ یَزِیْدَ الْعَبْشَمِیَّةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سِقَاءٍ فَنَأْخُذُ قَبْضَةً مِنْ تَمْرٍ اَوْ قَبْضَةً مِنْ زَبِیْبٍ فَنَطْرَحُهَا فِیْهِ ثُمَّ نَصُبُّ عَلَیْهِ الْمَاءَ فَنَنْبِذُهٗ غُدْوَةً فَیَشْرَبُهٗ عَشِیَّةً فَنَنْبِذُهٗ عَشِیَّةً فَیَشْرَبُهٗ غُدْوَةً۔"

۳۳۹۸: ام المومنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک مشکیزہ میں نبیذ تیار کرتیں۔ چنانچہ ہم مٹھی بھر چھوارے یا کشمش لے کر اس میں ڈال دیتیں پھر اس میں پانی ڈال دیتیں۔ صبح کو بھگوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم شام کو نوش فرماتے اور شام کو بھگوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو نوش فرماتے۔

وَ قَالَ اَبُوْ مُعَاوِیَةَ: نَهَارًا فَیَشْرَبُهٗ لَیْلًا اَوْ لَیْلًا فَیَشْرَبُهٗ نَهَارًا۔

دوسری روایت میں ہے کہ رات کو بھگوتیں تو دن کو نوش فرماتے اور دن کو بھگوتیں تو رات کو نوش فرماتے۔

۳۳۹۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ صَبِیْحٍ عَنْ اَبِیْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ اَبِیْ عُمَرَ الْبُهْرَانِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ یُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَشْرَبُهٗ یَوْمَهٗ ذٰلِکَ وَالْغَدَ، وَالْیَوْمَ الثَّالِثَ فَاِنْ بَقِیَ مِنْهُ شَیْءٌ اَهْرَاقَهٗ اَوْ اَمَرَ بِهٖ فَاُهْرِیْقَ۔"

۳۳۹۹: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ تیار کی جاتی تو آپ ﷺ اُس روز نوش فرماتے۔ اگلے روز اور تیسرے روز اس کے بعد اگر کچھ بچ رہتی تو آپ ﷺ خود بہا دیتے یا بہانے کا حکم فرماتے اور وہ بہا دی جاتی۔

۳۴۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ ابْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ، ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ کَانَ یُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ۔

۳۴۰۰: حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پتھر کے پیالہ میں نبیذ تیار کی جاتی۔

۱۳ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَبِيذِ الْاَوْعِيَةِ

باب : شراب کے برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت

۳۴۰۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُنْبَذَ فِي النَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّآءِ وَالْحَنْتَمَةِ وَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

۳۴۰۱ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکڑی کے برتن اور لک شدہ برتن اور کدّو کے برتن اور سبز روغنی برتن میں نبیذ تیار کرنے سے منع کیا اور ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

۳۴۰۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا! قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُنْبَذَ فِي الْمُزَفَّتِ وَالْقَرْعِ."

۳۴۰۲ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لک شدہ اور کدّو کے برتن میں نبیذ تیار کرنے سے منع فرمایا۔

۳۴۰۳ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ : ثَنَا اَبِيْ عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ.

۳۴۰۳ : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز روغنی برتن اور کدّو کے برتن اور لکڑی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا۔

۳۴۰۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ ابْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ! قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ.

۳۴۰۴ : حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدّو کے برتن اور سبز روغنی برتن سے منع فرمایا۔

۱۴ : بَابُ مَا رُخِّصَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ

باب : ان برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت کا بیان

۳۴۰۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَوْعِيَةِ فَانْتَبِذُوْا فِيْهِ وَاجْتَنِبُوْا كُلَّ مُسْكِرٍ."

۳۴۰۵ : حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں ان برتنوں (میں نبیذ بنانے) منع کیا تھا۔ اب تم ان میں نبیذ بنا سکتے ہو لیکن ہر نشہ آور چیز سے بچتے رہنا۔

۳۴۰۶ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

۳۴۰۶ : حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

وهب انبأنا بن جريج عن ايوب ابن هانيء عن مسروق بن الاجداع عن ابن مسعود ان رسول الله ﷺ قال: اني كنت نهيتكم عن نبيذ الاوعية الا و ان وعاء لا يحرم شيئا كل مسكر حرام."

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں ان برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا۔ یاد رکھو! کوئی برتن کسی چیز کو حرام نہیں کر سکتا۔ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

۱۵ : باب نبيذ الجر

باب : مٹکے میں نبیذ بنانا

۳۴۰۷: حدثنا سويد بن سعيد ثنا المعتمر بن سليمان عن ابيه حدثتني رميتة عن عائشة انها قالت اتعجز احداكن ان تتخذ كل عام من جلد اضحيتها سقاء ؟ ثم قالت نهى رسول الله ﷺ ان ينبذ في الجر و في كذا و في كذا الا الخل.

۳۴۰۷ : سیّدہ عائشہؓ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی عورت اس بات سے عاجز ہے کہ ہر سال اپنی قربانی کی کھال سے مشکیزہ بنا لیا کرے؟ پھر فرمانے لگیں کہ رسول اللہؐ نے مٹی کے برتن میں اور ایسے ایسے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا البتہ سرکہ بنانے کی اجازت دی۔

۳۴۰۸: حدثنا اسحق بن موسى الخطمي ثنا الوليد بن مسلم ثنا الاوزاعي عن يحي ابن ابي كثير عن ابيه عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال نهى رسول الله ﷺ ان ينبذ في الجرار.

۳۴۰۸ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی کے مٹکوں میں نبیذ تیار کرنے سے (سختی سے) منع فرمایا۔

۳۴۰۹: حدثنا مجاهد بن موسى ثنا الوليد عن صدقة ابي معاوية عن زيد بن واقد عن خالد بن عبد الله عن ابي هريرة قال اتى النبي ﷺ بنبيذ جر ينش فقال اضرب بهذا الحائط فان هذا شراب من لا يؤمن بالله واليوم الاخر.

۳۴۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھڑے کی نبیذ آئی جو جوش مار رہی تھی (جھاگ نکل رہی تھی)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے دیوار پر مار دو کیونکہ یہ اُس شخص کا مشروب ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہ رکھتا ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ شراب سے سرکہ بنانے کے بارے میں اختلاف ہے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک سرکہ بنانا حرام ہے اور اگر خود بن جائے تو حلال ہے۔ حنفیہ کے نزدیک خمر سے سرکہ بنانا حلال ہے۔ حنفیہ کی دلیل ارشاد نبوی ہے نعم الادام الخل کہ بہترین سالن تو سرکہ ہے اس کی تخریج جماعت نے کی ہے سوائے بخاری کے۔ نیز سرکہ بنانے سے خمر کا وصف مفید جاتا رہتا ہے کیونکہ خمر جوہر فاسد ہے تو اس کی اصلاح صفت خمریت زائل کرنے سے ہی ہوگی اور سرکہ بنانے اسی صفت کو ختم کر دیتا ہے اور اس میں صالح وصف آ جاتا ہے جس کے ثبوت میں صاحب ہدایہ نے تین چیزیں ذکر کی ہیں (۱) صفراء کو تسکین دیتا ہے۔ (۲) شہوت کو توڑتا ہے۔ (۳) اس میں تغذی ہے کیونکہ یہ صالح معدہ ہے کہ معدہ میں ہیجانِ حرارت سے بھوک صالح ہوتی ہے۔

۱۶ : بَابُ تَخْمِيرِ الْإِنَاءِ

باب : برتن کو ڈھانپ دینا چاہیے

۳۴۱۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ وَأَطْفِئُوا السِّرَاجَ وَأَغْلِقُوا الْبَابَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْرُضَ عَلَى إِنَائِهِ عُودًا وَيَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ.

۳۴۱۰ : حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: (سوتے وقت) برتن ڈھانپ دیا کرو اور مشک کا منہ بند کر دیا کرو' چراغ گل کر دیا کرو اور دروازہ بند کر دیا کرو اسلئے کہ شیطان مشک نہیں کھولتا' نہ دروازہ کھولتا ہے' نہ برتن کھولتا ہے اور تمہیں کوئی چیز ڈھانپنے کیلئے نہ ملے تو اتنا ہی کر لے کہ اللہ کا نام لے کر ایک لکڑی کو برتن کے اوپر عرضا رکھ دے (اور چراغ اس لیے بھی گل کر دینا چاہیے کہ) چوہیا لوگوں کے گھر جلا ڈالتی ہے۔

۳۴۱۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِتَغْطِيَةِ الْإِنَاءِ وَإِيكَاءِ السِّقَاءِ وَإِكْفَاءِ الْإِنَاءِ."

۳۴۱۱ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (بھرا ہوا) برتن ڈھانپنے' مشکیزہ (کا منہ) باندھنے اور (خالی برتن) اُلٹا رکھنے کا حکم فرمایا۔

۳۴۱۲ : حَدَّثَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ ثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ثَنَا حُرَيْشُ بْنُ خِرِّيتٍ أَنْبَأَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَصْنَعُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ آنِيَةٍ مِنَ اللَّيْلِ مُخَمَّرَةٍ إِنَاءً لِطُهُورِهِ وَإِنَاءً لِسِوَاكِهِ : وَإِنَاءً لِشَرَابِهِ."

۳۴۱۲ : امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے برتن ڈھانپ کر رکھتی تھی: ایک طہارت (استنجاء (کے لیے) دوسرا مسواک (وضو) کے لیے اور تیسرا (پانی) پینے کے لیے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس سے شیطان سے حفاظت رہتی ہے ایک اور حدیث میں یہ وجہ ذکر کی گئی ہے کہ سال میں ایک رات آتی ہے جس میں وبا نازل ہوتی ہے اور جس برتن پر ڈھکن یا بندھن نہ ہوں اس میں داخل ہو جاتی ہے۔

۱۷ : بَابُ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ

باب : چاندی کے برتن میں پینا

۳۴۱۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ' عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ

۳۴۱۳ : امّ المؤمنین سیّدہ امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص چاندی کے برتن میں

عَنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الَّذِیْ یَشْرَبُ فِیْ اِنَاءِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّم."

پئے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ غٹا غٹ بھر رہا ہے۔

۳۴۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ ابْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ فِیْ آنِیَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَ قَالَ هِیَ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا وَ هِیَ لَکُمْ فِی الْاٰخِرَةِ.

۳۴۱۴: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا۔ یہ دُنیا میں کافروں کے لیے ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں ہوں گے۔

۳۴۱۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرٰهِیْمَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ امْرَأَةِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ شَرِبَ فِیْ اِنَاءِ فِضَّةٍ فَکَاَنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ .

۳۴۱۵: امّ المؤمنین سیّدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو چاندی کے برتن میں پئے وہ گویا اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ اُنڈیل رہا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا دونوں حرام ہیں اوراس میں کسی کا اختلاف نہیں اسی طرح عورتوں کا چاندی سونے کے برتن میں تیل لگانا یا سرمہ لگانا حرام ہے۔

۱۸ : بَابُ الشُّرْبِ بِثَلَاثَةِ اَنْفَاسٍ

باب : تین سانس میں پینا

۳۴۱۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا ابْنُ مَهْدِیِّ ثَنَا عُرْوَةُ بْنُ ثَابِتِ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ کَانَ یَتَنَفَّسُ فِی الْاِنَاءِ ثَلَاثًا وَ زَعَمَ اَنَسٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَتَنَفَّسُ فِی الْاِنَاءِ ثَلَاثًا.

۳۴۱۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک (درمیانہ) برتن تین سانس میں پیتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن (پینے) میں تین بار سانس لیتے تھے۔

۳۴۱۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَةَ ثَنَا رِشْدِیْنُ ابْنُ کُرَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ شَرِبَ فَتَنَفَّسَ فِیْهِ مَرَّتَیْنِ.

۳۴۱۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز نوش فرمائی تو درمیان میں دو بار سانس لیا۔

خلاصۃ الباب ☆ تین سانسوں میں پانی پینا مستحب ہے گزشتہ ابواب میں آیا ہے کہ سانس لیتے وقت برتن کو منہ سے جدا کر دے۔

تیسرا سانس آخر میں لیا اور یہ بھی ممکن ہے کہ مشروب کم مقدار میں ہو اس لیے صرف دو ہی سانسوں میں پیا یا عام مقدار میں ہو اور دو سانس میں پینا جواز بتانے کے لیے ہو۔

۱۹ : بَابُ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ

باب : مشکیزوں کا مُنہ اُلٹ کر پینا

۳۴۱۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ اَنْ يُشْرَبَ مِنْ اَفْوَاهِهَا.

۳۴۱۸ : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزوں کو اُلٹ کر اس کے مُنہ سے (مُنہ لگا کر) پینے سے منع فرمایا۔

۳۴۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ ثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ و اَنَّ رَجُلًا بَعْدَ اَنْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَالِكَ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ اِلٰى سِقَاءٍ فَاخْتَنَثَهٗ فَخَرَجَتْ عَلَيْهِ مِنْهُ حَيَّةٌ.

۳۴۱۹ : حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزہ اُلٹ کر اس کے مُنہ سے پینے سے منع فرمایا اور جب رسول اللہ ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرما دیا اس کے بعد (ایک مرتبہ) رات میں ایک مرد مشکیزہ کے پاس کھڑا ہوا اور اسے اُلٹ کر پانی پینے لگا تو مشکیزہ میں سے ایک سانپ نکلا۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ نہی تنزیہی ہے۔ ایسا کرنا بہتر نہیں ہے' تاہم جائز ضرور ہے۔ چنانچہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا کرنا آئندہ باب میں آ رہا ہے۔

۲۰ : بَابُ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ

باب : مشکیزہ کو مُنہ لگا کر پینا

۳۴۲۰: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ.

۳۴۲۰ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کو مُنہ لگا کر پینے سے منع فرمایا۔

۳۴۲۱: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ اَبُوْ بِشْرٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يُشْرَبَ مِنْ فَمِ السِّقَاءِ.

۳۴۲۱ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کو مُنہ لگا کر پینے سے منع فرمایا۔

۲۱ : بَابُ الشُّرْبِ قَائِمًا

باب : کھڑے ہو کر پینا

۳۴۲۲: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مِنْ زَمْزَمٍ فَشَرِبَ قَائِمًا.

فَذَكَرْتُ ذَالِكَ بِعِكْرِمَةَ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ مَا

۳۴۲۲ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم پلایا تو آپ ﷺ نے کھڑے کھڑے ہی پی لیا۔ امام شعبیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ سے یہ حدیث ذکر کی تو انہوں

فعل.

نے حلفا کہا کہ آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا۔

۳۴۲۳: حدثنا محمد بن الصباح انبأنا سفیان بن عیینۃ عن یزید بن یزید بن جابر عن عبد الرحمن بن ابی عمرۃ عن جدۃ لہ (یقال لھا کبشۃ الانصاریۃ رضی اللہ تعالٰی عنھا) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیھا و عندھا قربۃ معلقۃ فشرب منھا و ھو قائم فقطعت فم القربۃ تبتغی برکۃ موضع فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.

۳۴۲۳: حضرت کبشہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے ہاں تشریف لائے۔ ان کے پاس ایک مشکیزہ لٹک رہا تھا۔ آپ ﷺ نے کھڑے کھڑے اُسے مُنہ لگا کر پی لیا تو انہوں نے مشکیزہ کا مُنہ کاٹ لیا۔ جس جگہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مُنہ مبارک لگا تھا۔ اس سے برکت حاصل کرنے کے لیے۔

۳۴۲۴: حدثنا حمید بن مسعدۃ ثنا بشر بن المفضل ثنا سعید عن قتادۃ عن انس ان رسول اللہ ﷺ نھی عن الشرب قائما.

۳۴۲۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے کھڑے پینے سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے علم کے مطابق حلف اٹھایا۔ زمزم کھڑے ہو کر بھی پی سکتے ہیں اور بیٹھ کر بھی۔ علماءؒ نے زمزم اور وضوء کا بقیہ کھڑے ہو کر پینا مستحب لکھا ہے۔ باقی ہر مشروب اگر کوئی عذر نہ ہو تو بیٹھ کر ہی پینا چاہیے۔

ممکن ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی جو پیا ہے تو وہ عذر کی وجہ سے ہو کہ وہاں بیٹھنے کی جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پائی ہو اور بعض نے کہا کہ کھڑے ہو کر پانی پینا پہلے منع تھا پھر اس کی ممانعت منسوخ ہوگئی۔

۲۲: باب اذا شرب اعطی الایمن فالایمن

باب: جب مجلس میں کوئی چیز پئے تو اپنے بعد دائیں طرف والے کو دے اور وہ بھی بعد میں دائیں والے کو دے

۳۴۲۵: حدثنا ھشام بن عمار ثنا مالک بن انس عن الزھری عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بلبن قد شیب بماء و عن یمینہ اعرابی و عن یسارہ ابو بکر فشرب ثم اعطی الاعرابی و قال " الایمن فالایمن"

۳۴۲۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ کے پاس پانی ملا ہوا دودھ آیا۔ آپؐ کے دائیں جانب ایک دیہاتی بیٹھا تھا اور بائیں جانب ابوبکرؓ۔ آپؐ نے (دودھ) پینے کے بعد دیہاتی کو دے دیا اور فرمایا: پہلے دائیں طرف والے کو دینا چاہیے اور

اسے بھی اپنے دائیں طرف والے کو ہی دینا چاہیے۔

۳۴۲۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَبَنٍ وَ عَنْ يَمِيْنِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ عَنْ يَسَارِهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَسْقِيَ خَالِدًا: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا اُحِبُّ اَوْ اُوْثِرُ بِسُؤْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَفْسِيْ اَحَدًا: فَاَخَذَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَشَرِبَ وَ شَرِبَ خَالِدٌ.

۳۴۲۶: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا۔ آپؐ کی دائیں جانب مَیں تھا اور بائیں جانب خالد بن ولیدؓ تھے۔ رسول اللہؐ نے (خود نوش فرمانے کے بعد) مجھ سے فرمایا: تم مجھے اجازت دو گے کہ میں (پہلے) خالد کو پلاؤں؟ میں نے عرض کیا: رسول اللہؐ کے جوٹھے میں مَیں اپنے اوپر کسی کو ترجیح دینا اور ایثار کرنا پسند نہیں کرتا۔ چنانچہ ابن عباسؓ نے لے کر پہلے پیا۔ اس کے بعد خالدؓ نے پیا (حالانکہ اُس وقت ابن عباسؓ کم سن تھے)۔

۲۳: بَابُ التَّنَفُّسِ فِي الْاِنَاءِ

باب: برتن میں سانس لینا

۳۴۲۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ عَنْ عَمِّهٖ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَعُوْدَ فَلْيُنَحِّ الْاِنَاءَ ثُمَّ لِيَعُدْ اِنْ كَانَ يُرِيْدُ."

۳۴۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی پیے تو برتن میں سانس نہ لیے (سانس لینے کے بعد) دوبارہ پینا چاہتا ہو تو برتن کو (منہ سے) الگ کر کے (سانس لے) پھر چاہے تو دوبار پی لے۔

۳۴۲۸: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ اَبُوْ بِشْرٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّنَفُّسِ فِي الْاِنَاءِ.

۳۴۲۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا۔

۲۴: بَابُ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ

باب: مشروب میں پھونکنا

۳۴۲۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُنْفَخَ فِي الْاِنَاءِ.

۳۴۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں پھونکنے سے منع فرمایا۔

۳۴۳۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ

۳۴۳۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پینے کی چیز میں

عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْفَخُ فِي الشَّرَابِ.

پھونکتے نہ تھے۔

۲۵ : بَابُ الشُّرْبِ بِالْاَكُفِّ وَالْكَرْعِ

باب: چلّو سے مُنہ لگا کر پینا

۳۴۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰى الْحِمْصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زِيَادِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَشْرَبَ عَلٰى بُطُوْنِنَا وَ هُوَ الْكَرْعُ وَ نَهٰى اَنْ نَغْتَرِفَ بِالْيَدِ الْوَاحِدَةِ وَ قَالَ لَا يَلَغْ اَحَدُكُمْ كَمَا يَلَغُ الْكَلْبُ : وَ لَا يَشْرَبْ بِالْيَدِ الْوَاحِدَةِ كَمَا يَشْرَبُ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ : وَ لَا يَشْرَبْ بِاللَّيْلِ فِيْ اِنَآءٍ حَتّٰى يُحَرِّكَهٗ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ اِنَاءً مُخَمَّرًا : وَ مَنْ شَرِبَ بِيَدِهٖ وَ هُوَ يَقْدِرُ عَلٰى اِنَاءٍ يُرِيْدُ التَّوَاضُعَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِعَدَدِ اَصَابِعِهٖ حَسَنَاتٍ وَ هُوَ اِنَاءُ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ :اِذَا طَرَحَ الْقَدَحَ فَقَالَ اُفٍّ هٰذَا مَعَ الدُّنْيَا.

۳۴۳۱: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ہمیں پیٹ کے بل ہو کر پینے سے منع کیا یعنی (جانوروں کی طرح) مُنہ لگا کر پینے سے اور ایک ہاتھ سے چلّو بھرنے سے بھی منع کیا اور فرمایا: تم میں سے کوئی بھی ایسے مُنہ نہ ڈالا کرے جیسے کتا ڈالتا ہے اور نہ ہی ایک ہاتھ سے پئے جس طرح وہ قوم (یہود) پیتی ہے جس پر اللہ ناراض ہوئے اور رات کو برتن میں ہلائے بغیر نہ پئے۔ اِلّا یہ کہ برتن ڈھکا ہوا ہو اور جو ہاتھ سے پئے حالانکہ وہ برتن سے پی سکتا ہے۔ صرف تواضع اور عاجزی کی خاطر اللہ تعالیٰ اُسکی انگلیوں کے برابر اس کیلئے نیکیاں لکھے گا اور ہاتھ عیسیٰؑ کا برتن بنا۔ جب انہوں نے پیالہ پھینک دیا اور فرمایا: افسوس یہ بھی دُنیا کا سامان ہے۔

تشریح ☆ یہ حدیث ضعیف ہے اور اس کے راوی زیاد بن عبداللہ مجہول ہیں۔ مُنہ لگا کر پینا بہتر نہیں' البتہ جائز ہے۔ جیسا کہ آئندہ روایت سے معلوم ہو رہا ہے۔

۳۴۳۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا فُلَيْحُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَ هُوَ يُحَوِّلُ الْمَآءَ فِيْ حَائِطِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِيْ شَنٍّ فَاسْقِنَا وَاِلَّا كَرَعْنَا " قَالَ عِنْدِيْ مَاءٌ بَاتَ فِيْ شَنٍّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْنَا مَعَهٗ اِلَى الْعَرِيْشِ وَحَلَبَ لَهٗ شَاةً عَلٰى مَاءٍ بَاتَ فِيْ

۳۴۳۲: حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری شخص کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ اپنے باغ میں پانی لگا رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: اگر تمہارے پاس مشکیزہ میں رات کا باسی پانی ہو تو ہمیں پلاؤ' ورنہ ہم مُنہ لگا کر پی لیں گے۔ کہنے لگے: میرے پاس مشکیزہ میں رات کا باسی پانی ہے اور چل دیئے۔ ہم بھی ان کے ساتھ چل کر چھپر کی طرف گئے۔ انہوں نے مشکیزہ میں سے رات کا

شَنٍّ فَشَرِبَ ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذَالِکَ بِصَاحِبِهِ الَّذِیْ مَعَهُ.

باسی پانی لے کر اس میں دودھ دوہا۔ آپؐ نے نوش فرمایا۔ پھر آپؐ کے ساتھی کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا۔

۳۴۳۳: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی ثنا ابْنُ فُضَیْلٍ عَنْ لَیْثٍ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْنَا عَلٰی بِرْکَةٍ فَجَعَلْنَا نَکْرَعُ فِیْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَکْرَعُوْا وَ لٰکِنِ اغْسِلُوْا اَیْدِیَکُمْ ثُمَّ اشْرَبُوْا فِیْهَا فَاِنَّهٗ لَیْسَ اِنَاءٌ اَطْیَبَ مِنَ الْیَدِ."

۳۴۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک حوض کے قریب سے گزرے تو ہم اس میں مُنہ لگا کر پینے لگے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مُنہ لگا کر مت پیو۔ البتہ ہاتھ دھو کر ہاتھوں سے پیو کیونکہ ہاتھ سے زیادہ پاکیزہ برتن کوئی نہیں۔

۲۶: بَابُ سَاقِی الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ شُرْبًا

باب: میزبان (ساقی) آخر میں پیئے

۳۴۳۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَ سُوَیْدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَا ثنا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَاقِی الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا.

۳۴۳۴: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قوم کو پلانے والا خود سب سے آخر میں پیئے۔ (یہ ادب ہے واجب نہیں)۔

۲۷: بَابُ الشُّرْبِ فِی الزُّجَاجِ

باب: شیشہ کے برتن میں پینا

۳۴۳۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ثنا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثنا مِنْدَلُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَدَحُ قَوَارِیْرَ یَشْرَبُ فِیْهِ.

۳۴۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شیشہ کا پیالہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس میں پیتے تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ الطِّبِّ

طبّ کے ابواب

۱ : بَابُ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً

باب : اللہ تعالیٰ نے جو بیماری بھی اُتاری اُس کا علاج بھی نازل فرمایا

۳۴۳۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ زِیَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ اُسَامَةَ ابْنِ شَرِیْكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ الْاَعْرَابَ یَسْاَلُوْنَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعَلَیْنَا حَرَجٌ فِیْ كَذَا اَعَلَیْنَا حَرَجٌ فِیْ كَذَا. فَقَالَ لَهُمْ عِبَادَ اللّٰهِ وَضَعَ اللّٰهُ الْحَرَجَ اِلَّا مَنِ اقْتَرَضَ مِنْ عِرْضِ اَخِیْهِ شَیْئًا فَذَاكَ الَّذِیْ حَرِجَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ عَلَیْنَا جُنَاحٌ اَنْ لَا نَتَدَاوٰی؟

قَالَ "تَدَاوَوْا : عِبَادَ اللّٰهِ! فَاِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ لَمْ یَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ مَعَهُ شِفَاءً اِلَّا الْهَرَمَ قَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا خَیْرُ مَا اُعْطِیَ الْعَبْدُ ؟ قَالَ "خُلُقٌ حَسَنٌ".

۳۴۳۶ : حضرت اُسامہ بن شریکؓ فرماتے ہیں ۔ میں نے دیکھا دیہات والے نبی ﷺ سے پوچھ رہے ہیں کہ اس بات میں بھی ہمیں گناہ ہوگا ؟ اس بات میں بھی ہمیں گناہ ہوگا ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے کسی بات میں گناہ نہیں رکھا البتہ اپنے بھائی کی آبروریزی گناہ ہے۔ پھر کہنے لگے : اگر ہم علاج نہ کریں تو ہمیں گناہ ہوگا ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے بندو! علاج کیا کرو کیونکہ اللہ پاک نے بڑھاپے کے علاوہ جو بھی بیماری پیدا کی اس کا علاج بھی پیدا فرمایا۔ کہنے لگے : اے اللہ کے رسول! بندے کو سب سے اچھی چیز کیا عطا کی گئی؟ فرمایا: خوش خلقی۔

۳۴۳۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِیْ خِزَامَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ اَدْوِیَةً نَتَدَاوٰی بِهَا وَ رُقًى نَسْتَرْقِیْ بِهَا وَ تُقًى نَتَّقِیْهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَیْئًا قَالَ

۳۴۳۷ : حضرت ابوخزامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ جن دواؤں سے ہم علاج کرتے ہیں اور جو منتر ہم پڑھتے ہیں اور جو پرہیز (اور بچاؤ کی تدبیریں' حفاظت و دفاع کا

هِیَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ"

سامان) ہم اختیار کرتے ہیں' بتایئے یہ اللہ کی تقدیر کو ٹال سکتے ہیں؟ فرمایا: یہ خود اللہ کی تقدیر کا حصہ ہیں۔

۳۴۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِاللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَآءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهُ دَوَاءً.

۳۴۳۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری اُتاری اُس کی دوا بھی (ضرور) اُتاری۔

۳۴۳۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اِبْرٰهِيْمُ بْنُ سَعِيْدِ الْجَوْهَرِيُّ قَالَا ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي حُسَيْنٍ ثَنَا عَطَاءٌ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَآءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً."

۳۴۳۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری اُتاری اُس کی شفاء (دواء) بھی ضرور نازل فرمائی۔

خلاصۃ الباب ☆ انسان دو چیزوں سے مرکب ہے: (۱) روح (۲) جسم۔ ان دونوں کا صحت مند ہونا ضروری ہے۔ روح کی بیماریوں کا علاج بھی ضروری ہے وہ علم الاخلاق سے معلوم ہوتا ہے اور اس کے معالج بھی اللہ تعالیٰ شانہ نے دُنیا میں بھیجے اور جسم کے امراض کا علاج بھی ضروری ہے اس کے لئے علم الطب ہے اور اطباء دنیا میں آئے ہیں انہوں نے انسانیت اور مخلوق کی خدمت کی ہے لیکن روح اور جسم کو صحت مند رکھنے کی تدابیر اور ہدایات اور پرہیز سید الاولین والاخرین جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم کی ہیں وہ بہت اعلیٰ وارفع ہیں۔ باوجود اس کے کہ آپ اُمی تھے وہ وہ باتیں ارشاد فرمائی ہیں کہ بڑے بڑے حکماء اور فلسفی لوگ اپنی ساری زندگی محنت کر کے پیدا نہ کر سکے۔ یہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت صادقہ کی دلیل ہے اور آپ کا کھلا ہوا معجزہ ہے۔ اس حدیث میں ارشاد ہے کہ ہر بیماری کا علاج ہے مطلب یہ ہے کہ مرض کا علاج کرنا چاہئے اللہ تعالیٰ اپنے فضل واحسان سے شفا دیتے ہیں لیکن ایک بیماری ایسی ہے جس کا موت کے سوا کوئی علاج نہیں وہ بڑھاپا ہے۔ حدیث ۳۴۳۷: سوال کا منشاء یہ تھا کہ مرض تو تقدیر الٰہی سے ہے کیا یہ علاج تقدیر کو لوٹا دیتے ہیں کیا بہترین جواب فرمایا کہ دوا اور ڈھال وغیرہ جن کے ذریعہ انسان اپنا بچاؤ وحفاظت کرتا ہے یہ بھی اللہ کی تقدیر ہے۔ حدیث ۳۴۳۹: یہ حدیث پاک بخاری اور مسلم میں بھی آئی ہے۔

۲: بَابُ الْمَرِيْضِ يَشْتَهِي الشَّيْءَ

باب: بیمار کی طبیعت کسی چیز کو چاہے تو (حتیٰ المقدور) مہیا کر دینی چاہیے؟

۳۴۴۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ ثَنَا صَفْوَانُ ابْنُ هُبَيْرَةَ ثَنَا اَبُوْ مَكِيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

۳۴۴۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ ایک شخص کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے۔ آپؐ نے

تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ عِنْدَهٗ خُبْزُ بُرٍّ فَلْیَبْعَثْ اِلٰی اَخِیْهِ " ثُمَّ اَخِیْهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَهٰی مَرِیْضُ اَحَدِکُمْ شَیْئًا فَلْیُطْعِمْهُ."

پوچھا: کس چیز کو طبیعت چاہتی ہے؟ کہنے لگا: گندم کی روٹی کھانے کو دِل چاہ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: جس کے پاس گندم کی روٹی ہو وہ اپنے (اِس) بھائی کے پاس بھیج دے۔ پھر فرمایا: مریض کو جس چیز کی خواہش ہو' کھلا دیا کرو (اِلاّ یہ کہ وہ چیز اُس کیلئے مضر نہ ہو)۔

۳۴۴۱: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ ثَنَا اَبُوْ یَحْیَی الْحِمَّانِیُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ یَزِیْدَ الرَّقَاشِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَرِیْضٍ یَعُوْدُهٗ قَالَ اَتَشْتَهِیْ شَیْئًا قَالَ اشْتَهِیْ کَعْکًا قَالَ نَعَمْ فَطَلَبُوْا لَهٗ.

۳۴۴۱: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ ایک بیمار کے پاس عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ آپؐ نے پوچھا: کس چیز کو دل چاہ رہا ہے؟ کہنے لگا: کعک (ایک قسم کی روٹی نما چیز جسے فارسی میں کاک اور اُردو میں کیک کہتے ہیں) کھانے کو جی چاہ رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ٹھیک ہے پھر اس کے لیے کیک منگوایا۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ کہ مریض کی خواہش کو پورا کرنا چاہئے لیکن شرط یہ ہے کہ جو چیز کھانے کو طلب کر رہا ہے وہ نقصان دہ اور حرام نہ ہو۔

۳: بَابُ الْحِمْیَةِ

باب: پرہیز کا بیان

۳۴۴۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ وَاَبُوْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ اَیُّوْبَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ یَعْقُوْبَ بْنِ اَبِیْ یَعْقُوْبَ عَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ بِنْتِ قَیْسٍ الْاَنْصَارِیَّةِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ مَعَهٗ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَ عَلِیٌّ نَاقِهٌ مِنْ مَرَضٍ وَلَنَا دَوَالِیْ مُعَلَّقَةٌ وَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ مِنْهَا فَتَنَاوَلَ عَلِیٌّ لِیَاْکُلَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَهْ یَا عَلِیُّ اِنَّکَ نَاقِهٌ قَالَتْ فَصَنَعْتُ لِلنَّبِیِّ ﷺ سِلْقًا وَ شَعِیْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ یَا عَلِیُّ! مِنْ هٰذَا فَاَصِبْ

۳۴۴۲: حضرت امّ منذر بنت قیس انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ کے ساتھ حضرت علیؓ بن ابی طالب تھے جو ابھی بیماری سے صحت یاب ہوئے ہی تھے اور ہمارے ہاں کھجور کے خوشے لٹک رہے تھے۔ نبی ﷺ اُن (خوشوں) سے تناول فرما رہے تھے۔ حضرت علیؓ نے بھی کھانے کے لیے لیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: علی رک جاؤ۔ تم ابھی تو تندرست ہوئے ہو (ضعف ہے' اس لیے معدہ ہضم نہ کر سکے گا) فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کے لیے چقندر اور جَو تیار کیے تو نبی ﷺ نے فرمایا: اے علی! یہ لو' اس سے تمہیں زیادہ

فَاِنَّهُ اَنفعُ لَکَ.

فائدہ ہوگا۔

۳۴۴۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ صَيْفِيٍّ مِنْ وَلَدِ صُهَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ صُهَيْبٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْنُ فَكُلْ فَاَخَذْتُ آكُلُ مِنَ التَّمْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَاْكُلُ تَمْرًا وَ بِكَ رَمَدٌ؟ قَالَ فَقُلْتُ اِنِّيْ اَمْضَغُ مِنْ نَاحِيَةٍ اُخْرٰى فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۴۴۳: حضرت صہیبؓ فرماتے ہیں کہ میں نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ کے سامنے روٹی اور چھوارے تھے۔ نبیؐ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ اور کھاؤ۔ میں چھوارے کھانے لگا تو نبیؐ نے فرمایا: تم چھوارے کھا رہے ہو حالانکہ تمہاری آنکھ دُکھ رہی ہے۔ میں نے عرض کیا: میں دوسری طرف سے چبا رہا ہوں (جو آنکھ دُکھ رہی ہے اُس طرف سے نہیں چبا رہا) اس (لطیف جواب پر) پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ مسکرا دیئے۔

خلاصۃ الباب ☆ معلوم ہوا کہ پرہیز علاج سے بھی اہم ہے حقیقت ہے کہ پرہیز کی وجہ سے علاج آسان ہوتا ہے اور دوا زیادہ اثر کرتی ہے۔

۴: بَابُ لَا تُكْرِهُوْا الْمَرِيْضَ عَلَى الطَّعَامِ

باب: مریض کو کھانے پر مجبور نہ کرو

۳۴۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا بَكْرُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُوْسَى ابْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُكْرِهُوْا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَاِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُمْ وَ يَسْقِيْهِمْ.

۳۴۴۴: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مریضوں کو کھانے پینے پر (زبردستی) مجبور نہ کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اُن کو کھلاتے پلاتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ کھانے پینے سے غرض یہی ہوتی ہے کہ روح باقی رہے اور اطمینان ہو تو ان چیزوں کا محافظ اللہ تعالیٰ ہی ہے کہ وہ بیماروں کی دوسری طرح خبر گیری کرتا ہے کہ ان کو خوارک کی ضرورت نہیں پڑتی جب وہ خوشی سے کھانا چاہیں تو ان کو کھلاؤ جبر نہ کرو ایسا نہ ہو کہ زبردستی کرنے سے بجائے فائدے کے نقصان ہو۔

۵: بَابُ التَّلْبِيْنَةِ

باب: ہریرہ کا بیان

۳۴۴۵: حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ بَرَكَةَ عَنْ اُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَخَذَ اَهْلَهُ الْوَعْكُ اَمَرَ بِالْحَسَاءِ قَالَتْ وَ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّهُ لَيَرْتُوْا فُؤَادَ الْحَزِيْنِ وَ

۳۴۴۵: اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اہل خانہ کو جب بخار ہوتا تو ہریرہ تیار کرنے کا حکم فرماتے۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ ہریرہ غمگین کے دِل کو تقویت دیتا ہے اور بیمار کے دِل سے

يسْرُوا عَنْ فُؤَادِ السَّقِيمِ كَمَا تَسْرُوا اِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ عَنْ وَجْهِهَا بِالْمَاءِ."

پریشانی زائل کر دیتا ہے جیسے تم میں سے کوئی پانی مل کے اپنے چہرہ سے میل دور کرتا ہے۔

۳۴۴۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي الْخَصِيبِ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اَيْمَنَ ابْنِ نَابِلٍ عَنِ امْرَاَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ (يُقَالُ لَهَا كُلْثُمٌ) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْبَغِيضِ النَّافِعِ التَّلْبِينَةَ يَعْنِي الْحَسَاءَ قَالَتْ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا شَكَى اَحَدٌ مِنْ اَهْلِهِ لَمْ تَزَلِ الْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ حَتّٰى يَنْتَهِيَ اَحَدُ طَرَفَيْهِ يَعْنِي يَبْرَاُ اَوْ يَمُوْتُ.

۳۴۴۶: سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم ہریرہ استعمال کیا کرو جو طبیعت کو پسند نہیں لیکن مفید ہے۔فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ میں سے جب کوئی بیمار پڑتا تو ہنڈیا آگ سے الگ نہ ہوتی۔(ہر وقت ہریرہ تیار رہتا) یہاں تک کہ وہ بیمار تندرست ہو جائے یا دارِ آخرت کو سدھار جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ حساء : مدکے ساتھ آٹا یا چھان میں پانی ڈال کر اس کو پکایا پھر اس میں گھی شکر ملا کر بنایا جائے اس کو دلیا یا بربرہ کہتے ہیں۔عرب کے لوگ اس کو تلبینہ بھی کہتے ہیں۔مریض کے لئے بہت مفید غذا ہے۔

٦ : بَابُ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

باب : کلونجی کا بیان

۳۴۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْمِصْرِيَّانِ : قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ."

وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّوْنِيْزُ.

۳۴۴۷ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ کلونجی میں موت کے علاوہ ہر مرض کا علاج ہے۔

۳۴۴۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى ابْنُ خَلَفٍ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ فَاِنَّ فِيْهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ."

۳۴۴۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کلونجی اہتمام سے استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں موت کے علاوہ ہر بیماری سے شفاء ہے۔

۳۴۴۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ خَرَجْنَا وَ مَعَنَا غَالِبُ بْنُ اَبْجَرَ فَمَرِضَ فِي الطَّرِيْقِ : فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَ هُوَ

۳۴۴۹: حضرت خالد بن سعد فرماتے ہیں کہ ہم سفر میں نکلے۔ہمارے ساتھ غالب بن جبر تھے۔راستہ میں یہ بیمار ہو گئے۔پھر ہم مدینہ آئے۔اُس وقت یہ بیمار ہی

مَرِيضٌ فَعَادَهُ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ وَ قَالَ لَنَا عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ فَخُذُوا مِنْهَا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَاسْحَقُوهَا ثُمَّ اقْطُرُوهَا فِي أَنْفِهِ بِقَطَرَاتِ زَيْتٍ فِي هٰذَا الْجَانِبِ وَ فِي هٰذَا الْجَانِبِ فَإِنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُمْ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ هٰذِهِ الْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ السَّامُ قُلْتُ وَ مَا السَّامُ؟ قَالَ " الْمَوْتُ."

تھے۔ ابن ابی عتیق نے ان کی عیادت کی اور ہمیں کہنے لگے کہ کلونجی کے پانچ سات دانے لے کر پیسو پھر زیتون کے تیل میں ملا کر ان کے دونوں نتھنوں میں چند قطرے ٹپکاؤ۔ سیّدہ عائشہؓ نے انہیں بتا دیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ کلونجی میں موت کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں کلونجی کا فائدہ بیان کیا گیا آج کل اس کا تیل اور گولیاں وغیرہ بھی ملتی ہیں نزلہ وزکام اور دوسرے بلغمی امراض کے لئے مفید ہے۔

۷: بَابُ الْعَسَلِ

باب : شہد کا بیان

۳۴۵۰ : حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ ثَنَا سَعِيدُ زَكَرِيَّاءَ الْقُرَشِيُّ ثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيدِ الْهَاشِمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ غَدَوَاتٍ كُلَّ شَهْرٍ لَمْ يُصِبْهُ عَظِيمٌ مِنَ الْبَلَاءِ.

۳۴۵۰ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہر ماہ تین روز صبح کو شہد چاٹ لے اُسے کوئی بڑی آفت نہ آئے گی۔

۳۴۵۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ سَهْلٍ ثَنَا أَبُو حَمْزَةَ الْعَطَّارُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَسَلٌ فَقَسَمَ بَيْنَنَا لُعْقَةً لُعْقَةً فَأَخَذْتُ لُعْقَتِي ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَزْدَادُ أُخْرَى؟ قَالَ "نَعَمْ".

۳۴۵۱ : حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کو شہد ہدیہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے چاٹنے کے لیے تھوڑا تھوڑا سا ہم میں تقسیم فرمایا۔ میں نے اپنا حصہ لیا پھر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں مزید لے لوں؟ فرمایا: ٹھیک ہے! لے لو۔

۳۴۵۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءَيْنِ الْعَسَلِ وَ الْقُرْآنِ.

۳۴۵۲ : حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے اوپر دو شفاؤں کو لازم کرلو: (۱) شہد اور (۲) قرآن۔

خلاصۃ الباب ☆ شہد کے شفاء للناس ہونے کا ذکر قرآن کریم میں ہے اس میں اللہ تعالیٰ ہر بیماری سے شفاء رکھی ہے۔

قرآن مجید کے متعلق ارشادِ باری عز اسمہ ہے: ﴿وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ....﴾ [الاسراء : ۸۲] اس میں شفاء روحانی ہے اور شہد کے متعلق فرمایا: ﴿يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ.....﴾ [النحل: ۶۹] اس میں شفاء جسمانی ہے۔

٨ : بَابُ الْكُمْاَةِ وَ الْعَجْوَةِ

باب : کھنبی اور عجوہ کھجور کا بیان

٣٤٥٣: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَ جَابِرٍ قَالَا : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَ مَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ هِيَ شِفَاءٌ مِنَ الْجِنَّةِ.

٣٤٥٣ : حضرت ابو سعید اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھنبی من ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا ہے اور عجوہ جنت کا پھل ہے اور اس میں جنوں سے بھی شفاء ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقِّيَانِ قَالَا ثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ هِشَامٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

دوسری سند سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی مضمون مروی ہے۔

٣٤٥٤: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ الْكَمْاَةَ مِنَ الْمَنِّ الَّذِىْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ وَ مَاءُ هَاشِفَآءُ الْعَيْنِ.

٣٤٥٤ : حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ کھنبی اُس من کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے لیے نازل فرمایا اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفاء ہے۔

٣٤٥٥: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الصَّمَدِ ثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْنَا الْكَمْاَةَ فَقَالُوْا هُوَ جُدَرِيُّ الْاَرْضِ فَنُمِيَ الْحَدِيْثُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ هِيَ شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ.

٣٤٥٥ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس باتیں کر رہے تھے کہ کھنبی کا ذکر آیا تو لوگوں نے کہا: یہ زمین کی چیچک ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ تک بات گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کھنبی من ہے اور عجوہ جنت سے آئی ہے اور زہر سے بھی شفا دیتی ہے۔

٣٤٥٦: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا الْمُشْمَعِلُّ ابْنُ اِيَاسٍ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْمُزَنِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ " اَلْعَجْوَةُ وَالصَّخْرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ.

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَفِظْتُ الصَّخْرَةَ مِنَ الْجَنَّةِ مِنْ فِيْهِ.

٣٤٥٦ : حضرت رافع بن عمرو مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: عجوہ اور (بیت المقدس کا) صخرہ جنت سے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ کھنبی ایک چھوٹا سا پودا ہوتا ہے جو زمین پر خود ہی اگتا ہے اس کے فوائد احادیث باب میں پڑھنے سے معلوم ہو جائیں گے۔

۹ : بَابُ السَّنا وَالسَّنُّوتِ

باب : سنا اور سنوت کا بیان

۳۴۵۷: حدثنا ابراهيمُ بنُ مُحمَّدِ ابن يُوسُف بن سرْح الفريابيُّ ثنا عمْرُو ابنُ بكرِ السّكْسكيُّ ثنا ابراهيمُ بنُ ابي عبْلة قال سمعْتُ ابا ابيّ بن اُمّ حرامٍ و كان قدْ صلّى مع رسُول الله ﷺ القِبْلتيْنِ يقُولُ سمعْتُ رسُول الله ﷺ يقُولُ عليْكُمْ بالسّنى و السّنُّوتِ فانّ فيهما شفآءً منْ كُلّ دآءٍ الّا السّام قيل يا رسُول اللّهِ! و ما السّامُ : قال " الموْتُ "

قال عمْرٌو : قال ابنُ ابي عبْلة السّنُّوتُ الشّبتُّ و قال آخرُون بلْ هو العسلُ الّذي يكُونُ في زقاقِ السّمْنِ: و هو قوْلُ الشّاعر:

هُمُ السّمْنُ بالسّنُّوتِ لا اَلْسَ بيْنهُمْ
وَهُمْ يمْنعُوْنَ الْجار انْ يقرّدا

۳۴۵۷: حضرت ابو ابی بن ام حرامؓ جنہیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھنے کی سعادت بھی حاصل ہے۔فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ تم سنا اور سنوت کا اہتمام کرو اس لیے کہ ان میں سام کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہے۔کسی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! سام کونسی بیماری ہے؟ فرمایا؟ ''موت''۔

راویٔ حدیث عمرو فرماتے ہیں کہ ابن ابی عبلہ نے فرمایا: سنوت سویا کے ساگ کو کہتے ہیں (یہ خوشبودار ہوتا ہے) اور دوسرے حضرات نے کہا کہ سنوت وہ شہد ہے جو گھی کی مشکوں میں ہو اور اسی سے ہے شاعر کا قول۔

هُمُ السّمْنُ بالسّنُّوتِ لا اَلْسَ بيْنهُمْ
وَهُمْ يمْنعُوْنَ الْجار انْ يقرّدا

وہ گھی میں' شہد میں ملے ہوئے ان میں کوئی نیزہ نہیں (لڑائی نہیں کرتے' اتحاد سے رہتے ہیں) اور وہ اپنے پڑوسی کو دھوکہ کھانے سے روکتے ہیں (خود بھی دھوکہ نہیں دیتے اور پڑوسی کو بھی دھوکہ میں آنے نہیں دیتے)۔

خلاصۃ الباب ☆ سنوت: تنور کے وزن پر مکھن پنیر شہد سنا دست آور دوا ہے۔ سنا معروف بوٹی ہے۔سنوت کے متعدد معنی لکھے ہیں۔مثلاً: زیرہ' شہد' پنیر' سویا کا ساگ' مکھن' یہاں شہد یا سویا مراد ہیں۔

۱۰ : بَابُ الصَّلاةُ شِفاءٌ

باب : نماز شفاء ہے

۳۴۵۸: حدّثنا جعْفرُ بْنُ مُسافِرٍ ثنا السّريُّ بْنُ مِسْكيْنٍ : ثنا ذُوادُ ابنُ عُلْبة عنْ ليْثٍ عنْ مُجاهدٍ عنْ ابيْ هُريْرة قال

۳۴۵۸: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ دوپہر میں نکلے۔ میں بھی نکلا اور نماز پڑھ کر بیٹھ گیا۔ نبی

هَجَّرَ النَّبِيُّ ﷺ فَهَجَّرْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ جَلَسْتُ فَالْتَفَتَ اِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: " اشْكَمَتْ دَرْدْ؟ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ قُمْ فَصَلِّ فَاِنَّ فِي الصَّلَاةِ شِفَآءً.

ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: شکمت درد۔ (تمہارے پیٹ میں درد ہے؟) میں نے عرض کیا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول! فرمایا: اٹھو! نماز پڑھو اس لیے کہ نماز میں شفاء ہے۔

حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ ثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ نَصْرٍ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ عُلَيَّةَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَ قَالَ فِيْهِ اشْكِمَتْ دَرْدُ يَعْنِي تَشْتَكِيْ بَطْنَكَ بِالْفَارِسِيَّةِ.

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے اس کے آخر میں ہے کہ امام ابن ماجہؒ نے فرمایا: کسی مرد نے اپنے اہل خانہ کو یہ حدیث سنائی تو وہ اس پر ٹوٹ پڑے۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَ بِهٖ رَجُلٌ لِاَهْلِهٖ فَاسْتَعْدَوْا عَلَيْهِ.

<u>خلاصۃ الباب</u> ☆ کوئی شک نہیں نماز کے شفاء ہونے میں بشرطیکہ نماز کو یقین اور توجہ الی اللہ اور خشوع وخضوع سے ادا کرے۔

۱۱: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيْثِ

باب: ناپاک اور خبیث دوا سے ممانعت

۳۴۵۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيْثِ يَعْنِي السَّمَّ.

۳۴۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبیث دوا یعنی زہر سے منع فرمایا۔

۳۴۶۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ شَرِبَ سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا.

۳۴۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو زہر پی کر خودکشی کرے وہ ہمیشہ دوزخ میں بھی زہر پیتا رہے گا اور ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں ہی رہے گا۔

<u>خلاصۃ الباب</u> ☆ خبیث سے مراد ناپاک وحرام ہے اور سم یعنی زہر بھی خبیث ہے اسے علاج کرنے سے منع فرما دیا ہے۔

۱۲: بَابُ دَوَاءُ الْمَشْيِ

باب: مُسہل دوا

۳۴۶۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَوْلًى لِمَعْمَرٍ التَّيْمِيِّ عَنْ مَعْمَرٍ التَّيْمِيِّ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ.

قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَا ذَا كُنْتِ

۳۴۶۱: حضرت اسماء بنت عُمیسؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم کیا مسہل استعمال کرتی ہو؟ میں نے عرض کیا: شبرم۔ فرمایا: وہ تو سخت گرم ہوتا ہے۔ پھر میں سنا سے اسہال لینے لگی تو

تَسْتَمْشِيْنَ قُلْتُ بِالشُّبْرُمِ قَالَ " حَارٌّ " ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَى فَقَالَ لَوْ كَانَ شَيْءٌ يَشْفِيْ مِنَ الْمَوْتِ كَانَ السَّنَى وَالسَّنَى شِفَاءٌ مِنَ الْمَوْتِ.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی چیز موت کا علاج ہوتی تو سنا ہوتی اور سنا تو موت کا بھی علاج ہے۔

۱۳: بَابُ دَوَاءِ الْعُذْرَةِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْغَمْزِ

باب: گلے پڑنے یا گھنڈی پڑنے کا علاج اور دبانے کی ممانعت

۳۴۶۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا لَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِيْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ قَدْ اَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلَامَ تَدْغَرْنَ اَوْ لَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ: فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ يُسْعَطُ بِهِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَ يُلَدُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ."

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَنْبَأَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ.

قَالَ يُوْنُسُ اَعْلَقْتُ يَعْنِيْ غَمَزْتُ.

۳۴۶۲: حضرت ام قیس بنت محصنؓ فرماتی ہیں کہ میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اُس کے گلے میں ورم تھا۔ اس لیے میں نے اس کا گلا دبا کر علاج کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی اولاد کا گلا کیوں دباتی ہو؟ عود ہندی استعمال کیا کرو۔ اس میں سات بیماریوں سے شفاء ہے۔ گلے پڑے ہوں تو اس کی نسوار دی جائے اور ذات الجنب میں مُنہ میں لگائی جائے۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ عذرہ ایک ورم ہے گلے میں یہ بچوں کو اکثر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ گھنڈی بھی پڑ جاتی ہے اس کا علاج بھی عورتیں انگلی منہ میں ڈال کر کرتی ہیں۔

۱۴: بَابُ دَوَاءِ عِرْقِ النَّسَا

باب: عرق النساء کا علاج

۳۴۶۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ رَاشِدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الرَّمْلِيُّ قَالَا: ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ لَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ ثَنَا اَنَسُ بْنُ سِيْرِيْنَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ شِفَاءُ عِرْقِ النَّسَا اَلْيَةُ شَاةٍ اَعْرَابِيَّةٍ تُذَابُ ثُمَّ تُجَزَّأُ ثَلَاثَةَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ يُشْرَبُ عَلَى الرِّيْقِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ جُزْءٌ.

۳۴۶۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: عرق النساء کا علاج جنگلی بکری کی چربی (چکی) ہے۔ اسے پگھلا کر تین حصہ کر لیے جائیں اور روزانہ ایک حصہ نہار مُنہ پیا جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ عذرہ ایک ورم ہے گلے میں یہ بچوں کو اکثر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ گھنڈی بھی پڑ جاتی ہے اس کا علاج بھی عورتیں انگلی منہ میں ڈال کر کرتی ہیں۔

۱۵ : بَابُ دَوَاءِ الْجَرَاحَةِ

باب : زخم کا علاج

۳۴۶۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ : قَالَا: ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ: قَالَ جُرِحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ وَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَ هُشِمَتْ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَاسِهٖ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْهُ وَ عَلِيٌّ يَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَآءَ بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَاَتْ فَاطِمَةُ اَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيْدُ الدَّمَ اِلَّا كَثْرَةً اَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيْرٍ فَاَحْرَقَتْهَا حَتّٰى اِذَا صَارَ رَمَادًا اَلْزَمَتْهُ الْجُرْحَ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ.

۳۴۶۴: حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ فرماتے ہیں کہ جنگِ اُحد کے دن رسول اللہؐ زخمی ہوئے اور آپؐ کا سامنے کا دانت ٹوٹ گیا اور آپؐ کے سر مبارک میں خود گھس گیا تو سیّدہ فاطمہؓ آپؐ کے بدن سے خون دھو رہی تھیں اور علیؓ ڈھال سے پانی ڈال رہے تھے۔ جب فاطمہؓ نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون زیادہ نکل رہا ہے تو بوریئے کا ایک ٹکڑا لے کر جلایا۔ جب وہ راکھ ہو گیا تو اسکی راکھ زخم میں بھر دی۔ اس سے خون رُک گیا۔

۳۴۶۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ يَوْمَ اُحُدٍ مَنْ جَرَحَ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَنْ كَانَ يُرْقِيُ الْكَلْمَ مِنْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يُدَاوِيْهِ. وَ مَنْ يَحْمِلُ الْمَاءَ فِی الْمِجَنِّ وَ بِمَا دُوْوِیَ بِهِ الْكَلْمُ حَتّٰى رَقَاءَ: قَالَ : اَمَّا مَنْ كَانَ يُدَاوِیْ الْكَلْمَ فَفَاطِمَةُ اَحْرَقَتْ لَهٗ حِيْنَ لَمْ يَرْقَأْ قِطْعَةَ حَصِيْرٍ خَلَقٍ فَوَضَعَتْ رَمَادَهٗ عَلَيْهِ فَرَقَا الْقَلْمُ.

۳۴۶۵: حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ نے فرمایا کہ میں اس کم نصیب کو جانتا ہوں جس نے جنگِ اُحد میں رسول اللہؐ کا چہرۂ انور زخمی کیا اور مجھے معلوم ہے کہ کس نے آپؐ کا زخم دھونے اور علاج کرنے کی سعادت حاصل کی اور کون ڈھال میں پانی اٹھا کر لا رہا تھا اور آپؐ کا کیا علاج کیا گیا کہ خون رک گیا۔ ڈھال میں پانی اٹھا کر لانے والے سیّدنا علیؓ تھے اور زخم کا علاج سیّدہ فاطمہؓ نے کیا۔ جب خون بند نہ ہوا تو انہوں نے بوریئے کا ایک ٹکڑا جلایا اور اسکی راکھ زخم میں رکھ دی۔ اس سے خون بند ہو گیا۔

خلاصۃ الباب ☆ معلوم ہوا کہ بوریئے کی راکھ زخموں کی بیماری کے لئے نافع ہے۔ اس سے خون بند ہو جاتا ہے اور زخم خشک ہو جاتا ہے۔

۱۶ : بَابُ مَنْ تَطَبَّبَ وَ لَمْ يَعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ

باب : جو طبّ سے ناواقف ہو اور علاج کرے

۳۴۶۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ رَاشِدُ بْنُ سَعِيْدِ الرَّمْلِیُّ

۳۴۶۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

قَالَا ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَبَّبَ وَ لَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ قَبْلَ ذَالِكَ فَهُوَ ضَامِنٌ.

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو طبّ میں معروف نہ ہو (باقاعدہ طبیب نہ ہو) وہ علاج کرے (اور کوئی نقصان ہو جائے) تو وہ (نقصان) کا تاوان ادا کرے۔

خلاصۃ الباب ☆ فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر کسی حجام نے آنکھ میں سے گوشت اُکھاڑا اور وہ ماہر نہیں تھا اور آدمی کی بینائی چلی گئی تو اس پر نصف دیت واجب ہوگی۔ نیز غیر حاذق طبیب نے کسی کا علاج کیا اور وہ مر گیا تو پوری دیت لازم ہوگی اور اگر کوئی عضو بیکار ہو گیا تو اس کی دیت واجب ہوگی۔

۱۷ : بَابُ دَوَاءِ ذَاتِ الْجَنْبِ

باب : ذات الجنب کی دوا

۳۴۶۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِسْحٰقَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ نَعَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَرْسًا وَ قُسْطًا وَ زَيْتًا ' يُلَدُّ بِهٖ.

۳۴۶۷: حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ذات الجنب کیلئے ان اشیاء کی تعریف فرمائی: ورس (زرد خوشبودار گھاس ہے) اور قسط (عود ہندی) اور زیتون کا تیل انکو (حل کر کے) اود کیا جائے (مُنہ میں لگایا جائے)۔

۳۴۶۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ اَنْبَأَنَا يُوْنُسُ وَ ابْنُ سَمْعَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ يَعْنِيْ بِهِ الْكُسْتَ) فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ.

قَالَ ابْنُ سَمْعَانَ فِي الْحَدِيْثِ فَاِنَّ فِيْهِ شِفَآءً مِنْ سَبْعَةِ اَدْوَءٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ.

۳۴۶۸: حضرت امّ قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عود ہندی یعنی قسط کو اہتمام سے استعمال میں لاؤ کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفاء ہے جن میں سے ایک ذات الجنب ہے۔

۱۸ : بَابُ الْحُمّٰى

باب : بخار کا بیان

۳۴۶۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ذُكِرَتِ الْحُمّٰى عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَبَّهَا رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَسُبَّهَا فَاِنَّهَا تَنْفِي الذُّنُوْبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ."

۳۴۶۹: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بخار کا تذکرہ ہوا تو ایک شخص نے بخار کو برا بھلا کہا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار کو برا بھلا مت کہو اس لیے کہ یہ گناہ کو ایسے ختم کر دیتا ہے جیسے آگ لوہے کے میل کو ختم کر دیتی ہے۔

۳۴۷۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ صَالِحِ الْاَشْعَرِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ عَادَ مَرِيْضًا وَمَعَهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ وَعْكٍ كَانَ بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْشِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ هِیَ نَارِیْ اُسَلِّطُهَا عَلٰی عَبْدِی الْمُؤْمِنِ فِی الدُّنْيَا لِتَكُوْنَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ فِی الْاٰخِرَةِ."

۳۴۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیمار کی عیادت کی۔ ابو ہریرہؓ آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ اُس مریض کو بخار تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خوشخبری سنو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بخار میری آگ ہے میں اسے اپنے مؤمن بندہ پر دنیا میں اس لیے مسلط کرتا ہوں کہ یہ آخرت کی آگ کی متبادل ہو جائے (اور مؤمن بندہ آخرت کی آگ سے محفوظ و مامون رہے)۔

خلاصۃ الباب ☆ سبحان اللہ! بخار اور بیماری بھی اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک نعمت ہے شاید اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کی آگ کا بدل بنا دیں۔

۱۹: بَابُ الْحُمّٰی مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ

باب: بخار دوزخ کی بھاپ سے ہے اس لیے اُسے پانی سے ٹھنڈا کرلیا کرو

۳۴۷۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰی مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرِدُوْهَا بِالْمَآءِ."

۳۴۷۱: ام المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار دوزخ کی بھاپ سے ہوتا ہے اس لئے اسے پانی سے ٹھنڈا کرلیا کرو۔

۳۴۷۲: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ شِدَّةَ الْحُمّٰی مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ."

۳۴۷۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرلیا کرو۔

۳۴۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ ابْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحُمّٰی مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ فَدَخَلَ عَلَی ابْنٍ لِعَمَّارٍ فَقَالَ اكْشِفِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اِلٰهَ

۳۴۷۳: حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے سنا: بخار دوزخ کی بھاپ سے ہوتا ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کرلیا کرو۔ پھر آپؐ حضرت عمارؓ کے ایک بیٹے کے پاس تشریف لے گئے۔ (وہ بیمار تھا) آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیماری دُور فرما دیجئے۔ اے

النَّاسِ."

تمام لوگوں کے ربّ! اے سب انسانوں کے معبود۔''

۳۴۷۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ اَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتٰى بِالْمَرْاَةِ الْمَوْعُوْكَةِ فَتَدْعُوْا بِالْمَاءِ فَتَصُبُّهُ فِىْ جَيْبِهَا : وَ تَقُوْلُ اِنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ اَبْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ ' وَ قَالَ : " اِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ."

۳۴۷۴: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کے پاس بخار زدہ عورت کو لایا جاتا تو وہ پانی منگوا کر اس کے گریبان میں ڈالتیں اور فرماتیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار کو پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔ نیز فرمایا: بخار دوزخ کی بھاپ سے ہوتا ہے۔

۳۴۷۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى ابْنُ خَلَفٍ :ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْحُمّٰى كِيْرٌ مِنْ كِيْرِ جَهَنَّمَ فَنَحُّوْهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ."

۳۴۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار دوزخ کی ایک بھٹی ہے۔ اسے ٹھنڈے پانی کے ساتھ اپنے آپ سے دُور کرو۔

خلاصۃ الباب ☆ بخار گرمی کی وجہ سے ہوتا ہے لہٰذا پانی اس کے لئے مفید ہے خواہ بخار گرمی کا ہو تو ٹھنڈا پانی یا ٹھنڈے پانی کی پٹیاں مریض کے جسم پر رکھی جائیں۔ خواہ سردی کا بخار ہو لیکن پانی شاید اس لئے مفید ہو کیونکہ بخار جہنم کی آگ سے ہے اور آگ کو پانی بجھاتا ہے۔

۲۰ : بَابُ الْحِجَامَةِ

باب : پچھنے لگانے کا بیان

۳۴۷۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ اِنْ كَانَ فِىْ شَىْءٍ مِمَّا تَدَاوَوْنَ بِهِ خَيْرٌ فَالْحِجَامَةِ.

۳۴۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو علاج تم کرتے ہو ان میں سے اگر کسی میں بہتری ہو تو وہ پچھنے لگانے میں ہے۔

۳۴۷۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِىُّ ثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيْعِ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَا مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِىْ بِمَلَاءٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا كُلُّهُمْ يَقُوْلُ لِىْ عَلَيْكَ : يَا مُحَمَّدُ بِالْحِجَامَةِ."

۳۴۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شب معراج میں فرشتوں کے جس گروہ کے پاس سے بھی میرا گزر ہوا۔ ہر ایک نے مجھے یہی کہا: اے محمد! پچھنے لگانے کا اہتمام کیجئے۔

۳۴۷۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى ثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ' قَالَ قَالَ

۳۴۷۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا ہے وہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نِعْمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ يَذْهَبُ بِالدَّمِ: وَ يُخَفِّفُ الصُّلْبَ وَ يَجْلُوْ الْبَصَرَ."

بندہ جو پچھنے لگاتا ہے۔ خون نکال دیتا ہے۔ کمر ہلکی کر دیتا ہے اور بینائی کو جلاء بخشتا ہے۔

۳۴۷۹ : حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ سُلَيْمٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ بِمَلَاءٍ اِلَّا قَالُوْا ! يَا مُحَمَّدُ مُرْ اُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ.

۳۴۷۹ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شبِ معراج میں جس جماعت کے پاس سے بھی میں گزرا اُس نے یہی کہا: اے محمد! اپنی امت کو پچھنے لگانے کا حکم فرمائیے۔

۳۴۸۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ.

فَاَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ اَبَا طَيْبَةَ اَنْ يَحْجُمَهَا."

وَقَالَ حَسِبْتُ اَنَّهُ كَانَ اَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ اَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ."

۳۴۸۰ : حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ امّ المؤمنین سیّدہ امّ سلمہؓ نے نبی کریم ﷺ سے پچھنے لگوانے کی اجازت چاہی تو نبی کریمؐ نے ابوطیبہ کو حکم فرمایا کہ انہیں پچھنے لگاؤ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ ابوطیبہ سیّدہ امّ سلمہ کے رضاعی بھائی ہوں گے یا کم سن لڑ[1] کے ہوں گے۔

خلاصۃ الباب ☆ سینگی یا پچھنے لگوانا بھی ایک طریقہ علاج ہے جو تمام دنیا میں خصوصاً گرم ممالک میں رائج ہے اور یہ دیگر علاج بہ نسبت سریع الاثر ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں عام طور پر حجام سے وہ شخص مراد لیا جاتا ہے جو لوگوں کے بال تراشتا ہے یا مونڈتا ہے تاہم عربی زبان میں بال تراشنے والے کو حلاق کہتے ہیں۔ جب کہ حلق سے مراد بال مونڈنا اور قصر سے مراد بال تراشنا ہے عربوں میں حجام ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو علاج کے طور پر سینگیاں لگانے کا کام کرتا ہے جب کسی انسانی جسم کے کسی حصہ میں فاسد خون جمع ہو کر درد یا ورم کا باعث بن کر تکلیف دیتا ہے تو پھر اس طریقہ علاج کے ذریعے ایسا خون تکلیف دہ حصۂ جسم سے یا تو بالکل باہر نکال لیا جاتا ہے یا پھر اسے جسم کے دوسرے حصہ میں منتقل کر دیا جاتا ہے اس عمل کو حجامہ یا سینگیاں لگانا کہتے ہیں۔ سینگی ایک سینگ نما آلہ ہوتا ہے جو اندر سے خالی ہوتا ہے اس کے ذریعہ انسانی جسم کے مطلوبہ حصہ سے خون کھینچا جاتا ہے یہ علاج دو طریقوں سے کیا جاتا ہے۔ گرم ممالک میں جہاں انسانی جسم میں خون کا دباؤ زیادہ تر جسم کے بیرونی حصہ کی طرف ہوتا ہے وہاں معالج مطلوبہ جگہ پر استرے وغیرہ سے ٹک لگا کر اس خون کو چوس لیتا ہے جب یہ فاسد خون جسم سے خارج ہوتا ہے تو مریض کو افاقہ ہو جاتا ہے اس علاج کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ معالج جسم کے مطلوبہ جگہ پر پچھنے نہیں لگاتا بلکہ خالی سینگی لگا کر خون کو کھینچتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ درد یا ورم والی جگہ سے فاسد خون دوسری طرف سرک جاتا ہے اور اس طرح مریض کو افاقہ ہو جاتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی یہ طریقہ علاج کئی دفعہ آزمایا اور اس کو افضل طریقہ علاج بتایا ہے۔

[1] اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگانے کی اجازت دی۔ انجاح میں ہے کہ اگر محرم (یا کم سن) نہ بھی ہوں تو اشکال کی بات نہیں اس لیے کہ معالج کے لیے بقدرِ ضرورت بیماری کے مقام کو دیکھنا جائز ہے۔ (عبدالرشید)

۲۱ : بَابُ مَوْضِعِ الْحِجَامَةِ

باب : پچھنے لگانے کی جگہ

۳۴۸۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِيْ عَلْقَمَةُ بْنُ اَبِيْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُحَيْنَةَ يَقُوْلُ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِلَحْيِ جَمَلٍ وَ هُوَ مُحْرِمٌ وَ سَطَ رَاسِهٖ."

۳۴۸۱ : حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لحی جمل (نامی مقام) میں بحالتِ احرام سر کے بالکل وسط میں پچھنے لگوائے۔

۳۴۸۲ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعْدِ الْاِسْكَافِ، عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِجَامَةِ الْاَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ.

۳۴۸۲ : حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے گردن کی رگوں اور مونڈھوں کے درمیان پچھنے لگانے کا کہا۔

۳۴۸۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي الْخَصِيْبِ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ فِي الْاَخْدَعَيْنِ وَ عَلَى الْكَاهِلِ.

۳۴۸۳ : حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گردن کی رگوں اور دونوں مونڈھوں کے درمیان پچھنے لگوائے۔

۳۴۸۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰى الْحِمْصِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَحْتَجِمُ عَلٰى هَامَتِهٖ وَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَ يَقُوْلُ مَنْ اَهْرَاقَ مِنْهُ هٰذِهِ الدِّمَآءَ فَلَا يَضُرُّهُ اَنْ لَا يَتَدَاوٰى بِشَيْءٍ لِشَيْءٍ.

۳۴۸۴ : حضرت ابوکبشہ نماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر پچھنے لگواتے تھے اور دونوں مونڈھوں کے درمیان بھی اور فرماتے تھے کہ جو ان مقاموں سے خون بہادے تو اسے کسی بیماری کا کچھ علاج نہ کرنا بھی نقصان نہ دے گا۔

۳۴۸۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيْفٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَقَطَ عَنْ فَرَسِهٖ عَلٰى جِذْعٍ فَانْفَكَّتْ قَدَمُهٗ.

قَالَ وَكِيْعٌ يَعْنِيْ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ عَلَيْهَا مِنْ وَثْءٍ.

۳۴۸۵ : حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھوڑے سے کھجور کے ایک ٹنڈ پر گرے تو آپ ﷺ کے پاؤں مبارک میں موچ آ گئی۔

وکیع فرماتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے صرف درد کی وجہ سے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان روایات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کے انہی حصوں کی نشاندہی کی گئی ہے جن پر عام طور پر سینگیاں لگوایا کرتے تھے یعنی گردن کے دونوں اطراف میں جہاں رگیں پھولی ہوئی ہوتی ہیں اور دونوں کندھوں کے درمیان بھی کاہل دونوں کندھوں کے درمیان والے حصے کو کہتے ہیں۔

۲۲ : بَابُ فِیْ اَیِّ الْاَیَّامِ یَحْتَجِمُ

۳۴۸۶: حَدَّثَنَا سُوَیْدُ بْنُ سَعِیْدٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ زَکَرِیَّا بْنِ مَیْسَرَۃَ عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَرَادَ الْحِجَامَةَ فَلْیَتَحَرَّ سَبْعَةَ عَشَرَ اَوْ اِحْدٰی وَ عِشْرِیْنَ وَ لَا یَتَبَیَّغْ بِاَحَدِکُمُ الدَّمُ فَیَقْتُلَهُ۔

۳۴۸۷: حَدَّثَنَا سُوَیْدُ بْنُ سَعِیْدٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ یَا نَافِعُ ! قَدْ تَبَیَّغَ بِیَ الدَّمُ فَالْتَمِسْ لِیْ حَجَّامًا: وَ اجْعَلْهُ رَفِیْقًا! اِنِ اسْتَطَعْتَ وَلَا تَجْعَلْهُ شَیْخًا کَبِیْرًا وَ لَا صَبِیًّا صَغِیْرًا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْحِجَامَةُ عَلَی الرِّیْقِ اَمْثَلُ وَ فِیْهِ شِفَاءٌ وَ بَرَکَةٌ وَ تَزِیْدُ فِی الْعَقْلِ وَ فِی الْحِفْظِ فَاحْتَجِمُوْا عَلٰی بَرَکَةِ اللّٰهِ یَوْمَ الْخَمِیْسِ وَاجْتَنِبُوْا الْحِجَامَةَ یَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَالْجُمُعَةِ وَالسَّبْتِ وَ یَوْمَ الْاَحَدِ تَحَرِّیًا وَاحْتَجِمُوْا یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالثُّلَاثَاءِ فَاِنَّهُ الْیَوْمُ الَّذِیْ عَافَی اللّٰهُ فِیْهِ اَیُّوْبَ مِنَ الْبَلَاءِ وَ ضَرَبَهُ بِالْبَلَاءِ یَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ فَاِنَّهُ لَا یَبْدُوْ جُذَامٌ وَ لَا بَرَصٌ اِلَّا یَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ اَوْ لَیْلَةَ الْاَرْبِعَاءِ."

۳۴۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰی الْحِمْصِیُّ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عِصْمَةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ یَا نَافِعُ تَبَیَّغَ الدَّمُ فَاْتِنِیْ بِحَجَّامٍ وَاجْعَلْهُ شَابًّا وَ لَا تَجْعَلْهُ شَیْخًا وَ لَا صَبِیًّا.

قَالَ وَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْحِجَامَةُ عَلَی الرِّیْقِ اَمْثَلُ وَ هِیَ تَزِیْدُ فِی الْعَقْلِ وَ تَزِیْدُ فِی الْحِفْظِ وَ تَزِیْدُ الْحَافِظَ حِفْظًا فَمَنْ

باب : پچھنے کن دنوں میں لگائے ؟

۳۴۸۶ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو پچھنے لگانا چاہے تو وہ سترہ' اُنیس یا اکیس تاریخ کو لگائے اور ایسے دن نہ لگائے کہ خون کا جوش اسے ہلاک کر دے۔

۳۴۸۷ : حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: اے نافع ! میرے خون میں جوش ہو گیا ہے اسلئے کوئی پچھنے لگانے والا تلاش کرو۔ اگر ہو سکے تو نرم خو آدمی لانا۔ عمر رسیدہ' بوڑھا یا کم سن بچہ نہ لانا اسلئے کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا: نہار مُنہ پچھنے لگوانا بہتر ہے اور اس میں شفاء ہے' برکت ہے۔ یہ عقل بڑھاتا ہے' حافظہ تیز کرتا ہے۔ اللہ برکت دے جمعرات کو پچھنے لگوایا کرو اور بدھ' جمعہ' ہفتہ اور اتوار کے روز قصداً پچھنے مت لگوایا کرو (اتفاقاً ایسا ہو جائے تو حرج نہیں) اور پیر اور منگل کو پچھنے لگوایا کرو۔ اسلئے کہ اسی دن اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوبؑ کو بیماری سے شفا عطا فرمائی اور بدھ کے روز وہ بیمار ہوئے تھے اور جذام اور برص ظاہر ہو تو بدھ کے دن یا بدھ کی رات کو ظاہر ہوتا ہے۔

۳۴۸۸ : حضرت نافع فرماتے ہیں کہ سیدنا ابن عمرؓ نے فرمایا: اے نافع ! میرے خون میں جوش ہو رہا ہے' اس لیے پچھنے لگانے والے کو بلاؤ' جوان کو بلانا بوڑھے یا کم عمر بچہ کو نہ بلانا۔ حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا کہ نہار مُنہ پچھنے لگوانا زیادہ بہتر ہے اور اسے عقل بڑھتی ہے اور حافظے والے کا حافظہ مزید تیز ہو جاتا ہے۔ سو جو

كَانَ مُحْتَجِمًا فَيَوْمَ الْخَمِيسِ عَلَى اسْمِ اللَّهِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ يَوْمَ السَّبْتِ وَ يَوْمَ الْأَحَدِ وَاحْتَجِمُوا يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَ الثُّلَاثَاءِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ فَإِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِي أُصِيبَ فِيهِ أَيُّوبُ بِالْبَلَاءِ وَ مَا يَبْدُوا وَجُذَامٌ وَ لَا بَرَصٌ إِلَّا فِي يَوْمِ الْأَرْبِعَاءِ أَوْ لَيْلَةِ الْأَرْبِعَاءِ.

پچھنے لگانا چاہے تو جمعرات کے روز اللہ کا نام لے کر لگائے اور جمعہ' ہفتہ اور اتوار کے دنوں میں پچھنے لگانے سے اجتناب کرو۔ پیر' منگل کو پچھنے لگوایا کرو اور بدھ کے روز بھی پچھنے لگوانے سے اجتناب کرو کیونکہ اسی دن حضرت ایوبؑ آزمائش میں مبتلا ہوئے اور جذام اور بدھ کے دن یا بدھ کی رات میں ہی ظاہر ہوتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان روایات میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عام طور پر یہ علاج چاند کی سترہ' انیس یا اکیس تاریخ کو کرتے تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ عام لوگوں کا تجربہ ہے کہ ان تواریخ میں انسانی جسم کے خون کا دباؤ باہر کی طرف زیادہ ہے لہٰذا فاسد آسانی سے نکل جاتا ہے اور مریض کو جلد افاقہ ہو جاتا ہے۔ نیز ان روایات میں منگل پیر جمعرات کو سینگیاں لگوانے کا حکم فرمایا ہے حالانکہ ابوداؤد شریف میں ہے حضرت کبشہ کے والد منگل کے دن سینگیاں لگوانے سے منع کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منگل کے دن میں ایک ساعت ایسی ہے جس میں خون بند نہیں ہوتا اور منگل خون کا دن ہے یہ دونوں حدیثوں میں تعارض آ گیا اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث باب میں وہ منگل کا دن مراد ہے جو مہینے کی سترہویں دن تاریخ آن پڑے اور اس کی تائید طبرانی کی روایت سے ہوتی ہے جس میں منگل کے دن سترہویں تاریخ کی صراحت ہے اور کبشہ کی حدیث میں وہ منگل مراد ہے جو سترہویں تاریخ کے سوا اور کسی تاریخ میں پڑے۔

۲۳ : بَابُ الْكَيِّ

باب : داغ دے کر علاج کرنا

۳۴۸۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَقَّارِ بْنِ مُغِيرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اكْتَوَى أَوِ اسْتَرْقَى فَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَكُّلِ.

۳۴۸۹ : حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو داغ لگائے یا منتر پڑھے وہ توکل سے بری ہے۔

۳۴۹۰ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ وَ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْكَيِّ فَاكْتَوَيْتُ فَمَا أَفْلَحْتُ وَ لَا أَنْجَحْتُ.

۳۴۹۰ : حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دینے سے منع فرمایا۔ اس کے بعد میں نے داغ دیا تو نہ مجھے صحت ہوئی نہ افاقہ۔

۳۴۹۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ ثَنَا سَالِمٌ الْأَفْطَسُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثٍ شَرْبَةِ عَسَلٍ وَ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ وَ كَيَّةٍ بِنَارٍ

۳۴۹۱ : حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزوں میں شفاء ہے: شہد کا گھونٹ' پچھنے لگوانا' آگ سے داغ دینا اور میں اپنی

وانهى أمتى عن الكيّ رفعهٗ.

اُمت کو آگ سے داغ دینے سے منع کرتا ہوں۔

خلاصۃ الباب ☆ یعنی ان کو مؤثر بالذات سمجھ کر کرے تو توکل سے بری ہے یا توکل سے اعلیٰ درجہ مراد ہے۔

۲۴ : بَابُ مَنِ اكْتَوٰى

باب : داغ لینے کا جواز

۳۴۹۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ الدَّارِمِىُّ ثَنَا النَّضْرُ ابْنُ شُمَيْلٍ ثَنَا شُعْبَةُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ الْاَنْصَارِىُّ (سَمِعَهُ عَمِّىْ يَحْيٰى وَ مَا اَدْرَكْتُ رَجُلًا مِنَّا بِهٖ شَبِيْهًا) يُحَدِّثُ النَّاسَ اَنَّ سَعْدَ بْنَ زُرَارَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ هُوَ جَدُّ مُحَمَّدٍ مِنْ قِبَلِ اُمِّهٖ اَنَّهٗ اَخَذَهٗ وَجَعٌ فِىْ حَلْقِهٖ : يُقَالُ لَهُ الذُّبْحَةُ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاُبْلِغَنَّ اَوْ لَاُبْلِيَنَّ فِىْ اَبِىْ اُمَامَةَ عُذْرًا فَكَوَاهُ بِيَدِهٖ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْتَةَ سُوْءٍ لِلْيَهُوْدِ يَقُوْلُوْنَ اَفَلَا دَفَعَ عَنْ صَاحِبِهٖ وَ مَا اَمْلِكُ لَهٗ وَلَا لِنَفْسِىْ شَيْئًا.

۳۴۹۲ : حضرت محمد بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ انصاری فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا جیسا صالح اور متقی شخص نہیں دیکھا۔ میں نے انہیں سے سنا' وہ لوگوں کو بتا رہے تھے کہ اسعد بن زرارہ جو محمد کے (میرے) نانا ہیں کے حلق میں درد اُٹھا۔ جسے ذبحہ کہتے ہیں (خناق کی ایک نوع ہے) نبیؐ نے فرمایا: میں ابوامامہ (اسعد بن زرارہ) کے علاج میں پوری کوشش کرونگا تاآنکہ لوگ مجھے معذور سمجھیں (یہ نہ کہیں کہ اچھی طرح علاج نہ کیا اس لیے موت آئی) چنانچہ آپؐ نے اپنے دستِ مبارک سے انہیں داغ دیا۔ بالآخر انکا انتقال ہوگیا تو نبیؐ نے فرمایا: یہ موت بری ہے یہود کیلئے کہ وہ کہیں گے: اپنے ساتھی کو موت سے نہ بچا سکا حالانکہ میں نہ اسکی جان کا مالک ہوں' نہ اپنی جان کا مالک ہوں۔

۳۴۹۳: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عُبَيْدٌ الطَّنَافِسِىُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرِضَ اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ مَرَضًا فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ النَّبِىُّ ﷺ طَبِيْبًا فَكَوَاهُ عَلٰى اَكْحَلِهٖ.

۳۴۹۳ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیمار ہوگئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس ایک طبیب کو بھیجا۔ اُس نے ان کے بازو کی ایک رگ کو داغ دیا۔

۳۴۹۴: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ اَبِى الْخَصِيْبِ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوٰى سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فِىْ اَكْحَلِهٖ مَرَّتَيْنِ.

۳۴۹۴ : حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بازو کی ایک رگ کو داغا۔

۲۵ : بَابُ الْكُحْلِ بِالْاِثْمِدِ

باب : اثمد کا سُرمہ لگانا

۳۴۹۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ : يَحْيٰى ابْنُ خَلَفٍ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ

۳۴۹۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں

حدثنی عثمان ابن عبد الملک قال سمعت سالم ابن عبد اللہ یحدث عن ابیہ قال قال رسول اللہ ﷺ علیکم بالاثمد فانہ یجلو البصر و ینبت الشعر۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اثمد کا استعمال اہتمام سے کیا کرو اس لیے کہ یہ نگاہ کو تیز کرتا ہے اور بالوں کو بڑھاتا ہے۔

۳۴۹۶: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا عبد الرحیم بن سلیمان عن اسماعیل ابن مسلم عن محمد بن المنکدر عن جابر قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول علیکم بالاثمد عند النوم فانہ یجلو البصر و ینبت الشعر۔"

۳۴۹۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: سوتے وقت اثمد سرمہ اہتمام سے استعمال کیا کرو اس لیے کہ یہ بینائی کو جلا بخشتا ہے اور بالوں کو اُگاتا ہے۔

۳۴۹۷: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا یحیی بن ادم عن سفیان عن ابی خثیم عن سعید ابن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ " خیر اکحالکم الاثمد یجلوا البصر و ینبت الشعر۔

۳۴۹۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے سرموں میں سب سے بہتر (سرمہ) اثمد ہے۔ یہ بینائی تیز کرتا ہے اور بال اُگاتا ہے۔

۲۶: باب من اکتحل وترا

باب: طاق مرتبہ سرمہ لگانا

۳۴۹۸: حدثنا عبد الرحمن بن عمر ثنا عبد الملک بن الصباح عن ثور بن یزید عن حصین الحمیری عن ابی سعد الخیر عن ابی ھریرۃ ان النبی ﷺ قال من اکتحل فلیوتر من فعل فقد احسن و من لا فلا حرج۔"

۳۴۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو سرمہ لگائے تو طاق مرتبہ لگائے۔ جو طاق عدد کا خیال رکھے اس نے اچھا کیا اور جو ایسا نہ کرے تو کچھ حرج نہیں۔

۳۴۹۹: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا یزید بن ھارون عن عباد بن منصور عن عکرمۃ عن ابن عباس قال کانت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم مکحلۃ یکتحل منھا ثلاثا فی کل عین۔

۳۴۹۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس سے ہر آنکھ میں تین بار سرمہ لگاتے تھے۔

۲۷: باب النھی ان یتداوی بالخمر

باب: شراب سے علاج کرنا منع ہے

۳۵۰۰: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ عفان: ثنا حماد بن سلمۃ انبانا سماک بن حرب عن علقمۃ بن وائل الحضرمی قال قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بارضنا اعنابا نعتصرھا فنشرب منھا ؟ قال لا فراجعتہ

۳۵۰۰: حضرت طارق بن سوید حضرمیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے علاقہ میں انگور ہوتے ہیں، ہم ان کو نچوڑ کر پی سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں! فرماتے ہیں میں نے دوبارہ پوچھا اور

قُلْتُ اِنَّا نَسْتَشْفِيْ بِهِ لِلْمَرِيْضِ قَالَ اِنَّ ذَالِكَ لَيْسَ بِشِفَاءٍ وَ لٰكِنَّهٗ دَاءٌ." عرض کیا: ہم اس سے بیمار کا علاج کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اس میں شفاء نہیں ہے بلکہ بیماری (گناہ) ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ شراب چونکہ ام الخبائث ہے اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ یہاں شراب کی حقیقت پر تفصیلی روشنی ڈال دی جائے۔ (حافظ)

''شراب'' دراصل اس چیز کو کہتے ہیں جو پی جائے پانی' شربت' شہد وغیرہ اور اصطلاحِ شرع میں شراب وہ ہے جو نشہ لائے اور مست و بے ہوش کر دے۔

شراب کی چار اقسام عام ہیں' اور یہ چاروں وہ ہیں جو حرام ہیں اول انگور کی کچی شراب جب کہ وہ جوش مارنے لگے اور جھاگ مارنے لگے اور اشتداء سے مراد یہ ہے کہ وہ اس قابل ہو جائے کہ مسکر ہو جائے اور اسی کو خمر کہتے ہیں۔

دوسری قسم طلاء یعنی انگور کا شیرہ جب کہ اس کو پکا دیا جائے اور اس میں سے دو تہائی سے کچھ کم ختم ہو جائے لیکن محیط میں ہے کہ طلاء ثلث کو کہتے ہیں یعنی جس کا دو ثلث ختم ہو جائے اور جس کا دو ثلث ختم نہ ہو بلکہ کم ہو تو اس کو باذق کہتے ہیں۔

تیسری قسم سکر ہے یعنی پانی میں چھوارے ڈال دئے گئے ہوں اور پانی پکایا نہ گیا ہو جب کہ وہ جوش مارنے لگے اور جھاگ مارنے لگے۔

چوتھی قسم نقیع الزبیب یعنی کشمش کو پانی میں ڈال دیا گیا ہو اور اس میں جوش و اشتداد پیدا ہو جائے۔

ائمہ ثلاثہ اور اصحاب ظاہر کا یہ کہنا ہے کہ ہر مسکر خمر ہے انگور سے بنے یا کسی اور چیز سے اس فریق نے اپنے دعویٰ پر تین دلیلیں پیش کی ہیں: (۱) حدیث کل مسکر خمر۔ (۲) حدیث (الخمر من هاتين الشجرتين) کہ ان دونوں درختوں سے جو بنے وہ خمر ہے یعنی انگور اور کھجور سے اس سے بھی معلوم ہوا کہ یہ خمر کا اطلاق انگوری شراب کے علاوہ اور کے اوپر بھی ہوتا ہے۔ (۳) خمر مشتق ہے مخامرۃ العقل سے یعنی عقل کا مستور و مغلوب ہو جانا اور یہ کیفیت ہر شراب سے ہوتی ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ ہر مسکر خمر ہے۔

یہ ہماری دلیلیں ہیں: (۱) اہل لغت کا اتفاق ہے کہ خمر صرف انگوری شراب ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ خمر کا استعمال اسی انگوری شراب میں معروف و مشہور ہے اور اس کے علاوہ جو دیگر شراب ہیں ان کے لئے اور نام ہیں جیسے سکر' نقیع وغیرہ۔ (۲) خمر کی حرمت قطعی اور غیر خمر کی حرمت ظنی ہے اگر انگوری شراب کے علاوہ دیگر شراب کو خمر کہا جائے گا تو پھر اس کی حرمت قطعی ماننی ہو گی حالانکہ یہ بے دلیل ہے۔

خمر سے نفع اٹھانا حرام ہے یعنی جانوروں کو پلانا دوا دارو کرنا حق نہ لینا یا ذکر کے سوراخ میں ڈالنا سب حرام ہیں کیونکہ خمر سے دوری ضروری ہے اور اس سے انتفاع میں اس سے قرب ہے مگر یہ تعلیل گو بر سے ٹوٹ جاتی ہے۔

شراب سے ہر قسم کا انتفاع حرام ہے لہٰذا اس سے حق نہ لینا اور نائرہ میں ٹپکانا سب مکروہ ہے۔

مزید تفصیل مقصود ہو تو ''اشرف الہدایہ ج ۱۴'' کا مطالعہ کریں۔

۲۸ : بَابُ الْاِسْتِشْفَاءِ بِالْقُرْاٰنِ

۳۵۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ الْكِنْدِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ ثَنَا سُعَادُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ : قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "خَيْرُ الدَّوَآءِ الْقُرْاٰنُ."

باب : قرآن سے علاج (کر کے شفاء حاصل) کرنا

۳۵۰۱: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین دوا قرآن ہے۔

۲۹ : بَابُ الْحِنَّاءِ

۳۵۰۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنَا فَائِدٌ مَوْلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ حَدَّثَنِيْ مَوْلَايَ عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَتْنِيْ سَلْمٰى اُمُّ رَافِعٍ مَوْلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ كَانَ لَا يُصِيْبُ النَّبِيَّ ﷺ قَرْحَةٌ وَ لَا شَوْكَةٌ اِلَّا وَضَعَ عَلَيْهِ الْحِنَّاءَ."

باب : مہندی کا استعمال

۳۵۰۲: حضرت سلمٰی امّ رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آزاد کردہ باندی ہیں۔ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زخم ہوتا یا کانٹا چبھتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس (زخم والی جگہ پر) پر مہندی لگاتے۔

۳۰: بَابُ اَبْوَالِ الْاِبِلِ

۳۵۰۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ خَرَجْتُمْ اِلٰى ذَوْدٍ لَنَا فَشَرِبْتُمْ مِنْ اَلْبَانِهَا وَ اَبْوَالِهَا فَفَعَلُوْا."

باب : اُونٹوں کے پیشاب کا بیان

۳۵۰۳: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ عرینہ کے کچھ لوگ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مدینہ کی آب وہوا انہیں موافق نہ آئی تو رسول اللہؐ نے فرمایا: اگر تم ہمارے اونٹوں میں جاؤ اور انکے دودھ پیو اور پیشاب بھی (تو شاید تم تندرست ہو جاؤ) انہوں نے ایسا ہی کیا۔

۳۱: بَابُ يَقَعُ الذُّبَابُ فِي الْاِنَاءِ

۳۵۰۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ "فِيْ اَحَدِ جَنَاحَيِ الذُّبَابِ سُمٌّ وَ فِي الْآخَرِ شِفَآءٌ فَاِذَا وَقَعَ فِي الطَّعَامِ فَامْقُلُوْهُ فِيْهِ فَاِنَّهُ يُقَدِّمُ السُّمَّ وَ يُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ.

باب : برتن میں مکھی گر جائے تو کیا کریں؟

۳۵۰۴: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مکھی کے ایک پر میں زہر ہے اور دوسرے میں شفاء ہے۔ اس لیے جب یہ کھانے کی چیز میں گر جائے تو اسے (مکمل) ڈبو دو کیونکہ یہ زہر والا پر آگے رکھتی ہے اور شفاء والا پیچھے۔

۳۵۰۵: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ فِيْهِ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَاِنَّ فِي اَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَ فِي الْاٰخَرِ شِفَاءً.

۳۵۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے مشروب میں مکھی گر جائے تو اُسے چاہیے کہ مکھی کو ڈبو دے پھر نکال کے باہر پھینک دے اس لیے کہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفاء۔

۳۲: بَابُ الْعَيْنِ

باب : نظر کا بیان

۳۵۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا عَمَّارُ بْنُ زُرَيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ هِنْدٍ.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ "اَلْعَيْنُ حَقٌّ".

۳۵۰۶: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نظر حق ہے۔

۳۵۰۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ مُضَارِبِ بْنِ حَزْنٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ "اَلْعَيْنُ حَقٌّ".

۳۵۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نظر حق ہے۔

۳۵۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الْمَخْزُوْمِيُّ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ "اسْتَعِيْذُوْا بِاللهِ".

۳۵۰۸: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ سے پناہ مانگو، نظر حق ہے۔

۳۵۰۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ مَرَّ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ بِسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَ هُوَ يَغْتَسِلُ فَقَالَ لَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ : وَ لَا جِلْدَ مُخَبَّاَةٍ فَمَا لَبِثَ اَنْ لُبِطَ بِهِ فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهُ اَدْرِكْ سَهْلًا صَرِيْعًا قَالَ مَنْ تَتَّهِمُوْنَ بِهِ ؟ قَالُوْا عَامِرَ بْنَ رَبِيْعَةَ قَالَ عَلَامَ يَقْتُلُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ؟ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مِنْ اَخِيْهِ مَا يُعْجِبُهُ فَلْيَدْعُ لَهُ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَاَمَرَ عَامِرًا اَنْ يَتَوَضَّا فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَ رُكْبَتَيْهِ وَ دَاخِلَةَ اِزَارِهٖ وَاَمَرَهُ اَنْ يَصُبَّ عَلَيْهِ

۳۵۰۹: حضرت ابو امامہ بن سہل بن حُنیف فرماتے ہیں کہ میرے والد سہل بن حنیف نہا رہے تھے۔ عامر بن ربیعہؓ ان کے قریب سے گزرے تو فرمایا: میں نے آج تک ایسا آدمی نہ دیکھا۔ پردہ دار لڑکی کا بدن بھی تو ایسا نہیں ہوتا۔ تھوڑی ہی دیر میں سہل گر پڑے۔ انہیں نبیؐ کی خدمت میں لایا گیا اور عرض کیا گیا: ذرا سہل کو دیکھئے تو گر پڑا ہے۔ فرمایا: تمہیں کس کے متعلق خیال ہے کہ (اس کی نظر لگی ہے؟) لوگوں نے عرض کیا: عامر بن ربیعہ کی۔ فرمایا: آخر تم میں سے ایک اپنے بھائی کو

قال سُفیانُ قال مَعْمرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ و امرہُ اَنْ یَکْفأ الانَاءَ منْ خلْفِہ.

کیوں قتل کرتا ہے؟ جو تم میں سے کوئی اپنے بھائی میں ایسی بات دیکھے جو اسے اچھی لگے تو اسکو چاہیے کہ بھائی کو برکت کی دعا دے۔ پھر آپ نے پانی منگوایا اور عامرؓ سے فرمایا: وضو کریں۔ انہوں نے چہرہ دھویا اور کہنیوں تک ہاتھ دھوئے اور دونوں گھٹنے دھوئے اور ازار کے اندر (ستر) کا حصہ دھویا۔ آپ نے یہ دھوون سہل پر ڈالنے کا حکم فرمایا۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ معمر نے کہا کہ امام زہری نے فرمایا: رسول اللہؐ نے سہلؓ کے پیچھے ان پر پانی اُنڈیلنے کا حکم فرمایا۔

۳۳: بَابُ مَنِ اسْتَرْقٰی منَ الْعَیْنِ

باب: نظر کا دَم کرنا

۳۵۱۰: حدَّثنا ابُوْ بکر بْنُ ابی شیْبۃ ثنا سُفیانُ بْنُ عُیَیْنۃ عنْ عمْرو بن دینارٍ عنْ عُرْوۃ عنْ عامرٍ عنْ عُبَید بن رفاعۃ الزُّرقیِّ قال قالت اسْماءُ یارسُوْل اللّٰہ! انَّ بنیْ جعْفرٍ تُصیْبُھُمُ الْعیْنُ فاسْترْقِیْ لھُمْ.

قال" نعمْ فلوْلا کان شیْءٌ سابق الْقدر سبقتْہُ الْعیْنُ."

۳۵۱۰: حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جعفر کے بچوں کو نظر لگ جاتی ہے' کیا میں انہیں دَم کر دیا کروں؟ فرمایا: ٹھیک ہے کیونکہ تقدیر سے اگر کوئی چیز بڑھ سکتی ہے تو نظر ہی بڑھ سکتی ہے۔

۳۵۱۱: حدَّثنا ابُوْ بکرِبْنُ ابیْ شیْبۃ ثنا سعیْدُ بْنُ سُلیْمانَ عنْ عبادٍ عنِ الْجُریْریِّ عنْ ابیْ نضْرۃ عنْ ابیْ سعیْدٍ قالَ کان رسُوْلُ اللّٰہ ﷺ یتعوَّذُ منْ عیْنِ الْجانِّ ثُمَّ اعْیُنِ الْانْسِ فلمَّا نزل الْمُعوِّذتانِ اخذھُما وترک ما سوی ذالک."

۳۵۱۱: حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنات کی نظر سے' پھر انسانوں کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ جب معوذتین نازل ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اختیار کر لیا اور باقی سب کچھ ترک کر دیا۔

۳۵۱۲: حدَّثنا علیُّ بْنُ ابیْ الْخصیْب ثنا وکیْعٌ عنْ سُفیان ومسْعرٍ عنْ معْبدِ ابْنِ خالدٍ عنْ عبْد اللّٰہ بْن نُمیْرٍ ثنا اسْحٰقُ بْنُ سُلیْمان عنْ عبْد اللّٰہ بْن شدَّادٍ عنْ عائشۃ انَّ النَّبیَّ ﷺ امرھا انْ تسْترْقِیَ منَ الْعیْنِ."

۳۵۱۲: امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نظر کا دَم کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۳۴: بَابُ مَارُخِّصَ فِیْہِ منَ الرُّقٰی

باب: وہ دَم جن کی اجازت ہے

۳۵۱۳: حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ عبْد اللّٰہ ابْن نُمیْرٍ ثنا اسْحٰقُ بْنُ سُلیْمان عنْ ابیْ جعْفرٍ الرَّازیِّ عنْ حُصیْنٍ عن الشَّعْبیِّ عنْ بُریْدۃ قالَ قالَ رسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لا رُقْیۃ الَّا منْ عیْنٍ اوْ

۳۵۱۳: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نظر ڈنکے کے علاوہ کسی اور چیز میں دم یا تعویذ (اتنا) مفید نہیں (جتنا

حُمَة.

ان میں مفید ہے)۔

۳۵۱۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ خَالِدَةَ بِنْتَ اَنَسٍ اُمَّ بَنِىْ حَزْمٍ السَّاعِدِيَّةَ جَاءَتْ اِلَى النَّبِىِّ ﷺ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ الرُّقٰى فَاَمَرَهَا بِهَا.

۳۵۱۴: حضرت خالدہ بنت انس ام بنی حزم ساعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور دَم وتعویذ آپ ﷺ پر پیش کیے۔ آپ ﷺ نے ان کی اجازت فرمادی۔

۳۵۱۵: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ اَبِى الْخَصِيْبِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ اَهْلُ بَيْتٍ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمْ اٰلُ عَمْرِو ابْنِ حَزْمٍ يَرْقُوْنَ مِنَ الْحُمَةِ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَنِ الرُّقٰى فَاَتَوْهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قَدْ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى وَ اِنَّا نَرْقِىْ مِنَ الْحُمَةِ فَقَالَ لَهُمْ اَعْرِضُوْا عَلَىَّ فَعَرَضُوْهَا عَلَيْهِ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهٰذِهٖ هٰذِهٖ مَوَاثِيْقُ.

۳۵۱۵: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ انصار میں ایک خاندان تھا جنہیں آل عمرو بن حزم کہا جاتا تھا۔ یہ ڈنگ کا دَم کرتے تھے۔ رسول اللہؐ نے دَم کرنے سے منع فرمایا تو یہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپؐ نے دَموں سے منع فرما دیا جبکہ ہم ڈنک کا دَم کرتے ہیں۔ آپؐ نے ان سے فرمایا: تم مجھے دَم سناؤ۔ انہوں نے سنایا تو آپؐ نے فرمایا: ان میں کوئی حرج کی بات نہیں۔ یہ تو وعدے ہیں۔

۳۵۱۶: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ رَخَّصَ فِى الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ.

۳۵۱۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈنک، نظر اور نمل کے دم کی اجازت مرحمت فرمائی۔

خلاصۃ الباب ☆ نملہ: ایک بیماری ہے جس میں پسلی میں دانے نکل آتے ہیں اور زخم پڑ جاتے ہیں۔

۳۵: بَابُ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ

باب: سانپ اور بچھو کا دَم

۳۵۱۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ هَنَّادُ بْنُ السَّرِىِّ قَالَا ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِى الرُّقْيَةِ مِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ."

۳۵۱۷: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپ اور بچھو کے دَم کی اجازت فرمائی۔

۳۵۱۸: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ بَهْرَامَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْاَشْجَعِىُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَدَغَتْ عَقْرَبٌ رَجُلًا فَلَمْ يَنَمْ لَيْلَتَهُ فَقِيْلَ لِلنَّبِىِّ ﷺ اِنَّ فُلَانًا لَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ فَلَمْ يَنَمْ لَيْلَتَهُ فَقَالَ اَمَا اِنَّهُ لَوْ قَالَ حِيْنَ

۳۵۱۸: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو بچھو نے کاٹ لیا۔ وہ رات بھر سو نہ سکا۔ کسی نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ فلاں کو بچھو نے کاٹا اس لیے وہ رات بھر سو نہ سکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: غور سے سنو! اگر وہ

اَمْسِیْ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ مَا ضَرَّهُ لَدْغُ عَقْرَبٍ حَتّٰی یُصْبِحَ .

شام کے وقت یہ پڑھ لیتا: ''اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ....'' تو صبح تک بچھو کے کاٹنے سے اسے ضرر نہ ہوتا۔

۳۵۱۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِیْمٍ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ حَزْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ : عَرَضْتُ النَّهْشَةَ مِنَ الْحَیَّةِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَ بِهَا.

۳۵۱۹: حضرت عمر بن حزم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سانپ کا دَم سنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت مرحمت فرما دی۔

۳۶: بَابُ مَا عَوَّذَ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ مَا عُوِّذَ بِهِ

باب : جو دَم رسول اللہ ﷺ نے دوسروں کو کیے اور جو دَم رسول اللہ ﷺ کو کیے گئے

۳۵۲۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَی الْمَرِیْضَ فَدَعَا لَهُ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا.

۳۵۲۰: سیّدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ جب بیمار کے پاس آتے تو اس کے لیے دُعا کرتے تو فرماتے: ''اے انسانوں کے پروردگار! بیماری کو دُور کر دیجئے اور شفاء عطا فرما دیجئے۔ آپ ہی شفاء دینے والے ہیں۔ شفاء وہی ہے جو آپ عطا فرمائیں۔ ایسی شفاء عطا فرمایئے کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے۔''

۳۵۲۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِمَّا یَقُوْلُ لِلْمَرِیْضِ بِبُزَاقِهٖ بِاُصْبُعِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِیْقَةِ بَعْضِنَا لِیُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا."

۳۵۲۱: سیّدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اپنی اُنگلی کو لعاب مبارک لگا کر (مٹی لگاتے اور بیماری کے مقام پر ملتے اور) یہ پڑھتے: ''بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا....'' ''اللہ کے نام سے ہماری زمین کی مٹی سے ہم میں سے کسی کے تھوک سے ہمارے بیمار کو شفاء ملے گی۔ ہمارے ربّ کے حکم سے۔''

۳۵۲۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا یَحْیَی ابْنُ اَبِیْ بُكَیْرٍ ثَنَا زُهَیْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ خُصَیْفَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَیْرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ الثَّقَفِیِّ اَنَّهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ وَ بِیْ وَجَعٌ قَدْ كَادَ یُبْطِلُنِیْ فَقَالَ لِیَ النَّبِیُّ ﷺ اجْعَلْ یَدَكَ الْیُمْنٰی عَلَیْهِ وَ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ سَبْعَ

۳۵۲۲: حضرت عثمان بن ابو العاص ثقفیؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مجھے اتنا شدید درد تھا کہ میں ہلاکت کے قریب ہو چکا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: درد کی جگہ دایاں ہاتھ رکھو اور سات مرتبہ کہو: "بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ" میں نے یہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے

مرَّاتٍ فقُلتُ ذالک فشفانِی اللّٰهُ.

شفاء عطا فرمائی۔

۳۵۲۳: حدثنا بشرُ بنُ هلالِ الصَّوَّافُ ثنا عبدُ الوارثِ عن عبدِالعزیزِ ابنِ صُهَیبٍ عن ابی نضرةَ عن ابی سعیدٍ انَّ جبرائیلَ اتی النبیَّ ﷺ فقال یا محمّدُ اشتکیتَ قالَ "نعم" قالَ : " بسمِ اللّٰهِ ارقیکَ من کلِّ شیءٍ یؤذیکَ من شرِّ کلِّ نفسٍ او عینٍ او حاسدٍ اللّٰهُ یشفیکَ بسمِ اللّٰهِ ارقیکَ.

۳۵۲۳: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا: " بسم اللّٰہ ارقیک من کل" - ''میں تم پر اللہ کے نام سے دَم کرتا ہوں ہر تکلیف دہ چیز سے۔ ہر نفس نظر اور حاسد کے شر سے اللہ تمہیں شفاء عطا فرمائے۔ میں تمہیں اللہ کے نام سے دَم کرتا ہوں۔''

۳۵۲۴: حدثنا محمّدُ بنُ بشّارٍ و حفصُ بنُ عمرَ قالا ثنا عبدُ الرّحمنِ ثنا سفیانُ عن عاصمِ بنِ عبیدِ اللّٰهِ عن زیادِ بنِ ثُویبٍ عن ابی هریرةَ قالَ جاءَ النبیُّ ﷺ یعودُنی فقالَ لی الا ارقیکَ برقیةٍ جاءَنی بها جبرائیلُ؟

قلتُ بابی و امّی بلی یا رسولَ اللّٰهِ قالَ بسمِ اللّٰهِ ارقیکَ اللّٰهُ یشفیکَ من کلِّ داءٍ فیکَ من شرِّ النفّاثاتِ فی العُقدِ و من شرِّ حاسدٍ اذا حسدَ " ثلاثَ مرّاتٍ".

۳۵۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے تو مجھے فرمانے لگے: میں تمہیں وہ دَم نہ کروں جو جبرئیل علیہ السلام میرے پاس لائے؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان! ضرور کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہ کلمات پڑھے: بسم اللّٰہ ارقیک اللّٰہ یشفیک ......"

۳۵۲۵: حدثنا محمّدُ بنُ سلیمانَ ابنُ هشامٍ البغدادیُّ ثنا وکیعٌ ح و حدثنا ابو بکرِ بنُ خلّادٍ الباهلیُّ ثنا ابو عامرٍ قالا ثنا سفیانُ عن منهالٍ."

عن سعیدِ بنِ جبیرٍ عنِ ابنِ عبّاسٍ قالَ کانَ النبیُّ ﷺ یعوّذُ الحسنَ والحسینَ یقولُ : اعوذُ بکلماتِ اللّٰهِ التّامّةِ من کلِّ شیطانٍ و هامّةٍ و من کلِّ عینٍ لامّةٍ.'

قالَ و کانَ ابونا ابرهیمُ یعوّذُ بها اسماعیلَ و اسحٰقَ " او قالَ اسماعیلَ و یعقوبَ."

و هذا حدیثُ وکیعٍ

۳۵۲۵: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ حضرات حسنینؓ کو دَم کرتے تو یہ پڑھتے : "اعوذ بکلمات اللّٰہ......" - ''میں اللہ کے بابرکت اور پورے کلمات کی پناہ مانگتا ہوں۔ ہر شیطان اور زہریلے کیڑے سے اور ہر نظر بد سے جو مجنون بھی کر دیتی ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے جدِ محترم سیّدنا ابراہیم علیہ السلام اپنے صاحبزادوں حضرت اسمٰعیل' اسحٰق یا اسمٰعیل و یعقوب کو یہی دَم کیا کرتے تھے۔

۳۷: بَابُ مَا يُعَوَّذُ بِهِ مِنَ الْحُمّٰى

باب : بخار کا تعویذ

۳۵۲۶: حدثنا محمّدُ بنُ بشّارٍ ثنا ابو عامرٍ ثنا ابرهیمُ

۳۵۲۶: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ

الاشهلیّ عَنْ دَاوٗدَ ابنِ حُصَيْنٍ عكرمة عن ابن عبّاس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما اَنَّ النَّبیَّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کان یعلّمهم مِنَ الْحُمّٰی و مِنَ الاوجاع کلّها اَنْ یقُوْلُوْا : بسْمِ اللّٰهِ الْكَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ منْ شرِّ عرْقٍ نعَّارٍ و مِنْ شرِّ حرِّ النَّارِ.

قَالَ اَبُوْ عَامِرٍ اَنَا اُخَالِفُ النَّاسَ فِی هٰذَا اَقُوْلُ یَعَّارٍ.

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِیْمَ الدِّمَشْقِیُّ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْکٍ اَخْبَرَنِیْ اِبْرٰهِیْمُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبَةَ الْاَشْهَلِیِّ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَیْنِ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَحْوَهٗ وَ قَالَ مِنْ شَرِّ عِرْقٍ یَعَّارٍ.

صحابہؓ کو بخار اور تمام دردوں میں یہ پڑھنے کی تعلیم فرماتے تھے: ''بسم اللہ....'' ۔ ''اللہ بڑے کے نام سے۔ میں عظمت والے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور جوش مارنے والے (خون سے بھری ہوئی) رَگ کے شر سے اور آگ کی گرمی کے شر سے۔''

ابو عامر کہتے ہیں: میں لوگوں سے مختلف پڑھتا ہوں: ''سعار'' (سخت سرکش)۔

دوسری سند سے بھی یہی مروی ہے اس میں یعار (یائے حطی کے ساتھ) ہے۔

۳۵۲۷: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ سَعِیْدِ بْنِ کَثِیْرِ بْنِ دِیْنَارٍ الْحِمْصِیُّ ثَنَا اَبِیْ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عُمَیْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ جُنَادَةَ بْنَ اَبِیْ اُمَیَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَادَةَ ابْنَ الصَّامِتِ یَقُوْلُ اَتٰی جِبْرَائِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ النَّبِیَّ ﷺ وَ هُوَ یُوْعَکُ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْکَ مِنْ حَسَدِ حَاسِدٍ وَ مِنْ کُلِّ عَیْنٍ اللّٰهُ یَشْفِیْکَ.

۳۵۲۷: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار ہو رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور یہ دَم کیا: ''بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْکَ مِنْ حَسَدِ حَاسِدٍ وَ مِنْ کُلِّ عَیْنٍ اللّٰهُ یَشْفِیْکَ''۔

۳۸: بَابُ النَّفْثِ فِی الرُّقْیَةِ

باب : دَم کر کے پھونکنا

۳۵۲۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ عَلِیُّ بْنُ مَیْمُوْنٍ الرَّقِّیُّ وَ سَهْلُ بْنُ اَبِیْ سَهْلٍ قَالُوْا ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَنْفُثُ فِی الرُّقْیَةِ.

۳۵۲۸: امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دَم کر کے پھونکا کرتے تھے۔

۳۵۲۹: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ اَبِیْ سَهْلٍ قَالَ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِیْسٰی ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَا ثَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا اشْتَکٰی یَقْرَأُ عَلٰی نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَ یَنْفُثُ فَلَمَّا

۳۵۲۹: امّ المؤمنین سیّدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو خود ہی معوذتین پڑھ کر اپنے اوپر دَم کر لیتے' پھونکتے۔ جب آپ ﷺ کی بیماری شدید ہوگئی تو میں دَم پڑھتی اور آپ

اشتدَّ وجعهُ كُنتُ اَقرأُ عَلَيهِ و اَمسحُ بيدهِ رَجاء بركتها.

ﷺ ہی کا دستِ مبارک پھیرتی' برکت کی اُمید سے۔

۳۹: بَابُ تَعْلِيقِ التَّمَائِمِ

باب: تعویز لٹکانا

۳۵۳۰: حدثنا ايوبُ بنُ مُحمَّدٍ الرَّقيُّ ثنا مُعمَّرُ بنُ سُلَيمانَ ثنا عَبدُ اللهِ بنُ بِشرٍ عنِ الاعمشِ عن عَمرِو ابنِ مُرّة عن يحيى بنِ الجزّارِ عنِ ابنِ اُختِ زينب امرأة عَبدِ اللهِ عن زينب قالتْ كانتْ عجوزٌ تَدخلُ علينا ترقى من الحُمرة و كان لنا سريرٌ طويلُ القوائم : و كان عبدُ اللهِ اذا دخل تنحنحَ و صوّتَ فدخل يومًا فلمّا سمعتْ صوتهُ احتجبتْ منهُ فجاء فجلسَ الى جانبي فمسّني فوجدَ مسّ خيطٍ فقال : ما هذا ؟

فقلتُ رُقى لي فيهِ من الحُمرة فجذبهُ و قطعهُ فرمى بهِ و قال لقدْ اصبحَ آلَ عبد اللهِ اغنياء عنِ الشركِ سمعتُ رسولَ اللهِ ﷺ يقولُ انّ الرُّقى والتمائم والتِّولةَ شركٌ.

قلتُ فانّي خرجتُ يومًا فابصرني فلانٌ فدمعتْ عيني التي تليهِ فاذا رقيتُها سكنتْ دمعتُها : و اذا تركتُها دمعتْ قالَ ذاكَ الشيطانُ اذا اطعتهِ تركَكِ و اذا عصيتِهِ طعنَ باصبعهِ في عينِكِ ولكن لو فعلتِ كما فعلَ رسولُ اللهِ ﷺ كان خيرًا لكِ واجدرَ انْ تشفينَ تنضحينَ في عينِكِ الماء و تقولينَ اذهبِ الباس ربَّ الناسِ اشفِ انتَ الشافي لا شفاءَ الّا شفاؤكَ شفاءً لا يغادرُ سقمًا.

۳۵۳۰: حضرت زینب اہلیہ حضرت ابن مسعودؓ فرماتی ہیں کہ ایک بڑھیا ہمارے پاس آیا کرتی تھی سرخ بادہ کا دم کرتی تھی ہمارے پاس ایک تخت تھا جس کے پائے تھے جب حضرت ابن مسعودؓ اندر تشریف لائے تو کھنکھارتے اور آواز دیتے ایک روز وہ اندر تشریف لائے میں نے ان کی آواز سنی تو ان سے پردہ میں ہوگئی وہ آئے اور میرے ساتھ ہی بیٹھ گئے انہوں نے مجھے ہاتھ لگایا تو ایک تعویذ ان کو محسوس ہوا فرمانے لگے یہ کیا ہے؟ میں نے کہا میرا تعویذ ہے اس پر سرخ بادے سے بچاؤ کا دم کیا ہوا ہے۔ انہوں نے اسے کھینچ کر توڑا اور پھینک دیا اور فرمایا کہ عبداللہ کے گھر والے شرک سے بیزار ہو چکے ہیں میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا: دم' تعویذ اور ٹوٹا (حب کا گنڈا) سب شرک ہے۔ میں نے کہا کہ ایک روز میں باہر نکلی تو فلاں کی مجھ پر نظر پڑی اس کے بعد سے میری جو آنکھ اس کی طرف تھی بہنے لگی میں اس پر دم کروں تو ٹھیک ہو جاتی ہوں اور دم ترک کر دوں تو پھر بہنے لگتی ہے فرمانے لگے یہ شیطان کی کارستانی ہے جب تم اس کی اطاعت کرتی ہو تو تمہیں چھوڑ دیتا ہے اور جب تم اس کی نافرمانی کرتی ہو تو وہ تمہاری آنکھ میں اپنی انگلی چبھوتا ہے البتہ اگر تم وہی عمل کرو جو رسول اللہؐ نے کیا تو یہ تمہارے حق میں بہتر بھی ہوگا اور تمہاری شفایابی کے لئے بہت موزوں بھی ہے تم اپنی آنکھ میں پانی کا چھینٹا ڈالو اور یہ کہو: اَذْهِبِ الْبَاس رَبَّ النَّاسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سقمًا.

۳۵۳۱: حدّثنا علیُّ بنُ ابی الخصیب ثنا وکیعٌ عَنْ مبارکٍ عنِ الحسنِ عنْ عِمرانَ بنِ الحُصینِ انَّ النّبیَّ ﷺ رایٰ رَجُلًا فِیْ یدِہٖ حَلْقَۃٌ مِنْ صُفرٍ فقالَ مَا ھٰذِہِ الحَلْقَۃُ؟

قَالَ ھٰذِہٖ مِنَ الْوَاھِنَۃِ قَالَ انزِعھَا فَاِنَّھَا لَا تَزِیْدُکَ اِلَّا وَھْنًا۔"

۳۵۳۱: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کے ہاتھ میں پیتل کا چھلا دیکھا تو فرمایا: یہ چھلا کیسا ہے؟ کہنے لگا یہ واھنہ (بیماری) کے لئے ہے فرمایا: اسے اتاردو کیونکہ اس سے تمہارے اندر وہن اور کمزوری ہی بڑھے گی۔

۴۰: بَابُ النُّشْرَۃِ

باب: آسیب کا بیان

۳۵۳۲: حدّثنا ابُو بکرِ بنُ ابی شیبۃَ ثنا عبدُ الرّحیمِ بنُ سُلَیمانَ عنْ یزیدَ بنِ ابی زیادٍ عنْ سُلیمانَ بنِ عمرِو بنِ الاحوصِ عنْ اُمِّ جُندُبٍ قالتْ رایتُ رسُولَ اللّٰہِ ﷺ رمی جمرۃَ العَقَبۃِ مِنْ بطنِ الوادیْ یومَ النّحرِ ثُمَّ انصرفَ، وَ تبعتہُ امْرَاَۃٌ مِنْ خثعمٍ وَ معھا صبیٌّ لَھَا بہٖ بَلاءٌ لا یتکلّمُ فقالَ رسُولُ اللّٰہِ ﷺ ائتُونِیْ بشیْءٍ مِنْ مَاءٍ فاُتِیَ بماءٍ فغسَلَ یدیہِ وَ مضمضَ فاہُ ثُمّ اعطاھا فقالَ اسقیہِ منہُ وَ صُبّی علیہِ منہُ وَاستشفی اللّٰہَ لہٗ قالتْ فلقیتُ المرْاَۃَ فقُلتُ : لوْ وَھبتِ لِیْ منہُ فقالتْ اِنّما ھُوَ لِھٰذَا المُبتلیٰ قالتْ فلقیتُ المرْاَۃَ منَ الحولِ فسالتُھا عنِ الغُلامِ فقالتْ برَاَ وَ عقلَ عقلًا لیسَ کعقُولِ النّاسِ۔"

۳۵۳۲: حضرت ام جندب رضی اللہ عنہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے نحر کے دن وادی کے نشیب سے جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں پھر آپ واپس ہوئے آپ کے پیچھے قبیلہ خثعم کی ایک خاتون آ رہی تھیں ان کے ساتھ ان کا بچہ تھا اس پر کوئی اثر تھا اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول یہ میرا بیٹا اس پر کچھ اثر ہے کہ یہ بولتا نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ پانی لاؤ پانی لایا گیا آپ نے دونوں ہاتھ دھوئے اور کلی کی پھر وہ پانی اس عورت کو دے کر فرمایا اس بچہ کو یہ پانی پلاؤ اور اس کے بدن پر لگاؤ اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے شفاء مانگو۔ حضرت ام جندب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اس عورت سے ملی اور درخواست کی کہ تھوڑا سا پانی مجھے دے دو کہنے لگی کہ یہ تو اس بیمار کے لئے ہے فرماتی ہیں کہ آئندہ سال پھر اس سے ملاقات ہوئی تو میں نے لڑکے کے متعلق پوچھا کہنے لگی تندرست ہوگیا ہے اور لوگوں سے بڑھ کر سمجھدار ہوگیا ہے۔

۴۱: بَابُ الْاِسْتِشْفَاءِ بِالْقُرآنِ

باب: قرآن کریم سے (علاج کر کے) شفاء حاصل کرنا

۳۵۳۳: حدّثنا مُحمّدُ بنُ عُبیدِ بنِ عُتبۃَ بنِ عبدِ الرّحمٰنِ الکِنْدیُّ حدّثنا علیُّ بنُ ثابتٍ حدّثنا مُعاذُ بنُ سُلیمانَ عَنْ

۳۵۳۳: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین دوا

ابی اسحٰق عن الحارث عن علیّ قال رسول اللہ ﷺ خیرُ الدّواءِ القُرْاٰن.

قرآن کریم ہے۔

۴۲: بَابُ قَتْلِ ذِی الطُّفْیَتَیْنِ

باب : دودھاری والا سانپ مار ڈالنا

۳۵۳۴: حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا عَبْدَۃُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ ھِشَامِ ابْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِیُّ ﷺ بِقَتْلِ ذِی الطُّفْیَتَیْنِ فَاِنَّہٗ یَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَ یُصِیْبُ الْحَبَلَ."

یَعْنِی حَیَّۃً خَبِیْثَۃً."

۳۵۳۴: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دھاری والا سانپ مار ڈالنے کا امر فرمایا کیونکہ یہ خبیث سانپ اندھا کر دیتا ہے اور حمل گرا دیتا ہے۔

۳۵۳۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ وَھْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنْ شِھَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اقْتُلُوا الْحَیَّاتِ وَاقْتُلُوْا ذَاالطُّفْیَتَیْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّھُمَا یَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ ' وَ یُسْقِطَانِ الْحَبَلَ."

۳۵۳۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا: سانپوں کو مار دیا کرو خصوصاً دو دھاری سانپ اور دم کٹے سانپ کو کیونکہ یہ دونوں بینائی زائل کر دیتے ہیں اور حمل ساقط کر دیتے ہیں۔

۴۳: بَابُ مَنْ کَانَ یُعْجِبُہُ الْفَالُ وَ یَکْرَہُ الطِّیَرَۃَ

باب : نیک فال لینا پسندیدہ ہے اور بدفال لینا ناپسندیدہ ہے

۳۵۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ نُمَیْرٍ ثَنَا عَبْدَۃُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُعْجِبُہُ الْفَالُ الْحَسَنُ وَ یَکْرَہُ الطِّیَرَۃَ.

۳۵۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی فال پسند تھی اور بدفالی ناپسند۔

۳۵۳۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ اَنْبَاَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَ لَا طِیَرَۃَ وَ اُحِبُّ الْفَالَ الصَّالِحَ.'

۳۵۳۷: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بیمار از خود متعدی نہیں ہوتی (بلکہ اسباب مثلاً جراثیم وغیرہ سے پھیلتی ہے جاہلیت کے لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ بعض بیماریاں از خود متعدی ہوتی ہیں) اور بدفالی درست نہیں اور نیک فال پسندیدہ ہے۔

۳۵۳۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ سَلَمَۃَ عَنْ عِیْسَی بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ

۳۵۳۸: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بدفالی شرک ہے

اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تعالٰی عنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صلّی اللّٰهُ علیهِ وَسلّمَ الطّیرةُ شرْکٌ وَ مَا مِنَّا اِلَّا ولکنَّ اللّٰه یُذْهبُهُ بالتَّوَکّلِ.

(حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) ہم میں سے جس کو بدشگونی کا وہم ہو تو اللہ تعالیٰ توکل کی وجہ سے اسے دور فرما دیں گے۔

۳۵۳۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثنا ابُو الاحوصِ عَنْ سِمَاکٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قال قال رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلّمَ لَا عَدْوٰی وَ لَا طیرة و لا هامَةَ وَ لا صَفَرَ."

۳۵۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیماری از خود متعدی نہیں ہو سکتی اور بدفالی درست نہیں الو کوئی (منحوس) چیز نہیں اور صفر (کے مہینے میں نحوست) کچھ نہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ اب بھی لوگ الو کو اسی طرح ماہ صفر کو خصوصاً پہلے تیرہ دنوں کو منحوس سمجھتے ہیں یہ جاہلیت کا بے بنیاد خیال آپ نے اس کی تردید فرمائی ہے۔ اسی طرح الو کے متعلق ایک غلط خیال یہ بھی تھا کہ مقتول کی روح الو کی صورت میں ماری ماری پھرتی ہے اور پیاس پیاس پکارتی ہے جب اس کا بدلہ لے لیا جائے تو غائب ہو جاتی ہے آپؐ نے اس کی بھی تردید فرمائی۔

۳۵۴۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثنا وکیعٌ عن ابنِ ابیْ جنَابٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاعَدْوٰی وَ لَا طِیرة و لا هامَةَ فـقَامَ اِلَیْهِ رَجُلٌ : فَقَالَ یا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ علیه وسلّمَ الْبعِیرُ یَکُوْنُ بِهِ الْجرَبُ فَتَجْرَبُ بِهِ الْاِبلُ قال ذالِکَ الْقدَرُ : فَمَنْ اَجْرَبَ الْاَوَّلَ.

۳۵۴۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیماری کا متعدی ہونا کچھ نہیں بدفالی کچھ نہیں الو (کی نحوست) کچھ نہیں ایک مرد کھڑے ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کو خارش ہوتی ہے پھر اس سے باقی اونٹوں کو بھی خارش ہو جاتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ تقدیر ہے ورنہ پہلے اونٹ کو کس سے خارش لگی۔

خلاصۃ الباب ☆ جس اللہ کے امر سے پہلے اونٹ کو خارش ہوئی اسی کے امر سے دوسرے کو بھی ہوئی۔

۳۵۴۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ ثنا عَلِیُّ بْنُ مُسهِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ ابِیْ هُرَیْرةَ قالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یُوْرَدُ الْمُمْرِضُ عَلَی الْمُصِحِّ.

۳۵۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیمار کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ ممکن ہے کہ باذن خداوندی یہ تندرست بیمار پڑ جائے پھر اس کو عدوی (بیماری کے متعدی ہونے) کا خیال آنے لگے اسی لئے یہ ضعیف الاعتقاد کے ساتھ مخصوص ہے تو ضعیف الاعتقاد شخص کے لئے یہ حکم نہیں جیسا کہ آئندہ روایت سے معلوم ہو رہا ہے۔

۴۴: بَابُ الْجُذَامِ

۳۵۴۲: حدّثنا ابُوْ بكرٍ و مُجاهدُ ابنُ مُوسى وَمُحمَّدُ بنُ خلفِ العسقلانيُّ قالُوْا : ثنا يُوْنُسُ بْنُ مُحمّدٍ ثنا مُفضّلُ بنُ فُضالةَ عنْ حبيبِ بنِ الشّهِيْدِ عنْ مُحمّدِ بنِ المُنْكدِرِ عن جابرِ بنِ عبْدِ اللّهِ انّ رسُولَ اللّهِ ﷺ اخذ بِيدِ رجُلٍ مجذُوْمٍ فادْخلَها معَهُ فِي الْقصْعةِ ثُمّ قالَ: كُلْ ثِقةً باللّهِ و توكُّلًا على اللّهِ.

۳۵۴۳: حدّثنا عبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ ابْرٰهِيْم ثنا عبْدُ اللّهِ بْنُ ابِي هِنْدٍ جمِيْعًا عنْ مُحمّدِ ابن عبْدِ اللّهِ بن عمْرِو بْن عُثْمان عنْ اُمّهِ فاطِمةَ بِنْتِ الْحُسيْنِ عن ابنِ عبّاسٍ انّ النّبيّ ﷺ قالَ لا تُدِيْمُوْا النّظر الى المجْذُوْمِيْن.

۳۵۴۴: حدّثنا عمْرُو بْنُ رافِعٍ ثنا هُشيْمٌ عنْ ليْلى بن عطاءٍ عنْ رجُلٍ مِنْ الِ الشّرِيْدِ يُقالُ لهٗ عمْرٌو عنْ ابِيْه قالَ كانَ فِيْ وفْدِ ثقِيْفٍ رجُلٌ مجذُوْمٌ فارْسلَ اِليْهِ النّبيُّ ﷺ ارْجِعْ فقدْ بايعْناك".

باب : جذام

۳۵۴۲ : حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جذامی مرد کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ پیالہ میں داخل کر کے ارشاد فرمایا: کھاؤ اللہ پر بھروسہ ہے اور اسی پر اعتماد ہے۔

۳۵۴۳ : سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جذامیوں کی طرف ٹکٹکی باندھ کر مت دیکھا کرو۔

۳۵۴۴ : آل شرید کے ایک مرد عمرو کہتے ہیں کہ ان کے والد نے بتایا کہ قبیلہ ثقیف کے وفد میں ایک جذامی مرد تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیغام بھیجا کہ واپس ہو جاؤ ہم نے تمہیں بیعت کرلیا۔

۴۵: بَابُ السِّحْرِ

۳۵۴۵: حدّثنا ابُوْ بكْرِ بْنُ ابِيْ شيْبة ثنا عبْدُ اللّهِ بْنُ نُميْرٍ عنْ هِشامٍ عنْ ابِيْهِ عنْ عائِشة قالتْ سحر النّبيّ ﷺ يهُوْدِيٌّ مِنْ يهُوْدِ بنِيْ زُرَيْقٍ يُقالُ لهٗ لبِيْدُ ابْنُ الاعْصمِ حتّى كانَ النّبيُّ ﷺ يُخيّلُ اِليْهِ انّهُ يفْعلُ الشّيْءَ و لا يفْعلُهُ قالتْ حتّى اِذا كانَ ذاتَ يوْمٍ اوْ كانَ ذاتَ ليْلةٍ دعا رسُوْلُ اللّهِ ﷺ ثُمّ دعا : ثُمّ دعا ' ثُمّ قال يا عائِشةُ اشعرْتِ انّ اللّهَ قدْ افْتانِيْ فِيما اسْتفْتيْتُهُ فِيْه؟ .

جاءنِيْ رجُلانِ فجلس احدُهُما عِنْد راسِيْ والاخرُ عِنْد رِجْليّ فقال الّذِيْ عِنْد راسِيْ لِلّذِيْ عند

باب : جادو

۳۵۴۵ : ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بنو زریق کے ایک یہودی نے سحر کیا اس کا نام لبید بن اعصم تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت ہوگئی کہ آپ کو خیال ہوتا کہ آپؐ فلاں کام کرتے ہیں حالانکہ آپؐ وہ کام نہ کرتے تھے ایک دن یا رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی پھر دعا کی پھر دعا کی پھر فرمایا: اے عائشہ تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتا دی جو میں معلوم کرنا چاہتا تھا؟ میرے پاس دو مرد آئے ایک میرے سر کے

رِجْلِیْ اَوِ الَّذِیْ عِنْدَ رِجْلِیْ لِلَّذِیْ عِنْدَ رَأْسِیْ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟

فَقَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِیْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ.

قَالَ فِیْ مُشْطٍ وَ مُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةِ ذَکَرٍ قَالَ وَاَیْنَ هُوَ؟

قَالَ فِیْ بِئْرِ ذِیْ اَرْوَانَ. "

قَالَتْ فَاَتَاهَا النَّبِیُّ ﷺ فِیْ اُنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ وَاللّٰهِ یَا عَائِشَةُ لَکَاَنَّ مَاءَ هَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَ لَکَاَنَّ نَخْلَهَا رُؤُسُ الشَّیَاطِیْنِ.

قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفَلَا اَحْرَقْتَهُ ؟ قَالَ لَا اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِی اللّٰهُ وَ کَرِهْتُ اَنْ اُثِیْرَ عَلَی النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا. "

فَاَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ.

پاس بیٹھ گیا اور دوسری قدموں میں جو سر کے پاس بیٹھا تھا اس نے پاؤں کی طرف بیٹھے ہوئے مرد سے کہا یا پاؤں کی طرف والے نے سر کی طرف والے سے کہا۔ اس مرد کو کیا بیماری ہے؟ جواب دیا اس پر جادو ہے پوچھا کس نے جادو کیا؟ جواب دیا لبید بن اعصم نے پوچھا کس چیز میں جادو کیا؟ جواب دیا کہ کنگھی میں اور ان بالوں میں جو کنگھی کرتے میں گرتے ہیں اور نر کھجور کے خوشہ کے غلاف میں پوچھا یہ چیزیں کہاں ہیں؟ جواب دیا کہ ذی اروان کے کنویں میں۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کنویں پر تشریف لائے تو فرمایا اے عائشہؓ اس کنویں کا پانی مہندی کے پانی کی طرح (رنگین) تھا اور وہاں کے درخت شیطانوں کے سر معلوم ہوتے تھے۔ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول آپؐ نے اسے جلا کیوں نہ ڈالا فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے عافیت دی اور میں نے پسند نہ کیا کہ لوگوں میں شر پھیلاؤں پھر آپؐ نے امر فرمایا: چنانچہ وہ سب اشیاء دفن کر دی گئیں۔

۳۵۴۶: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ کَثِیْرِ بْنِ دِیْنَارٍ الْحِمْصِیُّ ثَنَا بَقِیَّةُ ثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ الْعَنْسِیُّ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ یَزِیْدَ الْمِصْرِیَّیْنِ قَالَ ثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَا یَزَالُ یُصِیْبُکَ کُلَّ عَامٍ وَجَعٌ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ الَّتِیْ اَکَلْتَ قَالَ مَا اَصَابَنِیْ شَیْءٌ مِنْهَا اِلَّا وَ هُوَ مَکْتُوْبٌ عَلَیَّ وَ اٰدَمُ فِیْ طِیْنَتِهٖ.

۳۵۴۶: ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ کو ہر سال بیماری ہو جاتی ہے اس زہریلی بکری کی وجہ سے جو آپ نے (خیبر میں ایک یہودن کی دعوت میں) کھائی آپؐ نے فرمایا: مجھے جو بیماری بھی ہوئی وہ اس وقت بھی میرے مقدر میں لکھی ہوئی تھی جب سیدنا آدم علیہ السلام مٹی کے پتلے تھے۔

۴۶: بَابُ الْفَزَعِ وَالْاَرَقِ وَمَا يُتَعَوَّذُ مِنْهُ

باب : گھبراہٹ اور نیند اُچاٹ ہونے کے وقت کی دُعا

۳۵۴۷: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا وُهَيْبٌ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا قَالَ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَالِكَ الْمَنْزِلِ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْهُ."

۳۵۴۷: حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی منزل میں پڑاوَ ڈالے (اور اس وقت) یہ دعا پڑھے : اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو اس مقام کی کوئی چیز اسے ضرر نہ پہنچا سکے گی یہاں تک کہ وہاں سے کوچ کر جائے۔

۳۵۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ : حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ لَمَّا اسْتَعْمَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الطَّائِفِ جَعَلَ يَعْرِضُ لِي شَيْءٌ فِي صَلَاتِي حَتّٰى مَا اَدْرِي مَا اُصَلِّي فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَالِكَ رَحَلْتُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ اَبِي الْعَاصِ ؟

قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا جَاءَ بِكَ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! عَرَضَ لِي شَيْءٌ فِي صَلَوَاتِي حَتّٰى مَا اَدْرِي مَا اُصَلِّي قَالَ ذَاكَ الشَّيْطَانُ اُدْنُهْ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَجَلَسْتُ عَلٰى صُدُورِ قَدَمَيَّ قَالَ فَضَرَبَ صَدْرِي بِيَدِهِ وَتَفَلَ فِي فَمِي : وَ قَالَ اخْرُجْ عَدُوَّ اللّٰهِ فَفَعَلَ ذَالِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ: " الْحَقْ بِعَمَلِكَ"

قَالَ فَقَالَ عُثْمَانُ فَلَعَمْرِي مَا اَحْسِبُهُ خَالَطَنِي بَعْدُ.

۳۵۴۸: حضرت عثمان بن ابی العاص فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے طائف کا عامل (گورنر) مقرر فرمایا تو مجھے جو نماز پڑھ رہا ہوں اس سے ذہول ہو جاتا میں نے یہ حالت دیکھی تو سفر کر کے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: ابن ابی العاص؟ میں نے عرض کیا جی۔ اے اللہ کے رسول فرمایا: کیسے آنا ہوا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے نماز میں کچھ خیال آنے لگا یہاں تک کہ یہ بھی دھیان نہیں رہتا کہ کون سی نماز پڑھ رہا ہوں۔ فرمایا: یہ شیطان (کا اثر) ہے قریب ہو جاوَ میں آپ کے قریب ہوا اور پنجوں کے بل (مؤدب) بیٹھ گیا آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور میرے منہ میں تھتکارا اور فرمایا اے دشمن خدا نکل جا تین بار ایسا ہی کیا پھر فرمایا: (جاوَ) اپنے فرائض سرانجام دو۔ حضرت عثمان فرماتے ہیں قسم ہے کہ اس کے بعد شیطان نے مجھے وسوسہ نہ ڈالا۔

۳۵۴۹: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ حَيَّانَ ثَنَا اِبْرٰهِيمُ بْنُ مُوسٰى اَنْبَانَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا اَبُو جَنَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

۳۵۴۹: حضرت ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک

ابِىْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْهِ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِىِّ ﷺ اذ جاءَهُ اَعْرَابِىٌّ فقال اِنَّ لِىْ اَخًا وَ جِعًا فقال ما وَجَعُ اَخِيْكَ قَالَ بِهٖ لَمَمٌ قال اذْهَبْ فَاْتِنِىْ بِهٖ قَالَ فَذَهَبَ فَجَاءَ بِهٖ فَاَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَسَمِعْتُهُ عَوَّذَهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ اَرْبَعِ آيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْبَقَرَةِ وَ آيَتَيْنِ مِنْ وَسَطِهَا: ﴿وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾ [البقرة: ١٦٣] وَ آيَةِ الْكُرْسِىِّ وَ ثَلَاثِ آيَاتٍ مِنْ خَاتِمَتِهَا وَ آيَةٍ مِنْ آلِ عِمْرَان اَحْسِبُهُ قَالَ: ﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ﴾ وَ آيَةٍ مِنَ الْاَعْرَافِ: ﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ﴾ [الأعراف: ٥٤] الَّذِىْ خَلَقَ الْآيَةَ وَ آيَةٍ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ مَنْ يَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ وَ آيَةٍ مِنَ الْجِنِّ ﴿وَ اَنَّهٗ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا﴾ [الجن: ٣] مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَدًا وَ عَشْرِ آيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الصَّافَّاتِ وَ ثَلَاثٍ مِنْ آخِرِ الْحَشْرِ: وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ [الاخلاص: ١] وَ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فَقَامَ الْاَعْرَابِىُّ قَدْ بَرَاَ لَيْسَ بِهٖ بَاْسٌ.

دیہاتی حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرا بھائی بیمار ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا: کیا بیماری ہے؟ بولا اسے آسیب ہے۔ فرمایا: جاؤ اور اسے میرے پاس لے آؤ۔ وہ گیا اور اسے لے آیا اور آپ کے سامنے اسے بٹھا دیا میں نے سنا آپ نے اس پر یہ دم کیا سورہ فاتحہ سورۂ بقرہ کی ابتدائی چار آیات اور درمیان سے دو آیتیں: ﴿وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾ اور آیۃ الکرسی اور بقرہ کی آخری تین آیات اور آل عمران کی ایک آیت میرا گمان ہے کہ ﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ﴾ تھی اور اعراف کی آیت مبارکہ ﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ﴾ اور مؤمنون کی (آخری) آیت ﴿وَ مَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ﴾ اور سورۂ جن کی آیت ﴿وَ اَنَّهٗ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا﴾ اور سورۂ صافات کی ابتدائی دس آیات اور حشر کی تین آیات اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ اور معوذتین پھر وہ دیہاتی تندرست ہو کر ایسے کھڑا ہوا کہ تکلیف کا کچھ اثر بھی باقی نہ تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ اللِّبَاسِ

کتابِ لباس (یعنی کپڑا پہننے کے احکام)

۱ : بَابُ لِبَاسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

باب : آنحضرتؐ کے لباس کا بیان

۳۵۵۰: حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة ثنا سفيان بن عيينة عن الزهرى عن عروة عن عائشة رضى الله تعالى عنه قالت صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فى خميصة لها اعلام فقال شغلنى اعلام هذه اذهبوا بها ابى جهم وائتونى بانبجانيته.

۳۵۵۰: ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے نماز پڑھی ایک اونی چادر میں جس میں نقش تھے پھر نماز پڑھ کر آپؐ نے فرمایا: اس چادر کے بیل بوٹوں نے مجھ کو غافل کر دیا (نماز میں) یہ چادر ابوجہم کے پاس لے جا (انہوں نے یہ چادر آپ کو بھیجی تھی) اور ان سے ایک سادی چادر مجھے لا دو۔

۳۵۵۱: حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة ثنا ابو أسامة اخبرنى سليمان بن المغيرة عن حميد بن هلال عن ابى بردة قال دخلت على عائشة فاخرجت لى ازارا غليظا من التى تصنع باليمن و كساء من هذه الاكسية التى تدعى الملبدة فاقسمت لى لقبض رسول الله ﷺ فيهما.

۳۵۵۱: حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے مجھے ایک موٹا سا تہبند نکال کر دیا جو یمن میں بنا جاتا ہے اور یہ عام سی چادر جس کو ملبدہ کہتے ہیں پھر قسم کھا کر مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ان دو کپڑوں میں ہوا۔

۳۵۵۲: حدثنا احمد بن ثابت الجحدرى ثنا سفيان بن عيينة عن الاحوص ان حكيم عن خالد بن معدان عن عبادة بن الصامت ان رسول الله ﷺ صلى فى شملة قد عقد عليها.

۳۵۵۲: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز ادا فرمائی آپ نے اس پر گرہ باندھ لی تھی (تاکہ کھل نہ جائے)۔

۳۵۵۳: حدثنا يونس بن عبد الاعلى ثنا ابن وهب ثنا مالك عن اسحق بن عبد الله بن ابى طلحة عن انس بن

۳۵۵۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نجران

مالک قال كنت مع النبى ﷺ رداء نجرانى غليظ الحاشية

کی بنی ہوئی ایک چادر موٹے حاشیہ (کنارہ) والی پہنے ہوئے تھے۔

۳۵۵۴: حدّثنا عبد القدوس بن محمّد ثنا بشر بن عمر ثنا ابن لهيعة حدّثنا ابو الاسود عن عاصم بن عمر بن قتادة عن علىّ بن الحسين عن عائشة قالت ما رأيت رسول الله صلّى الله عليه وسلّم يسبّ احدا و لا يطوى له ثوب.

۳۵۵۴: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے کو برا بھلا کہتے نہ دیکھا اور نہ آپ کے کپڑے تہ کر کے رکھے جاتے (اس لئے کہ اتنے کپڑے تھے ہی نہ کہ تہ کر کے رکھیں)۔

۳۵۵۵: حدّثنا هشام بن عمّار ثنا عبد العزيز بن ابى حازم عن ابيه عن سهل بن سعد السّاعدىّ رضى الله تعالى عنه ان امراة جاءت الى رسول الله صلّى الله عليه وسلّم ببردة قال الشملة يا رسول الله انى نسجت هذه بيدى لاكسوكها فاخذها رسول الله صلّى الله عليه وسلّم محتاجا اليها فخرج علينا فيها و انها لازاره فجاء فلان بن فلان (رجل سمّاه يومئذ) فقال: يا رسول الله! ما احسن هذه البردة اكسنيها قال نعم فلمّا دخل طواها و ارسل بها اليه فقال له القوم والله ما احسنت كسبها النبىّ صلّى الله عليه وسلّم محتاجا اليها ثمّ سالته اياها؟ و قد علمت انّه لا يرد سائلا فقال انّى والله! ما سالته اياها لالبسها و لكن سالته اياها لتكون كفنى.

فقال سهل: فكانت كفنه يوم مات.

۳۵۵۵: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون آپ کی خدمت میں چادر لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول یہ چادر اپنے ہاتھوں سے میں نے اس لئے بنی کہ آپ پہنیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمائی آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی پھر آپ وہ چادر زیب تن فرما کر باہر ہمارے پاس تشریف لائے وہ چادر آپ کا تہبند تھی تو فلاں بن فلاں آئے ان کا نام ذکر کیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ چادر کیا خوب ہے۔ آپ مجھے پہنا دیجئے آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے اور اندر جا کر اسے تہ کر کے ان کے پاس بھیج دی تو لوگوں نے اس سے کہا بخدا تم نے اچھا نہیں کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ چادر کسی نے پیش کی تھی آپ کو اس کی حاجت تھی پھر تم نے مانگ لی حالانکہ تمہیں یہ معلوم بھی ہے کہ آپ سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے وہ کہنے لگا بخدا میں نے یہ پہننے کے لئے نہیں لی میں نے تو اس لئے مانگی کہ یہ میرا کفن ہے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس روز اُن صاحب کا انتقال ہوا ان کا کفن وہی چادر تھی۔

۳۵۵۶: حدّثنا يحى بن عثمان بن سعيد ابن كثير بن دينار الحمصىّ ثنا بقيّة بن الوليد عن يوسف بن ابى كثير عن نوح بن ذكوان عن الحسن عن انس قال لبس

۳۵۵۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون زیب تن فرماتے اور ٹوٹا ہوا جوتا خود ہی سی لیتے اور موٹے سے موٹا کپڑا

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ الصُّوْفَ وَاحْتَذَى الْمَخْصُوْفَ وَ لَبِسَ ثَوْبًا خَشِنًا خَشِنًا.

پہن لیتے۔

۲: بَابُ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلِ اِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا

باب : نیا کپڑا پہننے کی دُعا

۳۵۵۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ ثَنَا اَصْبَغُ بْنُ زَیْدٍ ثَنَا اَبُوْ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ لَبِسَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ثَوْبًا جَدِیْدًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ ' وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِیْدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ ثُمَّ عَمَدَ اِلَی الثَّوْبِ الَّذِیْ اَخْلَقَ اَوْ اَلْقٰی فَتَصَدَّقَ بِهٖ كَانَ فِیْ كَنَفِ اللّٰهِ وَفِیْ حِفْظِ اللّٰهِ وَ فِیْ سِتْرِ اللّٰهِ حَیًّا وَ مَیِّتًا قَالَهَا ثَلَاثًا.

۳۵۵۷: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نیا کپڑا پہنا اور کہا (ترجمہ) تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھے ستر چھپانے اور زندگی میں زینت کے لئے یہ کپڑا پہنایا پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو نیا کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ پھر پرانے کپڑے کو صدقہ کر دے تو وہ زندگی اور موت ہر حال میں اللہ کی نگہبانی اور حفاظت میں رہے۔ تین بار یہی ارشاد فرمایا۔

۳۵۵۸: حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ مَهْدِیّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَانَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی عَلٰی عُمَرَ قَمِیْصًا اَبْیَضَ فَقَالَ ثَوْبُكَ هٰذَا غَسِیْلٌ اَمْ جَدِیْدٌ؟ قَالَ لَا بَلْ غَسِیْلٌ قَالَ اِلْبَسْ جَدِیْدًا وَ عِشْ حَمِیْدًا وَ مُتْ شَهِیْدًا.

۳۵۵۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سفید کرتہ پہنے دیکھا تو فرمایا: تمہارا یہ کپڑا دھلا ہوا ہے یا نہیں عرض کیا نیا نہیں ہے دھلا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا نئے کپڑے پہنو قابل تعریف زندگی گزارو اور شہادت کی موت مرو۔

خلاصۃ الباب ☆ واقعی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قابل تعریف زندگی گزاری اور اللہ تعالیٰ نے انہیں شہادت سے سرفراز فرمایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان حرف بحرف پورا ہوا۔ (علوی)

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایسی عظیم ہستی ہیں کہ اُن کے متعلق اپنے تو اپنے غیر بھی رطب اللسان ہیں۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دینی عظمت کا تو لوگوں کو اندازہ ہی ہے لیکن وہ کتنے بڑے منتظم و سربراہِ مملکت تھے اُس کا اندازہ غیروں کو تو ہو گیا لیکن اپنوں نے اُن کی اصطلاحات سے استفادہ نہیں کیا۔ آج بھی ناروے جیسے ملک میں وزیر بننے کے لیے ''عمر یڈلاء'' (یعنی عمرؓ کے قوانین) کا مضمون پاس کرنا ضروری ہے۔ (ابو معاذ)

٣: بَابُ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنَ اللِّبَاسِ

باب : ممنوع لباس

٣٥٥٩: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سُفْيَانَ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لِبْسَتَيْنِ فَأَمَّا اللِّبْسَتَانِ فَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

٣٥٥٩: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے دو لباسوں سے منع فرمایا ایک اشتمال صماء سے (ایک ہی کپڑا پورے بدن پر اس طرح لپیٹ لینا کہ ہاتھ پاؤں بھی نہ ہلا سکے بسا اوقات کپڑا ذرا چھوٹا ہو تو اس میں ستر کھلنے کا اندیشہ بھی ہوتا ہے) اور ایک ہی کپڑا ہو تو ایسے گوٹ مار کر بیٹھنا کہ ستر کھلا رہے۔

٣٥٦٠: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لِبْسَتَيْنِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَ عَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ يُفْضِي بِفَرْجِهِ إِلَى السَّمَاءِ.

٣٥٦٠: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کے لباسوں سے منع فرمایا: اشتمال صماء سے اور ایک ہی کپڑا ہو تو ایسے انداز سے لپیٹنا کہ شرمگاہ آسمان کی طرف کھلی رہے۔

٣٥٦١: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سَعْدِ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لِبْسَتَيْنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَ أَنْتَ مُفْضٍ فَرْجَكَ إِلَى السَّمَاءِ.

٣٥٦١: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کے لباسوں سے منع فرمایا: اشتمال صماء سے اور ایک ہی کپڑا ایسے لپیٹنے سے کہ شرمگاہ آسمان کی طرف کھلی ہو۔

٤: بَابُ لُبْسِ الصُّوفِ

باب : بالوں کا کپڑا پہننا

٣٥٦٢: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي يَا بُنَيَّ لَوْ شَهِدْتَنَا وَ نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَتْنَا السَّمَاءُ لَحَسِبْتَ أَنَّ رِيحَنَا رِيحُ الضَّأْنِ.

٣٥٦٢: حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے اپنے صاحبزادہ سے فرمایا بیٹا اگر تو ہمیں اس حالت میں دیکھتا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور بارش ہوتی تو تمہیں لگتا کہ ہماری بو بھیڑ کی بو ہے۔ (یعنی بالوں کا لباس پہننے سے ایسی بو آنے لگتی ہے)۔

٣٥٦٣: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ثَنَا الْأَحْوَصُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ

٣٥٦٣: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے

الصّامت رضی اللهُ تعالی عنهُ قال خرج علینا رسُولُ اللّه صلّی اللهُ علیهِ وسلّم ذات یومٍ و علیه جُبّةٌ رُومیّةٌ مِن صُوفٍ ضیقةُ الکُمّین فصلّی بنا فیها لیس علیهِ شیءٌ غیرُها.

پاس باہر تشریف لائے آپ رومی جبہ پہنے ہوئے تھے جو بالوں کا بنا ہوا تھا اس کی آستینیں تنگ تھیں آپ نے اسی ایک کپڑے میں ہمیں نماز پڑھائی آپ کے جسم اطہر پر اس کے علاوہ کچھ نہ تھا۔

۳۵۶۴: حدّثنا العبّاسُ بنُ الولید الدّمشقیُّ و احمدُ بنُ الازهر قالا ثنا مروانُ بنُ مُحمّدٍ ثنا یزیدُ بنُ السّمط حدّثنی الوضینُ بنُ عطاءٍ عن محفُوظ بن علقمة عن سلمان الفارسیّ انّ رسُول اللّه ﷺ توضّأ فقلب جُبّة صُوفٍ کانت علیهِ فمسح بها وجههُ.

۳۵۶۴: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور بالوں کا جبہ جو پہن رکھا تھا اسی کو پلٹ کر چہرہ صاف کر لیا۔

۳۵۶۵: حدّثنا سُویدُ بنُ سعیدٍ ثنا مُوسی ابنُ الفضل عن شُعبة عن هشام ابن زیدٍ عن انس بن مالکٍ قال رأیتُ رسُول اللّه ﷺ یسمُ غنمًا فی اذانها و رأیتُهُ مُتّزرًا بکساءٍ.

۳۵۶۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کے کان میں داغ دے رہے ہیں اور میں نے آپ کو (بالوں کی) کملی کا تہبند باندھے دیکھا۔

۵: بابُ البیاض من الثّیاب

باب: سفید کپڑے

۳۵۶۶: حدّثنا مُحمّدُ بنُ الصّبّاح انبأنا عبدُ اللّه بنُ رجاءٍ المکّیُّ عن ابن خُثیمٍ عن سعید بن جُبیرٍ عن ابن عبّاسٍ قال رسُولُ اللّه ﷺ خیرُ ثیابکُمُ البیاضُ فالبسُوها و کفّنُوا فیها موتاکُم.

۳۵۶۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے کپڑوں میں سب سے بہتر سفید کپڑے ہیں اس لئے انہی کو پہنا کرو اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔

۳۵۶۷: حدّثنا علیُّ بنُ مُحمّدٍ ثنا وکیعٌ عن سُفیان عن حبیب بن ابی ثابتٍ عن میمُون بن ابی شبیبٍ عن سمُرة ابن جُندبٍ قال قال رسُولُ اللّه ﷺ البسُوا ثیاب البیاض فانّها اطهرُ و اطیبُ.

۳۵۶۷: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ زیادہ پاکیزہ اور عمدہ ہوتے ہیں۔

۳۵۶۸: حدّثنا مُحمّدُ بنُ حسّان الازرقُ ثنا عبدُ المجید بن ابی داوُد ثنا مروانُ بنُ سالمٍ عن صفوان بن عمرٍو عن شُریح بن عُبیدٍ الحضرمیّ عن ابی الدّرداء رضی اللهُ تعالی عنهُ قال قال رسُولُ اللّه صلّی اللهُ علیهِ

۳۵۶۸: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین لباس جس میں تم اللہ کی بارگاہ میں حاضری دو اپنی قبروں میں اور مسجدوں میں سفید لباس

وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا زُرْتُمُ اللّٰهَ بِهِ فِیْ قُبُوْرِكُمْ وَ مَسَاجِدِكُمُ الْبَيَاضُ.

ہے۔ (معلوم ہوا کہ سفید رنگ بہتر ہے نماز بھی سفید کپڑے میں بہتر ہے)۔

۶ : بَابُ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ

باب : تکبر کی وجہ سے کپڑا لٹکانا

۳۵۶۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ جَمِيْعًا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الَّذِیْ يَجُرُّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۳۵۶۹ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوتکبر اور فخر کی وجہ سے اپنے کپڑے لٹکائے اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کی طرف نظر التفات نہ فرمائیں گے۔

۳۵۷۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ اِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

قَالَ فَلَقِيْتُ ابْنَ عُمَرَ بِالْبَلَاطِ فَذَكَرْتُ لَهُ حَدِيْثَ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَ اَشَارَ اِلٰى اُذُنَيْهِ: سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَ وَعَاهُ قَلْبِیْ.

۳۵۷۰ : حضرت عطیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جوتکبر اور غرور کی وجہ سے اپنا پائجامہ لٹکائے اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کی طرف نظر التفات نہ فرمائیں حضرت عطیہ فرماتے ہیں کہ میں بلاط میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ملا اور ان کے سامنے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ذکر کی تو اپنے کانوں کی طرف اشارہ کر کے فرمانے لگے کہ میرے کانوں نے یہ حدیث سنی اور میرے دل نے اسے محفوظ رکھا۔

۳۵۷۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَرَّ بِاَبِیْ هُرَيْرَةَ فَتًى مِنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّ سَبَلَهُ فَقَالَ يَابْنَ اَخِیْ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۳۵۷۱ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک قریشی نوجوان گزرا جو اپنی چادر گھسیٹ رہا تھا فرمایا: بھتیجے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جوتکبر وغرور میں اپنے کپڑے گھسیٹے روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر التفات نہ فرمائیں گے۔

۷ : بَابُ مَوْضِعِ الْاِزَارِ اَيْنَ هُوَ ؟

باب : پائجامہ کہاں تک رکھنا چاہئے؟

۳۵۷۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ

۳۵۷۲ : حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمِ ابْنِ نُذَیْرٍ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِاَسْفَلِ عَضَلَةِ سَاقِیْ اَوْ سَاقِهٖ فَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْاِزَارِ فَاِنْ اَبَیْتَ فَاَسْفَلَ فَاِنْ اَبَیْتَ فَاَسْفَلَ فَاِنْ اَبَیْتَ فَلَا حَقَّ لِلْاِزَارِ فِی الْکَعْبَیْنِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری یا اپنی پنڈلی کا نیچے کا حصہ پکڑ کر فرمایا: یہ ہے ازار کی جگہ اگر یہ پسند نہ ہو تو اس سے کچھ نیچے یہ بھی پسند نہ ہو تو اس سے کچھ نیچے یہ بھی پسند نہ ہو تو ٹخنوں پر ازار رکھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُذَیْرٍ عَنْ حُذَیْفَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِثْلَهٗ.

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

۳۵۷۳: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الْعَلَاءِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ سَعِیْدٍ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَیْئًا فِی الْاِزَارِ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اِزَارَةُ الْمُؤْمِنِ اِلٰی اَنْصَافِ سَاقَیْهِ لَا جُنَاحَ عَلَیْهِ مَا بَیْنَهٗ وَ بَیْنَ الْکَعْبَیْنِ وَ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ فِی النَّارِ یَقُوْلُ ثَلَاثًا لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰی مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا.

۳۵۷۳: حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے عرض کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ازار کے متعلق کچھ سنا؟ فرمانے لگے جی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: مؤمن کی ازار اس کی نصف ساق تک ہونی چاہئے اور نصف ساق اور ٹخنوں کے درمیان ہو تو اس میں کچھ حرج (گناہ) نہیں ہے اور لیکن ٹخنوں سے نیچے ہو تو (ٹخنوں کا) وہ حصہ آگ میں جلے گا تین بار آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف التفات بھی نہ فرمائیں گے جو تکبر و غرور میں اپنی ازار گھسیٹے۔

۳۵۷۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا شَرِیْکٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ حُصَیْنِ بْنِ قَبِیْصَةَ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَا سُفْیَانَ بْنَ سَهْلٍ لَا تُسْبِلْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُسْبِلِیْنَ.

۳۵۷۴: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سفیان بن سہل اپنے کپڑے مت لٹکاؤ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کپڑا لٹکانے والے کو پسند نہیں فرماتے۔

۸: بَابُ لُبْسِ الْقَمِیْصِ

باب: قمیص پہننا

۳۵۷۵: حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرٰهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ ثَنَا اَبُوْ تُمَیْلَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ ابْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمْ یَکُنْ ثَوْبٌ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْقَمِیْصِ.

۳۵۷۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قمیص سے زیادہ کوئی کپڑا پسند نہ تھا۔

٩ : بَابُ طُوْلِ الْقَمِيْصِ كَمْ هُوَ؟

٣٥٧٦: حدّثنا ابو بكر بن ابى شيبة ثنا الحسين بن علىّ عن ابن ابى روّاد عن سالم، عن ابيه عن النّبىّ ﷺ قال الاسبال فى الازار والقميص والعمامة من جرّ شيئًا خيلاء لم ينظر اللّه اليه يوم القيامة.

قال ابو بكر :ما اغربه.

باب : قمیص کی لمبائی کی حد

۳۵۷۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسبال ازار قمیص اور عمامہ سب میں ہوتا ہے جو تکبر کی وجہ سے کوئی چیز بھی لٹکائے اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کی طرف التفات نہ فرمائیں گے۔

١٠ : بَابُ كُمِّ الْقَمِيْصِ كَمْ يَكُوْنُ

٣٥٧٧: حدّثنا احمد بن عثمان بن حكيم الاودىّ ثنا ابو غسّان وحدّثنا ابو كريب ثنا عبيد بن محمّد، قالا ثنا حسن بن صالح ح و حدّثنا سفيان بن وكيع ثنا ابى عن الحسن بن صالح، عن مسلم عن مجاهد عن ابن عبّاس قال كان رسول اللّه ﷺ يلبس قميصًا قصير اليدين و الطّول.

باب : قمیص کی آستین کی حد

۳۵۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کم لمبائی والی چھوٹی آستینوں والی قمیص (کرتہ) زیب تن فرماتے تھے۔ (یعنی کرتہ کی لمبائی گھٹنوں تک اور آستین کی پہنچوں تک مناسب ہے)۔

١١ : بَابُ حَلِّ الْاَزَارِ

٣٥٧٨: حدّثنا ابو بكر ثنا ابن دكين عن زهير عن عروة بن عبد اللّه بن قشير حدّثنى معاوية بن قرّة عن ابيه قال اتيت رسول اللّه ﷺ فبايعته و ان زرّ قميصه لمطلق.

قال عروة فما رأيت معاوية و لا ابنه فى شتاء و لا صيف، الّا مطلقة ازراهما.

باب : گھنڈیاں کھلی رکھنا

۳۵۷۸: حضرت قرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی آپؐ کے کرتے کی گھنڈی کھلی ہوئی تھی۔ (راوی حدیث) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استاذ معاویہ اور ان کے بیٹے کو گرمی سردی جب بھی دیکھا ان کی گھنڈیاں کھلی ہوئیں تھیں۔

١٢ : بَابُ لُبْسِ السَّرَاوِيْلِ

٣٥٧٩: حدّثنا ابو بكر بن ابى شيبة و علىّ بن محمّد بن بشّار ثنا يحيى و عبد الرّحمن قالوا ثنا سفيان عن سماك بن حرب، عن سويد بن قيس قال اتانا النّبىّ ﷺ فساومنا سراويل.

باب : پائجامہ پہننا

۳۵۷۹: حضرت سوید بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے پائجامہ کی قیمت طے کی۔

۱۳ : بَابُ ذَيْلُ الْمَرْأَةِ كَمْ يَكُوْنُ

۳۵۸۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَمْ تَجُرُّ الْمَرْاَةُ مِنْ ذَيْلِهَا قَالَ: شِبْرًا قُلْتُ : اِذًا يَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ ذِرَاعٌ لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ.

۳۵۸۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ رُخِّصَ لَهُنَّ فِي الذَّيْلِ ذِرَاعًا فَكُنَّ يَاْتِيْنَا فَنَذْرَعُ لَهُنَّ بِالْقَصَبِ ذِرَاعًا.

۳۵۸۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَزِّمِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ اَوْ لِاُمِّ سَلَمَةَ ذَيْلُكِ ذِرَاعٌ.

۳۵۸۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ثَنَا حَبِيْبُ الْمُعَلِّمُ عَنْ اَبِي الْمُهَزِّمِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ ذُيُوْلِ النِّسَاءِ شِبْرًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ اِذًا تَخْرُجَ سُوْقُهُنَّ قَالَ فَذِرَاعٌ.

باب : عورت آنچل کتنا لمبا رکھے؟

۳۵۸۰: ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ سے دریافت کیا گیا کہ عورت اپنا آنچل کتنا لٹکائے (لمبا رکھے)؟ فرمایا: ایک بالشت میں نے عرض کیا کہ اس صورت میں (اس کے پاؤں) کھلے رہیں گے۔ فرمایا: ایک ہاتھ لمبا رکھے اس سے زیادہ نہیں۔

۳۵۸۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو ایک ہاتھ آنچل لمبا رکھنے کی اجازت تھی وہ ہمارے پاس آتیں تو ہم ان کو ایک ہاتھ ماپ کر دے دیتے۔

۳۵۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا یا ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تمہارا دامن ایک ہاتھ لمبا ہونا چاہیے۔

۳۵۸۳: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو ایک بالشت لمبا آنچل رکھنے کی اجازت دی تو انہوں نے عرض کیا کہ اس صورت میں عورتوں کی پنڈلیاں کھلی رہیں گے فرمایا پھر ایک ہاتھ لمبا رکھ لیں۔

۱۴ : بَابُ الْعِمَامَةِ السَّوْدَاءِ

۳۵۸۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَتْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

۳۵۸۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا حَمَّادُ

باب : سیاہ عمامہ

۳۵۸۴: حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا آپؐ سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے۔

۳۵۸۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

بْنُ سلمة عن ابی الزُّبیر عَنْ جابر انَ النبیّ ﷺ دخل مکّة و علیه عمامةٌ سوْداءُ.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے موقع پر) مکہ میں داخل ہوئے اس وقت آپ سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے۔

٣٥٨٦: حدَّثنا ابُوْ بکرِ بْنُ ابی شیبة ثنا عبْد اللّٰه انبَأنا مُوسی بْنُ عُبیدة عن عبْد اللّٰه بن دینارٍ عن ابنِ عمر انّ النّبیّ ﷺ دخل یوم فتْحِ مکّة و علیْه عمامةٌ سوْداءُ.

٣٥٨٦: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز (مکہ میں) داخل ہوئے اس وقت آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

١٥: بَابُ اِرْخَاءِ الْعِمامَةِ بیْنَ الْکِفَتَیْنِ

باب: عمامہ (کا شملہ) دونوں مونڈھوں کے درمیان لٹکانا

٣٥٨٧: حدَّثنا ابُوْ بکرِ بْنُ ابی شیْبة ثنا ابُوْ اُسامة عَنْ مُساوِرٍ حدَّثنی جعْفرُ بْنُ عمْرِو بْن حُرَیْثٍ عنْ ابیْه قال کانّی اَنْظُرُ والی رسُوْلِ اللّٰه ﷺ و علیْه عمامةٌ سوْداءُ قد ارْخی طرفیْها بیْنَ کتفیْه

٣٥٨٧: حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں آپ کے سر پر سیاہ عمامہ ہے اسکے دونوں کنارے آپ نے مونڈھوں کے درمیان لٹکا رکھے ہیں۔

١٦: بَابُ کَرَاهِیَةِ لُبْسِ الْحَرِیْرِ

باب: ریشم پہننے کی ممانعت

٣٥٨٨: حدَّثنا ابو بکرِ بْنِ ابی شیْبة ثنا اسْماعیْلُ بْنُ عُلیّة عن عبْد الْعزیْزِ بْنِ صُهیْبٍ عنْ انس بْنِ مالکٍ قال قال رسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ منْ لبِسَ الْحریْرَ فِی الدُّنْیا لمْ یلْبسْهُ فِی الْاٰخِرة.

٣٥٨٨: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا میں ریشم پہنے وہ آخرت میں ریشم نہ پہن سکے گا۔

٣٥٨٩: حدَّثنا ابُوْ بکرِ بْنُ ابی شیْبة ثنا علیُّ بْنُ مُسْهرٍ عنِ الشّیْبانیِّ عنْ اشْعث بْنِ ابی الشّعْثاءِ عنْ مُعاویة بْنِ سُویْدٍ عن الْبراءِ قال نهی رسُوْلُ اللّٰه ﷺ عن الدّیْباجِ والْحریْرِ والْاِسْتبْرقِ.

٣٥٨٩: حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ریشم کی اقسام) دیباج، حریر اور استبرق (وغیرہ پہننے) سے منع فرمایا۔

٣٥٩٠: حدَّثنا ابُوْ بکرِ بْنُ ابی شیْبة ثنا وکیْعٌ عنْ شُعْبة عنِ الْحکمِ عنْ عبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ ابی لیْلی عنْ حُذیْفة قالَ نهی رسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عنْ لُبْسِ الْحریْرِ والذّهبِ و قالَ هُو لهُمْ فی الدُّنْیا و لنا فی الْاٰخِرة.

٣٥٩٠: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونا پہننے سے منع فرمایا اور فرمایا: یہ دنیا میں ان کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں ہمارے لئے۔

٣٥٩١: حدَّثنا ابُوْ بکرِ بْنُ ابی شیْبة ثنا عبْدُ الرَّحِیْم بْنُ

٣٥٩١: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سیراء کا

سُلَیْمَانَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَاٰی حُلَّةً سِیَرَاءَ مِنْ حَرِیْرٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ ابْتَعْتَ هٰذِهِ الْحُلَّةَ لِلْوُفُدِ وَلِیَوْمِ الْجُمُعَةِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا یَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ.

ایک ریشمی جوڑا دیکھا تو عرض کیا اے اللہ کے رسول اگر آپ یہ خرید لیں اور وفود سے ملاقات کے وقت اور جمعہ کے روز زیب تن فرمائیں تو کیا ہی اچھا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے وہ پہنے جس کا آخرت میں کچھ بھی حصہ نہ ہو۔

۱۷: بَابُ مَنْ رُخِّصَ لَهٗ فِیْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ

باب: جس کو ریشم پہننے کی اجازت ہے

۳۵۹۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ نَبَّاَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ لِلزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِیْ قَمِیْصَیْنِ مِنْ حَرِیْرٍ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِمَا حِكَّةٌ.

۳۵۹۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر بن عوام اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت دی' کھجلی (خارش) کی بیماری کی وجہ سے۔

۱۸: بَابُ الرُّخْصَةِ فِی الْعَلَمِ فِی الثَّوْبِ

باب: ریشم کی گوٹ لگانا جائز ہے

۳۵۹۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا حَفْصُ غِیَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ یَنْهٰی عَنِ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ اِلَّا مَا كَانَ هٰكَذَا ثُمَّ اَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ ثُمَّ الثَّانِیَةِ ثُمَّ الثَّالِثَةِ ثُمَّ الرَّابِعَةِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهَانَا عَنْهُ.

۳۵۹۳: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ریشمی کپڑے سے منع فرمایا کرتے تھے مگر جو اس قدر ہو اور ایک انگلی سے اشارہ کیا پھر دوسری پھر تیسری اور پھر چوتھی سے (کہ چار انگل تک ریشم کی گوٹ درست ہے) اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ریشم سے منع فرمایا کرتے تھے۔

۳۵۹۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا وَكِیْعٌ عَنْ مُغِیْرَةَ بْنِ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ عُمَرَ مَوْلٰی اَسْمَاءَ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اشْتَرٰی عِمَامَةً لَهَا عَلَمٌ فَدَعَا بِالْجَلَمَیْنِ فَقَصَّهٗ فَدَخَلْتُ عَلٰی اَسْمَاءَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهَا: فَقَالَتْ بُؤْسًا لِعَبْدِ اللّٰهِ یَا جَارِیَةُ هَاتِیْ جُبَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ بِجُبَّةٍ مَكْفُوْفَةِ الْكُمَّیْنِ

۳۵۹۴: حضرت اسماء کے غلام ابوعمر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا کہ آپ نے عمامہ خریدا جس کا حاشیہ (ریشمی) تھا آپ نے قینچی منگوا کر حاشیہ کاٹ ڈالا۔ میں حضرت اسماءؓ کے پاس گیا تو ان سے اس کا تذکرہ کیا کہنے لگیں افسوس ہے ابن عمرؓ پر۔ اری لڑکی! ذرا رسول اللہؐ کا جبہ تو لاؤ۔ وہ ایک جبہ لائی جسکی

وَالْفَرْجَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ.

آستینیں اور گریبان اور کلیوں پر ریشم کی گوٹ لگی ہوئی تھی۔

۱۹ : بَابُ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ

باب : عورتوں کے لئے ریشم اور سونا پہننا

۳۵۹۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِي الصَّعْبَةِ عَنْ اَبِي الْاَفْلَحِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَيْرٍ الْغَافِقِيِّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَرِيْرًا بِشِمَالِهِ وَ ذَهَبًا بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ رَفَعَ بِهِمَا يَدَيْهِ فَقَالَ : اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ : حِلٌّ لِاِنَاثِهِمْ ."

۳۵۹۵ : حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم بائیں ہاتھ میں اور سونا دائیں ہاتھ میں پکڑا اور ہاتھ اٹھا کر فرمایا: یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں عورتوں کے لئے حلال ہیں۔

۳۵۹۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ : عَنْ اَبِيْ فَاخِتَةَ حَدَّثَنِيْ هُبَيْرَةُ بْنُ يَرِيْمَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةً مَكْفُوْفَةً بِحَرِيْرٍ اِمَّا سَدَاهَا وَ اِمَّا لُحْمَتَهَا : فَاَرْسَلَ اللّٰهِ! مَا اَصْنَعُ بِهَا؟ اَلْبَسُهَا؟ قَالَ لَا وَلٰكِنِ اجْعَلْهَا خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ.

۳۵۹۶: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوڑہ کپڑے کا تحفہ آیا اور اس میں ریشم شامل تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مجھے بھیج دیا۔ میں آپؐ کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہؐ! میں اس کا کیا کروں؟ فرمایا: (تیرے لیے) نہیں بلکہ اس کو کاٹ کر (اپنی بیویؓ) فاطمہ کی اوڑھنیاں بنالو۔

۳۵۹۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْاَفْرِيْقِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو : قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ فِيْ اِحْدٰى يَدَيْهِ ثَوْبٌ مِنْ حَرِيْرٍ وَ فِي الْاُخْرٰى ذَهَبٌ فَقَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ مُحَرَّمٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ حِلٌّ لِاِنَاثِهِمْ.

۳۵۹۷ : حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس باہر تشریف لائے آپ کے ایک ہاتھ میں ریشمی کپڑا اور دوسرے ہاتھ میں سونا تھا۔ آپؐ نے فرمایا یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام اور عورتوں کے لئے حلال ہیں۔

۳۵۹۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَمِيْصَ حَرِيْرٍ سِيَرَاءَ.

۳۵۹۸ : حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو سیراء کی ریشمی قمیص پہنے دیکھا۔

۲۰ : بَابُ لُبْسِ الْاَحْمَرِ لِلرِّجَالِ

باب : مردوں کا سرخ لباس پہننا

۳۵۹۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَاضِيْ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: مَا رَاَيْتُ

۳۵۹۹ : حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کسی

اَجْمَلَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَرَجِّلًا فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ.

کو نہ دیکھا بالوں میں کنگھی کئے ہوئے سرخ جوڑا پہنے ہوئے۔ (یہ سرخ دھاری دار یمنی حلہ تھا)۔

۳۶۰۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ بَرَّادِ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ ابْنِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَاضِيْ مَرْوَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ فَاَقْبَلَ حَسَنٌ وَ حُسَيْنٌ عَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ وَ يَقُوْمَانِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَهُمَا فَوَضَعَهُمَا فِيْ حِجْرِهٖ فَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَاَيْتُ هٰذَيْنِ فَلَمْ اَصْبِرْ ثُمَّ اَخَذَ فِيْ خُطْبَتِهٖ.

۳۶۰۰: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اتنے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما آئے یہ دونوں سرخ قمیص پہنے ہوئے تھے گرتے اور اٹھتے (کم سنی کی وجہ سے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور ان کو اٹھایا اور اپنی گود میں بٹھا لیا پھر فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا کہ بلاشبہ تمہارے مال اور اولادیں آزمائش ہیں میں نے ان دونوں کو دیکھا تو مجھ سے رہا نہ گیا پھر آپ نے خطبہ شروع کر دیا۔

۲۱: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ

باب : کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہننا مردوں کے لئے صحیح نہیں

۳۶۰۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُفَدَّمِ.

قَالَ يَزِيْدُ قُلْتُ لِلْحَسَنِ مَا الْمُفَدَّمُ قَالَ الْمُشْبَعُ بِالْعُصْفُرِ.

۳۶۰۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مفدم سے منع فرمایا (راوی حدیث) مزید کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے استاذ) حسن سے دریافت کیا کہ مفدم کیا ہوتا ہے؟ فرمایا: خوب سرخ (کسم میں) رنگا ہوا۔

۳۶۰۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ لَا اَقُوْلُ نَهَاكُمْ عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ.

۳۶۰۲: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مجھ کو میں یہ نہیں کہتا کہ تم کو منع فرمایا کسم کا رنگ پہننے سے۔

۳۶۰۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ثَنِيَّةِ اَذَاخِرَ فَالْتَفَتَ اِلَيَّ وَ عَلَيَّ رَيْطَةٌ مُضَرَّجَةٌ بِالْعُصْفُرِ فَقَالَ مَا هٰذِهٖ فَعَرَفْتُ مَا

۳۶۰۳: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے اذاخر (ایک مقام ہے مکہ کے قریب) کی گھاٹی سے آپ نے میری طرف دیکھا میں ایک باریک چادر

كره فاتيتُ اهلى و هُمْ يسجُرُوْن تنُوْرهُمْ فقذفتها فيه ثُمّ اتيْتُهُ من الْغد فقال يا عبْدَ اللّٰه ما فعلت الرّيْطة فاخبرْتُهُ فقال الا كسوْتها بعْض اهْلك ! فانّهُ لا باس بذالك للنّساء.

باندھے تھا جو کسم میں رنگی ہوئی تھی آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے میں سمجھ گیا کہ آپؐ نے اسے برا جانا پھر میں اپنے گھر والوں میں آیا وہ چولہا جلا رہے تھے میں نے اس چادر کو اس میں ڈال دیا (وہ جل کر خاک ہو گئی) دوسرے دن میں پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپؐ نے فرمایا اے عبداللہ وہ تیری چادر کہاں گئی؟ میں نے یہ حال بیان کیا آپؐ نے فرمایا: تو نے اپنے گھر والیوں میں سے کسی کو کیوں نہ دے دی کیونکہ عورتوں کو اس کے پہننے میں کوئی برائی نہیں ہے۔

۲۲ : بَابُ الصُّفْرَةِ لِلرِّجَال

باب : مردوں کے لئے زرد لباس

۳۶۰۴ : حدّثنا عليُّ بْنُ مُحمّدٍ ثنا وكيْعٌ عن ابْنِ ابِيْ ليلى بْنِ شُرحْبيْل عنْ قيْسِ بْنِ سعْدٍ قال اتانا النّبيّ ﷺ فوضعْنا لهُ ماءً يبرّدُ به فاغْتسل ثُمّ اتيْتُهُ بملْحفةٍ صفْراء فرايْتُ اثر الْورْس على عُكنه.

۳۶۰۴ : حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے آپؐ کے لئے پانی رکھا کہ آپ ٹھنڈک حاصل کریں اور نہائیں۔

۲۳ : بَابُ اِلْبَسْ مَا شِئْتَ مَا اَخْطَاكَ سَرَفٌ اَوْ مَخِيْلَةٌ

باب : جو چاہو پہنو بشرطیکہ اسراف یا تکبر نہ ہو

۳۶۰۵ : حدّثنا ابُوْ بكْرِ بْنُ ابِيْ شيْبة ثنا يزيْدُ بْنُ هارُوْن انْبانا همّامٌ عنْ قتادة عنْ عمْرِو بْنِ شُعيْبٍ عنْ ابيْهِ عنْ جدّهِ قال قال رسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُوْا واشْربُوْا وتصدّقُوْا والْبسُوْا ما لمْ يُخالطْهُ اسْرافٌ اوْ مخيْلةٌ.

۳۶۰۵ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ پیؤ صدقہ کرو اور پہنو بشرطیکہ اس میں اسراف یا تکبر کی آمیزش نہ ہو۔

۲۴ : بَابُ مَنْ لَبِسَ شُهْرَةً مِنَ الثِّيَابِ

باب : شہرت کی خاطر کپڑے پہننا

۳۶۰۶ : حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عُبادة و مُحمّدُ بْنُ عبْدِ الْملكِ الْواسطيّان قالا ثنا يزيْدُ بْنُ هارُوْن انْبانا شريْكٌ عنْ عُثْمان بْنِ ابِيْ زُرْعة عنْ مُهاجرٍ عن ابْنِ عُمر قال قال رسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ منْ لبس ثوْب شُهْرةٍ الْبسهُ اللّٰهُ يوْم الْقيامة ثوْب مذلّةٍ.

۳۶۰۶ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شہرت (ونمود ونمائش) کی خاطر (قیمتی) لباس زیب تن کرے اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کو رسوائی کا لباس پہنائیں گے۔

۳۶۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِی الدُّنْيَا اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ اَلْهَبَ فِيْهِ نَارًا.

۳۶۰۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا میں شہرت کی خاطر لباس پہنے اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کو رسوائی کا لباس پہنائیں گے پھر اس میں آگ دہکائیں گے۔

۳۶۰۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ الْبَحْرَانِیُّ ثَنَا وَكِيْعُ بْنُ مُحْرِزٍ النَّاجِیُّ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَهْمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ اَبِی ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ اَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰی يَضَعَهُ مَتٰی وَضَعَهُ.

۳۶۰۸: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شہرت کی خاطر لباس پہنے اللہ تعالیٰ اس سے اعراض فرماتے ہیں یہاں تک کہ جب چاہیں اسے رسوا فرما دیں۔

خلاصۃ الباب ☆ بعض نے فرمایا کہ ''جہاں چاہیں اسے گرا دیں'' مثلاً دوزخ میں رکھ کر رسوا کر دیں یا دُنیا میں ہی ایسا دُکھ پہنچائیں کہ دکھاوے کا لباس تو کیا پہننا سادہ لباس بھی پہننے کا ہوش نہ رہے۔

۲۵: بَابُ لُبْسِ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ

باب: مردار کا چمڑا دباغت کے بعد پہننا

۳۶۰۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ.

۳۶۰۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جس کھال کو دباغت دے دی جائے وہ پاک ہو جاتی ہے۔

۳۶۱۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ اَبِی شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ شَاةً لِمَوْلَاةِ مَيْمُوْنَةَ مَرَّ بِهَا يَعْنِی النَّبِیَّ ﷺ قَدْ اُعْطِيَتْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ مَيْتَةً فَقَالَ هَلَّا اَخَذُوْا اِهَابَهَا فَدَبَغُوْا فَانْتَفَعُوْا بِهٖ؟

فَقَالُوْا! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ اِنَّمَا حَرُمَ اَكْلُهَا.

۳۶۱۰: ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی باندی کو ایک بکری صدقہ میں دی گئی وہ مرگئی (تو پھینک دی) نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اس کی کھال اتار کر دباغت دیتے اور اس سے فائدہ اٹھا لیتے۔ لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ تو مردار ہے۔ فرمایا: مردار کو کھانا ہی تو حرام ہے (دباغت دے کر نفع اٹھانا تو حرام نہیں)۔

۳۶۱۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ

۳۶۱۱: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک ام المؤمنین کی بکری مرگئی (تو پھینک دی) رسول اللہ

كَانَ لِبَعْضِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ شَاةٌ فَمَاتَتْ فَمَرَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا فَقَالَ مَا ضَرَّ اَهْلَ هٰذِهٖ لَوِ انْتَفَعُوْا بِاِهَابِهَا.

صلی اللہ علیہ وسلم پاس سے گزرے تو فرمایا: اگر اس کی کھال سے نفع اٹھا لیتے تو اس کے مالک کو کوئی ضرر (گناہ) نہ ہوتا۔

۳۶۱۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ.

۳۶۱۲: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردار کی کھال سے دباغت کے بعد نفع اٹھانے کا امر فرمایا۔

۲۶: بَابُ مَنْ قَالَ لَا يُنْتَفَعُ مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَ لَا عَصَبٍ

باب: بعض کا قول کہ مردار کی کھال اور پٹھے نفع نہیں اُٹھایا جا سکتا

۳۶۱۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَا اَتَانَا كِتَابُ النَّبِيِّ ﷺ اَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَ لَا عَصَبٍ."

۳۶۱۳: حضرت عبداللہ بن عکیم سے روایت ہے کہ ہمارے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوبِ گرامی پہنچا کہ مردار کی کھال اور پٹھے سے نفع مت اٹھاؤ۔

<u>خلاصۃ الباب</u> ☆ اس میں اہاب کا لفظ ہے اہاب کچے چمڑے کو کہتے ہیں مردار کا کچا چمڑا استعمال کرنا درست نہیں البتہ دباغت کے بعد استعمال کرنا درست ہے۔ جیسا کہ گزشتہ باب میں گزرا۔

۲۷: بَابُ صِفَةِ النِّعَالِ

باب: (نبی ﷺ کے) جوتوں کی کیفیت

۳۶۱۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ النَّبِيِّ ﷺ قِبَالَانِ مُثْنًى شِرَاكُهُمَا.

۳۶۱۴: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے میں دو تسمے تھے دوہرے۔

۳۶۱۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ النَّبِيِّ ﷺ قِبَالَانِ.

۳۶۱۵: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے میں دو تسمے تھے۔

۲۸ : بَابُ لُبْسِ النِّعَالِ وَ خَلْعِهَا

باب : جوتے پہننا اور اُتارنا

۳۶۱۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنٰى وَ اِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُسْرٰى.

۳۶۱۶: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں سے ابتداء کرے (پہلے دائیں پاؤں میں جوتا پہنے) اور جب جوتا اتارے تو پہلے بایاں جوتا اتارے۔

۲۹ : بَابُ الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدِ

باب : ایک جوتا پہن کر چلنے کی ممانعت

۳۶۱۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنِ اِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَمْشِيْ اَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدٍ وَ لَا خُفٍّ وَاحِدٍ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيَمْشِ فِيْهِمَا جَمِيْعًا.

۳۶۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک جوتا پہن کر نہ چلے اور نہ ہی ایک موزہ پہن کر یا دونوں اتار دے یا دونوں پہن کر چلے۔

۳۰: بَابُ الْاِنْتِعَالِ قَائِمًا

باب : کھڑے کھڑے جوتا پہننا

۳۶۱۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا.

۳۶۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر جوتا پہننے سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ تسمہ دار جوتے بیٹھ کر پہننے چاہیں کھڑے ہو کر پہننے میں دشواری ہوتی ہے اسی لیے اس سے منع فرمایا۔ یا یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ پھر بندہ یا تو جھک کر پہنتا رہتا ہے یا پھر پیر (بوجہ سستی) کسی بھی جگہ پر رکھ کر کھڑے کھڑے تسمے باندھنے لگتا ہے البتہ جو جوتے کھڑے کھڑے آسانی سے پہنے جا سکتے ہیں یہ حدیث ان سے متعلق نہیں۔

۳۶۱۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا.

۳۶۱۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر جوتا پہننے سے منع فرمایا۔

۳۱: بَابُ الْخِفَافِ السُّوْدِ

باب : سیاہ موزے

۳۶۲۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا دَلْهَمُ بْنُ صَالِحٍ الْكِنْدِيُّ عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْكِنْدِيِّ عَنْ اَبِيْ بُرَيْدَةَ

۳۶۲۰: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نجاشی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو سیاہ

عن ابيه ان النجاشى اهدى لرسول الله ﷺ خفين ساذجين اسودين فلبسهما.

سادہ موزے ہدیہ کئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پہن لیا۔

۳۲: بَابُ الْخِضَابِ بِالْحِنَّاءِ

باب : مہندی کا خضاب

۳۶۲۱: حدثنا ابو بكر ثنا سفيان ابن عيينة عن الزهرى سمع ابا سلمة و سليمان بن يسار يخبران عن ابى هريرة يبلغ به النبى ﷺ قال ان اليهود والنصارى لا يصبغون فخالفوهم

۳۶۲۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہود و نصاریٰ خضاب نہیں کرتے لہٰذا تم ان کی مخالفت کرو۔

۳۶۲۲: حدثنا ابو بكر ثنا عبد الله ابن ادريس عن الاجلح عن عبد الله ابن بريدة عن ابى الاسود الديلمى عن ابى ذر قال قال رسول الله ﷺ ان احسن ما غيرتم به الشيب الحناء والكتم.

۳۶۲۲: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین چیز جس سے تم بڑھاپے کو بدلو مہندی اور وسمہ ہے۔

۳۶۲۳: حدثنا ابو بكر ثنا يونس بن محمد ثنا سلام بن ابى مطيع عن عثمان بن موهب قال دخلت على ام سلمة قال فاخرجت الى شعرا من شعر رسول الله ﷺ مخضوبا بالحناء والكتم.

۳۶۲۳: حضرت عثمان بن موہب فرماتے ہیں کہ میں ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا موء مبارک دکھایا جو حنا اور وسمہ سے رنگا ہوا تھا۔

۳۳: بَابُ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ

باب : سیاہ خضاب کا بیان

۳۶۲۴: حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة ثنا اسماعيل بن علية عن ليث عن ابى الزبير عن جابر رضى الله تعالى عنه قال : جئ بابى قحافة : يوم الفتح : الى النبى صلى الله عليه وسلم و كان راسه ثغامة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذهبوا به الى بعض نسائه فلتغيره و جنبوه السواد.

۳۶۲۴: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز حضرت ابو قحافہ (والد سیدنا ابو بکرؓ) کو نبیؐ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اُنکا سر ثغامہ پودے کی طرح بالکل سفید لگ رہا تھا رسول اللہؐ نے فرمایا: ان کو ان کی کسی اہلیہ کے پاس لے جاؤ تا کہ وہ ان کے بالوں کا رنگ بدل دے (خضاب لگا کر) اور انہیں سیاہ سے بچانا۔

۳۶۲۵: حدثنا ابو هريرة الصيرفى محمد بن فراس ثنا عمر بن الخطاب ابن زكريا الراسى ثنا دفاع بن دغفل السدوسى عن عبد الحميد بن صيفى عن ابيه عن جده

۳۶۲۵: حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین خضاب جو تم استعمال کرتے ہو سیاہ خضاب ہے تمہاری

ضِهِيبِ الْخَيرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَحْسَن مَا اخْتَضَبْتُمْ بِهِ هٰذَا السَّوَادُ اَرْغَبُ لِنِسَائِكُمْ فِيكُمْ وَاَهْيَبُ لَمْ فِيْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمْ.

بیویوں کی تم میں زیادہ رغبت کا باعث ہے اور تمہارے دشمنوں کے دلوں میں تمہارا رعب اور ہیبت زیادہ کرنے والا ہے۔

٣٤: بَابُ الْخِضَابِ بِالصُّفْرَةِ

باب : زرد خضاب

٣٦٢٦: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ عُبَيْدَ بْنَ جُرَيْجٍ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ رَاَيْتُكَ تُصَفِّرُ لِحْيَتَكَ بِالْوَرْسِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَمَّا تَصْفِيْرِيْ لِحْيَتِيْ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ.

٣٦٢٦: حضرت عبید بن جریج نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا میں دیکھتا ہوں کہ آپ ورس سے اپنی داڑھی زرد کرتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں اپنی ڈاڑھی اس لئے زرد کرتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی داڑھی مبارک زرد کیا کرتے تھے۔

٣٦٢٧: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ مَا اَحْسَنَ هٰذَا ثُمَّ مَرَّ بِآخَرَ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ فَقَالَ هٰذَا اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا ثُمَّ مَرَّ بِآخَرَ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ هٰذَا اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا كُلِّهِ.

قَالَ : وَكَانَ طَاوُسٌ يُصَفِّرُ.

٣٦٢٧: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرد کے پاس سے گزرے اس نے مہندی سے خضاب کیا تھا فرمایا یہ کیا ہی خوب ہے۔ پھر ایک اور مرد کے پاس سے گزرے اس نے مہندی اور وسمہ سے خضاب کیا تھا فرمایا یہ پہلے سے بھی اچھا ہے پھر ایک اور کے پاس سے گزرے اس نے زرد خضاب کیا تھا فرمایا: یہ ان سب سے اچھا ہے۔

راوی حدیث حمید بن وہب کہتے ہیں کہ میرے استاذ طاؤسؒ زرد خضاب استعمال کرتے تھے۔

٣٥: بَابُ مَنْ تَرَكَ الْخِضَابَ

باب : خضاب ترک کرنا

٣٦٢٨: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ مِنْهُ بَيْضَاءُ يَعْنِيْ عَنْفَقَتَهُ.

٣٦٢٨: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ریش بچہ سفید دیکھا۔

٣٦٢٩: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

٣٦٢٩: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اختضب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انه لم ير من الشيب الا نحو سبعة عشرا او عشرين شعرة في مقدم لحيته.

خضاب کیا؟ فرمایا آپؐ نے بڑھاپا (سفید بال) دیکھا ہی نہیں البتہ داڑھی کے سامنے کے حصہ میں سترہ یا بیس بال سفید تھے۔

۳۶۳۰: حدثنا محمد بن عمر بن الوليد الكندي ثنا يحي بن آدم عن شريك عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال كان شيب رسول الله ﷺ نحو عشرين شعرة.

۳۶۳۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تقریباً بیس بال سفید ہوئے تھے۔

۳۶: بَابُ اتِّخَاذِ الْجُمَّةِ وَالذَّوَائِبِ

باب : جوڑے اور چوٹیاں بنانا

۳۶۳۱: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا سفيان بن عيينة عن ابن ابي نجيح عن مجاهد و قال قالت ام هانئ دخل رسول الله ﷺ مكة و له اربع غدائر تعني ضفائر.

۳۶۳۱: حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال چار حصوں میں تھے چوٹیوں کی طرح۔

۳۶۳۲: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا يحي بن ادم عن ابراهيم بن سعد عن الزهري عن عبيد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال كان اهل الكتاب يسدلون اشعارهم و كان المشركون يفرقون و كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب موافقة اهل الكتاب قال فسدل رسول الله صلى الله عليه وسلم ناصيته ثم فرق بعد.

۳۶۳۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اہل کتاب اپنے بال (بغیر مانگ کے) چھوڑ دیتے تھے اور مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (اختیاری امور میں) اہل کتاب کی موافقت پسند تھی (کہ وہ بہر حال مشرکین سے بہتر ہیں) چنانچہ آپؐ نے بھی (مانگ کے بغیر ہی) بال چھوڑ دیئے پھر بعد میں آپ بھی مانگ نکالنے لگے۔

۳۶۳۳: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا اسحق بن منصور عن ابراهيم بن سعد عن ابن اسحق عن يحيى بن عباد عن ابيه عن عائشة قالت كنت افرق كلف يافوخ رسول الله ﷺ ثم اسدل ناصيته.

۳۶۳۳: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چندیا کے پیچھے مانگ نکالتی اور سامنے کے بال (بغیر مانگ کے) چھوڑ دیتی۔

۳۶۳۴: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا يزيد بن هارون انبانا جرير بن حازم عن قتادة عن انس قال كان شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم شعرا رجلا بين اذنيه و منكبيه.

۳۶۳۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال سیدھے تھے (بہت گھنگریالے نہ تھے) کانوں اور مونڈھوں کے درمیان درمیان تھے۔

۳۶۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْکٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَعْرٌ دُوْنَ الْجُمَّةِ وَ فَوْقَ الْوَفْرَةِ.

۳۶۳۵: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کانوں سے نیچے اور مونڈھوں سے اونچے تھے۔

۳۷: بَابُ كَرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الشَّعْرِ

باب : زیادہ (لمبے) بال رکھنا مکروہ ہے

۳۶۳۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ' قَالَ : رَاٰنِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِیْ شَعْرٌ طَوِيْلٌ فَقَالَ ذُبَابٌ : فَانْطَلَقْتُ فَاَخَذْتُهُ فَرَاٰنِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ لَمْ اَعْنِكَ وَ هٰذَا اَحْسَنُ.

۳۶۳۶: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا میرے بال لمبے تھے۔ فرمایا: ناپسندیدہ ہے۔ میں چلا گیا اور اپنے بال چھوٹے کئے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو فرمایا میری مراد تم نہیں تھے (یعنی تمہیں نہیں کہا تھا) اور یہ اچھا ہے (کہ بال کم کر لئے)۔

۳۸: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقَزَعِ

باب : کہیں سے بال کترنا اور کہیں سے چھوڑ دینا

۳۶۳۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ نَافِعٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْقَزَعِ : قَالَ: وَ مَا الْقَزَعُ؟

قَالَ : اَنْ يُحْلَقَ مِنْ رَاسِ الصَّبِیِّ مَكَانٌ وَ يُتْرَكَ مَكَانٌ.

۳۶۳۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔ حضرت نافع نے پوچھا کہ قزع کیا ہے؟ فرمایا: قزع یہ ہے کہ بچہ کا سر ایک جگہ سے مونڈ دیا جائے اور دوسری جگہ سے چھوڑ دیا جائے۔

۳۶۳۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ شَبَابَةُ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْقَزَعِ

۳۶۳۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

۳۹: بَابُ نَقْشِ الْخَاتِمِ

باب : انگشتری کا نقش

۳۶۳۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

۳۶۳۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ نَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ لَا يَنْقُشُ اَحَدٌ عَلٰی نَقْشِ خَاتَمِيْ هٰذَا.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگشتری تیار کروائی پھر اس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کندہ کرایا اور فرمایا کوئی بھی میری اس انگشتری کا نقش کندہ نہ کروائے۔

۳۶۴۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ اصْطَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا فَقَالَ اِنَّا قَدِ اصْطَنَعْنَا خَاتَمًا وَ نَقَشْنَا فِيْهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشْ عَلَيْهِ اَحَدٌ.

۳۶۴۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشتری تیار کروائی تو فرمایا ہم نے انگشتری تیار کروائی ہے اور اس میں یہ نقش کروایا ہے لہٰذا کوئی بھی اس کے مطابق نقش نہ کرائے۔

۳۶۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ لَهُ فَصٌّ حَبَشِيٌّ وَ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ.

۳۶۴۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے چاندی کی انگشتری تیار کروائی اس کا نگینہ حبشی تھا اور اس پر یہ عبارت کندہ تھی محمد رسول اللہ۔

۴۰: بَابُ النَّهْيِ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ

باب : (مردوں کیلئے) سونے کی انگشتری

۳۶۴۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ مَوْلٰی عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ.

۳۶۴۲: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگشتری پہننے سے منع فرمایا۔

۳۶۴۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ.

۳۶۴۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگشتری سے منع فرمایا۔

۳۶۴۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ اَهْدَی النَّجَاشِيُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلْقَةً فِيْهَا خَاتَمُ ذَهَبٍ فِيْهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ فَاَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُوْدٍ وَ اَنَّهُ

۳۶۴۴: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نجاشی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چھلا ہدیہ کیا اس میں سونے کی انگشتری تھی اور حبشی نگ تھا آپؐ نے اس کو لکڑی سے پکڑا۔ آپؐ اسے اعراض (نفرت) فرما رہے تھے یا کسی انگلی سے اٹھایا پھر اپنی نواسی امامہ بنت ابی العاص (حضرت زینب

لمعرض عنه او ببعض اصابعه ثم دعا بابنة ابنته أمامة بنت ابي العاص: فقال تحلّي بهذا يا بنية.

رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی) کو بلایا اور فرمایا پیاری بیٹی یہ پہن لو۔

۴۱: بَابُ مَنْ جَعَلَ فَصَّ خَاتِمِه مِمَّا يَلِيْ كَفَّهُ

باب : انگشتری پہننے میں نگینہ ہتھیلی کی طرف کی رکھنا

۳۶۴۵: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا سفيان بن عيينة عن ايوب ابن موسى عن نافع عن ابن عمر ان النبي ﷺ كان يجعل فص خاتمه مما يلي كفه

۳۶۴۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگشتری کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا کرتے تھے۔

۳۶۴۶: حدثنا محمد بن يحيى ثنا اسماعيل بن ابي اويس حدثني سليمان بن بلال عن يونس بن يزيد الايلي عن ابن شهاب عن يونس بن شهاب عن انس بن مالك ان رسول الله ﷺ لبس خاتم فضة فيه فص حبشي كان يجعل فصه في بطن كفه."

۳۶۴۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگشتری پہنی' اس میں حبشی نگینہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس (انگوٹھی) کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے۔

۴۲: بَابُ التَّخَتُّمِ بِالْيَمِيْنِ

باب : دائیں ہاتھ میں انگشتری پہننا

۳۶۴۷: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا عبد الله بن نمير عن ابرهيم ابن الفضل عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن عبد الله بن جعفر ان النبي ﷺ كان يتختم في يمينه.

۳۶۴۷: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگشتری پہنتے تھے۔

۴۳: بَابُ الْخَتْمِ فِي الْاِبْهَامِ

باب : انگوٹھے میں انگشتری پہننا

۳۶۴۸: حدثنا ابوبكر بن ابي شيبة عبد الله بن ادريس عن عاصم عن ابي بردة عن علي: قال نهاني رسول الله ﷺ ان تختم في هذه و في هذه يعني الخنصر والابهام.

۳۶۴۸: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چھنگلیا اور انگوٹھے میں انگشتری پہننے سے منع فرمایا۔

۴۴: بَابُ الصُّوَرِ فِي الْبَيْتِ

باب : گھر میں تصاویر (رکھنے سے ممانعت)

۳۶۴۹: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس عن ابي طلحة عن النبي ﷺ قال لا تدخل الملائكة بيتا فيه

۳۶۴۹: حضرت ابوطلحہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں (بلاضرورت) کتا ہو یا کسی

كَلْبٌ وَلا صُوْرَةٌ.

قسم کی تصویر ہو۔

خلاصة الباب ☆ رحمت کے فرشتے مراد ہیں بلاضرورت کا مطلب یہ ہے کہ اگر ضرورت مثلاً حفاظت یا شکار کیلئے کتا رکھا ہو تو وہ ملائکہ رحمت کے دخول سے مانع نہیں۔

۳۶۵۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَ لَا صُوْرَةٌ.

۳۶۵۰: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملائکہ رحمت اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

۳۶۵۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ وَاعَدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ سَاعَةٍ يَاْتِيْهِ فِيْهَا فَرَاثَ عَلَيْهِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ بِجِبْرِيْلَ قَائِمٌ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَدْخُلَ قَالَ اِنَّ فِي الْبَيْتِ كَلْبًا وَ اِنَّا لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَ لَا صُوْرَةٌ.

۳۶۵۱: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مقررر وقت میں آنے کا وعدہ کیا پھر تاخیر کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے دیکھا کہ جبرئیلؑ دروازہ پر کھڑے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اندر آنے میں آپ کو کیا مانع تھا؟ فرمایا گھر میں کتا ہے اور ہم اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں کتا ہو یا تصویر ہو۔

۳۶۵۲: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ ثَنَا عُفَيْرُ ابْنُ مَعْدَانَ ثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّ زَوْجَهَا فِيْ بَاضِ الْمَغَازِيْ فَاسْتَاْذَنَتْهُ اَنْ تُصَوِّرَ فِيْ بَيْتِهَا نَخْلَةً فَمَنَعَهَا اَوْ نَهَاهَا.

۳۶۵۲: حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میرا خاوند کسی جنگ میں شریک ہے پھر اس نے اپنے گھر میں ہی کھجور کے درخت کی تصویر بنانے کی اجازت چاہی تو آپ نے منع فرما دیا۔

خلاصة الباب ☆ غیر ذی روح کی تصویر بنانا اگر چہ جائز ہے لیکن یہ ایک بے فائدہ صنعت تھی' اِس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا کہ یہ قیمتی وقت اور صلاحیت کسی ایسی صنعت میں خرچ ہو جس سے بائع و مشتری دونوں کو دینی' دُنیوی فائدہ ہو۔

۴۵: بَابُ الصُّوَرِ فِيْمَا يُوْطَأُ

باب: تصاویر پامال جگہ میں ہوں

۳۶۵۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

۳۶۵۳: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں روشندان پر اندر کی طرف پردہ لٹکایا نبی صلی

قالت سترت سهوة لي تعني الداخل بستر فيه تصاوير فلما قدم النبي ﷺ هتكه فجعلت منه منبوذتين فرأيت النبي ﷺ متكئا على احداهما.

اللہ علیہ وسلم (جہاد سے) تشریف لائے تو اسے پھاڑ دیا میں نے اس کے دو تکیے (غلاف) بنا لئے پھر میں نے دیکھا کہ نبیؐ ان میں ایک پر ٹیک لگائے ہوئے ہیں۔

۴۶: بَابُ الْمَيَاثِرِ الْحُمُرِ

باب : سرخ زین پوش (کی ممانعت)

۳۶۵۴: حدثنا ابو بكر ثنا ابو الاحوص عن ابي اسحق عن هبيرة عن علي: قال نهى رسول الله ﷺ عن خاتم الذهب و عن الميثرة يعني الحمراء

۳۶۵۴: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگشتری اور سرخ زین پوش سے (مردوں کو) منع فرمایا۔

۴۷: بَابُ رُكُوبِ النُّمُورِ

باب : چیتوں کی کھال پر سواری

۳۶۵۵: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا زيد بن الحباب، ثنا يحيى بن ايوب حدثني عياش بن عباس الحميري عن ابي حصين الحجري الهيثم عن عامر الحجري قال سمعت ابا ريحانة صاحب النبي ﷺ يقول كان النبي ﷺ ينهى عن ركوب النمور.

۳۶۵۵: صحابی رسول حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چیتوں کی کھال (کو دباغت دے کر بھی اس کی زین بنا کر اس) پر سواری سے منع فرماتے تھے (اس لئے کہ یہ متکبرین کا شیوہ ہے)۔

۳۶۵۶: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا وكيع عن ابي المعتمر عن ابن سيرين عن معاوية قال كان رسول الله ينهى عن ركوب النمور.

۳۶۵۶: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چیتوں کی کھال پر سواری سے منع فرماتے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْاَدَبِ

کتاب الادب

۱: بَابُ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ

باب: والدین کی فرمانبرداری اوران کے ساتھ حسن سلوک

۳۶۵۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ سَلَامَةَ السُّلَمِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُوْصِىْ امْرَءً بِاُمِّهِ اُوْصِىْ امْرَءً بِاُمِّهِ اُوْصِىْ امْرَءً بِاُمِّهِ (ثَلَاثًا) اُوْصِىْ امْرَءً بِاَبِيْهِ اُوْصِىْ امْرَءً بِمَوْلَاهُ الَّذِىْ يَلِيْهِ وَ اِنْ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ اَذًى يُؤْذِيْهِ."

۳۶۵۷: حضرت ابن سلامہ سلامیؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے ارشادفرمایا: میں آدمی کووالدہ کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ میں آدمی کووالدہ کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ تین باریہی فرمایا میں آدمی کواپنے والد کے ساتھ نیز مولیٰ (غلام' آقا' دوست' رشتہ دار) کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ ان کی طرف سے اسے ایذا پہنچے۔

۳۶۵۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ ابْنُ مَيْمُوْنٍ الْمَكِّيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبَرُّ ؟

قَالَ "اُمَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ اَبَاكَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ قَالَ اَلْاَدْنٰى فَالْاَدْنٰى.

۳۶۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم کس کے ساتھ حسن سلوک کریں؟ فرمایا: والدہ کے ساتھ۔ پوچھا ان کے بعد فرمایا: والدہ کے ساتھ پوچھا پھر کس کے ساتھ فرمایا: اپنے والد کے ساتھ پوچھا جو جتنا زیادہ قریب ہواس کے ساتھ۔

۳۶۵۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِىْ وَلَدٌ وَالِدًا اِلَّا اَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوْكًا

۳۶۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کوئی اولاد اپنے والد کا حق ادانہیں کرسکتی الا یہ کہ والد کومملوک غلام

فیشتریه فیُعتقهٔ .

پائے تو خرید کر آزاد کردے۔

٣٦٦٠: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدُ الصَّمدِ ابْنُ عَبْد الْوَارِثِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْقِنْطَارُ اثْنَا عَشَرَ اَلْفَ اُوْقِیَّةٍ كُلُّ اُوْقِیَّةٍ خَیْرٌ مِمَّا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ " وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ دَرَجَتُهٗ فِی الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُ : اَنّٰی هٰذَا؟ فَقَالَ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِکَ لَکَ."

٣٦٦٠: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک قنطار بارہ ہزار اوقیہ کا ہوتا ہے اور ایک اوقیہ زمین و آسمان کی درمیانی کائنات اور ہر چیز سے بہتر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں مرد کا درجہ بلند کر دیا جاتا ہے تو وہ عرض کرتا ہے کہ یہ کیسے ہوا؟ (میرے عمل تو اتنے نہ تھے) ارشاد ہوتا ہے کہ تمہاری اولاد کے تمہارے حق میں استغفار کے سبب۔

٣٦٦١: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ بَحِیْرِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِیْکَرِبَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ یُوْصِیْكُمْ بِاُمَّهَاتِكُمْ ثَلَاثًا اِنَّ اللّٰهَ یُوْصِیْكُمْ بِآبَائِكُمْ اِنَّ اللّٰهَ یُوْصِیْكُمْ بِالْاَقْرَبِ فَالْاَقْرَبِ."

٣٦٦١: حضرت مقدام بن معدیکربؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ماؤں کے ساتھ حسن سلوک کا امر فرماتے ہیں تین بار یہی فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے باپوں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں نزدیک تر رشتہ دار سے حسن سلوک کی تاکید فرماتے ہیں پھر اسکے بعد جو نزدیک تر ہو (درجہ بدرجہ ان سے حسن سلوک کی تاکید فرماتے ہیں)۔

٣٦٦٢: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی الْعَاتِكَةِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ یَزِیْدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَیْنِ عَلٰی وَلَدِهِمَا؟ قَالَ هُمَا جَنَّتُکَ وَنَارُکَ."

٣٦٦٢: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے عرض کیا اے اللہ کے رسول والدین کا اولاد کے ذمہ کیا حق ہے؟ فرمایا: وہ تمہاری جنت (یا) دوزخ ہیں۔

٣٦٦٣: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ الْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاَضِعْ ذٰلِکَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْهُ .

٣٦٦٣: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: والد (ماں باپ) جنت کا درمیانی دروازہ ہیں اب تم اس دروازہ کو ضائع کر دو یا اس کی حفاظت کرو۔

خلاصۃ الباب ☆ اگر (شرع کے موافق) انہیں خوش رکھا تو دخولِ جنت کا سبب ہیں بصورت دیگر دخول نار کا سبب ہوں گے۔

۲: بَابُ صِلْ مَنْ كَانَ اَبُوْكَ يَصِلُ

۳۶۶۴: حدّثنا عَلِيُّ بْنِ عُبَيْدِ مولى بنى ساعدة عن ابيه ابن اِدْرِيس ثنا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِدْرِيس عن عبد الرّحمن بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ عَلِيّ بْنِ عُبَيْدِ مولى بنى ساعدة عن ابيهِ عَنْ اَبِىْ أُسَيْدِ مالِكِ بْنِ ربيعة رضى الله تعالى عنه قال بيْنما نحنُ عند النبيّ صلّى الله عليه وسلّم اذا رجلٌ من بنى سلمة فقال يا رسُوْل اللّه ابقى من برّ ابوىّ شيْءٌ ابرُّ هُمابه من بعْدِ موْتِهما و اِيفاءٌ من بعْد موْتهما و اِكْرامُ صديْقهما و صِلةُ الرّحم الّتى لا توصلُ الّا بهما.

باب : ان لوگوں سے تعلقات اور حسن سلوک جاری رکھو جن سے تمہارے والد کے تعلقات تھے

۳۶۶۴: حضرت ابو اسید مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنو سلمہ کے ایک مرد حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول میرے والدین کے انتقال کے بعد بھی ان کے ساتھ حسن سلوک کی کوئی صورت میرے لئے ہے؟ فرمایا جی! تم ان کیلئے دعا و استغفار کرو اور ان کی وفات کے بعد ان کے وعدوں کو نبھانا (پورا کرنا) ان کے ملنے والوں کا اعزاز و اکرام کرنا اور ان کے خاص رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا۔

۳: بَابُ بِرِّ الْوَالِدِ وَالْاِحْسَانِ اِلَى الْبَنَاتِ

۳۶۶۵: حدّثنا اَبُوْ بكْرِ بْنُ اَبِىْ شيْبة ثنا اَبُوْ اُسامة عنْ اُسامةَ عنْ هِشامِ بْنِ عُرْوَةَ عنْ ابيهِ عنْ عائشة قالتْ قدم ناسٌ من الْاَعْراب على النّبيّ ﷺ فقالُوْا اتُقبّلُوْنَ صبْيانكُمْ .

قالُوْا نعمْ فقالُوْا لكنّا واللّهِ ما نُقبّلُ : فقال النّبيُّ صلّى الله عليْهِ وسلّم و امْلِكُ نْ كان اللّهُ قدْ نزع منْكُمْ الرّحْمة.

باب : والد کو اولاد کے ساتھ حسن سلوک کرنا خصوصاً بیٹیوں سے اچھا برتاؤ کرنا

۳۶۶۵: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ دیہات کے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کرنے لگے آپؐ اپنے بچوں کو چومتے بھی ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا جی ہاں کہنے لگے بخدا ہم تو نہیں چومتے اس پر نبیؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں سے رحمت (اور شفقت) نکال دی ہو تو مجھے کیا اختیار ہے۔ (کہ تمہارے دلوں میں شفقت بھر دوں)۔

۳۶۶۶: حدّثنا اَبُوْ بكْرِ بْنُ اَبِىْ شيْبة ثنا عفّانُ ثنا وُهيْبٌ ثنا عَبْدُ اللّهِ بْنُ عُثْمانَ بْنِ خُثيْمٍ عنْ سعِيْد ابن اَبِىْ راشِدٍ عنْ يَعْلَى الْعامِرِيِّ اَنّهُ قال جاء الْحسنُ والْحُسيْنُ

۳۶۶۶: حضرت یعلی عامری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرات حسن وحسین رضی اللہ عنہما دوڑتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ نے

يَسْعَيَانِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَضَمَّهُمَا اِلَيْهِ وَقَالَ اِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ."

ان دونوں کو اپنے ساتھ چمٹا لیا اور فرمایا اولاد بخل اور بزدلی کا ذریعہ ہے۔

۳۶۶۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيِّ سَمِعْتُ اَبِيْ يَذْكُرُ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلَى اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ ابْنَتُكَ مَرْدُوْدَةً اِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ."

۳۶۶۷: حضرت سراقہ بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: میں تمہیں افضل صدقہ نہ بتاؤں؟ تمہاری بیٹی جو (خاوند کی وفات یا طلاق کی وجہ سے) لوٹ کر تمہارے پاس آ گئی تمہارے علاوہ اس کا کوئی کمانے والا بھی نہ ہو۔

۳۶۶۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ اَخْبَرَنِيْ سَعْدُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ صَعْصَعَةَ عَمِّ الْاَحْنَفِ قَالَ دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ امْرَاَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَاَعْطَتْهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَاَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً صَدَعَتِ الْبَاقِيَةَ بَيْنَهُمَا قَالَتْ فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ مَا عَجَبُكِ لَقَدْ دَخَلَتْ بِهِ الْجَنَّةَ.

۳۶۶۸: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ کے پاس ایک عورت آئی اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں ام المؤمنینؓ نے اسے تین کھجوریں دیں اس نے دونوں کو ایک ایک دے کر تیسری بھی آدھی آدھی ان میں تقسیم کر دی۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ نبیؐ تشریف لائے تو میں نے ساری بات عرض کر دی۔ فرمایا: کیا عجب ہے کہ وہ عورت اسی عمل کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگئی۔

۳۶۶۹: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُشَانَةَ الْمُعَافِرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُشَانَةَ الْمُعَافِرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ وَاَطْعَمَهُنَّ وَسَقَاهُنَّ وَكَسَاهُنَّ مِنْ جِدَتِهِ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۳۶۶۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جس کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان پر صبر کرے (جزع فزع نہ کرے کہ بیٹیاں ہیں) اور انہیں کھلائے پلائے۔ پہنائے اپنی طاقت اور کمائی کے مطابق تو یہ تین بیٹیاں (بھی) روزِ قیامت اس کے لئے دوزخ سے آڑ اور رکاوٹ کا سبب بن جائیں گی۔

۳۶۷۰: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ فِطْرٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ تُدْرِكُ لَهُ ابْنَتَانِ فَيُحْسِنُ اِلَيْهِمَا مَا صَحِبَتَاهُ اَوْ صَحِبَهُمَا اِلَّا اَدْخَلَتَاهُ

۳۶۷۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جس مرد کی بھی دو بیٹیاں بالغ ہو جائیں اور وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرے (کھلائے پلائے اور دینی آداب سکھائے) جب تک وہ بیٹیاں اسکے ساتھ رہیں یا وہ مردان بیٹیوں کے ساتھ رہے (حسن سلوک میں کمی نہ آنے

الْجَنَّةَ."

دے) تو یہ بیٹیاں اسے ضرور جنت میں داخل کرادیں گی۔

۳۶۷۱: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ ثنا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُمَارَةَ اَخْبَرَنِيْ الْحَارِثُ بْنُ النُّعْمَانِ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَكْرِمُوْا اَوْلَادَكُمْ وَ اَحْسِنُوْا اَدَبَهُمْ.

۳۶۷۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی اولاد کا خیال رکھو اور ان کو اچھے آداب سکھاؤ۔

۴: بَابُ حَقِّ الْجِوَارِ

باب: پڑوس کا حق

۳۶۷۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ سمع نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يَخبرُ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ كان يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُحْسِنْ اِلٰى جَارِهٖ وَ مَنْ كان يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْلِيَسْكُتْ.

۳۶۷۲: حضرت ابوشریح خزاعی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور جو اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔

۳۶۷۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْن وَ عَبْدَةُ ابْنُ هَارُوْنَ وَ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمان ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ جَمِيْعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ.

۳۶۷۳: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام مجھے مسلسل پڑوسی کے (ساتھ حسن سلوک کے) بارے میں تاکید کرتے رہے۔ یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ یہ اس کو وارث بھی بنا دیں گے (کہ اس کا وراثت میں بھی حق ہے)۔

۳۶۷۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثنا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا زَالَ جِبْرَائِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ.

۳۶۷۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مروی ہے۔

۵: بَابُ حَقِّ الضَّيْفِ

باب: مہمان کا حق

۳۶۷۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ

۳۶۷۵: حضرت ابوشریح خزاعی سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھے

الْخُذَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَ جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَ لَيْلَةٌ وَ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَ صَاحِبِهِ حَتَّى يُحْرِجَهُ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَ مَا أَنْفَقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ. فَهُوَ صَدَقَةٌ.

اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کا اعزاز کرے اور مہمان داری کا ضابطہ ایک دن اور ایک رات ہے اور کسی کے لئے اپنے ساتھی (میزبان) کے پاس اتنا عرصہ قیام جائز نہیں کہ وہ (میزبان) تنگ ہونے لگے مہمانی تین دن ہے اور تین دن کے بعد جو مہمان پر خرچ کرے وہ صدقہ ہے۔

۳۶۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَا فَمَا تَرَى فِي ذَالِكَ.

قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا وَ إِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ.

۳۶۷۶: حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ ہمیں (جہاد کے لئے) بھیجتے ہیں اور ہم کسی قبیلہ کے پاس پڑاؤ ڈالتے ہیں (کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ) وہ ہماری مہمانی نہیں کرتے بتایئے ایسے موقع پر ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ رسول اللہؐ نے ہمیں فرمایا: اگر تم کسی قبیلہ کے پاس پڑاؤ ڈالو پھر وہ تمہارے لئے ان چیزوں کا حکم کریں جو مہمان کیلئے مناسب ہیں (مثلاً کھانا' آرام وغیرہ) تو اسے قبول کرلو اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے مہمان کا حق وصول کرو جو انکو کرنا چاہئے تھا۔

۳۶۷۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمِقْدَامِ أَبِي كَرِيمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةُ الضَّيْفِ وَاجِبَةٌ فَإِنْ أَصْبَحَ بِفِنَائِهِ فَهُوَ دَيْنٌ عَلَيْهِ فَإِنِ اقْتَضَى وَ إِنْ شَاءَ تَرَكَ.

۳۶۷۷: حضرت مقدام ابو کریمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جس رات مہمان آئے اس رات کی مہمانی لازم ہے اگر مہمان میزبان کے پاس صبح تک رہے تو اس کی مہمانی میزبان کے ذمہ قرض ہے چاہے وصول کرلے اور چاہے چھوڑ دے۔

٦: بَابُ حَقِّ الْيَتِيمِ

باب: یتیم کا حق

۳۶۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيفَيْنِ الْيَتِيمِ وَالْمَرْأَةِ.

۳۶۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ میں دو ناتوانوں کا حق (مال) حرام کرتا ہوں ایک یتیم اور دوسرے عورت۔

۳۶۷۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ

۳۶۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

زَیدِ بنِ ابِیْ عَتَّابٍ ثنا ابْنُ الْمُبارکِ عن سعیدِ بْنِ ابِیْ ایُّوب عَنْ زَیْدِ بْنِ عَتّابٍ عَنْ ابِیْ ھُرَیْرۃَ عن النَّبِیِّ صلَّی اللّٰہُ علَیْہِ وَسَلَّمَ قالَ خیْرُ بیْتٍ فِی الْمُسْلمِیْن بیْتٌ فِیْہِ یتِیْمٌ یُحْسَنُ اِلَیْہِ و شَرُّ بیْتٍ فِی الْمُسْلِمِیْن بیْتٌ فِیْہِ یتیھمٌ یُساءُ اِلَیْہِ."

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں میں سب سے بھلا گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جاتا ہو اور مسلمانوں میں سب سے برا گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ بدسلوکی کی جاتی ہو۔

۳۶۸۰: حَدَّثَنا ھِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا حمّادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحمٰنِ الکَلْبِیُّ ثنا اسْماعِیْلُ بْنُ ابْرٰھِیْم الْانْصاریُّ عَنْ عطاءِ بنِ ابِیْ رباحٍ عنْ عبْدِ اللّٰہ ابن عبّاسٍ قال قالَ رسُوْلُ اللّٰہِ صلَّی اللّٰہُ علَیْہِ وَسلَّم من عالَ ثلاثۃً من الْاَیتام کان کمنْ قام لیْلَہٗ و صَامَ نہارَہٗ و غدا ورَاحَ شاھِرًا سیْفَہٗ فِیْ سبیْلِ اللّٰہِ وَ کُنْتُ انا و ھُو فی الْجَنَّۃِ اخویْنِ کَھاتیْنِ اُخْتانِ والْصقَ اصبعیْہِ السَّبّابَۃَ والْوُسطی."

۳۶۸۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص تین تیموں کی کفالت اور پرورش کرے وہ اس شخص کی طرح ہے جو رات بھر قیام کرے دن بھر روزہ رکھے اور صبح شام تلوار سونت کر اللہ کے راستہ میں جائے اور میں اور وہ جنت میں بھائی ہوں گے ان دو بہنوں کی طرح اور (یہ کہہ کر) آپ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی ملادی۔

۷: بَابُ اِمَاطَۃِ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ

باب: رستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا

۳۶۸۱: حَدَّثَنا ابُوْ بکْرِ بْنُ ابِیْ شَیْبۃَ و علیُّ بْنُ مُحمَّدٍ قالا ثنا وکِیْعٌ عَنْ ابان بن صَمْعَۃَ عَنْ ابی الْوازِعِ الرَّاسِبیِّ عَنْ ابیْ بَرْزَۃَ الْاَسْلَمیِّ صلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلَّم قال قُلْتُ یَا رسُوْلَ اللّٰہ دُلَّنِیْ علی عملٍ انْتفعُ بہ قال اعزِلِ الاذی عَنْ طریْقِ الْمُسْلِمِیْن.

۳۶۸۱: حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے ایسا عمل بتایئے جس سے میں فائدہ اٹھاؤں (اس پر عمل کر کے) فرمایا: مسلمانوں کے رستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دیا کرو۔

۳۶۸۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبۃَ ثنا عبْدُ اللّٰہِ بْنُ نُمیْرٍ عَنِ الْاَعْمشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عنْ ابِیْ ھُرَیْرۃَ عن النَّبِیِّ ﷺ قَالَ کَانَ عَلَی الطَّرِیْقِ غُصْنُ شجرۃٍ یُؤْذِی النَّاس فاماطَھَا رَجُلٌ فاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ.

۳۶۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: رستہ میں ایک درخت کی شاخ تھی جس سے لوگوں کو ایذا پہنچتی تھی ایک مرد نے اسے ہٹا دیا اسی پر اسے جنت میں داخل کر دیا گیا۔

۳۶۸۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بکْرِ بْنُ ابِی شَیْبَۃَ ثنا یزیدُ بْنُ ھارُوْن انبانا ھشَامُ بْنُ حسّانَ عَنْ واصِلٍ مولی ابِیْ عُیینَۃَ عَنْ یحیَی بْنُ عُقَیْلٍ عَنْ یَحْیَ بْنِ یَعْمر عن ابِیْ ذرٍّ رضِی

۳۶۸۳: حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے اچھے برے اعمال میرے سامنے پیش کئے گئے۔ میں نے

اللهُ تعالٰی عنهُ عنِ النَّبیِّ صلَّی اللهُ علیهِ وسلَّم قالَ عُرِضَتْ علَیَّ اُمَّتِیْ بِاَعْمَالِها حَسَنِها و سَیِّئِها فَرَاَیْتُ فِیْ مَحاسِنِ اَعْمالِها الْاَذی یُنَحّی عنِ الطَّرِیْقِ و رَاَیْتُ فِیْ سَیِّءِ اَعْمالِها النُّخاعةُ فِی الْمَسْجِدِ لا تُدْفَنُ.

امت کے اچھے اعمال میں ایک عمل یہ دیکھا کہ راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا اور امت کے برے اعمال میں دیکھا کہ مسجد میں بلغم (تھوک وغیرہ) کو دبایا نہیں جاتا۔

۸: بَابُ فَضْلِ صَدَقِ الْماءِ

باب: پانی کے صدقہ کی فضیلت

۳۶۸۴: حدَّثنا علیُّ بنُ محمَّدٍ ثنا وکیعٌ عنْ هِشامٍ صاحبِ الدَّسْتَوائیِّ عنْ قَتادةَ عنْ سعیدِ بنِ الْمُسَیَّبِ عنْ سعْدِ بنِ عُبادةَ قالَ قُلْتُ یارسُوْلَ اللهِ ﷺ ایُّ الصَّدقةِ افضلُ؟ قال سقْیُ الْمآءِ.

۳۶۸۴: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صدقہ کی کون سی صورت زیادہ فضیلت کا باعث ہے؟ فرمایا: پانی پلانا۔

۳۶۸۵: حدَّثنا محمَّدُ بنُ عبدِ اللهِ ابنِ نُمَیْرٍ و علیُّ بنُ محمَّدٍ قالَ ثنا وکیعٌ عنِ الْاَعْمَشِ عنْ یزیدَ الرَّقاشیِّ عنْ انسِ بنِ مالکٍ قالَ قالَ رسُوْلُ اللهِ صلَّی اللهُ علیهِ وسلَّم یصُفُّ النَّاسُ یوْمَ الْقِیامةِ صُفُوْفًا و قالَ ابنُ نُمَیْرٍ اَهْلُ الْجنَّةِ: فیمُرُّ الرَّجُلُ منْ اهلِ النَّارِ علی الرَّجُلِ فیقُوْلُ: یا فُلانُ اَما تذْکُرُ یوْمَ اسْتَسْقَیْتَ فسقَیْتُکَ شَرْبةً؟

قالَ فیشْفَعُ لهُ و یمُرُّ الرَّجُلُ فیقُوْلُ اما تذکُرُ یوْمَ ناوَلْتُکَ طهُوْرًا.

قالَ ابنُ نُمَیْرٍ و یقُوْلُ: یا فُلانُ! اما تذکُرُ یوْمَ بعثْتَنِیْ فِیْ حاجةِ کذا و کذا فذهبْتُ لکَ؟

فَیَشْفَعُ لهُ.

۳۶۸۵: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: قیامت کے روز لوگ (دوسری روایت میں اہل جنت) صفوں میں قائم ہوں گے کہ ایک دوزخی ایک مرد کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا ارے فلاں آپ کو یاد نہیں وہ دن جب آپ نے پانی مانگا تھا تو میں نے آپ کو ایک گھونٹ پلایا تھا۔ آپ نے فرمایا چنانچہ یہ جنتی اس دوزخی کی سفارش کرے گا اور ایک مرد گزرے گا تو کہے گا آپ کو وہ دن یاد نہیں جب میں نے آپ کو طہارت کے لئے پانی دیا تھا چنانچہ یہ بھی اس کی سفارش کرے گا۔ دوسری روایت میں ہے کہ دوزخی کہے گا ارے فلاں آپ کو وہ دن یاد نہیں جب آپ نے مجھے فلاں کام کیلئے بھیجا تھا تو میں آپ کے کہنے پر (اس کام کیلئے) چلا گیا تھا چنانچہ یہ بھی اسکی سفارش کرے گا۔

۳۶۸۶: حدَّثنا ابوْ بکرِ بنُ ابیْ شیْبةَ ثنا عبْدُ اللهِ بنُ نُمَیْرٍ ثنا محمَّدُ بنُ اسحٰقَ عنِ الزُّهْرِیِّ عنْ عبْدِ الرَّحْمٰنِ ابنِ مالکِ بنِ جُعْشُمٍ قالَ سالْتُ رسُوْلَ اللهِ ﷺ عنْ ضالَّةِ الْاِبلِ.

۳۶۸۶: حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ گمشدہ اونٹ میرے حوضوں پر آ جاتے ہیں جنہیں میں نے اپنے اونٹوں کے لئے تیار کیا تو اگر میں ان گمشدہ

يعطشني حياتي قد لطتها لابلي فهل لي من اجر ان سقيتها؟

قال: نعم! في كل ذات كبد حرى اجر.

اونٹوں کو پانی پلاؤں تو مجھے اجر ملے گا؟ فرمایا: جی ہاں ہر کلیجہ والی (زندہ) چیز جس کو پیاس لگتی ہو (کو پانی پلانے اور کھلانے) میں اجر ہے۔

۹: بَابُ الرِّفْقِ

باب: نرمی اور مہربانی

۳۶۸۷: حَدَّثَنا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ.

۳۶۸۷: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نرمی اور مہربانی سے محروم ہے وہ خیر اور بھلائی سے محروم ہے۔

۳۶۸۸: حَدَّثَنا اِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصٍ الْاَيْلِيُّ ثنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ وَ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَ يُعْطِي عَلَيْهِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ."

۳۶۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مہربان ہیں اور مہربانی کو پسند فرماتے ہیں اور مہربانی کی وجہ سے وہ کچھ عطا فرماتے ہیں جو درشتی اور سختی پر نہیں فرماتے۔

۳۶۸۹: حَدَّثَنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ ح وَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيمَ قَالَا ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهِ.

۳۶۸۹: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ مہربان ہیں اور تمام کاموں میں مہربانی کو پسند فرماتے ہیں۔

۱۰: بَابُ الْاِحْسَانِ اِلَى الْمَمَالِيكِ

باب: غلاموں باندیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا

۳۶۹۰: حَدَّثَنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيكُمْ: فَاَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَالْبِسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ وَ لَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ.

۳۶۹۰: حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: یہ (غلام باندیاں) تمہارے بھائی ہیں (اولاد آدم ہیں) اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے قبضہ (اور ملک) میں دے دیا ہے انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو خود پہنتے ہو اور انہیں مشکل کام کا حکم مت دو اگر مشکل کام کا حکم دو تو ان کی مدد بھی کرو (کہ خود بھی شریک ہو جاؤ)۔

۳۶۹۱: حَدَّثَنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ

۳۶۹۱: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

قالا ثنا اسحاق بن سليمان عن مغيرة بن مسلم عن فرقد السبخي عن مرة الطيب عن ابي بكر الصديق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل الجنة سيئ الملكة قالوا يا رسول الله اليس اخبرتنا ان هذه الامة اكثر الامم.

مملوكين و يتامى؟

قال نعم! فاكرموهم ككرامة اولادكم واطعموهم مما تاكلون " قالوا فما ينفعنا في الدنيا.

قال فرس ترتبطه تقاتل عليه في سبيل الله مملوكك يكفيك فاذا صلى فهو اخوك.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بدخلق شخص جنت میں نہ جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپؐ نے تو ہمیں بتایا ہے کہ اس امت میں پہلی امتوں سے زیادہ غلام اور یتیم ہوں گے؟ (بہت ممکن ہے کہ بعض لوگ ان کے ساتھ بدخلقی کریں) فرمایا: جی ہاں لیکن ان کا ایسے ہی خیال رکھو جیسے اپنی اولاد کا خیال رکھتے ہو اور انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو۔ صحابہ نے عرض کیا ہمیں دنیا میں کون سی چیز فائدہ پہنچانے والی ہے؟ فرمایا: گھوڑا جسے تم باندھ رکھو اس پر سوار ہو کر راہِ خدا میں لڑو تمہارا غلام تمہارے لئے کافی ہے اور جب وہ نماز پڑھے (مسلمان ہو جائے) تو وہ تمہارا بھائی ہے۔

۱۱ : باب افشاء السلام

باب : سلام کو رواج دینا (پھیلانا)

۳۶۹۲: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا ابو معاوية وابن نمير عن الاعمش عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لا تدخلوا الجنة حتى تؤمنوا : و لا تؤمنوا حتى تحابوا اولا ادلكم على شيء اذا فعلتموه تحاببتم افشوا السلام بينكم.

۳۶۹۲ : حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم جنت میں داخل نہ ہو گے یہاں تک کہ ایمان لے آؤ اور تم صاحب ایمان نہ ہو گے کہ آپس میں محبت کرو اور کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں کہ جب تم وہ کرو گے تم باہم محبت کرنے لگو گے اپنے درمیان سلام کو رواج دو۔

۳۶۹۳: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا اسماعيل بن عياش عن محمد بن زياد عن ابي امامة قال امرنا نبينا ﷺ ان نفشي السلام.

۳۶۹۳ : حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سلام کو عام کرنے کا امر فرمایا۔

۳۶۹۴: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا محمد بن فضيل عن عطاء ابن السائب عن ابيه عن عبد الله ابن عمرو قال قال رسول الله ﷺ اعبدوا الرحمن وافشوا السلام.

۳۶۹۴ : حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحمٰن کی پرستش (عبادت) کرو اور سلام کو رواج دو۔

۱۲ : بَابُ رَدِّ السَّلامِ

باب : سلام کا جواب دینا

۳۶۹۵ : حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا عبد اللّٰہ بن نُمیر ثنا عُبید اللّٰہ ابن عمر ثنا سعید بن ابی سعید المقبُریُّ عن ابی ھُرَیرة اَنَّ رجُلًا دخل المسجد ورسُولُ اللّٰہ ﷺ جالسٌ فی ناحیة المسجد فصلّی ثُمّ جاء فسلّم فقالَ وَعَلَیکَ السَّلامُ.

۳۶۹۵ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد مسجد میں آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک کونہ میں تشریف فرما تھے انہوں نے نماز ادا کی پھر حاضر خدمت ہوئے سلام عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: وعلیک السلام۔

۳۶۹۶ : حدثنا ابُو بکر بن ابی شیبة ثنا عبد الرَّحیم بن سلیمان عن زکریّا عن الشّعبیّ عن ابی سلمة ان عائشة حدثته ان رسُول اللّٰہ ﷺ قال لھا : انّ جبرائیل یقرأ علیک السلام قالت و علیه السَّلامُ و رحمةُ اللّٰہ.

۳۶۹۶ : ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تمہیں سلام کر رہے ہیں انہوں نے جواب میں کہا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

۱۳ : بَابُ رَدِّ السَّلامِ علی اَهلِ الذِّمَّة

باب : ذمی کافروں کو سلام کا جواب کیسے دیں؟

۳۶۹۷ : حدثنا ابُو بکر ثنا عَبدةُ بن سُلیمان و مُحمّدُ بن بشر عن سعید عن قتادة عن انس بن مالکٍ قال قال رسُولُ اللّٰہ ﷺ اذا سلّم علیکم احدٌ من اھل الکتاب فقُولُوا و علیکم.

۳۶۹۷ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اہل کتاب میں سے کوئی تمہیں سلام کرے تو جواب میں (صرف اتنا) کہا کرو وعلیکم۔

۳۶۹۸ : حدثنا ابُو بکرٍ ثنا ابُو مُعاویة عن الاعمش عن مُسلم عن مسرُوقٍ عن عائشة انّهٗ اتی النّبیّ ﷺ ناسٌ من الیھُود فقالُوا السّامُ علیک یا ابا القاسم فقالَ : "و علیکُم".

۳۶۹۸ : ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ یہودی آئے اور کہا: السام علیکم اے ابوالقاسم! آپ نے فرمایا: وعلیکم۔

۳۶۹۹ : حدثنا ابُو بکرٍ ثنا ابنُ نُمیرٍ عن مُحمّدِ بن اسحق عن یزید ابن ابی حبیب عن مرثد بن عبد اللّٰہ الیزنیّ عن ابی عبد الرّحمن الجُھنیّ قال قال رسُولُ اللّٰہ ﷺ انّی راکبٌ غدًا الی الیھُود فلا تبدءُوھُم بالسلام : فاذا سلّمُوا علیکم فقُولُوا وعلیکم.

۳۶۹۹ : حضرت ابو عبد الرحمٰن جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل میں سوار ہو کر یہودیوں کے پاس جاؤں گا تو تم انہیں پہلے سلام نہ کرنا اور جب وہ سلام کریں تو تم صرف وعلیکم کہنا۔

خلاصۃ الباب ☆ السام کا معنی ہے موت۔ السام علیکم تم پر موت آئے یہ انہوں نے شرارت سے کہا آپ نے بھی جواب میں صرف وعلیکم ہی کہا کہ تمہیں ہی آئے (موت) کا فرو۔

۱۴ : بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ

۳۷۰۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ نَحْنُ صِبْيَانٌ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا.

۳۷۰۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ سَمِعَهُ مِنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَتْهُ اَسْمَآءُ بِنْتُ يَزِيْدَ قَالَتْ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا.

باب : بچوں اور عورتوں کو سلام کرنا

۳۷۰۰ : حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے ہم بچے (جمع) تھے آپ نے ہمیں سلام کیا۔

۳۷۰۱ : حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں ہم عورتوں کے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سلام کیا۔

۱۵ : بَابُ الْمُصَافَحَةِ

۳۷۰۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّدُوْسِيِّ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَنْحَنِيْ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ. قَالَ لَا قُلْنَا : اَيُعَانِقُ بَعْضُنَا بَعْضًا قَالَ لَا وَ لٰكِنْ تَصَافَحُوْا."

۳۷۰۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ وَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْاَجْلَحِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَتَفَرَّقَا.

باب : مصافحہ

۳۷۰۲ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا ہم ایک دوسرے کے لئے جھکا کریں؟ آپ نے فرمایا نہیں ہم نے عرض کیا پھر ایک دوسرے سے معانقہ کیا کریں؟ فرمایا نہیں البتہ مصافحہ کر لیا کرو۔

۳۷۰۳ : حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جو دو مسلمان بھی ایک دوسرے سے ملیں اور مصافحہ کریں جدا ہونے سے قبل ہی ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۱۶ : بَابُ الرَّجُلِ يُقَبِّلُ يَدَ الرَّجُلِ

۳۷۰۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

باب : ایک مرد دوسرے مرد کا ہاتھ چومے

۳۷۰۴ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان

فُضیلم ثنا یزیدُ بنُ ابی زیادٍ عنْ عبد الرّحمن ابنِ ابی لیلی عنِ ابنِ عُمر قال قبّلْنا ید النّبیّ ﷺ.

فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک چوما۔

۳۷۰۵: حدّثنا ابُوْ بکرٍ ثنا عَبْدُ اللّٰہِ بنُ ادریس و غُنْدرٌ وابو اسامۃ عنْ شعْبۃ عنْ عمرو بن مُرّۃ عنْ عبد اللّٰہ ابْن سلمۃ عنْ صفوان بن عسّالٍ انّ قوْمًا من الیهوْد قبّلُوْا ید النّبیّ ﷺ و رجْلیْہِ.

۳۷۰۵: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہودیوں کی ایک جماعت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ چومے۔

۱۷: بَابُ الْاِسْتِئْذَانِ

باب: (داخل ہونے سے قبل) اجازت لینا

۳۷۰۶: حدّثنا ابُو بکْرٍ ثنا یَزِیْدُ ابْنُ هارُوْن انْبانا داوُدَ بْنُ ابی هِنْدٍ عنْ ابی نضْرۃَ عنْ ابی سعید الْخُدْریّ انّ ابا مُوْسی اسْتاْذن علی عُمر ثلاثًا فلمْ یُؤْذنْ لهٗ : فانْصرف فارْسل الیْہِ عُمرُ : ما ردّک؟

قال استاذنتُ الْاِسْتِئْذانَ الّذیْ امرنا بہٖ رسُوْلُ اللّٰہ صلّی اللّٰہُ علیْہِ وسلّم ثلاثًا فانْ اُذن لنا دخلْنا وانْ لمْ یُؤْذنْ لنا رجعْنا قالَ فقالَ : لتاتِیَنّی علی هذا ببیّنۃٍ اوْ لافعلنّ فاتی مجْلس قوْمِہٖ فناشدهُمْ فشهدُوْا لهٗ فخلّی سبیْلهٗ.

۳۷۰۶: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرؓ سے تین بار اجازت طلب کی حضرت عمرؓ نے اجازت نہ دی (جواب ہی نہ دیا) تو حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ واپس ہو لئے حضرت عمرؓ نے ان کے پاس کسی کو بھیجا (اور پوچھا کہ) آپ کیوں واپس ہوئے فرمانے لگے میں نے تین بار اجازت طلب کی جس کا رسول اللہؐ نے ہمیں امر فرمایا کہ اگر اجازت مل جائے تو داخل ہو جائیں اور اگر اجازت نہ ملے تو واپس ہو جائیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تم اس حدیث کا میرے پاس ضرور ثبوت لاؤ ورنہ میں یہ کروں گا (حضرت عمرؓ نے محض تاکید و احتیاط کے لئے ایسا فرمایا ورنہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ خود ثقہ تھے) چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ اپنی قوم کی مجلس میں آئے اور انہیں قسم دی (کہ جس نے یہ حدیث سنی ہو وہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں گواہی دے) کچھ لوگوں نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے ساتھ گواہی دی (کہ ہم نے بھی یہ حدیث سنی ہے) تب حضرت عمرؓ نے ان کو چھوڑا۔

۳۷۰۷: حدّثنا ابُوْ بکْرِ بْنُ ابی شیْبۃ ثنا عبْدُ الرّحِیْم بْنُ سُلیْمان عنْ واصِلِ بْنِ السّائِبِ عنْ ابی سوْرۃَ عنْ ابی ایُّوْب الْانْصاریّ قال قُلْنا یا رسُوْل اللّٰہ: هذا السّلامُ فما الْاسْتئْذانُ.

۳۷۰۷: حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) سلام تو ہمیں معلوم ہو گیا۔ اجازت کیسے طلب کی جائے؟ آپؐ نے فرمایا: مرد

قَالَ يتكلم الرجل تسبيحة و تكبيرة و تحميدة و يتنحنح و يؤذن اهل البيت.

سبحان اللہ اور اللہ اکبر الحمد للہ کہے اور کھنکھارے اور اہل خانہ کو اپنی آمد سے باخبر کردے۔

۳۷۰۸: حَدَّثَنا ابُوْ بَكرِ بْنُ ابِيْ شَيْبَةَ ثنا ابُوْ بَكرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُغِيْرةَ عَنِ الْحارِثِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ علِيٍّ قالَ كانَ لِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مُدْخلانِ مُدْخَلٌ باللَّيْلِ ومُدْخَلٌ بالنَّهارِ فَكُنْتُ اِذا اتَيْتُهُ و هُوَ يُصَلِّيْ يتنحنح لِيْ.

۳۷۰۸: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (گھر) حاضری کے لئے میرے لئے دو وقت مقرر تھے ایک رات میں ایک دن میں جب میں آتا اور آپ نماز میں مشغول ہوتے تو (میرے اجازت طلب کرنے پر) آپ کھنکھار دیتے۔

۳۷۰۹: حَدَّثَنا ابُوْبَكْرِ بْنُ ابِيْ شَيْبَةَ ثنا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قالَ اسْتَاذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقالَ مَنْ هٰذا فَقُلْتُ اَنا فَقالَ النَّبِيُّ ﷺ انا انا."

۳۷۰۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو فرمایا کون ہے؟ میں نے عرض کیا ''میں''۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں میں'' (کیا ہے نام لو)۔

۱۸ : بَابُ الرَّجُلِ يُقَالُ لَهُ كَيْفَ اَصْبَحْتَ

باب : مرد سے کہنا کہ صبح کیسی کی؟

۳۷۱۰: حَدَّثَنا ابُوْ بَكْرٍ ثنا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُس عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ جَابِرٍ قالَ قُلْتُ كَيْفَ اَصْبَحْتَ.

يا رَسُوْلَ اللهِ ! قالَ بِخَيْرٍ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يُصْبِحْ صائمًا ولَمْ يَعُدْ سَقِيْمًا.

۳۷۱۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! صبح کیسی کی؟ فرمایا: خیریت ہے۔ اس مرد سے بہتر ہوں جس نے روزہ کی حالت میں صبح نہیں کی اور نہ ہی بیمار کی عیادت کی۔

۳۷۱۱: حَدَّثَنا ابُوْ اسْحٰقَ الْهَرَوِيُّ اِبْرٰهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ ابِيْ حَاتِمٍ ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ اِسْحٰقَ بْنِ سَعْدِ ابْنِ ابِيْ وَقَّاصٍ حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ ابُوْ اُمِّيْ مَالِكُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ اَبِيْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: وَ دَخَلَ عَلَيْهِمْ : فَقَالَ "السَّلَامُ عَلَيْكُم"

۳۷۱۱: حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا: السلام علیکم۔

قَالُوْا: وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ.

انہوں نے جواب دیا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

قَالَ : " كَيْفَ اَصْبَحْتُمْ ؟ قَالُوْا بِخَيْرٍ : نَحْمَدُ اللّٰهَ : فَكَيْفَ اَصْبَحْتَ .

فرمایا کس حال میں صبح کی؟ عرض کیا: خیریت سے ہم اللہ کی تعریف کرتے ہیں اے اللہ کے رسول۔

بـابينـا و امّنا يا رسُوْل اللّه قال اصبحتُ بخيرٍ الحمدُ اللّه.

ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں' آپ نے کیسے صبح کی؟ فرمایا: الحمدللہ میں نے بھی خیریت سے صبح کی۔

۱۹ : بَابُ اِذَا اَتَاكُمْ كَرِيْمُ قَوْمٍ فَاَكْرِمُوْهُ

باب : جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے تو اس کا اکرام کرو

۳۷۱۲: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الصّبَاحِ اَنْبَانا سعيدُ بْنُ مَسْلمة عن ابـن عـجْلان عـنْ نَافِعٍ عن ابْنِ عُمر قال قال رَسُوْلُ اللّه ﷺ اذا اتاكُم كرِيْمُ قوْمٍ فاكْرِمُوْهُ.

۳۷۱۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے تو اس کا اعزاز کرو۔

۲۰ : بابُ تَشْمِيْتِ العَاطِسِ

باب : چھینکنے والے کو جواب دینا

۳۷۱۳: حـدّثنا ابُوْ بكْرِ بْنُ ابِىْ شَيْبَةَ ثنا يزِيْدُ بْنُ هٰرُوْن عنْ سُلـيْـمـان التّيـمـيّ عـنْ انسِ بْنِ مالكٍ قال عطس رجُلان عند النّبيّ صلّى اللّهُ عليْه وسَلّم فشمّت احدهُما (او سـمّـت) و لـمْ يُشـمّـت الْأخر فقيل: يا رسُوْل اللّه! عـطـس عـنـدك رجُلان فشمّت احدهُما و لمْ يُشمّت الاخر؟

فـقـال انّ هـذا حـمـد الـلّه و انّ هذا لم يحْمد اللّه.

۳۷۱۳: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے پاس دو مردوں کو چھینک آئی آپ نے ایک کو جواب دیا (یرحمک اللہ کہا) اور دوسرے کو جواب نہ دیا عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپؐ کے پاس ان دو مردوں کو چھینک آئی آپؐ نے ان میں سے ایک کو جواب دیا اور دوسرے کو جواب نہ دیا (اس کی کیا وجہ ہے؟) فرمایا: اس نے اللہ کی حمد کی (الحمدللہ کہا) اور دوسرے نے اللہ کی حمد نہیں کی۔

۳۷۱۴: حـدّثنا عليُّ بْنُ مُحمّدٍ ثنا وكِيْعٌ عن عكْرِمة بْن عـمّـارٍ عنْ اِيَاسِ بْن سلَمة بْن الْاكْوعِ عن ابِيْه قال قال رسُوْلُ اللّه ﷺ يُشـمّـتُ الْـعـاطـسُ ثلاثًا فما زاد فهُو مزْكُوْمٌ.

۳۷۱۴: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھینکنے والے کو تین بار جواب دیا جائے اور اس کے بعد بھی چھینک آئے تو اسے زکام ہے۔

۳۷۱۵: حـدّثـنا ابُوْ بكْرِ بْنُ ابِىْ شيْبَة ثنا عليُّ بْنُ مُسْهِرٍ عـن ابـن ابِىْ ليْـلـى عنْ عيْسى عنْ عبْدِ الرّحْمن بْن ابِىْ ليْـلى عن عليّ رضـى اللّهُ تـعـالى عنْهُ قـال قـال عطـس احـدُكـمْ فـلْـيـقُـلِ الْـحـمْـدُ لـلّـه ولْيرُدّ عليْـه منْ حوْلهُ يرْحمُك الـلّـهُ ولْـيرُدّ عـليْهِـمْ يهْدِيْكُمُ اللّهُ و يُصْلِحُ

۳۷۱۵: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے الحمد للہ کہنا چاہئے اور پاس والوں کو جواب میں یرحمک اللہ کہنا چاہئے پھر چھینکنے والے کو چاہئے کہ وہ ان کو جواب میں کہے: يهْدِيْكُمُ اللّهُ و يُصْلِحُ بالكُمْ (کہ اللہ تمہیں

بالکم.

راہ راست پر رکھے اور تمہارے مال کو درست فرمائے)۔

۲۱: بَابُ اِكْرَامِ الرَّجُلِ جَلِيسَهُ

باب : مرد اپنے ہمنشین کا اعزاز کرے

۳۷۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اَبِي يَحْيٰى الطَّوِيلِ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ عَنْ زَيْدِ الْعَمِّيِّ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ فَكَلَّمَهُ لَمْ يَصْرِفْ وَجْهَهُ عَنْهُ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِي يَنْصَرِفُ وَ اِذَا صَافَحَهُ لَمْ يَنْزِعْ يَدَهُ (مِنْ يَدِهٖ) حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِي يَنْزِعُهَا وَ لَمْ يُرَ مُتَقَدِّمًا بِرُكْبَتَيْهِ جَلِيسًا لَهُ، قَطُّ!

۳۷۱۶: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ جب کسی مرد سے ملتے اور گفتگو فرماتے تو اپنا چہرۂ انور اس کی طرف سے نہ پھیرتے (اس کی طرف متوجہ رہتے) یہاں تک کہ وہ واپس ہو جائے (اور اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لے) اور جب آپ کسی مرد سے مصافحہ کرتے تو اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے الگ نہ کرتے یہاں تک کہ وہ اپنا ہاتھ الگ کرے اور کبھی نہ دیکھا گیا کہ آپ نے کسی ہمنشین کے سامنے پاؤں پھیلائے ہوں۔

۲۲: بَابُ مَنْ قَامَ عَنْ مَجْلِسٍ فَرَجَعَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ

باب : جو کسی نشست سے اٹھے پھر واپس آئے تو وہ اس نشست کا زیادہ حقدار ہے

۳۷۱۷: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ عَنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ.

۳۷۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی نشست سے اٹھے پھر واپس آئے تو وہی اس نشست کا زیادہ حقدار ہے۔

۲۳: بَابُ الْمَعَاذِيرِ

باب : عذر کرنا

۳۷۱۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ مِينَاءَ عَنْ جَوْذَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰى اَخِيهِ بِمَعْذِرَةٍ فَلَمْ يَقْبَلْهَا كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ.

۳۷۱۸: حضرت جوذان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے بھائی سے معذرت کرے اور وہ معذرت قبول (کر کے معاف) نہ کرے تو اس کو محصول لینے والے کی خطا کے برابر گناہ ہوگا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ (هُوَ ابْنُ مِينَاءَ) عَنْ جَوْذَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

۲۴: بَابُ الْمِزَاحِ

باب : مزاح کرنا

٣٧١٩: حدّثنا ابُوْ بكرٍ ثنا وكيعٌ عَنْ زمْعة بْنِ صالحٍ عن الزّهرىّ عن وهب بْنِ عبد زمْعة عن امّ سلمة ح و حدّثنا علىّ بْنُ محمّدٍ ثنا وكيعٌ ثنا زمْعةُ بْنُ صالحٍ عن الزّهرىّ عن عبد اللّه بْنِ وهبِ بْنِ زمْعة عن امّ سلمة قالت خرج ابُوْ بكرٍ فى تجارةٍ الى بُصْرى قبل موْت النّبىّ ﷺ بعامٍ و معهُ نُعيْمانُ و سُويْبطُ بْنُ حرْملة و كانا شهدا بدْرًا و كان نُعيْمانُ على الزّاد و كان سُويْبطُ رجُلًا مزّاحًا فقال لِنُعيْمان اطْعمْنِىْ قال حتّى يجىْء ابُوْ بكرٍ قال فلاُغِيْظنّك : قلا فمرُّوْا بِقوْمٍ فقال لهُمْ سُويْبطُ تشْترُوْن منّى عبْدً لىْ؟

قالُوْا نعمْ قال انّهُ عبْدٌ لهُ كلامٌ و هُو قائلٌ لكُمْ انّى حُرٌّ فانْ كُنْتُمْ اذا قال لكُمْ هذهِ الْمقالة تركْتُمُوْهُ فلا تُفْسدُوْا علىّ عبْدِىْ قالُوْا : لا بلْ نشْترِيْهِ منْك فاشْترُوْهُ منْهُ بعشْرِ قلائص ثُمّ اتوْهُ فوضعُوْا فىْ عُنُقِهِ عمامةً اوْ حبْلًا فقال نُعيْمانُ انّ هذا يسْتهْزِئُ بِكُمْ و انّىْ حُرٌّ لسْتُ بِعبْدٍ فقالُوْا قدْ اخْبرنا فانْطلقُوْا بِهِ فجاء ابُوْ بكْرٍ فاخْبرُوْهُ بِذالِك قال فاتّبع الْقوْم و ردّ عليْهِمُ الْقلائص : و اخذ نُعيْمان : قال فلمّا قدِمُوْا على النّبىّ ﷺ و اخْبرُوْهُ قال فضحِك النّبىُّ ﷺ و اصْحابُهُ منْهُ حوْلًا.

٣٧١٩: ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ کے انتقال سے ایک سال قبل بغرضِ تجارت بصریٰ گئے آپ کے ساتھ حضرت نُعیمان اور سویبط بن حرملہ بھی تھے یہ دونوں حضرات بدر میں شریک ہوئے تھے نعیمان کے ذمہ زاد (توشہ) تھا اور سویبط کی طبیعت میں مزاح بہت تھا انہوں نے نعیمان سے کہا کہ مجھے کھانا کھلاؤ کہنے لگے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آنے دو سویبط نے کہا کہ اچھا (مجھے کھانا نہیں دیا) تو میں تمہیں پریشان کروں گا (رستہ میں) ایک جماعت سے گزر ہوا تو سویبط نے (الگ ہوکر) ان سے کہا تم مجھ سے میرا ایک غلام خریدتے ہو؟ کہنے لگے ضرور کہا وہ ذرا باتونی ہے وہ تمہیں کہتا رہے گا کہ میں آزاد ہوں اگر تم اس کی باتوں میں آکر اسے چھوڑ دو گے تو میرے غلام کو خراب مت کرو کہنے لگے نہیں ہم آپ سے خریدتے ہیں۔ الغرض انہوں نے دس اونٹوں کے عوض غلام سویبط سے خرید لیا پھر نعیمان کے پاس آئے اور گردن میں عمامہ یا رسی باندھنے لگے نعیمان نے کہا کہ یہ تمہارے ساتھ مذاق کر رہے ہیں میں آزاد ہوں غلام نہیں ہوں کہنے لگے اس نے ہمیں یہ بات بتادی تھی وہ لوگ نعیمان کو لے کر چلے گئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو لوگوں نے انہیں سب ماجرا بیان کیا آپ اس جماعت کے پیچھے گئے اور ان کو اونٹ واپس کر کے نعیمان کو لائے۔ جب واپس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو یہ واقعہ سنایا تو آپ ہنس دیئے اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی سال بھر تک اس واقعہ پر ہنستے رہے۔

٣٧٢٠: حدّثنا علىُّ بْنُ محمّدٍ ثنا وكيعٌ عنْ شُعْبة عنْ

٣٧٢٠: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

اَبِیْ التَّیَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُخَالِطُنَا حَتّٰی یَقُوْلُ لِاَخٍ لِیْ صَغِیْرٍ یَا اَبَا عُمَیْرٍ ما فعل النُّغَیْرُ.

قال وَكِیْعٌ یَعْنِی طَیْرًا كَانَ یَلْعَبُ بِه.

کہ رسول اللہؐ ہمارے ساتھ گھل کر رہتے (اور مزاح بھی کرتے) کبھی میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے: اے ابوعمیر کیا ہوا نغیر؟ وکیع فرماتے ہیں کہ نغیر ایک پرندہ تھا جس سے ابوعمیر کھیلا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ قربان جائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ پر کہ محدثین کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک جملے سے سینکڑوں مسائل اخذ کئے ہیں۔ ابن القاصؒ نے تو اس ضمن میں ایک رسالہ بھی لکھا ہے جس میں واضح کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزاح کے طور پر فرمائے گئے اس جملہ سے سو سے زائد مسائل اخذ ہوتے ہیں۔ (۱) حدود کے اندر رہتے ہوئے مزاح کرنا جائز ہے۔ (۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹے بچے کو کنیت سے یا اباعمیر کہہ کر پکارا حالانکہ وہ کسی کا باپ نہیں تھا شاید نفیر کی مناسبت سے اباعمیر فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ چھوٹے بچے کی کنیت کو جھوٹ پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔ (۳) معلوم ہوا کہ بچوں کو پرندہ مہیا کر دینا جائز ہے۔ بشرطیکہ مناسب دیکھ بھال کی جائے۔ (۴) یہ بھی ثابت ہوا کہ حرم مکہ اور حرم مدینہ میں فرق ہے۔ (۵) بچے کے ساتھ لطافت آمیز بات کی اجازت ہے۔ (۶) بچے کی دلجوئی کے لئے کسی چیز کو جانتے ہوئے بھی اس کے متعلق پوچھنا روا ہے علیٰ ہذا القیاس اس طرح کئی مسائل اس حدیث سے اخذ کئے گئے ہیں۔

۲۵: بَابُ نَتْفِ الشَّیْبِ

باب: سفید بال اُکھیڑنا

۳۷۲۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَتْفِ الشَّیْبِ وَ قَالَ هُوَ نُوْرُ الْمُؤْمِنِ.

۳۷۲۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید بال اکھیڑنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: یہ مؤمن کا نور ہے۔

۲۶: بَابُ الْجُلُوْسِ بَیْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ

باب: کچھ سایہ اور کچھ دھوپ میں بیٹھنا

۳۷۲۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ اَبِی الْمُنِیْبِ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی اَنْ یُّقْعَدَ بَیْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ.

۳۷۲۲: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوپ اور سائے کے درمیان بیٹھنے سے منع فرمایا۔

۲۷: بَابُ النَّهْیِ عَنِ الْاِضْطِجَاعِ عَلَی الْوَجْهِ

باب: اوندھے منہ لیٹنے سے ممانعت

۳۷۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ یَحْیٰی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ قَیْسِ ابْنِ

۳۷۲۳: حضرت طخفہ غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے مجھے مسجد میں پیٹ کے بل سوتا ہوا پایا

طخفة الغفاری عن ابیه قلا اصابنی رسول الله ﷺ نائما فی المسجد علی بطنی فرکضنی برجله و قال ما لک و لهذا النوم هذه نومة یکرهها الله او یبغضها الله.

تو اپنے پاؤں سے مجھے ہلایا اور فرمایا تم اس طرح کیوں سوتے ہو یہ سونے کا وہ انداز ہے جو اللہ کو پسند نہیں یا فرمایا کہ جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔

۳۷۲۴: حدثنا یعقوب بن حمید ابن کاسب ثنا اسمعیل بن عبد الله ثنا محمد بن نعیم بن عبد الله المجمر عن ابیه عن ابن طخفة الغفاری عن ابی ذر قال مر بی النبی صلی الله علیه وسلم رضی و انا مضطجع علی بطنی فرکضنی برجله و قال " یا جنیدب انما هذه ضجعة اهل النار.

۳۷۲۴: ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ مجھ پر گزرے اور میں پیٹ کے بل پڑا ہوا تھا آپؐ نے لات سے مجھ کو مارا اور فرمایا: اے جندب (یہ نام ہے ابو ذر کا اور بعض نسخوں میں جنیدب ہے وہ تصغیر ہے) جندب کی شفقت اور مہربانی کیلئے یہ تو سونا دوزخ والوں کا ہے۔ اسکی سند میں یعقوب بن حمید مختلف فیہ ہے۔

۳۷۲۵: حدثنا یعقوب بن حمید بن کاسب ثنا سلمة بن رجاء عن الولید ابن جمیل الدمشقی انه سمع القاسم ابن عبد الرحمن یحدث عن ابی امامة قال مر النبی ﷺ علی رجل نائم فی المسجد منبطح علی وجهه فضربه برجله و قال قم واقعد فانها نومة جهنمیة."

۳۷۲۵: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر سے گزرے جو اوندھے منہ مسجد میں سو رہا تھا' آپؐ نے فرمایا اٹھ کر بیٹھ یہ دوزخیوں کا سونا ہے۔ (اس کی سند میں ولید بن جمیل اور سلمہ بن رجا اور یعقوب بن حمید سب مختلف فیہ ہیں)۔

۲۸: باب تعلم النجوم

باب: علم نجوم سیکھنا کیسا ہے

۳۷۲۶: حدثنا ابو بکر ثنا یحی ابن سعید عن عبید الله بن الاخنس عن الولید بن عبد الله عن یوسف بن ماهک عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبة من السحر زاد ما زاد.

۳۷۲۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علم نجوم میں سے کچھ حاصل کیا اس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا اب جتنا زیادہ حاصل کرے اتنا ہی گویا سحر زیادہ حاصل کیا۔

خلاصۃ الباب ☆ سحر کی حرمت قرآن وحدیث میں دونوں میں آئی ہے اور نجوم کو اس کے ساتھ مشابہت دی ہے لہٰذا علم نجوم بھی حرام ہے۔

۲۹: باب النهی عن سب الریح

باب: ہوا کو برا کہنے کی ممانعت

۳۷۲۷: حدثنا ابو بکر ثنا یحیی بن سعید عن الاوزاعی

۳۷۲۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عن الزهري ثنا ثابت الزرقي عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ لا تسبوا الريح فانها من روح الله تاتي بالرحمة و العذاب ولكن سلوا الله من خيرها و تعوذوا بالله من شرها.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مت برا کہو ہوا کو وہ اللہ کی رحمت سے ہے۔ وہ اللہ کی رحمت لے کر آتی ہے اور عذاب بھی لاتی ہے۔ البتہ اللہ جل جلالہٗ سے ہوا کی بھلائی مانگو اور اس کی برائی سے پناہ چاہو۔

۳۰: بَابُ مَا يَسْتَحِبُّ مِنَ الْاَسْمَاءِ

باب : کونسے نام اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں؟

۳۷۲۸: حدثنا ابو بكر ثنا خالد بن مخلد ثنا العمري عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال احب الاسماء الى الله عزوجل عبد الله و عبد الرحمن.

۳۷۲۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہتر اور زیادہ پسند ناموں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ نام ہیں: عبداللہ اور عبدالرحمٰن۔

۳۱: بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْاَسْمَاءِ

باب : ناپسندیدہ نام

۳۷۲۹: حدثنا نصر بن علي ثنا سفيان عن سفيان عن ابي الزبير عن جابر عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لئن عشت ان شاء الله لانهين ان يسمى رباح و نجيح و افلح و نافع و يسار.

۳۷۲۹: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو انشاء اللہ آئندہ رباح، نجیح، افلح، نافع اور یسار نام رکھنے سے ضرور منع کر دوں گا۔

۳۷۳۰: حدثنا ابو بكر ثنا المعتمر ابن سليمان عن الركين عن ابيه عن سمرة قال نهى رسول الله ﷺ ان نسمي رقيقنا اربعة اسماء افلح و نافع و رباح و يسار.

۳۷۳۰: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ ہم اپنے غلاموں کے نام ان چار میں کوئی رکھیں افلح، نافع، رباح اور یسار۔

۳۷۳۱: حدثنا ابو بكر ثنا هاشم بن القاسم ثنا ابو عقيل ثنا مجالد بن سعيد عن الشعبي عن مسروق قال لقيت عمر بن الخطاب فقال: من انت؟

فقلت: مسروق بن الاجدع فقال عمر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الاجداع شيطان.

۳۷۳۱: حضرت مسروقؒ فرماتے ہیں کہ میں سیدنا عمر بن خطابؓ سے ملا تو پوچھنے لگے: تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا: مسروق بن اجدع۔ اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ اَجدع ایک شیطان کا نام ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ روایات میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے نام رکھنے سے منع کیا وجہ منع یہ ہے کہ کسی نے پوچھ لیا تو آپ نے کہا نہیں تو اس سے بدفال نکلتی ہے یسار دولت مندی کو کہتے ہیں۔ افلح کے معنی کامیابی حاصل کرنے

والا۔ پوچھا فلح ہے تو جواب میں کہا جائے کہ نہیں تو اس سے بدفالی نکلتی ہے کہ یہاں دولت مندی اور کامیابی نہیں ہے۔
حدیث ۳۷۳۱: مسروقؒ نے جاہلیت اور اسلام دونوں کا زمانہ پایا عہد فاروقی میں مسروق نمایاں نظر آتے ہیں۔ فاروقی عہد میں ایک مرتبہ وہ یمن کے وفد میں مدینہ آئے حضرت عمرؓ نے ان سے نام ونشان پوچھا' انہوں نے بتایا مسروق بن اجدع۔ حضرت عمر نے فرمایا اجدع شیطان ہے۔ تم مسروق بن عبدالرحمٰن ہو اس وقت سے ان کے والد کا نام بدل گیا۔ ابن سود کی روایت میں ہے کہ ان کے والد ہی کے نام سے حضرت عمرؓ نے پوچھ کر اجدع کے بجائے عبدالرحمٰن نام تجویز کیا تھا۔ بہرحال روایتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عہد فاروقی میں باپ بیٹے دونوں مدینہ آئے تھے۔ مسروق یمن کے مشہور شہسواروں میں تھے۔ عہد فاروقی میں اپنے تین بھائی عبداللہ' ابوبکر اور نشتر کے ساتھ قادسیہ کے مشہور معرکہ میں شریک ہوئے تینوں بھائی شہید ہوگئے۔ مسروق کا لڑتے لڑتے ہاتھ شل ہوگیا اور سر میں گہرا زخم آیا جس کا نشان ہمیشہ باقی رہا اس نشان کو وہ بہت محبوب رکھتے تھے کہ شجاعت اور جانبازی کی سند تھا۔ حدیث وسنت میں مسروق کا علم خاصہ وسیع تھا۔ اس فن میں انہوں نے اکابر صحابہ سے فیض حاصل کیا تھا۔ جن میں سے خلفاء راشدین کے علاوہ حضرت عائشہ صدیقہ' ابن مسعود' زید بن ثابت' ابی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم اور بہت صحابہ ہیں مسروق کا خاص فن فقہ تھا اس میں وہ امامت واجتہاد کا درجہ رکھتے تھے۔ وہ عبداللہ بن مسعودؓ کے ان اصحاب میں تھے جن کا شغل یہی درس وافتاء تھا۔ افتاء میں قاضی شریح ان سے مشورہ لیا کرتے تھے۔

۳۲: بَابُ تَغْيِيرِ الْاَسْمَاءِ

باب : نام بدلنا

۳۷۳۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ مَيْمُوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا رَافِعٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِيْلَ لَهَا تُزَكِّیْ نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ.

۳۷۳۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت زینبؓ کا نام برّہ تھا (اس کا معنی ہے نیک اور صالحہ) تو ان سے کہا گیا کہ آپ خود ہی اپنی تعریف کرتی ہیں (کہ نام پوچھا جائے تو جواب میں کہتی ہیں: برّہ یعنی صالحہ) اسلئے رسول اللہؐ نے انکا نام زینبؓ رکھ دیا۔

۳۷۳۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰی ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ! عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ ابْنَةً لِعُمَرَ كَانَ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْلَةَ.

۳۷۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک صاجزادیؓ کا نام عاصیہ (نافرمان) تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام جمیلہ رکھ دیا۔

۳۷۳۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا يَحْیَ ابْنُ يَعْلٰی اَبُو الْمُحَيَّاةِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَخِیْ عَبْدِ اللّٰهِ

۳۷۳۴: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

ابن سَلام عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَام قَالَ : قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ لَیْسَ اسْمِیْ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ سَلامٍ فَسَمَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ سَلَامٍ.

حاضر ہوا۔ اُس وقت میرا نام عبداللہ بن سلام نہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبداللہ بن سلام رکھ دیا۔

۳۳: بَابُ الْجَمْعِ بَیْنَ اسْمِ النَّبِیِّ ﷺ وَ کُنْیَتِهٖ

باب : نبی کریم ﷺ کا اسمِ مبارک اور کنیت دونوں کا بیک وقت اختیار کرنا

۳۷۳۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ اَیُّوْب عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ تَسَمَّوْا بِاسْمِیْ وَ لا تَکَنَّوْا بِکُنْیَتِیْ.

۳۷۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا نام اختیار کر لو لیکن میری کنیت مت اختیار کرو۔

۳۷۳۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ ثنا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَسَمَّوْا بِاسْمِیْ وَ لا تَکَنَّوْا بِکُنْیَتِیْ.

۳۷۳۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا نام اختیار کر لو لیکن میری کنیت مت اختیار کرو۔

۳۷۳۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَقِیْعِ فَنَادٰی رَجُلٌ رَجُلًا یَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّیْ لَمْ اَعْنِکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَکَنَّوْا بِکُنْیَتِیْ.

۳۷۳۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع (مدینہ کے قبرستان) میں تھے کہ کسی شخص نے دوسرے کو آواز دے کر کہا: اے ابو القاسم! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کی طرف متوجہ ہوئے۔ اُس نے عرض کیا: میں نے آپ ﷺ کو نہیں پکارا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا نام اختیار کر سکتے ہو لیکن میری کنیت مت اختیار کرو۔

خلاصۃ الباب ☆ امام مالک کا قول ہے کہ حضور کا نام محمد یا احمد اور ابو القاسم کنیت دونوں جمع کرنا جائز نہیں صرف نام رکھنا یا صرف ابو القاسم کنیت رکھنا درست ہے۔ امام مالک سے دوسری روایت جمع کے جواز کی بھی ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ محمد یا احمد نام رکھنا تو جائز ہے لیکن کنیت ابو القاسم رکھنی جائز نہیں۔

۳۴: بَابُ الرَّجُلِ یُکْنٰی قَبْلَ اَنْ یُوْلَدَ لَهٗ

باب : اولاد ہونے سے قبل ہی مرد کا کنیت اختیار کرنا

۳۷۳۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ

۳۷۳۸: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت

بُكَيْرٍ ثنا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ صُهَيْبٍ اَنَّ عُمَرَ قَالَ لِصُهَيْبٍ مَا لَكَ تَكْتَنِيْ بِاَبِيْ يَحْيَى؟

وَ لَيْسَ لَكَ الْحَمْدُ: وَ لَكَ وَلَدٌ قَالَ كَنَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِاَبِيْ يَحْيَى.

صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی کنیت ابو یحییٰ کیسے ہے جبکہ آپ کی اولاد ہی نہیں؟

انہوں نے جواب دیا کہ میری کنیت ابو یحییٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی۔

۳۷۳۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ مَوْلًى لِلزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ كُلُّ اَزْوَاجِكَ كَنَّيْتَهُ غَيْرِيْ قَالَتْ قَالَ: فَاَنْتِ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ.

۳۷۳۹: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے علاوہ تم بیویوںؓ کی آپؐ نے کنیت رکھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ام عبداللہ ہو۔

۳۷۴۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَاْتِيْنَا فَيَقُوْلُ لِاَخٍ لِيْ وَ كَانَ صَغِيْرًا يَا اَبَا عُمَيْرٍ.

۳۷۴۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ میرا ایک چھوٹا بھائی تھا' اُسے فرماتے: اے ابو عمیر۔

۳۵: بَابُ الْاَلْقَابِ

باب: القابات کا بیان

۳۷۴۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ جُبَيْرَةَ ابْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ فِيْنَا نَزَلَتْ مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ.

قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرَّجُلُ مِنَّا لَهُ الْاِسْمَانِ وَالثَّلَاثَةُ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا دَعَاهُمْ بِبَعْضِ تِلْكَ الْاَسْمَاءِ فَيُقَالُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ يَغْضَبُ مِنْ هٰذَا فَنَزَلَتْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ.

۳۷۴۱: حضرت ابوجبیرہ بن ضحاکؓ فرماتے ہیں کہ ہم انصاریوں کے بارے میں یہ آیت: ﴿وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ﴾ ''مت پکارو برے لقبوں سے'' نازل ہوئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم میں سے کسی مرد کے دو نام تھے اور کسی کے تین۔ نبیؐ کبھی کسی ایک نام سے پکارتے تو آپؐ سے عرض کیا جاتا کہ اسے اس نام سے غصہ آتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ..﴾

۳۶: بَابُ الْمَدْحِ

باب: خوشامد کا بیان

۳۷۴۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ مَعْمَرٍ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ.

۳۷۴۲: حضرت مقدار بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خوشامدیوں کے چہروں پر مٹی ڈالنے کا حکم فرمایا۔

۳۷۴۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرٰهِیْمَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِیِّ عَنْ مُعَاوِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِیَّاكُمْ وَالتَّمَادُحَ فَاِنَّهُ الذَّبْحُ.

۳۷۴۳: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: ایک دوسرے کی خوشامد اور بے جا تعریف سے بہت بچو کیونکہ یہ تو ذبح کرنے کے مترادف ہے۔

۳۷۴۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا شَبَابَةُ شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا ثُمَّ قَالَ اِنْ كَانَ اَحَدُكُمْ مَادِحًا اَخَاهُ فَلْیَقُلْ اَحْسِبُهُ وَ لَا اُزَكِّیْ عَلَی اللّٰهِ اَحَدًا.

۳۷۴۴: حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے دوسرے کی تعریف کی۔ اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے' تو نے اپنے بھائی کی گردن ہی کاٹ ڈالی۔ کئی بار یہی دہرایا پھر فرمایا: اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی تعریف کرے تو یوں کہے کہ میرا اس کے متعلق یہ گمان ہے اور میں اللہ کے سامنے کسی کو پاک نہیں کہتا۔

خلاصۃ الباب ☆ منہ پر تعریف کرنے سے منع کیا تا کہ وہ عجب سے بچ جائے اور تکبر و عجب بہت سخت امراض قلبیہ میں سے ہیں۔

۳۷: بَابُ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

باب: جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ بمنزلہ امانت دار ہے

۳۷۴۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ بُكَیْرٍ عَنْ شَیْبَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ."

۳۷۴۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے مشورہ طلب کیا جائے (اسے امانت داری سے مشورہ دینا چاہیے کیونکہ) وہ امین ہے۔

۳۷۴۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شَرِیْكٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ.

۳۷۴۶: حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے مشورہ طلب کیا جائے (اسے امانت داری سے مشورہ دینا چاہیے کیونکہ) وہ امین ہے۔

۳۷۴۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا یَحْیَی بْنُ زَكَرِیَّا بْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ

۳۷۴۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

وعلی بن هاشم عن ابن ابی لیلی عن ابی الزبیر عن جابر قال رسول اللہ ﷺ اذا استشار احدکم اخاہ فلیشر علیہ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی سے اس کا بھائی مشورہ طلب کرے تو اُسے چاہیے کہ اپنے بھائی کو (اچھا) مشورہ دے۔

۳۸: بَابُ دُخُوْلِ الْحَمَّامِ

باب : حمام میں جانا

۳۷۴۸: حدّثنا ثنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حدّثنا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حدّثنا خالِيْ يعلى وَ جَعْفَرُ بْنُ عون جميعًا عن عبد الرحمن ابن زياد بن انعم الافريقي عن عبد الرحمٰن بن رافع عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله ﷺ تُفتح لكم ارض الاعاجم و ستجدون فيها بيوتا يقال لها الحمامات فلا يدخلها الرجال الا بازار و امنعوا النساء ان يدخلنها الا مريضة او نفساء.

۳۷۴۸: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عجم کے علاقوں پر تمہیں فتح حاصل ہوگی اور وہاں تمہیں کمرے ملیں گے۔ جنہیں حمام کہا جاتا ہے ان میں مرد بغیر ازار کے نہ جائیں اور عورتوں کو ان میں جانے سے منع کرنا۔ الّا یہ کہ بیمار ہو یا بحالتِ نفاس ہو (تو ستر چھپا کر جا سکتی ہے)۔

۳۷۴۹: حدّثنا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وكيع ح و حدّثنا ابو بكر ابن ابي شيبة ثنا عفّان قالا ثنا حمّاد بن سلمة انبانا عبد الله ابن شداد عن ابي عُذرة قال و كان قد ادرك النبيَّ ﷺ عن عائشة انّ النبيَّ ﷺ نهى الرّجال والنّساء من الحمّامات ثمّ رخّص للرّجال ان يدخلوها في المآزر و لم يرخّص للنّساء.

۳۷۴۹: امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں اور عورتوں کو حمام میں جانے سے منع فرمایا۔ پھر مردوں کو تو ازار پہن کر جانے کی اجازت مرحمت فرما دی اور عورتوں کو اجازت نہ دی۔

۳۷۵۰: حدّثنا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وكيع عن سفيان عن منصور عن سالم بن ابي الجعد عن ابي المليح الهذلي انّ نسوة من اهل حمص استأذنّ على عائشة فقالت لعلّكنّ من اللّواتي يدخلن الحمّامات سمعت رسول الله صلّى الله عليه وسلّم يقول ايّما امرأة وضعت ثيابها في غير بيت زوجها فقد هتكت سترما بينها و بين الله.

۳۷۵۰: حضرت ابو الملیح ہذلی فرماتے ہیں کہ حمص کی کچھ عورتوں نے امّ المؤمنین سیّدہ عائشہؓ سے ان کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی۔ آپؓ نے فرمایا: شاید تم ان عورتوں میں سے ہو جو حمام میں جاتی ہیں؟ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا: جو عورت خاوند کے گھر کے علاوہ اپنے کپڑے اتارے اس نے (عصمت وحیاء کا) پردہ پھاڑ دیا جو اللہ اور اسکے درمیان تھا۔

۳۹: بَابُ الْاِطِّلَاءِ بِالنُّوْرَةِ

باب : بال صفا پاؤڈر استعمال کرنا

۳۷۵۱: حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمنِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هَاشِمِ الرُّمَّانِيِّ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَطَّلٰى بَدَأَ بِعَوْرَتِهٖ فَطَلَاهَا بِالنُّوْرَةِ وَسَائِرَ جَسَدِهٖ اَهْلُهٗ.

۳۷۵۱: حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب (بال صفا پاؤڈر) لگاتے تو اپنے مقامِ ستر سے ابتداء کرتے اور باقی مقامات پر ازواج ؓ میں سے کوئی لگاتی ۔

۳۷۵۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِىْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ كَامِلٍ اَبِى الْعَلَاءِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَطَّلٰى وَ وَلِىَ عَانَتَهٗ بِيَدِهٖ.

۳۷۵۲: حضرت امّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بالصفا پاؤڈر لگایا اور زیرِ ناف خود اپنے ہاتھوں سے لگایا۔

۴۰: بَابُ الْقَصَصِ

باب : وعظ کہنا اور قصے بیان کرنا

۳۷۵۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْهِقْلُ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَقُصُّ عَلَى النَّاسِ اِلَّا اَمِيْرٌ اَوْ مَاْمُوْرٌ اَوْ مُرَاءٍ.

۳۷۵۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے سامنے وعظ نہیں کہتا مگر حاکم یا اس کی طرف سے وعظ پر مامور یا ریا کار۔

۳۷۵۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ يَكُنِ الْقَصَصُ فِىْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ لَا زَمَنِ اَبِىْ بَكْرٍ وَ لَا زَمَنِ عُمَرَ.

۳۷۵۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ قصہ خوانیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات شیخین (رضی اللہ عنہم) کے مبارک زمانوں میں نہ تھی۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ یہ بندہ وعظ نہ کہے وعظ کہنے کے لئے علم کی ضرورت ہے ایسا نہ ہو کہ بے علمی اور جہالت کی وجہ سے لوگوں نے عقیدہ میں خرابی پیدا ہو جائے ۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ جب کسی کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنتے تو شہادت طلب کرتے ۔ حضرت زید بن ثابتؓ کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ فتویٰ دیتے ہیں کہ القضاء فتانین سے صرف وضو ہی واجب ہوتا ہے غسل واجب نہیں ہوتا تو امیر المؤمنین نے ان سے فرمایا کہ تم اپنی جان کے دشمن ہو کیوں اپنی رائے سے فتویٰ دیتے ہو حاصل یہ ہے کہ حضرات صحابہ کرام کے دور میں بہت احتیاط تھی اس پرفتن دور میں ہر کوئی واعظ بن گیا ہے۔

۴۱: بَابُ الشِّعْرِ

باب : شعر کا بیان

۳۷۵۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

۳۷۵۵: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

انبانا ابن المبارک عن یونس عن الزھری ثنا ابو بکر بن عبد الرحمٰن بن الحارث عن مروان ابن الحکم عن عبد الرحمٰن بن الاسود ابن عبد یغوث عن ابی بن کعب ان رسول اللہ ﷺ قال ان من الشعر لحکمۃ.

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعض شعر پُرحکمت ہوتے ہیں۔ (یعنی ایسے شعر سننے یا کہنے میں کوئی قباحت نہیں)۔

۳۷۵۶: حدثنا ابو بکر ثنا ابو اسامۃ عن زائدۃ عن سماک عن عکرمۃ عن ابن عباس ان النبی ﷺ کان یقول ان من الشعر حکما.

۳۷۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ بعض شعر پُرحکمت ہوتے ہیں۔

۳۷۵۷: حدثنا محمد بن الصباح ثنا سفیان بن عیینۃ عن عبد الملک ابن عمیر عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اصدق کلمۃ قالھا الشاعر کلمۃ لبید.

الا کل شیء ما خلا اللہ باطل و کان امیۃ بن ابی الصلت ان یسلم.

۳۷۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ سچی بات جو کسی شاعر نے کہی ہو لبید کی یہ بات (شعر) ہے۔ "غور سے سنو! اللہ کے علاوہ ہر چیز فنا اور ختم ہو جانے والی ہے۔" اور قریب تھا کہ امیہ بن ابی الصلت اسلام قبول کر لیتا۔

۳۷۵۸: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا عیسی بن یونس عن عبد اللہ ابن عبد الرحمٰن بن یعلی عن عمرو ابن الشرید عن ابیہ قال انشدت رسول اللہ ﷺ مائۃ قافیۃ من شعر امیۃ بن ابی الصلت یقول بین کل قافیۃ ھیہ و قال "کان ان یسلم."

۳۷۵۸: حضرت شرید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امیہ بن ابی الصلت کے اشعار میں سے سو قافیے سنائے۔ آپ ﷺ ہر قافیہ کے بعد فرماتے اور سناؤ اور آپ ﷺ نے فرمایا: قریب تھا کہ یہ اسلام لے آتا۔

۴۲: باب ما کرہ من الشعر

باب: ناپسندیدہ اشعار

۳۷۵۹: حدثنا ابو بکر ثنا حفص و ابو معاویۃ و وکیع عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ لان یمتلیء جوف الرجل قیحا حتی یریہ خیر لہ من ان یمتلیء شعرا الا ان حفصا لم یقل یریہ.

۳۷۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد کا پیٹ پیپ سے بھر جائے کہ وہ بیمار ہو جائے یہ بہتر ہے اس سے کہ شعر سے پیٹ بھرے۔ حفص کی روایت میں "بیمار ہو جائے" کے الفاظ نہیں ہیں۔

۳۷۶۰: حدثنا محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید و محمد بن جعفر قال ثنا شعبۃ حدثنی قتادۃ عن یونس

۳۷۶۰: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

ابنِ جبیرٍ عن مُحمَّدِ بنِ سعْدِ بنِ ابیْ وَقَّاصٍ عَنْ سعْدِ بْنِ ابیْ وَقَّاصٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَاَنْ یَمْتَلِیءَ جَوْفُ احدِکُمْ قَیْحًا حتّٰی یرِیَهُ خَیْرٌ لَه مِنْ اَنْ یَمْتَلِیءَ شعْرًا.

فرمایا: تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہاں تک کہ وہ بیمار پڑ جائے' بہتر ہے اس سے کہ شعر سے بھرے۔

۳۷۶۱: حدَّثنا ابُوْ بکرِ بنُ ابیْ شیْبةَ ثنا عُبیْدُ اللّٰهِ عنْ شیْبانَ عنِ الْاَعْمَشِ عنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عنْ یُوْسُفَ ابنِ ماهکَ عَنْ عُبیْدِ بْنِ عُمیْرٍ عنْ عائشةَ رضِیَ اللّٰهُ تعالٰی عَنْهَا قَالتْ قالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلَّی اللّٰهُ علیْهِ وسلَّم اِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ فِرْیَةً لَرَجُلٌ هَاجی رَجُلًا فَهَجَا الْقَبْلَةَ بِاَسْرِهَا وَ رَجُلٌ انْتَفٰی مِنْ اَبِیْهِ وَ زَنّٰی اُمَّهٗ.

۳۷۶۱: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسولؐ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے بڑا جھوٹا وہ شخص ہے جو کسی ایک شخص کی ہجو کرتے کرتے پورے قبیلہ کی ہجو کر دے (کہ ایک شخص کے برے ہونے سے پوری قوم تو بری نہیں ہوگئی) اور وہ شخص ہے جو اپنے والد سے اپنی نسب کی نفی کرے (اور کسی دوسرے کی طرف نسبت کرے) اور اپنی والدہ کے حق میں زنا کا اعتراف کرے (کیونکہ جب اپنے آپ کو اپنی والدہ کے شوہر کے علاوہ کسی اور کا بیٹا قرار دیا تو گویا اپنی ماں پر زنا کی تہمت لگائی)۔

۴۳: بَابُ اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ

باب : چوسر کھیلنا

۳۷۶۲: حدَّثَنَا ابُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثنا عَبْدُ الرَّحِیْمِ بْنُ سُلَیْمَانَ وَ اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ.

۳۷۶۲: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چوسر کھیلے' اُس نے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی۔

۳۷۶۳: حدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ ثنا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَیْرٍ وَاَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَ شِیْرِ فَکَاَنَّمَا غَمَسَ یَدَهٗ فِیْ لَحْمِ خِنْزِیْرٍ وَ دَمِهٖ.

۳۷۶۳: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چوسر کھیلے گویا اُس نے اپنے ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈبوئے۔

خلاصۃ الباب ☆ بہت سخت وعید سنائی ہے چوسر کھیلنے والوں کو اکثر علماء کرام کے نزدیک چوسر' گنجفہ' شطرنج وغیرہ حرام ہیں یہ وہ کھیل ہیں جس کی وجہ سے نماز اور وقت ضائع ہو وہ مکروہ ہے اگر شرط لگا کر کھیلا تو جوا ہو گیا اور جوئے کی حرمت قرآن کریم میں وارد ہے۔ اسی طرح اس دور کا کھیل کرکٹ ہے جو قوم میں کینسر کی طرح سرایت کر گیا ہے اوقات نماز بھی ضائع ہوتے ہیں اور دوسرے دُنیا کے کام بھی اسی کی نذر ہو جاتے ہیں۔

۴۴: بَابُ اللَّعِبِ بِالْحَمامِ

باب : کبوتر بازی

۳۷۶۴: حدثنا عبدُ اللہِ بنُ عامرِ بن زُرارۃ ثنا شریکٌ عن محمّدِ بنِ عمرٍو عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن عن عائشۃ انّ النّبیّ ﷺ نظر الی انسان یتبعُ طائرا فقال ' شیطانٌ یتبعُ شیطانا. "

۳۷۶۴: ام المؤمنین سیّدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک شخص پرندہ کے پیچھے لگا ہوا ہے تو فرمایا: شیطان ہے جو شیطان کے پیچھے لگا ہوا ہے۔

۳۷۶۵: حدثنا ابو بکرٍ ثنا الاسودِ ابنُ عامرٍ عن حمّادِ بنِ سلمۃ عن محمّدِ ابنِ عمرٍو عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ انّ النّبیّ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم رای رجلا یتبعُ شیطانۃ.

۳۷۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک شخص کبوتری کے پیچھے لگا ہوا ہے تو فرمایا: شیطان ہے جو شیطانی کے پیچھے لگا ہوا ہے۔

۳۷۶۶: حدثنا ھشامُ بنُ عمّارٍ ثنا یحی بنُ سُلیمٍ الطّائفیُّ ثنا ابنُ جُریجٍ عن الحسنِ بن ابی الحسنِ عن عُثمان بن عفّان انّ رسُولَ اللہِ صلّی اللہُ علیہ وسلّم رای رجُلا وراءَ حمامۃٍ فقال شیطانٌ یتبعُ شیطانۃ.

۳۷۶۶: حضرت عثمان سے بعینہ روایت مذکور ہے۔

۳۷۶۷: حدثنا ابو نصرٍ محمّدُ بنُ خلفِ العسقلانیُّ ثنا روّادُ بنُ الجرّاحِ ثنا ابو ساعدیَ عن انسِ بن مالکٍ قال رای رسُولُ اللہِ ﷺ رجُلا یتبعُ حمامًا فقال شیطانٌ یتبعُ شیطانًا.

۳۷۶۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کبوتر کے پیچھے دیکھا تو فرمایا: شیطان ہے جو شیطان کے پیچھے لگا ہوا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ کبوتر بازی ایسی شے ہے کہ چھتوں پر چڑھ کر پرندہ کو اڑاتے ہیں لوگوں کے گھروں پر نظر پڑتی ہے اوراس پر مستزاد یہ کہ جوئے کے ساتھ اڑاتے ہیں۔ اسی لئے اس کو شیطان کہا ہے۔

۴۵: بَابُ کَرَاھِیَۃِ الْوَاحِدَۃِ

باب : تنہائی کی کراہت

۳۷۶۸: حدّثنا ابو بکرِ بنُ ابی شیبۃ ثنا وکیعٌ عن عاصمِ بنِ محمّدٍ عن ابیہِ عن ابنِ عُمر قال قال رسُولُ اللہِ ﷺ لو یعلمُ احدُکُم ما فی الوحدۃِ ما سار احدٌ بلیلٍ وحدہٗ.

۳۷۶۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں تنہائی کے نقصانات معلوم ہو جائیں تو کوئی رات میں تنہا نہ چلے۔

۴۶: بَابُ اِطْفَاءِ النَّارِ عِنْدَ الْمبِيْتِ

۳۷۶۹: حدثنا ابو بكرٍ ثنا سفيان ابن عيينة عن الزهري عن سالم عن ابيه ان النبي ﷺ قال لا تتركوا النار في بيوتكم حين تنامون.

۳۷۷۰: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا ابو سلمة ثنا ابو اسامة عن بريد ابن عبد الله عن ابي بردة عن ابي موسى قال احترق بيت بالمدينة على اهله فحدث النبي ﷺ بشانهم فقال انما هذه النار عدوٌ لكم فاذا نمتم فاطفئوها عنكم."

۳۷۷۱: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا عبد الله بن نمير عن عبد الملك عن ابي الزبير عن جابر قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم و نهانا فامرنا ان نطفئ سراجنا

باب: سوتے وقت آگ بجھا دینا

۳۷۶۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ (جلتی ہوئی) مت چھوڑا کرو۔

۳۷۷۰: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں ایک گھر والوں کا گھر جل گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ آگ تمہاری دشمن ہے۔ اس لیے سوتے وقت اسے بجھا دیا کرو۔

۳۷۷۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بہت سے اُمور کا حکم فرمایا اور بہت سے امور سے منع فرمایا۔ چنانچہ آپ نے ہمیں (سوتے وقت) چراغ گل کر دینے کا حکم فرمایا۔

۴۷: بَابُ النَّهْيِ عَنِ النُّزُوْلِ عَلَى الطَّرِيْقِ

۳۷۷۲: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا يزيد بن هارون انبانا هشام عن الحسن عن جابر قال قال رسول الله ﷺ لا تنزلوا على جواد الطريق ولا تقضوا عليها الحاجات."

باب: راستہ میں پڑاؤ ڈالنے کی ممانعت

۳۷۷۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: راستہ کے درمیان پڑاؤ مت ڈالا کر (بلکہ راستہ سے ہٹ کر پڑاؤ ڈالنا چاہیے) اور نہ ہی راستہ میں قضاء حاجت (بول و براز) کیا کرو۔

۴۸: بَابُ رُكُوْبِ ثَلاثَةٍ عَلَى دَابَّةٍ

۳۷۷۳: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا عبد الرحيم بن سليمان عن عاصم ثنا مورق العجلي حدثني عبد الله ابن جعفر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قدم من سفر تلقي بنا قال بي و بالحسن او بالحسين قال فحمل احدنا بين يديه والآخر خلفه حتى قدمنا المدينة.

باب: ایک جانور پر تین کی سواری

۳۷۷۳: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے تشریف لاتے تو ہم استقبال کرتے۔ ایک بار میں نے اور حضرت حسن اور حسین (رضی اللہ عنہم) نے استقبال کیا تو آپ ﷺ نے ہم میں سے ایک کو اپنے سامنے اور دوسرے کو اپنے پیچھے سوار کر لیا یہاں تک کہ ہم مدینہ پہنچے۔

۴۹: بَابُ تَتْرِيبِ الْكِتَابِ

۳۷۷۴: حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة ثنا يزيد بن هارون انبانا بقية انبانا ابو احمد الدمشقى عن ابى الزبير عن جابر ان رسول الله ﷺ قال: تربوا صحفكم انجح لها: ان التراب مبارك.

باب : لکھ کر مٹی سے خشک کرنا

۳۷۷۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے خطوط مٹی سے خشک کر لیا کرو یہ ان کے لیے زیادہ بہتر ہے کیونکہ مٹی بابرکت ہے۔

۵۰: بَابُ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ

۳۷۷۵: حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير ثنا ابو معاوية و وكيع عن الاعمش عن شقيق عن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ اذا كنتم ثلاثة فلا يتناجى اثنان دون صاحبهما فان ذالك يحزنه.

۳۷۷۶: حدثنا هشام بن عمار ثنا سفيان بن عيينة عن عبد الله ابن دينار عن ابن عمر قال نهى رسول الله ﷺ ان يتناجى اثنان دون الثالث.

باب : تین آدمی ہوں تو دو (آپس میں) سرگوشی نہ کریں

۳۷۷۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم تین ہو تو دو تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں۔ اس لیے کہ اس سے تیسرے کو رنج پہنچ سکتا ہے۔

۳۷۷۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسرے آدمی کو چھوڑ کر دو کو سرگوشی سے منع فرمایا۔

<u>خلاصۃ الباب</u> ☆ قرآن کریم میں بھی سرگوشی سے منع کیا گیا ہے فرمایا ہے کہ لوگ اکثر سرگوشیوں میں خیر اور بھلائی نہیں البتہ صدقہ کرنے اور بھلائی کا حکم دینے اور لوگوں میں صلح کرانے میں سرگوشی اچھی اور بھلائی والی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت شفیق مہربان ہیں اپنی امت پر کہ دو آدمیوں کی سرگوشی سے تیسرے کو رنج اور دکھ ہوگا اس لئے منع فرمایا۔

۵۱: بَابُ مَنْ كَانَ مَعَهُ سِهَامٌ فَلْيَاخُذْ بِنِصَالِهَا

۳۷۷۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُوْلُ مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَمْسِكْ بِنِصَالِهَا قَالَ نَعَمْ.

باب : جس کے پاس تیر ہو تو اُسے پیکان سے پکڑے

۳۷۷۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں تیر لیے گزرا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی نوک تھام لے (کہ کسی کو لگ نہ جائے)۔ اُس نے عرض کیا: جی! اچھا۔

۳۷۷۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ

۳۷۷۸: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَنْ جدہٖ ابی بُرْدَۃ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا مرَّ احدُکُمْ فیْ مسْجِدِنا اَوْ فِیْ سُوْقِنَا وَ مَعَہٗ نَبْلٌ فلْیُمْسِکْ علٰی نِصَالِھَا بکَفِّہٖ اَنْ تُصِیْبَ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ بِشَیْءٍ اَوْ فَلْیَقْبِضْ عَلٰی نِصَالِھَا.

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی تیر لے کر ہماری مسجد یا بازار سے گزرے تو اس کا پیکان تھام لے۔ مبادا کسی مسلمان کو لگ جائے یا فرمایا کہ اس کی نوک پکڑ لے۔

۵۲: بَابُ ثَوَابِ الْقُرْآنِ

باب : قرآن کا ثواب

۳۷۷۹: حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ ثنا سعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَۃَ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ زُرَارَۃَ بْنِ اَوْفٰی عَنْ سعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مع السَّفَرَۃِ الْکِرَامِ الْبَرَرَۃِ والَّذِیْ یَقْرَؤُہٗ یتتعْتعُ فِیْہِ و ھُوَ علیْہِ شاقٌّ لَہٗ اجْرانِ اثْنانِ

۳۷۷۹: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کا ماہر معزز اور نیک ایلچی فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور قرآن کو اٹک اٹک کر پڑھے اور اسے پڑھنے میں دشواری ہو تو اس کو دوہرا اَجر ملے گا۔

۳۷۸۰: حدَّثَنَا اَبُوْ بکْرٍ ثنا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُوْسٰی اَنْبَانَا شَیْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِیَّۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اِذَا دخَلَ الْجنَّۃَ اقْرَاْ واصْعدْ فیقْرَاُ و یصْعدُ بِکُلِّ آیۃٍ درجۃً حتّٰی یقْرَاَ آخِرَ شیْءٍ معہٗ.

۳۷۸۰: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (روزِ قیامت) صاحبِ قرآن کہا جائے گا کہ پڑھ اور چڑھ چنانچہ وہ پڑھتا جائے گا اور چڑھتا جائے گا۔ ہر آیت کے بدلہ ایک درجہ یہاں تک کہ آخری آیت جو اسے یاد ہے پڑھے۔

۳۷۸۱: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَکِیْعٌ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجِیْءُ الْقُرْآنُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ کَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ فَیَقُوْلُ اَنَا الَّذِیْ اَسْهَرْتُ لَیْلَکَ وَ اَظْمَاْتُ نَهَارَکَ.

۳۷۸۱: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزِ قیامت قرآن کریم تھکے ماندے شخص کی طرح آئے گا اور کہے گا: میں ہوں جس نے تجھے رات جگایا (قرآن پڑھنے یا سننے میں مصروف رہا) اور دن بھر پیاسا رہا۔

۳۷۸۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثنا وَکِیْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰی اَهْلِہٖ اَنْ یَجِدَ فِیْہِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ؟

۳۷۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی کو یہ پسند ہے کہ گھر جائے تو اسے اپنے گھر میں تین گابھن، موٹی، عمدہ اونٹنیاں ملیں؟ ہم نے عرض کیا: جی پسند ہے۔ فرمایا: تین آیات جو تم میں سے کوئی نماز میں

قُلْنا نعمْ قَالَ فثلاثُ آياتٍ يقرؤُهنّ احَدُكُمْ فِيْ صلا ته خيرٌ لهُ مِنْ ثلاثِ خلفاتٍ سِمانٍ عظامٍ.

پڑھے اس کے حق میں تین گابھن' موٹی' عمدہ اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔

۳۷۸۳: حدّثنا احمدُ بْنُ الْازْهرِ ثنا عبْدُ الرَّزّاقِ انْبأنا معْمرٌ عنْ ايُّوب عَنْ نافعٍ عنِ ابْنِ عُمر قال قَالَ رسُوْلُ اللّهِ صلَّى اللّهُ عَليْهِ وَسلَّم مثلُ الْقُرانِ مثلُ الْإِبلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ تعاهدها صاحِبُها بعُقُلِها امْسكَها عليْهِ وَ اِنْ اَطْلَقَ عُقُلَها ذَهَبَتْ.

۳۷۸۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کی مثال اُس اونٹ کی سی ہے جس کا گھٹنا بندھا ہوا ہو کہ اگر اس کا مالک اسے باندھے رکھے تو رُکا رہتا ہے اور اگر کھول دے تو چلا جاتا ہے۔

۳۷۸۴: حدّثنا ابُوْ مرْوانَ مُحمَّدُ بْنُ عُثمان الْعُثْمانِيُّ ثنا عبْدُ الْعزيْزِ ابْنُ ابِيْ حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عبْدِ الرَّحْمنِ عنْ ابيه عنْ ابِيْ هُريْرةَ قالَ سمعْتُ رسُوْلَ اللّهِ ﷺ يقُوْلُ قالَ اللّهُ عزَّوجلَّ قَسمْتُ الصَّلَاة بيْنِيْ و بيْنَ عبْدِيْ شطْريْنِ فنصْفُها لِيْ وَ نِصْفُها لِعَبْدِيْ و لعبْدِيْ ما سَالَ قَالَ فقال رسُوْلُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَليْهِ وَسلَّم اقْرءُ وا يقُوْلُ الْعبْدُ: ﴿الْحمْدُ لِلّهِ رَبِّ الْعلَمِيْنَ﴾ فيقُوْلُ اللّهُ عزَّوجلَّ حمدنِيْ عبْدِي و لِعَبْدِي ما سَالَ فيقُوْلُ: ﴿الرَّحْمنِ الرَّحِيْمِ﴾ فَيقُوْلُ: اَثْنى عَلَيَّ عَبْدِيْ و لعبْدِي مَا سَالَ يقُوْلُ: ﴿مالِكِ يومِ الدِّيْنِ﴾ فَيقُوْلُ اللّهُ مجّدنِي عبْدِ فهذا لِيْ وَ هذِهِ الْآيةُ بيْنِي وَ بيْنَ عبْدِيْ نصْفَيْنِ يقُوْلُ الْعبْدُ: ﴿اِيَّاكَ نعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نسْتعِيْنُ﴾ يعْني فهذِهِ بيْنِيْ و بيْنَ عبْدِيْ وَ لِعبْدِيْ ما سَالَ وَآخرُ السُّوْرةِ لِعَبْدِيْ يقُوْلُ الْعبْدُ: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتقِيْم صراطَ الَّذِيْنَ انْعمْتَ غيْرِ الْمغْضُوْبِ عليْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ فهذا لِعَبْدِيْ وَ لِعَبْدِيْ ما سَالَ.

۳۷۸۴: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم کر دی۔ لہٰذا آدھی میرے لیے ہے اور آدھی میرے بندے کیلئے ہے اور میرا بندہ جو مانگے اسے ملے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پڑھو! بندہ کہتا ہے: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ تو اللہ عزوجل فرماتے ہیں: میرے بندہ نے میری حمد بیان کی اور میرا بندہ جو مانگے اسے ملے گا (دُنیا میں ورنہ آخرت میں) پھر بندہ کہتا: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندہ نے میری ثناء بیان کی اور میرا بندہ جو مانگے اُسے ملے گا۔ بندہ کہتا ہے: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندہ نے میری بزرگی بیان کی۔ یہاں تک کا حصہ میرا تھا اور آئندہ آیت میرے اور بندہ کے درمیان مشترک ہے۔ بندہ کہتا ہے: ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ یہ آیت ہے جو میرے اور بندہ کے درمیان مشترک ہے اور میرا بندہ جو مانگے اُسے ملے گا اور سورہ کا آخری حصہ میرے بندے کیلئے ہے۔ بندہ کہتا ہے: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ یہ میرے بندے کیلئے ہے اور میرا بندے نے جو مانگا اُسے ملے گا۔

۳۷۸۵: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا غندر عن شعبۃ عن حبیب بن عبد الرحمٰن عن حفص ابن عاصم عن ابی سعید بن المعلّٰی قال قال لی رسول اللہ ﷺ الا اعلمک اعظم سورۃ فی القراٰن قبل ان اخرج من المسجد؟

قال فذھب النبی ﷺ لیخرج فاذکرتہ فقال: ﴿الحمد للہ رب العالمین﴾ و ھی السبع المثانی والقراٰن العظیم الذی اوتیتہ.

۳۷۸۵: حضرت ابو سعید بن معلّٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: میں مسجد سے باہر نکلنے سے قبل قرآن کریم کی عظیم ترین سورت نہ سکھاؤں؟ فرماتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکلنے لگے تو میں نے یاد دہانی کرادی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ﴾ یہی سبع مثانی اور قرآنِ عظیم ہے جو عطا ہوا۔

ف : اشارہ ہے اس ارشادِ باری عزاسمہ کی طرف: ﴿ولقد اتیناک سبعا من المثانی و القران العظیم﴾ (مترجم)

۳۷۸۶: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا ابو سلمۃ عن شعبۃ عن قتادۃ عن عباس الجشمی عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان سورۃ فی القراٰن ثلاثون اٰیۃ شفعت لصاحبھا حتٰی غفر لہ تبارک الذی بیدہ الملک.

۳۷۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم میں ایک سورۃ تیس آیتوں کی ہے۔ اس نے اپنے پڑھنے والے (اور سمجھ کر عمل کرنے والے) کی سفارش کی حتیٰ کہ اس کی بخشش کردی گئی۔ تبارک الذی.....

۳۷۸۷: حدثنا ابو بکر ثنا خالد ابن مخلد ثنا سلیمان بن بلال حدثنی سھیل عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ قل ھو اللہ احد تعدل ثلث القراٰن.

۳۷۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

۳۷۸۸: حدثنا الحسن بن علی الخلال ثنا یزید بن ھارون عن جریر بن حازم عن قتادۃ عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ ﷺ ﴿قل ھو اللہ احد﴾ تعدل ثلث القراٰن.

۳۷۸۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

۳۷۸۹: حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن سفیان عن ابی قیس الاودی عن عمرو بن میمون عن ابی مسعود الانصاری قال قال رسول اللہ ﷺ اللہ احد الواحد الصمد تعدل ثلث القراٰن.

۳۷۸۹: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ احد الواحد الصمد تہائی قرآن کے برابر ہے۔

ف : بعض نسخوں میں اس کی جگہ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ.....﴾ ہے۔ (مترجم)

خلاصۃ الباب ☆ سبحان اللہ! قرآن کریم کی تلاوت کا اتنا بڑا ثواب قیامت کے دن ملے گا آج کل قراءت کی تعلیم و معاذ اللہ فضول خیال کیا جاتا ہے جو مسلمانوں کے لئے بلکہ تمام انسانیت کے لئے بہت بڑی دولت سے کم نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگوں کو اللہ کے فضل و رحمت پر خوش ہونا چاہئے۔ یہ قرآن ساری دولتوں سے بڑھ کر دولت ہے۔
حدیث ۳۷۸۴: مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ فاتحہ کی سات آیات میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء ہے اور بندہ کی طرف سے باری تعالیٰ کی جناب میں درخواست ہے اسی واسطے اس سورۃ کا ایک نام تعلیم المسئلہ بھی ہے جس کے معنی ہیں'' سوال کی تعلیم'' چنانچہ سورۃ فاتحہ میں غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ ساری کی ساری ایک عاجزانہ درخواست ہے جو بندہ اپنے مولیٰ کے سامنے پیش کر رہا ہے یہاں اس کی حمد وثناء بجالاتا ہے اسی کے لائق ہر خوبی ہونے کا اعلان کرتا ہے۔ اس کے خالق و مالک اور ساری کائنات کا پروردگار رحمان و رحیم اور مالک روزِ جزا ہونے کا اقرار کرتا ہے اور پھر اپنی بندگی اور بے چارگی کا اعتراف کر کے اس سے سیدھی راہ پر قائم رہنے کی توفیق مانگتا ہے۔ یہ حدیث احناف کے مذہب کی تائید کرتی ہے کہ بسم اللہ فاتحہ کا جزو نہیں ہے۔ حدیث ۳۷۸۵: جمہور مفسرین کے نزدیک **ولقد اتینا سبعا من المثانی** سے مراد سورۃ فاتحہ ہے۔ سبع مثانی سے مراد فاتحہ ہے اس کو سبع مثانی اس لئے کہتے ہیں کہ ہر نماز میں مکرر (بار بار) پڑھی جاتی ہے اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ سورت دوبار اتری پہلے مکہ مکرمہ میں پھر مدینہ طیبہ میں عبداللہ بن مسعودؓ عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کی روایت میں یہ ہے کہ سبع مثانی سے وہ سبع طوال مراد ہیں یعنی سات لمبی سورتیں مراد ہیں سورۃ بقرہ سے سورۂ اعراف تک چھ سورتیں ہیں اور ساتویں سورت کے بارے میں دو قول ہیں بعض کہتے ہیں کہ سورۃ انفال اور سورۃ توبہ مل کر ایک سورت ہے اور اس وجہ سے درمیان میں بسم اللہ نہیں لکھی گئی اور یہ دونوں سورتوں کا مجموعہ طوال کی ساتویں سورت ہے اور بعض علماء کہتے ہیں کہ سبع طوال کی ساتویں سورت سورۂ یونس ہے اور ان سورتوں کو مثانی اس لئے کہتے ہیں کہ ان سورتوں میں فرائض و حدود اور احکام اور امثال عبرت کو مکرر بیان کیا گیا ہے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بڑا فضل کیا کہ یہ ساتوں مثانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی پیغمبر کو یہ سورتیں عطا نہیں ہوئیں۔ یہ خلاصہ اس کا جو تفسیر ابن کثیر ص ۵۵۷ ج ۲ میں بیان ہوا ہے۔

۵۳: بَابُ فَضْلِ الذِّکْرِ

باب: یادِ الٰہی کی فضیلت

۳۷۹۰: حَدَّثَنَا یَعْقُوبُ بْنُ حُمَیْدِ ابْنِ کَاسِبٍ ثَنَا الْمُغِیْرَۃُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ زِیَادِ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ مَوْلَی ابْنِ عَیَّاشٍ عَنْ اَبِیْ بَحْرِیَّۃَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَ اَرْضَاهَا عِنْدَ مَلِیْکِکُمْ وَ اَرْفَعِهَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ

۳۷۹۰: حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارا سب سے بہتر عمل نہ بتاؤں' جو تمہارے اعمال میں سب سے زیادہ تمہارے مالک کی رضا کا باعث ہو اور سب سے زیادہ تمہارے درجات بلند کرنے والا ہے اور تمہارے لیے سونا'

و خیرٍ لکم من اعطاء الذھب والورق و من ان تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقھم و یضربوا اعناقکم؟

قالوا و ما ذالک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذکر اللہ۔

و قال معاذ بن جبلٍ رضی اللہ تعالی عنہ ما عمل امرؤ بعملٍ انجی لہ من عذاب اللہ عزوجلّ" من ذکر اللہ۔"

چاندی خرچ (صدقہ) کرنے سے بھی بہتر ہے اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تم دشمن کا سامنا کرو تو اس کی گردنیں اُڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اُڑائیں (اور تمہیں شہید کریں)۔ صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایسا عمل کونسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اللہ کی یاد اور معاذ بن جبلؓ نے فرمایا کہ انسان کوئی ایسا عمل نہیں کرتا جو یادِ الٰہی سے بھی زیادہ عذاب الٰہی سے نجات کا باعث ہو۔

۳۷۹۱: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا یحی بن آدم عن عمار ابن زریق عن ابی اسحق عن الاغر ابی مسلم عن ابی ھریرۃ و ابی سعید یشھد ان بہ علی النبی ﷺ قال ما جلس قوم مجلسا یذکرون اللہ فیہ الا حفتھم الملائکۃ و تغشتھم الرحمۃ و تنزلت علیھم السکینۃ و ذکرھم اللہ فیمن عندہ۔

۳۷۹۱: حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو سعیدؓ دونوں گواہی دیتے ہیں کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: جو قوم بھی کسی مجلس میں یادِ الٰہی میں مشغول ہو۔ فرشتے اُسے گھیر لیتے ہیں' رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ (تسلی اور طمانیت قلب) اترتی ہے اور اللہ اپنے پاس والے (مقرب) فرشتوں میں اُن کا تذکرہ فرماتا ہے۔

۳۷۹۲: حدثنا ابو بکر ثنا محمد بن مصعب عن الاوزاعی عن اسماعیل بن عبید اللہ عن ام الدرداء عن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ قال ان اللہ عزوجل یقول انا مع عبدی اذا ھو ذکر و تحرکت بی شفتاہ۔"

۳۷۹۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندہ کے ساتھ ہی ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتے اور میرے (نام یا احکام) کیلئے اسکے ہونٹ حرکت کریں۔

۳۷۹۳: حدثنا ابو بکر ثنا زید بن الحباب اخبرنی معاویۃ بن صالح اخبرنی عمرو بن قیس الکندی عن عبد اللہ بن بسر ان اعرابیا قال لرسول اللہ ﷺ ان شرائع الاسلام قد کثرت علیّ فانبئنی منھا بشیء اتشبث بہ قال لا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ عزوجلّ۔

۳۷۹۳: حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: اسلام کے قاعدے (اعمالِ خیر) میرے لیے تو بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ آپؐ ان میں سے کوئی ایسی چیز مجھے بتا دیجئے کہ میں اس کا اہتمام والتزام کرلوں۔ فرمایا: تمہاری زبان مسلسل یادِ الٰہی سے تر رہے۔

خلاصۃ الباب ☆ یعنی دل وزبان سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا اصل ذکر تو اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری ہے اور منہیات سے اجتناب کرنا پھر زبان سے اللہ کا ذکر کرنا۔ صوفیہ فرماتے ہیں کہ ذکر قلبی سب سے ارفع واعلیٰ ہے۔ یہی ذکر قلبی دوسری تمام عبادتوں سے افضل ہے کیونکہ دوسری عبادتیں (صدقہ و جہاد وغیرہ) ہاتھ پاؤں سے ہوتی ہیں اور یہ ذکر دل سے

ہوتا ہے اور دل تمام اعضاء سے اشرف ہے یہی ذکر جہاد اکبر ہے۔لیکن ذکر کے باب میں یہ بات ملحوظ رہے کہ جہاں پر ذکر جہراً حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے وہاں جہری ہوگا جہاں سراً ہے وہاں سری ذکر ہوگا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذکر آہستہ اور عاجزی سے کرنے کا ارشاد فرمایا ہے سورۂ اعراف کی آیت ۲۰۵ میں غور کرنا چاہئے لیکن کچھ ناواقف لوگ زور زور سے سپیکر پر یہ ذکر کرتے ہیں یہ طریقہ سنت خیرالانام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے۔ یہ صاف بات ہے کہ جو عمل منہاج نبوت کے خلاف ہوگا وہ مقبول نہیں ہوتا بلکہ مردود ہوتا ہے۔ (علویؔ)

مذکورہ حدیث باب میں ایک بدو (دیہاتی) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی پوچھا تھا کہ ''میرے لیے تو اعمالِ خیر بہت زیادہ ہو گئے'' اِس سے کچھ ناسمجھ حضرات یہ اعتراض کر بیٹھتے ہیں کہ مولانا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اور اُس وقت جس وقت ابھی احکام مکمل نہیں اُترے تھے ایک شخصؓ حاضر ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ رہا ہے کہ میرے لیے تو اعمالِ خیر بہت زیادہ ہو گئے۔یعنی اُن پہ عمل کرنا میرے لیے ممکن نہیں تو ہم جیسے عامی وگنہگار سے مولانا آپ تقاضا کرتے ہیں کہ سنت کی مکمل پیروی کریں۔

یہ تصور اپنے ذہن میں بٹھا لینے کی دو وجوہات ہیں: ایک تو احادیث کا سرسری نظر سے مطالعہ کرنا اور دوسرا خود ہی صرف ایک ہی حدیث یا آیت کو تختہ مشق بنا لینا اور اُس سے کوئی نتیجہ اخذ کر لینا۔ چاہے دانستہ ہو یا نادانستہ۔ ارے بھائی! اگر بنظر غائر حدیث کا مطالعہ کریں تو واضح طور پر معلوم ہو جائے گا کہ کچھ لوگوں کی طبیعت میں عجلت پسندی ہوتی ہے اور چونکہ صحابہؓ کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی بذاتِ خود موجود رہتی تھی اس لیے اُن کی خواہش ہوتی تھی کہ جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوں کوئی ایسی بات معلوم کریں جس سے یہ بشارت حاصل ہو جائے کہ جنت قریب ہی انتظار میں کھڑی ہے۔ اِس کے علاوہ اُن کے سوالات سے ایک فائدہ اور حاصل ہو گیا کہ ہمیں اپنے اعمالِ خیر کرنے میں سہولت ہوگئی۔ ایسی احادیث کو اپنے مقصد کے لیے ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہیے اور یہ نہیں سمجھ لینا چاہیے کہ دیگر اعمال مثلاً نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ' جہاد اور دُنیاوی اعمال مثلاً ایمانداری سے تجارت' لوگوں اور قرابت داروں کے ساتھ لین دین وغیرہ میں چاہے سستی ہو جائے بس دِل مسلسل اللہ' اللہ کرتا رہے تو بخشش پکی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (حافظ)

۵۴: بَابُ فَضْلِ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ

باب : لا الٰہ الا اللہ کی فضیلت

۳۷۹۴: حَدَّثَنا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْاَغَرِّ اَبِي مُسْلِمٍ اَنَّهُ شَهِدَ عَلٰى اَبِي هُرَيْرَةَ وَ اَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا

۳۷۹۴ : حضرت ابو ہریرہؓ اور ابوسعیدؓ دونوں شہادت دیتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جب بندہ کہتا ہے: '' لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ''۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا۔ میرے علاوہ کوئی معبود نہیں

قَالَ الْعَبْدُ :

" لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ "

قَالَ صَدَقَ عَبْدِىْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنَا وَ اَنَا اَكْبَرُ وَ اِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ قَالَ صَدَقَ عَبْدِى لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِىْ وَ اِذَا قَالَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ قَالَ صَدَقَ عَبْدِىْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنَا وَ لَا شَرِيْكَ لِىْ وَ اِذَا قَالَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ:

قَالَ صَدَقَ عَبْدِىْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنَا لِىَ الْمُلْكُ وَ لِىَ الْحَمْدُ وَ اِذَا قَالَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ صدق عَبْدِىْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنَا وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِىْ."

قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ ثُمَّ قَالَ الْاَغَرُّ شَيْئًا لَمْ اَفْهَمْهُ قَالَ فَقُلْتُ لِاَبِىْ جَعْفَرٍ مَا قَالَ فَقَالَ مَنْ رُزِقَهُنَّ عِنْدَ مَوْتِهٖ لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ.

اور میں سب سے بڑا ہوں اور جب بندہ کہتا ہے: ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ'' تو ارشاد ہوتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا۔ تنہا میرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور جب بندہ کہتا ہے: ''لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ'' تو ارشاد ہوتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا۔ میرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میرا کوئی شریک نہیں اور جب بندہ کہتا ہے: ''لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهَ لَـهُ الْمُلْكُ وَلَـهُ الْـحَـمْـد'' تو ارشاد ہوتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا۔ میرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ میرے لیے ہی ہے شاہی اور میرے لیے ہی ہیں تمام (خوبیاں اور تعریفیں) اور جب بندہ کہتا ہے ''لَا اِلٰـهَ اِلَّا الـلّٰهُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' تو ارشاد ہوتا ہے: میرے بندہ نے سچ کہا۔ میرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور گناہوں' تکلیفوں سے بچنا اور نیک اعمال کی قوت مجھ ہی سے حاصل ہوسکتی ہے۔ راوی ابواسحٰق کہتے ہیں کہ میرے استاذ ابوجعفر نے اس کے بعد کچھ کہا جو میں سمجھ نہ سکا تو میں نے ابوجعفر سے پوچھا کہ کیا کہا؟ فرمایا: جسے موت کے وقت یہ کلمات نصیب ہو جائیں' اُسے نار دوزخ نہیں چھوئے گی۔

۳۷۹۵: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِىُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اُمِّهٖ سُعْدَ الْمُرِيَّةِ قَالَتْ مَرَّ عُمَرُ بِطَلْحَةَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ كَئِيْبًا اَسَاءَتْكَ اِمْرَاَةُ ابْنِ اَمِّكَ قَالَ لَا وَ لٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنِّىْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُوْلُهَا اَحَدٌ عِنْدَ مَوْتِهٖ اِلَّا كَانَتْ نُوْرًا لِصَحِيْفَتِهٖ وَ اِنَّ جَسَدَهٗ وَ رُوْحَهٗ لَيَجِدَ انِ لَهَا رَوْحًا عِنْدَ الْمَوْتِ فَلَمْ اَسْاَلْهُ حَتّٰى تُوُفِّىَ قَالَ اَنَا

۳۷۹۵: حضرت سعد المریہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ کے انتقال کے بعد عمرؓ، طلحہؓ کے پاس سے گزرے تو فرمایا: تمہیں کیا ہوا' رنجیدہ کیوں ہو؟ کیا تمہیں اپنے چچا زاد بھائی کی امارت اچھی نہیں لگتی؟ جواب دیا یہ بات نہیں ہے بلکہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا: مجھے ایک کلمہ معلوم ہے جو بھی موت کے وقت وہ کلمہ کہے گا وہ کلمہ اس کے نامہ اعمال کو روشن کر دے گا اور موت کے وقت اس کی کلمہ کی خوشبو (اور اس کی وجہ سے راحت) اس کے جسم اور روح دونوں کو محسوس ہوگی پھر میں آپؐ

اعلمها هي الّتيُ اراد عمّهٗ عليها و لوْ علم انّ شيئًا انجى لهٗ منها لامرهٗ.

سے وہ کلمہ دریافت نہ کر سکا کہ آپ اس دُنیا سے تشریف لے گئے۔ عمرؓ نے فرمایا: مجھے وہ کلمہ معلوم ہے۔ وہ کلمہ وہی ہے جو آپؐ نے اپنے چچا سے (کہلوانا) چاہا تھا اور اگر آپ کو معلوم ہوتا کہ کوئی چیز اس کلمہ سے بھی زیادہ آپؐ کے چچا کے لیے باعث نجات ہے تو ان کے سامنے وہی رکھ دیتے۔

۳۷۹۶: حدّثنا عبْدُ الْحميْد بْن بيانِ الْواسطيُّ ثنا خالدُ بْنُ عبْدِ اللّهِ عنْ يُوْنُس عنْ حُميْدِ بْنِ هلالٍ عنْ هِصّان بْنِ الْكاهِلِ عنْ عبْدِ الرّحْمنِ بْنُ سمُرة عنْ مُعاذ بْن جبلٍ قال قال رسُوْلُ اللّهِ ﷺ ما منْ نفْسٍ تمُوْتُ تشْهدُ انْ لا الٰـهَ الّا اللّـهُ و انّيْ رسُوْلُ اللّهِ ﷺ يرْجعُ ذالِک الٰى قلْبِ مُوْقنٍ الّا غفر اللّهُ لها.

۳۷۹۶: حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نفس کو بھی موت اس حال میں آئے کہ وہ اس بات کی شہادت دیتا ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) اور یہ گواہی دل کے یقین سے ہو تو اللہ اس کی بخشش فرما دیں گے۔

۳۷۹۷: حدّثنا ابْرهيْمُ بْنُ الْمُنْذرِ الْحزاميُّ ثنا زكريّا بْنُ منْظُوْرٍ حدّثنيْ مُحمّدُ بْنُ عُقْبة عنْ امّ هانيءٍ قالتْ رسُوْلُ اللّهِ ﷺ لاالٰــهَ الّا اللّـهُ لا يسْبقُها عملٌ و لا تتْرُکُ ذنْبًا.''

۳۷۹۷: حضرت امّ ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لا الٰہ الّا اللہ سے کوئی عمل بڑھ نہیں سکتا اور یہ کسی گناہ کو (باقی) نہیں رہنے دیتا۔

۳۷۹۸: حدّثنا ابُوْ بكْرٍ ثنا زيْدُ ابْنُ الْحُباب عنْ مالکِ بْنِ انسٍ اخْبرنيْ سُميٌّ موْلى ابيْ بكْرٍ عنْ ابيْ صالحٍ عنْ ابيْ هُريْرة قال قال رسُوْلُ اللّه ﷺ منْ قال فيْ يوْمٍ مائة مرّةٍ لا الٰـه الّا اللّهُ وحْدهٗ لا شريْک لهٗ لهُ الْمُلْکُ و لهُ الْحمْدُ و هُو على كُلِّ شيْءٍ قديْرٌ. كان لهٗ عدْلُ عشْرِ رقابٍ و كُتبتْ لهٗ مِئةُ حسنةٍ و مُحي عنْهُ مائةُ سيّئةٍ و كُنّ لهٗ حِرْزًا منَ الشّيْطانِ سائر يوْمه الى اللّيْلِ و لمْ ياتِ احدٌ بافْضل ممّا اتى به الّا منْ قال اكْثر.

۳۷۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جو دن میں سو بار لا الٰہ...... کہے اُسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے سو گناہ مٹا دیے جائیں گے اور یہ کلمات اس کے لیے تمام دن رات تک شیطان سے حفاظت کا ذریعہ بنتے ہیں اور کوئی بھی اس سے بہتر عمل نہیں کرتا الّا یہ کہ کوئی شخص یہ کلمات سو سے بھی زیادہ مرتبہ کہے۔

۳۷۹۹: حدّثنا ابُوْ بكْرِ بْنُ ابيْ شيْبة ثنا بكْرُ بْنُ عبْد الرّحْمنِ ثنا عِيْسى الْمُخْتارِ عنْ مُحمّدِ ابيْ ليْلى عنْ عطيّة الْعوْفيّ عنْ ابيْ سعيْدٍ عنِ النّبيّ ﷺ قال منْ قال فيْ دُبُرِ صلاةِ الْغداةِ لا اِلٰـه الّا اللّهُ وحْدهٗ لا شريْک لهٗ

۳۷۹۹: حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نمازِ فجر کے بعد یہ کلمات پڑھے: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وحْدهٗ لا شريْک لهٗ لهُ الْمُلْکُ و لهُ الْحمْدُ بيده الْخيْرُ و هُو على كُلِّ

لہٗ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کان کعتاقِ رقبۃٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِیْلَ."

شَیْءٍ قَدِیْرٌ .)) اُسے حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ علیحدہ علیحدہ کلمہ تمجید کو پڑھیں یا پورا کلمہ اس طرح پڑھیں :لا الـہ الا اللـہ وحدہ لا شـریک لـہ لـہ الـملک ولہ الحمد وھو علی کل شی قدیر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم.

۵۵ : بَابُ فَضْلِ الْحَامِدِیْنَ

باب : اللہ کی حمد وثناء کرنے والوں کی فضیلت

۳۸۰۰: حدّثنا عبدُ الرّحمٰنِ بنِ ابرٰھیمَ الدِّمَشْقِیُّ ثنا مُوسی بنُ ابرٰھیمَ ابنِ کثیرِ بنِ بَشِیرِ بنِ الفاکہِ قالَ سمعتُ طلحۃَ بنَ خِراشِ بنِ عَمِّ جابرٍ قال سمعتُ جابرَ بنَ عبدِ اللّٰہِ یقولُ سمعتُ رسولَ اللّٰہِ ﷺ یقولُ افضلُ الذِّکرِ لا الٰہ الّا اللّٰہُ و افضلُ الدُّعاءِ الحمدُ للّٰہِ.

۳۸۰۰ : حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: افضل ترین ذکر لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ ہے اور افضل ترین دُعا اَلْحَمْدُ لِلّٰـہِ ہے۔

۳۸۰۱: حدّثنا ابرٰھیمُ المُنذِرِ الحِزامیُّ ثنا صدقۃُ بنُ بشیرٍ مولی العُمَریّینَ قال سمعتُ قُدامۃَ بنَ ابرٰھیمَ الجُمَحیَّ یُحدِّثُ انّہُ کانَ یَختلِفُ اِلی عبدِاللّٰہِ ابنِ عُمرَ ابنِ الخطّابِ رضی اللّٰہُ تعالٰی عنھما وَ ھو غُلامٌ وَ علیہِ ثوبانِ مُعصفرانِ قالَ فحدّثنا عبدُ اللّٰہِ بنُ عمرَ رضی اللّٰہُ تعالٰی عنھما انّ رسُولَ اللّٰہِ صلَّی اللّٰہُ علیہِ وسلَّم حدّثھم انّ عبدًا منْ عبادِ اللّٰہِ قالَ یا ربِّ لکَ الحمدُ کما ینبغی لجلالِ وجھکَ وَ لعظیمِ سُلطانکَ فعضلتْ بالملکینِ فلمْ یدریا کیفَ یکتُبانِھا فصعدا اِلی السّماءِ و قالا یا ربّنا انّ عبدکَ قدْ قالَ مقالۃً لا ندری کیفَ نکتُبُھا قالَ اللّٰہُ عزّوجلَّ وَ ھو اعلمُ بما قالَ عبدُہُ ما ذا قالَ عبدی ؟ قالا یا ربِّ اِنّہُ قالَ یا ربِّ لکَ الحمدُ کما ینبغی لجلالِ وجھکَ وَ عظیمِ سُلطانکَ فقالَ اللّٰہُ

۳۸۰۱ : حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: ایک اللہ کے بندے نے کہا: یا رب...... ''اے اللہ! آپ ہی کے لیے تمام تعریفیں۔ جو آپ بزرگ ذات اور عظیم سلطنت کے شایانِ شان ہے'' تو فرشتوں (کراما کاتبین) کو دُشواری ہوئی اور انہیں سمجھ نہ آیا کہ اس کا ثواب کیسے لکھیں۔ چنانچہ دونوں آسمان کی طرف چڑھے اور عرض کیا: اے ہمارے پروردگار! آپ کے بندے نے ایک بات کہی ہے' ہمیں سمجھ نہیں آیا کہ اس کا ثواب کیسے لکھیں؟ اللہ عزوجل باوجودیکہ اپنے بندہ کی اس بات سے واقف ہے پوچھا: انہوں نے کیا کہا؟ انہوں نے عرض کیا کہ اے پروردگار! اس نے کہا: یا رب...... تو اللہ عزوجل نے ان دونوں فرشتوں سے فرمایا کہ میرے

عزّ و جلّ لهما اكتباها كما قال عبدی حتّى يلقانی فاجزيه بها.

بندے کا یہی کلمہ لکھ دو۔ جب وہ مجھے ملے گا تو میں خود اس کا اُس کو اجر دوں گا۔

۳۸۰۲: حدّثنا علیّ بن محمّد ثنا يحيى بن آدم ثنا اسرائيل عن ابی اسحاق عن عبد الجبّار بن وائل عن ابيه قال صلّيت مع النّبیّ ﷺ فقال رجلٌ الحمد للّٰه حمدًا كثيرًا رجلٌ الحمد للّٰه حمدًا كثيرًا طيّبًا مباركًا فيه فلمّا صلّى رسول اللّٰه ﷺ قال من ذالّذی قال هذا؟ قال الرّجل انا و ما اردت الّا الخير فقال لقد فتحت لها ابواب السّماء فما نهنهها شیءٌ دون العرش.

۳۸۰۲: حضرت وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبیؐ کے ساتھ نماز ادا کی۔ ایک مرد نے کہا: الحمد.... جب رسول اللہؐ نماز ادا کر چکے تو فرمایا: یہ حمد کس نے کی؟ اُس مرد نے عرض کیا: میں نے اور میرا خیر اور بھلائی کا ہی ارادہ تھا۔ فرمایا: اس (کلمہ) حمد کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے اور عرش سے نیچے کوئی چیز بھی اسے روک نہ سکی۔

۳۸۰۳: حدّثنا هشام بن خالد الازرق ابو مروان ثنا الوليد بن مسلم ثنا زهير بن عبد اللّٰه بن محمّد عن منصور بن عبد الرّحمٰن عن امّه صفيّة بنت شيبة عن عائشة قالت كان رسول اللّٰه ﷺ اذا راى ما يحبّ قال الحمد للّٰه الّذی بنعمته تتمّ الصّالحات واذا راى ما يكره قال الحمد للّٰه على كلّ حالٍ.

۳۸۰۳: امّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی پسندیدہ چیز (یا بات) دیکھتے تو ارشاد فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ اور جب ناپسندیدہ چیز دیکھتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ.

۳۸۰۴: حدّثنا علیّ بن محمّد ثنا وكيعٌ عن موسى بن عبيدة عن محمّد بن ثابتٍ عن ابی هريرة انّ النّبیّ ﷺ كان يقول الحمد للّٰه على كلّ حالٍ ربّ اعوذ بك من حال اهل النّار.

۳۸۰۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: کرتے تھے: ''ہر حال میں اللہ ہی کے لیے تعریف (اور شکر) ہے۔ اے میرے پروردگار! میں اہل دوزخ کی حالت سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔''

۳۸۰۵: حدّثنا الحسن بن علیّ الخلّال ثنا ابو عاصم عن شبيب ابن بشير عن انسٍ قال قال رسول اللّٰه ﷺ ما انعم اللّٰه على عبدٍ نعمةً فقال الحمد للّٰه الّا كان الّذی اعطاه افضل ممّا اخذ.''

۳۸۰۵: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بندہ پر نعمت فرمائیں اور وہ نعمت پر الحمد للہ کہے تو اس بندہ نے جو دیا وہ بہتر ہے اس سے جو اُس نے لیا۔

<u>خلاصۃ الباب</u> ☆ اللہ تعالیٰ حمد سے خوش ہوتے ہیں اس کو افضل ترین دعا قرار دیا ہے۔

۳۸۰۲: سبحان اللہ رب ذوالجلال اپنی حمد سے کتنے خوش ہوتے ہیں اور یہ کلمات عرش تک جا پہنچتے ہیں معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے۔

۵۶: بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيحِ

باب : سبحان اللہ کہنے کی فضیلت

۳۸۰۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ.

۳۸۰۶ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو کلمے زبان پر ہلکے ترازو میں بھاری اور رحمٰن کے پسندیدہ ہیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ.

۳۸۰۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سلمة عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ عَنْ عُثمان بْنِ اَبِيْ سودة عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مرّ به و هو يغرس غرسا فقال يا اَبَا هُرَيْرة ما الَّذِيْ تغرس ؟ فَقُلْتُ غراسا لي قال اَلَا اَدُلُّكَ على غراس خير لك من هذا؟

قال بلى يا رسول اللّٰه قال قل سُبْحان اللّٰه والحمد للّٰه و لا اله الا اللّٰه واللّٰه اكبر يغرس لك بكلّ واحدة شجرة في الْجَنَّة.

۳۸۰۷ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ درخت لگا رہے تھے۔ قریب سے نبیؐ کا گذر ہوا تو فرمایا: ابوہریرہ! کیا بو رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: درخت لگا رہا ہوں۔ فرمایا: اس سے بہتر درخت تمہیں نہ بتاؤں؟ عرض کیا: ضرور! اے اللہ کے رسول۔ فرمایا' کہو: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ (ان میں سے) ہر کلمہ کے بدلہ جنت میں تمہارے لیے ایک درخت لگے گا۔

۳۸۰۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ رِشْدِيْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ مَرَّ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ صَلَّى الْغَدَاةَ اَوْ بَعْدَ مَا صَلَّى الْغَدَاةَ وَ هِيَ تَذْكُرُ اللّٰهَ فرجع حِيْنَ ارْتفع النَّهارُ اَوْ قَالَ انْتصف و هِيَ كَذٰلِكَ فقال لَقَدْ قُلْتُ مُنْذُ قُمْتُ عَنْكِ اربع كلمات ثلاث مرات و هي اكثر و ارجح او اوزان ممّا قُلْتِ سُبْحَانَ اللّٰهِ عددَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضا نفسه سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مدادَ كَلِمَاتِهٖ."

۳۸۰۸ : حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ صبح کی نماز کے وقت یا صبح کی نماز کے بعد ان کے پاس سے گزرے۔ یہ ذکر اللہ میں مشغول تھیں۔ جب دن چڑھ گیا یا دوپہر ہوگئی تو آپ واپس تشریف لائے۔ یہ اسی حالت میں (ذکر اللہ میں) مشغول تھیں۔ فرمایا: تمہارے پاس سے جانے کے بعد میں نے یہ چار کلمات تین بار کہے۔ وہ تمہارے ذکر سے بڑھ کر اور وزنی اور بھاری ہیں: "سُبْحَانَ اللّٰهِ مداد كَلِمَاتِهٖ."۔

۳۸۰۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ مُوْسَى الطَّحَّانِ عَنْ عَوْنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَوْ عَنْ اَخِيْهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ

۳۸۰۹ : حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا: جو تم اللہ کی بزرگی کا ذکر کرتے ہو مثلاً: سبحان اللہ..... الحمد للہ۔ یہ کلمات اللہ کے عرش کے گرد چکر لگاتے ہیں اور

رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مما تذکرون من جلال اللہ التسبیح والتحلیل والتحمید ینعطفن حول العرش لھن دوی کدوی احدکم ان یکون لہ (او لا یزال لہ) من یذکر بہ۔

شہد کی مکھیوں کی طرح بھنبھناتے ہیں۔ اپنے کہنے والے کا ذکر (اللہ کی بارگاہ میں) کرتے ہیں۔ کیا تم میں کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ ہمیشہ (اللہ کی بارگاہ میں) اُس کا ذکر کرنے رہے (تو اُسے چاہیے کہ ان کلمات پر دوام اختیار کرے)۔

۳۸۱۰: حدثنا ابرھیم بن المنذر الحزامی ثنا ابو یحیی زکریا ابن منظور حدثنی محمد بن عقبۃ ابن عقبۃ بن ابی مالک عن ام ھانیٔ قالت اتیت الی رسول اللہ ﷺ فقلت یا رسول اللہ دلنی علی عمل فانی قد کبرت وضعفت و بدنت فقال کبری اللہ مائۃ مرۃ و احمدی اللہ مائۃ مرۃ و سبحی اللہ مائۃ مرۃ خیر من مائۃ فرس ملجم مسرج فی سبیل اللہ و خیر من مائۃ بدنۃ و خیر من مائۃ رقبۃ۔"

۳۸۱۰: امّ ہانیؓ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی عمل بتایئے کیونکہ میں عمر رسیدہ' ناتواں اور بھاری بدن والی ہوگئی ہوں (مشقت والی عبادت دشوار ہوگئی ہے) فرمایا: سو بار اللہ اکبر کہا کرو اور سو بار الحمد للہ کہا کرو اور سو بار سبحان اللہ کہا کرو۔ یہ تمہارے لیے راہِ الٰہی میں سو گھوڑے زین اور لگام کے ساتھ دینے سے بہتر ہیں اور سو اونٹوں سے بہتر ہیں' سو غلام آزاد کرنے سے بہتر ہیں۔

۳۸۱۱: حدثنا ابو عمر حفص بن عمرو ثنا عبد الرحمن بن مھدی ثنا سفیان عن سلمۃ بن کھیل عن ھلال بن یساف عن سمرۃ بن جندب عن النبی ﷺ قال اربع یدات سبحان اللہ والحمد للہ و لا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔"

۳۸۱۱: حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار کلمات تمام کاموں سے افضل ہیں جو بھی پہلے کہہ لو کچھ حرج نہیں۔ سُبحان اللّٰہِ والحمدُ لِلّٰہِ و لا الٰہ الّا اللّٰہُ واللّٰہُ اکبرُ۔"

۳۸۱۲: حدثنا نصر بن عبدالرحمن الوشاء ثنا عبد الرحمن المحاربی عن مالک بن انس عن سمی عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ من قال سبحان اللہ و بحمدہ مائۃ مرۃ غفرت لہ ذنوبہ و لو کانت مثل زبد البحر۔"

۳۸۱۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو سُبحانَ اللّٰہِ وَ بحمدہٖ سو بار کہے اُس کے گناہ بخش دیے جائیں اگر سمندر کی جھاگ کی مانند ہوں۔

۳۸۱۳: حدثنا علی بن محمد ثنا ابو معاویۃ عن عمیر بن راشد عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ ابن عبد الرحمن عن ابی الدرداء قال قال لی رسول اللہ ﷺ علیک بسبحان اللہ والحمد للہ و لا الہ الا اللہ واللہ

۳۸۱۳: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سُبحانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ و لا اِلٰہَ اِلّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کا اہتمام کیا کرو کیونکہ یہ گناہوں کو ایسے جھاڑ

اکبر فانها یعنی یخططن الخطایا کماتحط الشجرة و رقها."

دیتے ہیں جیسے درخت اپنے (سوکھے) پتے جھاڑ دیتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ۳۸۰۶: اتنے آسان کلمات کو ہر وقت ورد زبان رکھنا چاہئے۔ امام بخاری نے اپنی جامع صحیح بخاری کو انہی کلمات پر ختم فرمایا ہے۔ ۳۸۱۳: گناہوں کے بخشنے کا بہت آسان طریقہ سبحان اللہ اور الحمد للہ ہے۔ لیکن اذکار سے صغائر بخشے جاتے ہیں کبیرہ گناہ تو بہ واستغفار کے بغیر معاف نہیں ہوتے۔

۵۷: بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ

باب: اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرنا

۳۸۱۴: حدَّثنا علِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا اَبُوْ اُسامَةَ وَالْمُحارِبِيُّ عَنْ مالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمر قال كُنّا لنعُدُّ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي الْمجْلِسِ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْلِيْ و تُبْ عَلَيَّ اِنّك انت التَّوّابُ الرَّحِيْمُ مِائة مرّة.

۳۸۱۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم شمار کرتے تھے رسول اللہؐ مجلس میں سو بار فرماتے: رب اغفرلی.... الرحیم۔ ''اے میرے پروردگار! میری بخشش فرما اور توبہ قبول فرما۔ بلا شبہ تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔''

۳۸۱۵: حدَّثنا اَبُوْ بكرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عمرٍو عَنْ اَبِيْ سلمةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قال قَال رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنِّي لَاَسْتَغْفِرُوْا للهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ فِي الْيوم مِائة مرّةٍ"

۳۸۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں' دن میں سو مرتبہ۔

۳۸۱۶: حدَّثنا علِيُّ بْنُ مُحمدٍ ثنا وَكِيعٌ عَنْ مُغِيْرَةَ ابْنِ اَبِي الْحُرِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوسَى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنِّي لَاَسْتَغْفِرُ اللهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً.

۳۸۱۶: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں' دن میں ستر مرتبہ۔

۳۸۱۷: حدَّثنا علِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيعٌ عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ اَبِي الْحُرِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْمُغِيْرَةِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كانَ فِيْ لِسَانِيْ ذَرَبٌ عَلَى اَهْلِيْ وَ كَانَ لَا يَعْدُوْهُمْ اِلَى غَيْرِ هِمْ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اَيْنَ اَنْتَ مِنْ

۳۸۱۷: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اپنے اہل خانہ سے بات کرنے میں میری زبان بے قابو تھی لیکن اہل خانہ سے بڑھ کر کسی اور کی طرف تجاوز نہ کرتی تھی (کہ ان کے والدین یا کسی اور رشتہ دار کے متعلق کچھ دوں البتہ ان کے متعلق کوئی سخت سست کلمہ زبان سے نکل جاتا تھا) میں نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ

الاستغفار؟ تستغفروا اللّٰہ فی الیوم سبعین مرۃ۔

کیا تو فرمایا: تم استغفار کیوں نہیں کرتے۔ روزانہ ستر مرتبہ استغفار کیا کرو۔

۳۸۱۸: حدثنا عمرو بن عثمان ابن سعید بن کثیر بن دینار الحمصی ثنا ابی ثنا محمد بن عبد الرحمن ابن عرق سمعت عبد اللّٰہ بن بسر یقول قال النبی ﷺ طوبی لمن وجد فی صحیفتہ استغفارا کثیرا۔"

۳۸۱۸: حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوشخبری ہے اُس کے لیے جو اپنے نامۂ اعمال میں بکثرت استغفار پائے۔

۳۸۱۹: حدثنا ھشام بن عمار ثنا الولید بن مسلم ثنا الحکم ابن مصعب عن محمد بن علی بن عبد اللّٰہ بن عباس انہ حدثہ عن عبداللّٰہ ابن عباس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من لزم الاستغفار جعل اللّٰہ لہ من کل ھم فرجا و من کل ضیق مخرجا و رزقہ من حیث لا یحتسب۔"

۳۸۱۹: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو استغفار کو لازم کر لے اللہ تعالیٰ ہر پریشانی میں اس کے لیے آسانی پیدا فرما دیں گے اور ہر تنگی میں اس کے لیے راہ بنا دیں گے اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائیں گے جہاں سے اُس کا گمان بھی نہ ہو۔

۳۸۲۰: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا یزید بن ھارون عن حماد بن سلمۃ عن علی بن زید عن ابی عثمان عن عائشۃ ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یقول اللّٰھم اجعلنی من الذین اذا احسنوا استبشروا و اذا اساؤا استغفروا۔

۳۸۲۰: امّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبیؐ دُعا میں فرمایا کرتے تھے: ''اے اللہ! مجھے اُن لوگوں میں سے بنا دیجئے جو نیکی کر کے خوش ہوتے ہیں اور برائی سرزد ہو جائے تو استغفار کرتے ہیں۔''

خلاصۃ الباب ☆ ۳۸۱۴ تا ۳۸۲۰: استغفار کی برکت سے تکالیف دور ہو جاتی ہیں' روزی کشادہ ہوتی ہے' مال واولاد عنایت کی جاتی ہے۔ رحمت باراں کا نزول ہوتا ہے اس کی تائید سورۂ ہود میں موجود ہے۔

۵۸: بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ

باب: نیکی کی فضیلت

۳۸۲۱: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَیْدٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا وَ اَزِیْدُ وَ مَنْ جَاءَ بِالسَّیِّئَۃِ فَجَزَاءُ سَیِّئَۃٍ مِثْلُھَا اَوْ اَغْفِرُ وَ مَنْ

۳۸۲۱: حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو ایک نیکی لائے اُسے دس گنا اجر ملے گا اور اس سے بڑھ کر بھی اور جو بدی لائے تو بدی کا بدلہ اس بدی کے بقدر ہوگا بلکہ کچھ بخشش بھی ہو جائے گی اور جو ایک بالشت میرے قریب ہو میں ایک

تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَ مَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَ مَنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُهٗ هَرْوَلَةً وَ مَنْ لَقِیَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِیْئَةً ثُمَّ لَا یُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَقِیْتُهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً.

ہاتھ اُسکے قریب ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتھ میرے قریب آئے میں دو ہاتھ اُسکے قریب ہوتا ہوں اور جو چل کر میرے پاس آئے میں دوڑ کر اُسکے پاس جاتا ہوں اور جو زمین بھر خطائیں کر کے میرے پاس آئے لیکن میرے ساتھ کسی قسم کا شریک نہ کرتا ہو میں اُسی قدر مغفرت لے کر اُس سے ملتا ہوں۔

۳۸۲۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَ اَنَا مَعَهٗ حِیْنَ یَذْکُرُنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَکَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ وَ اِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَکَرْتُهٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِنْهُمْ وَ اِنِ اقْتَرَبَ اِلَیَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا وَ اِنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُهٗ هَرْوَلَةً."

۳۸۲۲: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے میرے متعلق گمان کے ساتھ ہوں (اسکے موافق معاملہ کرتا ہوں) اور جب وہ مجھے یاد کرے میں اسکے ساتھ ہی ہوتا ہوں اگر وہ مجھے (اپنے جی میں یاد کرتے تو میں بھی اس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے مجمع میں یاد کرے تو میں اس سے بہتر مجمع میں اُسکو یاد کرتا ہوں اور اگر وہ ایک بالشت میرے قریب ہو تو میں ایک ہاتھ اُسکے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ چل کر میرے پاس آئے تو میں دوڑ کر اُسکے پاس آتا ہوں۔

۳۸۲۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ وَوَکِیْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ کُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ یُضَاعَفُ لَهُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَ اَنَا اَجْزِیْ بِهٖ."

۳۸۲۳: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کا ہر عمل دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ روزہ میری خاطر ہوتا ہے۔ میں خود ہی اس کا بدلہ عطا کروں گا۔

<u>خلاصۃ الباب</u> ☆ سبحان اللہ! مالک ارض و سماء کتنے رحیم ہیں کہ بندہ کی تھوڑی سی محنت پر اپنا قرب و رضا عطا فرماتے ہیں۔ اس حدیث مبارکہ سے اُن حضرات کی تائید ہوتی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ ذکر اتنے مخفی طریقہ سے کیا جائے کہ جوارح و اعضاء بالکل حرکت نہ کریں۔ واقعی اس میں اخلاص ہے اور اخلاص سے تھوڑا عمل بھی کافی ہو جاتا ہے۔

۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِیْ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

باب: لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کی فضیلت

۳۸۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا جَرِیْرٌ عَنْ عَاصِمٍ

۳۸۲۴: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

الاحول عن ابی عُثمان عن ابی مُوسی رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعنی النبیُّ صلی اللہ علیہ وسلم و انا اقولُ لا حول و لا قوۃ الا باللہ قال یا عبد اللہ بن قیس الا اذلک علی کلمۃ من کنوز الجنۃ؟

قلتُ بلی یا رسولَ اللہ قال قل لا حول و لا قوۃ الا باللہ"

فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لا حول و لا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہتے سنا تو فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! (یہ ان کا نام ہے) میں جنت کے خزانوں میں سے ایک کلمہ تمہیں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ضرور فرمائیے۔ فرمایا' کہو: لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ"

۳۸۲۵: حدثنا علیُّ بنُ محمدٍ ثنا وکیعٌ عن الاعمش عن مُجاھدٍ عن عبدِ الرحمنِ بنِ ابی لیلی عن ابی ذرٍّ قال قال لی رسولُ اللہ ﷺ الا اذلک علی کنزٍ من کنوزِ الجنۃ قلتُ بلی یا رسولَ اللہ ﷺ قال لا حول و لا قوۃ الا باللہ.

۳۸۲۵: دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۳۸۲۶: حدثنا یعقوبُ بنُ حُمیدِ العدنیّ ثنا محمدُ بنُ معنٍ ثنا خالدُ بنُ سعیدٍ عن ابی زینب مولی حازمِ ابنِ حرملۃ عن حازمِ بنِ حرملۃ قال مررتُ بالنبیِّ ﷺ فقال لی یا حازمُ اکثر من قولِ لا حول و لا قوۃ الا باللہ فانھا من کنوزِ الجنۃ.

۳۸۲۶: حضرت حازم بن حرملہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے گزرا تو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: حازم! لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ" بکثرت کہا کرو کیونکہ یہ جنت کا ایک خزانہ ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس کلمہ کے "خزائن جنت" میں سے ہونے کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جو شخص یہ کلمہ اخلاص کے ساتھ پڑھے گا اس کیلئے بے بہا اجر وثواب کا خزانہ اور ذخیرہ جنت میں محفوظ کیا جائے گا جس سے وہ آخرت میں ویسا ہی فائدہ اٹھائے گا جیسا کہ ضرورت کے موقعوں پر محفوظ خزانوں سے اٹھایا جاتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء اس لفظ سے کلمہ کی صرف عظمت اور قدر وقیمت بتاتا ہے یعنی یہ کہ جنت کے خزانوں کے جواہرات میں یہ ایک جوہر ہے کسی چیز کو بہت قیمتی بتانے کے لئے یہ بہترین تعبیر ہوسکتی ہے "لاحول ولاقوۃ الا باللہ" کا مطلب یہ ہے کہ کسی کام کے لئے سعی وکوشش وحرکت اور اس کے کرنے کی قوت وطاق بس اللہ ہی سے مل سکتی ہے کوئی بندہ خود کچھ نہیں کرسکتا۔ دوسرا مطلب جو اس کے قریب ہی قریب ہے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ "گناہ سے باز آنا اور اطاعت کا بجالانا اللہ کی مدد وتوفیق کے بغیر بندے سے ممکن نہیں"۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الدُّعَاءِ

کتاب دُعا کے ابواب

۱: بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ

باب: دُعا کی فضیلت

۳۸۲۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ و عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا اَبُوْ الْمَلِيْحِ الْمَدَنِىُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَدْعُ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ غَضِبَ عَلَيْهِ.

۳۸۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ پاک سے دُعا نہ مانگے' اللہ تعالیٰ اُس سے ناراض ہوتے ہیں۔

۳۸۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ سُبَيْعِ الْكِنْدِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الدُّعَآءِ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِىْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾. [غافر: ٦٠]

۳۸۲۸: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دُعا عبادت ہی تو ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اور تمہارے پروردگار نے فرمایا: مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔''

۳۸۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا بْنُ دَاوُدَ ثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهُ مِنَ الدُّعَاءِ

۳۸۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک دُعا سے زیادہ پسندیدہ کوئی چیز نہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ ۳۸۲۷: دنیا میں کوئی نہیں ہے جو سوال نہ کرنے سے ناراض ہوتا ہو۔ ماں باپ تک کا یہ حال ہوتا ہے کہ اگر بچہ ہر وقت مانگے اور سوال کرے تو وہ بھی چڑھ جاتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ ایسا رحیم وکریم اور بندہ پر اتنا مہربان ہے کہ جو بندہ اس سے نہ مانگے وہ اس سے ناراض ہوتا ہے اور مانگنے پر اس سے پیار آتا ہے۔ ۳۸۲۸: اصل حدیث صرف اتنی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دعا عین عبادت ہے''۔

غالباً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا منشاء یہ ہے کہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ بندے جس طرح اپنی ضرورتوں اور حاجتوں کے لئے دوسری محنتیں اور کوششیں کرتے ہیں اسی طرح کی ایک کوشش دعا بھی ہے جو قبول ہوگئی تو بندہ کامیاب ہو گیا اور اس کی کوشش کا پھل مل گیا اور اگر قبول نہ ہوئی تو وہ کوشش بھی رائیگاں نہ گئی۔ بلکہ دعا کی ایک مخصوص نوعیت ہے اور وہ یہ کہ وہ حصول مقصد کا وسیلہ ہونے کے علاوہ بذاتِ خود عبادت ہے اور عین عبادت ہے اور وہ اس پہلو سے وہ بندے کا ایک مقدس عمل ہے جس کا پھل اس کو آخرت میں ضرور ملے گا جو آیت کریمہ آپ نے سند کے طور پر تلاوت فرمائی اس سے یہ بات صراحتاً معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا عین عبادت ہے۔ ۳۸۲۹: جب یہ معلوم ہو چکا کہ دعا عین عبادت ہے اور دوسری حدیث میں آتا ہے کہ دعا عبادت کا مغز اور جوہر ہے اور دعا ہی انسان کی تخلیق کا اصل مقصد ہے تو یہ بات خود بخود متعین ہوگئی کہ انسانوں کے اعمال واحوال میں دعا ہی سب سے زیادہ محترم اور قیمتی ہے اور اللہ تعالیٰ رحمت وعنایت کو کھینچنے کی سب سے زیادہ طاقت اس میں ہے۔

۲: بَابُ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

۳۸۳۰: حدثنا عليُّ بْنُ مُحمدٍ سنةَ احدى و ثلاثين و مائتين ثنا و كيعٌ فِي سنةِ خمسٍ و تسعين و مائة قال ثنا سُفيانُ فِي مجلسِ الاعمش مُنذُ خمسين سنة ثنا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ الْجملِيّ فِي زمنِ خالدٍ عَنْ عبد اللّٰه ابن الْحارث الْمُكتب عَنْ قيسِ بْنِ طلْقٍ الْحنفِيّ عن ابن عباسٍ رضى اللّٰه تعالى عنهما انَّ النَّبِيَّ صلَّى اللّٰهُ عليه وسلّم كان يقُولُ فِي دُعائِهِ ربِّ اعِنِّيْ و لا تُعِنْ عليَّ و انصُرْنِيْ و لا تنصُرْ عليَّ وَ امكُرْ لِيْ و لا تمْكُرْ عليَّ وَاهدِنِيْ و يسِّرِ الْهُدى لِي وانصُرْ على منْ بغى عليَّ ربِّ اجعلْنِيْ لك مُطِيْعًا اِليْك اَوَّاهًا مُنِيْبًا ربِّ تقبَّلْ توْبتِيْ واغْسِلْ حوْبتِيْ وَاَجِبْ دَعْوتِيْ وَاهْدِ قلْبِيْ و سدِّدْ لِسانِيْ و ثبِّتْ حُجَّتِيْ واسْلُلْ سخِيمةَ قلْبِيْ۔"

باب: رسول اللہ ﷺ کی دُعا کا بیان

۳۸۳۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ یہ دُعا مانگا کرتے تھے: ''اے میرے پروردگار! میری مدد فرمایئے اور میرے خلاف (کسی دشمن کی) مدد نہ فرمایئے اور میری نصرت فرمایئے اور میرے خلاف نصرت نہ فرمایئے اور میرے حق میں تدابیر کر دیجئے اور میرے خلاف تدبیر نہ فرمایئے اور مجھے ہدایت پر قائم رکھئے اور ہدایت کو میرے لیے آسان کر دیجئے اور جو میری مخالفت کرے اس کے خلاف (میری) مدد فرمایئے۔ اے میرے پروردگار! مجھے اپنا مطیع بنا لیجئے اور آپ (اللہ عزوجل) اپنے لیے رونے' گڑگڑانے والا اور اپنی طرف رجوع کرنے والا بنا لیجئے۔ اے میرے رب! میری توبہ قبول فرمایئے اور میرا گناہ دھو دیجئے اور میرے دل کو راہِ راست پر رکھئے اور میری زبان کو درست کر دیجئے اور میری حجت کو مضبوط کر دیجئے۔

قال ابو الحسن الطنافسی قلت لوکیع اقوله فی قنوت الوتر قال نعم."

ابوالحسن طنافسی کہتے ہیں میں نے وکیعؒ سے کہا کہ میں وتر میں یہ دُعا پڑھ لیا کروں؟ فرمایا: جی ہاں۔

۳۸۳۱: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا محمد بن ابی عبیدة ثنا ابی عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قال اتت فاطمة رضی الله تعالی عنها النبی صلی الله علیه وسلم تسأله خادما فقال لها ما عندی ما اعطیک فرجعت فاتاها بعد ذالک فقال الذی سألت احب الیک او ما هو خیر منه فقال لها علی قولی لا : بل ما هو خیر منه فقالت فقال قولی اللهم رب السموات السبع و رب العرش العظیم ربنا و رب کل شیء منزل التوراة والانجیل و القرآن العظیم انت الاول فلیس قبلک شیء و انت الاخر فلیس بعدک شیء و انت الظاهر فلیس فوقک شیء و انت الباطن فلیس دونک شیء اقض عنا الدین واغننا من الفقر.

۳۸۳۱: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ سیّدہ فاطمہؓ نبیؐ کی خدمت میں خادم مانگنے کے لیے حاضر ہوئیں۔ آپؐ نے اُن سے فرمایا: میرے پاس (خادم) نہیں کہ تمہیں دوں وہ واپس ہوگئیں۔ اس کے بعد نبیؐ ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: جو تم نے مانگا وہ تمہیں زیادہ پسند ہے یا اس سے بہتر چیز تمہیں پسند ہے؟ علیؓ نے ان سے کہا: کہو کہ غلام سے بہتر چیز مجھے پسند ہے۔ انہوں نے یہی عرض کیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا' کہو: ''اے اللہ! سات آسمانو کے ربّ اور عرش عظیم کے ربّ' ہمارے رب اور ہر چیز کے ربّ' تورات' انجیل اور قرآنِ عظیم کو نازل فرمانے والے۔ آپ ہی اوّل ہیں۔ آپ سے پہلے کوئی چیز نہ تھی۔ آپ ہی آخر ہیں۔ آپ کے بعد کچھ نہ ہوگا۔ آپ ظاہر (غالب) ہیں۔ آپ سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں اور آپ پوشیدہ ہیں۔ آپ سے بڑھ کر پوشیدہ کوئی چیز نہیں۔ ہمارا قرض ادا فرما دیجئے اور ہمیں فقر سے غناء عطا فرما دیجئے۔

۳۸۳۲: حدثنا یعقوب بن ابراهیم الدورقی و محمد بن بشار قالا ثنا عبد الرحمن بن مهدی ثنا سفیان عن ابی اسحق عن ابی الاحوص عن عبد الله عن النبی ﷺ انه کان یقول اللهم انی اسألک الهدی والتقی والعفاف والغنی.

۳۸۳۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا مانگا کرتے تھے: ((اللهم انی اسألک الهدی والتقی والعفاف والغنی)) ''اے اللہ! میں آپ سے ہدایت' تقویٰ' پاکدامنی اور غنیٰ مانگتا ہوں۔

۳۸۳۳: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا عبد الله بن نمیر عن موسی ابن عبیدة عن محمد بن ثابت عن ابی هریرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اللهم انفعنی بما علمتنی و علمنی ما ینفعنی وزدنی

۳۸۳۳: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دُعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! جو علم آپ نے مجھے عطا فرمایا۔ مجھے اس سے نفع عطا فرما اور مجھے ایسا علم دیجئے جو میرے لیے نافع ہو اور میرے علم میں اضافہ

علمًا وَالحمدُ للہ علی کُلّ حالٍ واعوذُ باللہ مِنْ عذاب النَّار.

فرما دیجئے۔ ہر حال میں اللہ کے لیے تعریف اور شکر ہے اور میں دوزخ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

۳۸۳۴: حدّثنا محمّدُ بنُ عبد اللہ ابن نُمیرٍ ثنا الاعمشُ عَنْ یزیدَ الرَّقاشیّ عَنْ انس بن مالکٍ رضی اللہُ تعالی عنہُ قال کان رسُولُ اللہ صلّی اللہُ علیہ وسلّم یُکثِرُ انْ یقُولَ اللّٰھُمّ ثَبّتْ قلبیْ علی دینک فقال رجلٌ یا رَسُوْلَ اللہ تخافُ علینا.

وَقد امنا بک و صدّقناک بما جئتَ بہ فقالَ انّ القلوبَ بین اصبعین منْ اصابع الرّحمٰن عزّوَجلّ یُقلّبُھا واشار الاعمشُ باصبعیہ.

۳۸۳۴: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ بکثرت یہ دُعا مانگا کرتے تھے: ''اے اللہ! میرے دِل کو اپنے دین پر استقامت عطا فرما دیجئے۔ ایک مرد نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کو ہمارے بارے میں اندیشہ ہے حالانکہ ہم آپؐ پر ایمان لا چکے اور جو دین آپؐ لائے اس کی تصدیق کر چکے۔ فرمایا: بلاشبہ دِل اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ وہ ان کو پلٹ دیتے ہیں اور اعمشؒ (راوی) نے اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ بھی کیا۔

۳۸۳۵: حدّثنا محمّدُ بنُ رُمحٍ ثنا اللّیثُ بنُ سعدٍ عَنْ یزید بن ابیْ حبیبٍ عن ابی بکر الصّدّیق رضی اللہُ تعالی عنہُ انّہُ قال لرسُوْل اللہ صلّی اللہُ علیہ وسلّم علّمنیْ دُعاءً ادعُوْا بہ فیْ صلاتیْ قال قُل اللّٰھُمّ انّیْ ظلمتُ نفسیْ ظلمًا کثیرًا و لا یغفرُ الذُّنُوبَ الّا انتَ فاغفرلیْ مغفرۃً منْ عندک وارحمنیْ انّک انتَ الغفُوْرُ الرّحیْمُ.

۳۸۳۵: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے رسول اللہؐ کی خدمت میں عرض کیا مجھے کوئی دُعا سکھا دیجئے۔ جو نماز میں بھی مانگا کروں۔ فرمایا' کہو: ''اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور آپ ہی گناہوں کو بخشنے والے ہیں۔ لہٰذا میری بخشش فرما دیجئے۔ اپنی بارگاہ سے (خصوصی) مغفرت اور بخشش اور مجھ پر رحمت فرمائیے بلاشبہ آپ بہت بخشنے والے اور بہت مہربان ہیں۔''

۳۸۳۶: حدّثنا علیُّ بنُ مُحمّدٍ ثنا وکیعٌ عَنْ مِسعرٍ عَنْ ابیْ مرزُوقٍ عنْ ابیْ وائلٍ عنْ ابیْ اُمامۃَ البَاھلیّ رضی اللہُ تعالی عنہُ قالَ خرج علینا رسُوْلُ اللہ صلّی اللہُ علیہ وسلّم وَ ھُو مُتّکیءٌ علی عصًا فلمّا رَاَیْنَاہُ قُمنا فقالَ لا تفعلُوْا کما یفعلُ اھلُ فارسٍ بعُظمائھا: قُلنا یا رَسُوْلَ اللہ صلّی اللہُ علیہ وسلّم لو دعوتَ اللہَ لنا قالَ اللّٰھُمّ اغفرْلنا وارحمنا وارض عنّا و تقبّلْ منّا وَاَدخلنا الجنّۃ و نجّنا منَ النّار و اصلحْ لنا شاننا

۳۸۳۶: حضرت ابوامامہ باہلیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ باہر تشریف لائے۔ آپؐ لاٹھی پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ جب آپؐ نے دیکھا کہ ہم کھڑے ہو گئے تو فرمایا: ایسا مت کرو جیسا فارس کے لوگ اپنے بڑوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپؐ ہمارے حق میں دُعا فرما دیں۔ فرمایا: اے اللہ! ہماری بخشش فرما۔ ہم پر رحمت فرما اور ہم سے راضی ہو جا اور ہماری عبادات قبول فرما اور ہمیں جنت میں داخل فرما اور ہمیں دوزخ

كُلَّهُ.."

سے نجات عطا فرما اور ہمارے تمام کام درست فرما۔

قَالَ فَكَأَنَّمَا أَحْبَبْنَا أَنْ يَزِيْدَنَا فَقَالَ أَوَ لَيْسَ قَدْ جمعتُ لكُمُ الْأَمْرَ؟

راوی کہتے ہیں ہم نے چاہا کہ آپ ہمارے لیے مزید دعا فرمائیں۔فرمایا: میں نے تمہارے لیے ہر لحاظ سے جامع دُعا نہ کردی۔(یعنی یقیناً کردی)۔

۳۸۳۷: حدثنا عِيسى بْنُ حَمَّادِ الْمِصْرِيّ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَخِيهِ عَبَّادِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يَقُوْلُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ و من قَلْبٍ لا يَخْشَعُ وَ مِنْ نَفْسٍ لا تَشْبَعُ وَ مِنْ دُعَاءٍ لا يُسْمَعُ.

۳۸۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ یہ دعا مانگا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں چار چیزوں سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں: ایسے علم سے جو نفع نہ دے' ایسے دل سے جو ڈرے نہیں (متواضع نہ ہو) ایسے پیٹ سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دُعا سے جو قبول نہ ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ دُعا بہت جامع ہے اس جیسی جامع دعاؤں کا خاص قابل غور پہلو یہ ہے کہ ہر دعا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کو اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح پیش کیا ہے کہ میں زندگی کے ہر معاملہ میں تیرا محتاج ہوں' خود عاجز اور بے بس ہوں یہاں تک کہ اپنے ظاہر و باطن اور زبان و قلب پر بھی میرا اختیار اور قابو نہیں۔اپنے اخلاق و جذبات اور اعمال و احوال کی اصلاح میں بھی تیری نظر کرم کا محتاج ہوں میری صحت اور بیماری بھی تیرے ہاتھ میں ہے۔دشمنوں اور بدخواہوں کے شر سے تو ہی میری حفاظت فرما سکتا ہے میں اس معاملہ میں بھی عاجز و بے بس ہوں۔تو کریم رب و داتا ہے اور میں سائل و منگتا ہوں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال عبدیت ہے اور بلاشبہ یہ کمال آپ پر ختم ہے اور یہ دوسرے کمالات سے بالاتر ہے۔صلی اللہ علیہ واصحابہ وسلم۔ ۳۸۳۶: فارس کے لوگوں کا یہ طریقہ تھا کہ صاحب اقتدار اور با وجاہت و معزز لوگ جب مجلس میں آتے تو دوسرے لوگ ان کے سامنے کھڑے رہتے۔جیسا کہ آج کل بھی یہی متکبرین کا طریقہ ہے اس طرح کھڑے ہونے سے منع فرمایا ہے اور صرف کسی کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا منع نہیں ہے بلکہ آپ نے ایک مرتبہ حضرت سعد بن معاذ کے آنے پر صحابہ کرام سے فرمایا کہ اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو جاؤ اس کے علاوہ دوسری حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے پر صحابہ کرام کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ آپ اپنے کسی محل میں تشریف لے جاتے اور کھڑے ہونے کی مخالفت اس حدیث میں وارد ہوئی ہے اس سے یہ غرض ہے کہ کھڑے ہونے کو ضروری سمجھنا اور ہمیشہ کسی بڑے آدمی کے آنے پر کھڑا ہونا اس کو ناپسند کیا کیونکہ اس میں تکبر بھی ہے اور دوسرے لوگوں کو اذیت دینا بھی ہے اور ایسے شخص کے لئے جہنم کی وعید بھی آئی ہے۔

۳: بابُ ما تعوّذ منهُ رسُولُ الله صلّى اللهُ عليهِ وسلّم

باب : ان چیزوں کا بیان جن سے رسول اللہ ﷺ نے پناہ مانگی

۳۸۳۸: حدّثنا ابُو بكر بنُ ابي شيبة ثنا عبدُ الله بنُ نُميرٍ ح و حدّثنا عليُّ بنُ محمّدٍ ثنا وكيعٌ جميعًا عنْ هشام ابن عُروة عنْ ابيه عنْ عائشة انّ النّبيّ صلّى اللهُ عليه وسلّم كان يدعُو بهؤلاء الكلمات اللّهُمّ انّي اعُوذُبك منْ فتنة النّار و عذاب النّار و منْ شرّ فتنة الغنى و شرّ فتنة الفقر : و منْ شرّ فتنة المسيح الدّجال اللّهُمّ اغسلْ خطاياي بماء الثّلج و البرد ونقّ قلبي من الخطايا كما نقّيت الثّوب الابيض من الدّنس و باعد بيني و بين خطاياي كما باعدت بين المشرق و المغرب اللّهُمّ انّي اعُوذُبك من الكسل و الهرم و المأثم و المغرم.

۳۸۳۸: سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ ان کلمات سے دُعا مانگا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے فتنہ سے اور دوزخ کے عذاب سے اور تونگری کے فتنہ کے شر سے اور ناداری کے فتنہ کے شر سے اور مسیح (کانے) دجال کے فتنہ کے شر سے۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو دھو ڈال برف اور اولوں کے پانی سے اور میرے دل کو خطاؤں سے ایسے صاف کر دیجئے جیسے آپ نے سفید کپڑے کو میل سے صاف بنایا اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اس طرح دوری پیدا کر دیجئے (مجھے خطاؤں سے اتنا دور کر دیجئے) جس طرح آپ نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری کی۔ اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے سے اور گناہ سے اور تاوان سے۔

۳۸۳۹: حدّثنا ابُو بكر بنُ ابي شيبة ثنا عبدُ الله بنُ ادريس عن حُصين عنْ هلال عنْ فروة بن نوفلٍ قال سألتُ عائشة رضي اللهُ تعالى عنها عنْ دُعاء كان يدعُو به رسُولُ الله صلّى اللهُ عليه وسلّم فقالتْ كان يقُولُ اللّهُمّ انّي اعُوذُبك منْ شرّ ما عملتُ و منْ شرّ ما لمْ اعملْ.

۳۸۳۹: حضرت فروہ بن نوفل فرماتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہؓ سے دریافت کیا کہ رسول اللہؐ کیا دُعا مانگا کرتے تھے؟ فرمانے لگیں: آپؐ یہ دعا مانگا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں ان کاموں کے شر سے جو میں نے کئے اور ان کاموں کے شر سے جو میں نے نہیں کئے۔''

۳۸۴۰: حدّثنا ابرهيمُ بنُ المُنذر الحزاميُّ ثنا بكرُ بنُ سُليمٍ حدّثني حُميدٌ الخرّاطُ عنْ كُريبٍ مولى ابن عبّاسٍ عن ابن عبّاسٍ رضي اللهُ تعالى عنهُما قال كان رسُولُ الله صلّى اللهُ عليه وسلّم يُعلّمنا هذا الدُّعاء كما يُعلّمُنا السُّورة من القُرآن اللّهُمّ انّي اعُوذُبك من العذاب

۳۸۴۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ ہمیں یہ دعا اس طرح سکھایا کرتے تھے جس طرح قرآن کی سورت سکھاتے تھے۔ ''اے اللہ! میں عذاب جہنم سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں اور عذاب قبر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں اور کانے دجال کے فتنہ سے

جھنم و اعوذبک من عذاب القبر و اعوذبک من فتنة المحیا و الممات."

آپ کی پناہ مانگتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنہ سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔''

۳۸۴۱: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا ابو اسامة ثنا عبید اللہ ابن عمر عن محمد بن یحیی ابن حبان عن الاعرج عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالی عنہ عن عائشة رضی اللہ تعالی عنھا قالت فقدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلة من فراشہ فالتمستہ فوقعت یدی علی بطن قدمیہ و ھو فی المسجد و ھما منصوبتان و ھو یقول اللھم انی برضاک من سخطک و بمعافاتک من عقوبتک و اعوذبک منک لااحصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک."

۳۸۴۱: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک شب میں نے رسول اللہؐ کو بستر پر نہ پایا تو تلاش کیا۔ میرا ہاتھ (اندھیرے میں) آپؐ کے تلووں کو لگا۔ آپؐ مسجد میں تھے اور (سجدہ میں) آپؐ کے پاؤں کھڑے تھے۔ آپؐ یہ دعا مانگ رہے تھے: ''اے اللہ! میں آپ کی رضا مندی کی پناہ چاہتا ہوں۔ آپ کی ناراضگی سے اور آپ کے درگزر کی پناہ چاہتا ہوں' آپ کی سزا سے اور میں آپ ہی کی پناہ چاہتا ہوں' آپ سے۔ میں آپ کی تعریف پوری نہیں کر سکتا۔ آپ ایسے ہی ہیں جیسے آپ نے خود اپنی تعریف فرمائی۔

۳۸۴۲: حدثنا ابو بکر ثنا محمد بن مصعب عن الاوزاعی عن اسحاق ابن عبد اللہ عن جعفر بن عیاض عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ ﷺ تعوذوا باللہ من الفقر و القلة و الذلة و ان تظلم او تظالم.

۳۸۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ کی پناہ مانگو محتاجی سے اور قلت سے اور ذلت سے اور ظالم بننے سے اور مظلوم بننے سے۔

۳۸۴۳: حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن اسامة بن زید عن محمد بن المنکدر عن جابر قال قال رسول اللہ ﷺ علما نافعا و تعوذوا باللہ من علم لا ینفع.

۳۸۴۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے علم نافع مانگا کرو اور علم غیر نافع سے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔

۳۸۴۴: حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن اسرائیل عن ابی اسحق عن عمرو بن میمون عن عمر ان النبی ﷺ کان یتعوذ من الجبن و البخل و ارذل العمر و عذاب القبر و فتنة الصدر.

قال وکیع یعنی الرجل یموت علی فتنة لا یستغفر اللہ منھا.

۳۸۴۴: سیدنا عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے تھے بزدلی سے' بخل سے اور رذیل عمری سے اور عذاب قبر سے اور دل کے فتنہ سے۔ وکیع فرماتے ہیں کہ دل کے فتنہ سے مراد یہ ہے کہ آدمی غلط عقیدہ پر مرے اور اسے اس عقیدہ سے توبہ کا موقع نہ ملے۔

خلاصۃ الباب ☆ ذخیرۂ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو دعائیں ماثور و منقول ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف اوقات میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں خود کیں یا امت کو ان کی تعلیم و تلقین فرمائی ان میں زیادہ تر وہ ہیں جن میں

اللہ تعالیٰ سے کسی دنیوی یا اخروی' روحانی یا جسمانی' انفرادی یا اجتماعی نعمت اور بھلائی کا سوال کیا گیا ہے اور مثبت طور پر کسی حاجت اور ضرورت کے لئے استدعا کی گئی ہے اس سلسلہ میں چند دعائیں گزشتہ باب میں گزر چکی ہیں اس باب میں ان دعاؤں کا ذکر ہے جن میں کسی خیر ونعمت اور کسی مثبت حاجت وضرورت کے سوال کے بجائے دنیا یا آخرت کے کسی شر سے اور کسی بلا اور آفت سے پناہ مانگی گئی ہے اور حفاظت و بچاؤ کی استدعا کی گئی ہے۔ ان دعاؤں کو پیش نظر رکھ کر یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ دنیا اور آخرت کا کوئی شر کوئی فساد' کوئی فتنہ اور کوئی بلا اور آفت اس عالم وجود میں ایسی نہیں ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی پناہ نہ مانگی ہو اور امت کو اس کی تلقین نہ فرمائی ہو غور کرنے اور سمجھنے والوں کے لئے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت روشن معجزہ ہے کہ آپ کی دعائیں انسانوں کی دنیوی واخروی' روحانی اور جسمانی' انفرادی اور اجتماعی ظاہری اور باطنی' مثبت اور منفی ساری ہی حاجتوں اور ضرورتوں پر حاوی ہیں اور خفی سے خفی اور باریک سے باریک حاجت نہیں بتائی جا سکتی جس کو آپ نے بہتر سے بہتر پیرائے میں اللہ تعالیٰ سے نہ مانگا ہو اور امت کو اس کے مانگنے کا طریقہ نہ سکھایا ہو۔ ان احادیث میں جن دعاؤں کا ذکر ہے ان میں چند چیزوں سے پناہ مانگی گئی ہے ان میں سے فکر و غم قرضہ کا بار اور انتہائی بڑھاپا کہ جس میں ہوش وحواس صحیح سالم نہ رہیں جس کو قرآن پاک میں ''ارذل العمر'' فرمایا گیا ہے اور جہنم قبر کے عذاب اور دجال کے فتنہ سے پناہ مانگی گئی اس کے ساتھ ہی علم غیر نافع سے بھی پناہ مانگی گئی ہے ان سب سے ہر چیز انسان کے لئے اور خصوصاً مسلمان کے لئے یا آخرت میں سخت مضر اور تکلیف دینے والی ہے خاص طور پر کفر کا فتنہ کہ ساری زندگی کفر وشرک میں گزر جائے کہ شرک وکفر جیسی لعنت سے استغفار نہ کرے تو ہمیشہ کا خسارہ ہے۔

۴: بَابُ الْجَوَامِعِ مِنَ الدُّعَاءِ

باب : جامع دُعائیں

۳۸۴۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَأَنَا اَبُوْ مَالِكٍ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ اَقُوْلُ حِيْنَ اَسْاَلُ رَبِّيْ؟ قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَ عَافِنِيْ وَ ارْزُقْنِيْ و جمع اَصَابِعَهُ الْاَرْبَعَ اِلَّا الْاِبْهَامَ فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ يَجْمَعْنَ لَكَ دِيْنَكَ وَ دُنْيَاكَ.

۳۸۴۵: حضرت طارقؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ کی خدمت میں ایک مرد حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! میں اپنے ربّ سے (دعا) مانگوں تو کیا عرض کروں؟ فرمایا: کہا کرو ''اے اللہ! میری بخشش فرما۔ مجھ پر رحمت فرما۔ مجھے عافیت عطا فرما اور مجھے رزق عطا فرما اور آپؐ نے انگوٹھے کے علاوہ باقی اُنگلیاں جمع کر کے فرمایا کہ یہ کلمات تمہارے لیے تمہارے دین اور دُنیا کو جمع کر دیں گے۔

۳۸۴۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَخْبَرَنِيْ جَبْرُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى

۳۸۴۶: امّ المؤمنین سیّدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے انہیں یہ دعا تعلیم فرمائی: ''اے اللہ! میں آپ سے تمام خیر مانگتی ہوں۔ دُنیا کی بھی اور آخرت کی بھی۔ جو مجھے

اللهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ عَلَّمَهَا هٰذَا الدُّعَاءَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَ آجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَ مَا لَمْ اَعْلَمْ و اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ و مَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَ نَبِيُّكَ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُكَ و نَبِيُّكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَ مَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ و مَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ و اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِيْ خَيْرًا.

معلوم ہے اور جس کا مجھے علم نہیں اور میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں تمام تر شر سے دُنیا کے اور آخرت کے جس کا مجھے علم ہے اس سے اور جس کا مجھے علم نہیں اس سے بھی۔ اے اللہ! میں آپ سے وہ بھلائی مانگتی ہوں جو آپ سے آپ کے بندہ اور نبیؐ نے مانگی اور میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں۔ اے اللہ! میں آپ سے جنت مانگتی ہوں اور اس کے قریب کرنے والے اعمال واقوال بھی اور میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں دوزخ سے اور ہر اس قول وعمل سے جو دوزخ کے قریب کرے اور میں آپ سے یہ سوال کرتی ہوں کہ ہر فیصلہ جو آپ نے میری بابت فرمایا اسے خیر بنا دیجئے۔

۳۸۴۷: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَا تَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ؟ قَالَ اَتَشَهَّدُ ثُمَّ اَسْأَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَ اَعُوْذُبِهِ مِنَ النَّارِ اَمَا وَاللّٰهِ مَا اُحْسِنُ دَنْدَنَتَكَ وَلَا دَنْدَنَةَ مُعَاذٍ قَالَ حَوْلَهَا نُدَنْدِنُ.

۳۸۴۷: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے ایک شخص سے فرمایا: تم نماز میں کیا پڑھتے ہو؟ عرض کیا: تشہد کے بعد اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں اور واللہ! میں آپ کی گنگناہٹ اور معاذؓ (جو ہمارے امام ہیں) کی گنگناہٹ نہیں سمجھتا (کہ آپؐ اور معاذ کیا دعا مانگتے ہیں) فرمایا: ہم بھی اسی کے گرد (جنت کا سوال اور دوزخ سے پناہ) گنگناتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ ان دعاؤں کے ایک ایک جز پر غور کیا جائے' انسان کو دنیا اور آخرت میں جس چیز کی بھی ضرورت ہو سکتی ہے یہ ان سب پر حاوی ہیں بلاشبہ جس کو دنیا وآخرت میں عافیت اور مغفرت کا پروانہ مل جائے اسے سب کچھ مل گیا ہے اور جنت کا حصول تو ہر مسلمان کا مطلوب ومقصود ہے۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ ان دعاؤں کو حفظ کرلے اور ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مناجات کرے۔

۵: بَابُ الدُّعَاءِ بِالْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ

باب: عفو (درگزر) اور عافیت (تندرستی) کی دُعا مانگنا

۳۸۴۸: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ اَخْبَرَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ

۳۸۴۸: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ

مالک قال اتی النبی ﷺ رجل فقال یا رسول اللہ! ای الدعاء افضل؟ قال سل ربک العفو والعافیة فی الدنیا والاخرة ثم اتاہ فی الیوم الثانی فقال یا رسول اللہ ای الدعاء افضل.

قال سل ربک العفو والعافیة فی الدنیا والاخرة ثم اتاہ فی الیوم الثالث فقال یا نبی اللہ ای الدعاء افضل قال سل ربک العفو والعافیة فی الدنیا والاخرة فاذا اعطیت العفو والعافیة فی الدنیا والاخرة فقد افلحت.

کے رسول! کونسی دعا افضل ہے؟ فرمایا: اپنے ربّ سے عفو اور عافیت مانگو۔ پھر دوسرے روز آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا دعا افضل ہے؟ فرمایا: اپنے ربّ سے عفو اور عافیت طلب کرو۔ پھر تیسرے روز حاضرِ خدمت ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کیا دعا افضل ہے؟ فرمایا: اپنے ربّ سے دُنیا و آخرت میں عفو اور عافیت کا سوال کرو۔ جب تمہیں دُنیا آخرت میں عفو اور عافیت مل جائے تو تم فلاح یافتہ ہو گئے۔

۳۸۴۹: حدثنا ابو بکر و علی بن محمد قالا ثنا عبید بن سعید قال سمعت شعبة عن یزید بن خمیر قال سمعت سلیم بن عامر یحدث عن اوسط بن اسماعیل البجلی انہ سمع ابا بکر رضی اللہ تعالی عنہ حین قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی مقامی ھذا عام الاول (ثم بکی ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ) ثم قال علیکم بالصدق فانہ مع البر و ھما فی الجنة و ایاکم والکذب فانہ مع الفجور و ھما فی النار و سلوا اللہ المعافاة فانہ لم یوت احد بعد الیقین خیرا من المعافاة و لا تحاسدوا و لا تباغضوا و لا تقاطعوا ولا تدابروا و کونوا عباد اللہ اخوانا.

۳۸۴۹: حضرت اوسط بن اسمٰعیل بجلی فرماتے ہیں کہ جب نبیؐ اس دنیا سے تشریف لے گئے تو انہوں نے سیّدنا ابوبکرؓ کو یہ فرماتے سنا کہ رسول اللہؐ میری اس جگہ گزشتہ سال کھڑے ہوئے۔ اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ کو رونا آ گیا۔ کچھ دیر بعد فرمایا: سچ کا اہتمام کرو کہ یہ نیکی کے ساتھ ہی ہو سکتا ہے اور یہ دونوں چیزیں جنت میں (لے جانے والی) ہیں اور جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ گناہ کے ساتھ ہوتا ہے اور یہ دونوں دوزخ میں (لے جانے والے) ہیں اور اللہ تعالیٰ سے عافیت اور تندرستی مانگتے رہو کیونکہ کسی کو بھی یقین (ایمان) کے بعد تندرستی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں دی گئی اور باہم حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو۔ ایک دوسرے سے قطع تعلق (بلا عذر شرعی) نہ کرو اور ایک دوسرے سے مُنہ مت موڑو کہ پشت اس کی طرف رکھو اور بن جاؤ اللہ کے بندے! بھائی بھائی۔

۳۸۵۰: حدثنا علی ابن محمد ثنا وکیع عن کھمس بن الحسن عن عبد اللہ بن بریدة عن عائشة انھا قالت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارایت ان وافقت لیلة

۳۸۵۰: اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! فرمایئے اگر مجھے شبِ قدر نصیب ہو جائے تو کیا دعا کروں؟ فرمایا: کہنا اے اللہ! آپ بہت

القدر ما ادعوا قال تقولين اللّٰهم انک عفوّ تحبّ العفو فاعف عنّی.

درگزر فرمانے والے ہیں۔ درگزر کرنے کو پسند کرتے ہیں' اس لیے مجھ سے درگزر فرمایئے۔

۳۸۵۱: حدثنا علیّ بن محمّد ثنا وکیع عن هشام صاحب الدستوائی عن قتادة عن العلاء بن زیاد العدویّ عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ ما من دعوة یدعو بها العبد افضل من اللّٰهم انی اسألک المعافاة فی الدنیا والاخرة.

۳۸۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بندہ اس دعا سے بہتر کوئی دعا نہیں مانگتا: ((اللّٰهم انی اسألک المعافاة فی الدنیا والاخرة)) ''اے اللہ! میں آپ سے دُنیا و آخرت میں عافیت مانگتا ہوں۔''

۶: باب اذا دعا احدکم فلیبدأ بنفسه

باب: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اپنے آپ سے ابتداء کرے (پہلے اپنے لیے مانگے)

۳۸۵۲: حدثنا الحسن بن علیّ الخلال ثنا زید بن الحباب ثنا سفیان عن ابی اسحق عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ یرحمنا الله و اخا عاد.

۳۸۵۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہم پر اور قوم عاد کے بھائی (ان کی طرف مبعوث نبی حضرت ہود علیہ السلام) پر رحمت فرمائے۔

۷: باب یستجاب لاحدکم ما لم یعجل

باب: دُعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ جلدی نہ کرے

۳۸۵۳: حدثنا علیّ بن محمد ثنا اسحق بن سلیمان عن مالک ابن انس عن الزهری عن ابی عبید مولی عبد الرحمن بن عوف عن ابی هریرة ان رسول الله ﷺ قال یستجاب لاحدکم ما لم یعجل قیل و کیف یعجل یا رسول الله ﷺ قال یقول قد دعوت الله فلم یستجب الله لی.

۳۸۵۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ایک کی دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ جلد بازی نہ کرے۔ کسی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جلد بازی کیسے؟ فرمایا: یہ کہے کہ میں نے اللہ سے دعا مانگی مگر اللہ نے قبول ہی نہیں کی۔ (یعنی سنی ہی نہیں)۔

۸: باب لا یقول الرجل اللّٰهم اغفر لی ان شئت

باب: کوئی شخص یوں نہ کہے کہ اے اللہ اگر آپ چاہیں تو مجھے بخش دیں

۳۸۵۴: حدثنا ابو بکر ثنا عبد الله ابن ادریس

۳۸۵۴: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ

عن ابن عجلان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم اللھم اغفرلی ان شئت ولیعزم فی المسالۃ فان اللہ لا مکرہ لہ.

نے فرمایا: تم میں کوئی ہرگز یہ نہ کہے: اے اللہ! اگر آپ چاہیں تو مجھے بخش دیں۔ مانگنے میں پختگی اختیار کرنی چاہیے (کہ اے اللہ! آپ ضرور مجھے بخش دیں کہ آپ کے علاوہ کوئی بخشنے والا نہیں) کیونکہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث ۳۸۵۲ تا ۳۸۵۴: مطلب یہ ہے کہ دوسروں کے لئے دعا کرنے سے پہلے اپنے لئے کرے اس میں تواضع ہے اور نیز ہر بندہ محتاج ہے۔ نیز دعا کرنے والے کو غفلت اور جلد بازی سے منع کیا گیا ہے بعض لوگ دعا کرتے ہیں لیکن قبولیت کے آثار جب نظر نہیں آتے تو دعا کرنا چھوڑ دیتے ہیں ایسا کرنا باری تعالیٰ کی جناب میں بے ادبی ہے۔ مسلمان کی دعا خیر کبھی رائیگاں نہیں جاتی یا تو وہی چیز مل جاتی ہے جو مانگتا ہے۔ یا دعا کی برکت سے ناگہانی آفت و مصیبت ٹل جاتی ہے یا اس دعا پر آخرت میں اجر و ثواب مل جائے گا۔

۹ : بَابُ اسْمِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ

باب : اسم اعظم

۳۸۵۵: حدثنا ابو بکر ثنا عیسی بن یونس عن عبد اللہ بن ابی زیاد عن شھر بن حوشب عن اسماء بنت یزید قالت قال رسول اللہ ﷺ اسم اللہ فی ھاتین الایتین و الھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم و فاتحۃ سورۃ ال عمران.

۳۸۵۵: سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے: وَ اِلٰـھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اور سورہ آل عمران کی ابتداء: ﴿الٓمٓ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ......﴾

۳۸۵۶: حدثنا عبد الرحمن بن ابرھیم الدمشقی ثنا عمرو بن ابی سلمۃ عن عبد اللہ بن العلاء عن القاسم قال اسم اللہ الاعظم الذی اذا دعی بہ اجاب فی سور ثلاث البقرۃ و ال عمران و طٰہٰ.

۳۸۵۶: حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم جس کے ساتھ دُعا مانگی جائے تو قبول ہوتی ہے۔ تین سورتوں میں ہے۔ سورہ بقرہ، سورہ آل عمران اور طٰہٰ۔

حدثنا عبد الرحمن بن ابرھیم الدمشقی ثنا عمرو بن ابی سلمۃ قال ذکرت ذالک لعیسی بن موسی فحدثنی انہ سمع غیلان بن انس یحدث عن القاسم عن ابی امامۃ عن النبی ﷺ نحوہ.

یہ حدیث قاسم سے بواسطہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً مروی ہے۔

۳۸۵۷: حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن مالک بن

۳۸۵۷: حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ کو ایک شخص

مغول انه سمعه من عبد الله بن بُرَيْدَة عَنْ ابيه قَالَ سمِعَ النبيّ ﷺ رجلا يقولُ اللّٰهُمّ انّى اسألك بانك انتَ اللّٰه الاحد الصمد الّذى لم يلدْ وَ لم يولدْ و لم يكنْ لَهٗ كفوا احدٌ فقالَ رسُوْلُ اللهِ صلّى اللهُ عليْهِ وسلّمَ لقدْ سالَ اللّٰه باسمه الاعْظمِ الّذِىْ اِذَا سُئلَ به اعْطى وَ اِذَا دُعى به اجابَ."

کو یہ کہتے سنا: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِىْ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ تو فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ سے اسمِ اعظم کے ذریعہ سوال کیا جس کے ذریعہ سوال کیا جائے تو وہ مالک عطا فرماتا ہے اور اس کے ذریعہ دعا کی جائے تو اللہ قبول فرماتا ہے۔

۳۸۵۸: حدّثنا عليُّ بْنُ مُحمّدٍ ثنا وكيعٌ ثنا ابُوْ خُزَيْمَة عَنْ انسِ بْنِ سيرِيْنَ عَنْ انسِ بْنِ مالكٍ قالَ سمِعَ النّبيُّ ﷺ رَجُلا يقُوْلُ اللّٰهُمّ اِنِّىْ اسْأَلُكَ بانّ لكَ الْحمْدَ لا الٰهَ اِلّا انْتَ وحْدَكَ لا شريْكَ لكَ الْمنّانُ بديْعُ السّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُو الْجَلالِ وَالْاِكْرامِ فقالَ لقدْ سَالَ اللّٰه باسْمِه الْاَعْظمِ الّذِىْ اِذا سُئِلَ به اَعْطى وَ اِذَا دُعىَ به اَجابَ.

۳۸۵۸: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو (دعا میں) یہ کہتے سنا: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ.... تو فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے ذریعہ اللہ سے سوال کیا' جس کے ذریعہ مانگا جائے تو اللہ عطا فرماتا ہے اور اس کے ذریعہ دعا مانگی جائے تو اللہ قبول فرماتا ہے۔

۳۸۵۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ الصَّيْدَلَانِىُّ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الرَّقِّىُّ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْفَزَارِىِّ عَنْ اَبِىْ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ الْجُهَنِىِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ الْاَحَبِّ اِلَيْكَ الَّذِىْ اِذَا دُعِيْتَ بِهٖ اَجَبْتَ وَ اِذَا سُئِلْتَ بِهٖ اَعْطَيْتَ وَ اِذَا اسْتُرْحِمْتَ بِهٖ رَحِمْتَ وَ اِذَا اسْتُفْرِجْتَ بِهٖ فَرَّجْتَ.

قَالَتْ وَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ هَلْ عَلِمْتِ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ دَلَّنِىْ عَلَى الْاِسْمِ الَّذِىْ اِذَا دُعِىَ بِهٖ اَجَابَ؟

قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! بِاَبِىْ اَنْتَ وَ اُمِّىْ فَعَلِّمْنِيْهِ قَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِىْ لَكِ يَا عَائِشَةُ قَالَتْ فَتَنَحَّيْتُ وَ جَلَسْتُ سَاعَةً ثُمَّ قُمْتُ فَقَبَّلْتُ رَاْسَهٗ ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْهِ قَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِىْ لَكِ : يَا عَائِشَةُ اَنْ

۳۸۵۹: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (دعا میں) یہ کہتے سنا: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ....)) اور ایک روز آپؐ نے فرمایا: اے عائشہ! تمہیں معلوم ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنا وہ نام بتا دیا ہے کہ جب وہ نام لے کر دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان۔ مجھے وہ نام سکھا دیجئے۔ فرمایا: تمہارے لیے وہ مناسب نہیں' اے عائشہ۔ فرماتی ہیں: یہ سن کر میں ہٹ گئی اور کچھ دیر بیٹھی' پھر کھڑی ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک چوما۔ پھر عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے وہ اسم تعلیم فرما دیجئے۔ فرمایا: عائشہ! تمہیں سکھانا تمہارے لیے ہی

أعلمک انّهٗ لا ینبغی لک ان تسالی به شیئًا من الدُّنیا: قالتْ فقمتُ فتوضّأتُ ثمّ صلّیتُ رکعتین ثمّ قلتُ اللّٰهمّ انّی ادعوک اللّٰه و ادعوک الرّحمٰن و ادعوک البرّ الرّحیم.

وادعوک باسمائک الحسنٰی کلّها ما علمتُ منها و ما لم اعلم ان تغفرلی و ترحمنی قالتْ فاستضحک رسولُ اللّٰه ﷺ ثمّ قال انّهٗ لفی الاسماء الّتی دعوت بها.

موزوں نہیں' اس لیے کہ مناسب نہیں کہ تم اسم کے ذریعہ دنیا کی کوئی چیز مانگو۔فرماتی ہیں اس پر میں کھڑی ہوئی' وضو کیا اور دو رکعات ادا کیں۔ پھر میں نے دعا مانگی:((اَللّٰھُمَّ اِنّی اَدْعُوْکَ اللّٰه و اَدْعُوْکَ.....)) کہا: ((ما علمتُ منها و ما لم اعلم ان تغفرلی و ترحمنی)) یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور ارشادفرمایا: وہ اسم انہیں اسماء میں سے ہے' جن سے تم نے (ابھی) دعا مانگی۔

خلاصۃ الباب ☆ ۳۸۵۵: احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے بعض وہ ہیں جن کو اس لحاظ سے خاص عظمت و امتیاز حاصل ہے کہ جب ان کے ذریعہ دعا کی جائے تو قبولیت کی زیادہ امید کی جا سکتی ہے ان اسماء کو حدیث میں '' اسم اعظم '' کہا گیا ہے لیکن صفائی اور صراحت کے ساتھ ان کو متعین نہیں کیا گیا ہے بلکہ کسی درجہ میں مبہم رکھا گیا ہے اور یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ لیلۃ القدر کو اور جمعہ کے دن قبولیت دعا کے خاص وقت کو مبہم رکھا گیا ہے احادیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی ایک ہی اسم پاک '' اسم اعظم '' نہیں جیسا کہ بہت سے لوگ سمجھتے ہیں بلکہ متعدد اسماء حسنیٰ کو '' اسم اعظم '' کہا گیا ہے ان میں سے '' الٰہ '' بھی اسم اعظم ہے اور ذوالجلال والاکرام اور حنان ومنان اور لفظ اللہ اور برالرحیم بھی ہیں اور باب کی احادیث سے بھی ہماری تائید ہوتی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جن کو اللہ تعالیٰ نے اس نوع کے علوم و معارف سے خاص طور پر نوازا ہے انہوں نے ان احادیث سے یہی سمجھا ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۰: بَابُ اَسْمَاءِ اللّٰهِ عزّوجلّ

باب: اللہ عزوجل کے اسماء کا بیان

۳۸۶۰: حدّثنا ابُوْ بکرِ بْنُ ابی شیبة عبدةُ بْنُ سُلیمان عنْ محمّد بْنِ عمْرٍو عنْ ابی سلمة عنْ ابی هُریْرة قال قال رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ انّ للّٰه تسعةً و تسعین اسمًا مائةً الّا واحدًا من احصاها دخل الْجنّة.

۳۸۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو یعنی ننانوے نام ہیں۔ جو انہیں یاد کر لے (سمجھ کر اور اس کے مطابق اعتقاد بھی رکھے) وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۳۸۶۱: حدّثنا هِشامُ بْنُ عمّارٍ ثنا عبْدُ الْملک بْنُ محمّدِ الصّنعانیُّ ثنا ابُو الْمُنذر زهیرُ بْنُ محمّدِ التّیمیُّ ثنا مُوسَی بْنُ عُقْبَة حدّثنی عبْدُ الرّحْمٰن الاعرجُ عنْ ابی هُرَیْرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه انّ رسُوْلَ اللّٰه

۳۸۶۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ ایک کم سو۔ اللہ تعالیٰ طاق ہیں' طاق کو پسند فرماتے ہیں جو ان ناموں کو محفوظ کر لے وہ جنت میں داخل ہوگا اور وہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَ تِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا اِنَّهُ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ هِيَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْخَالِقُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْعَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْبَارُّ الْمُتَعَالِ الْجَلِيْلُ الْجَمِيْلُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْقَادِرُ الْقَاهِرُ الْعَلِيُّ الْحَكِيْمُ الْقَرِيْبُ الْمُجِيْبُ الْغَنِيُّ الْوَهَّابُ الْوَدُوْدُ الشَّكُوْرُ الْمَاجِدُ الْوَاجِدُ الْوَالِيْ الرَّاشِدُ الْعَفُوُّ الْغَفُوْرُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ التَّوَّابُ الرَّبُّ الْمَجِيْدُ الْوَلِيُّ الشَّهِيْدُ الْمُبِيْنُ الْبُرْهَانُ الرَّؤُوْفُ الرَّحِيْمُ الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْبَاعِثُ الْوَارِثُ الْقَوِيُّ الشَّدِيْدُ الضَّارُّ النَّافِعُ الْبَاقِيْ الْوَاقِيْ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ الْمُقْسِطُ الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ الْقَائِمُ الدَّائِمُ الْحَافِظُ الْوَكِيْلُ الْفَاطِرُ السَّامِعُ الْمُعْطِيْ الْمُحْيِيْ الْمُمِيْتُ الْمَانِعُ الْجَامِعُ الْهَادِيْ الْكَافِيْ الْاَبَدُ الْعَالِمُ الصَّادِقُ النُّوْرُ الْمُنِيْرُ التَّامُّ الْقَدِيْمُ الْوِتْرُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ.

قَالَ زُهَيْرٌ فَبَلَغَنَا مِنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ اَوَّلَهَا يُفْتَحُ بِقَوْلِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى.

اسماء یہ ہیں: اَللّٰہُ یہ نام اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے مخصوص ہے۔ غیر اللہ پر اس کا اطلاق نہیں ہو سکتا نہ حقیقتاً نہ مجازاً۔ اس ذاتی نام کو چھوڑ کر باقی جتنے نام ہیں وہ سب صفاتی نام ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی کسی صفت ہی کے اعتبار سے ہیں۔ اَلْوَاحِدُ ایک۔ کوئی اُس کا شریک نہیں۔ اَلصَّمَدُ سردار کامل جو سب سے بے نیاز اور سب اس کے محتاج۔ یعنی ذات و صفات کے اعتبار سے ایسا کامل مطلق کہ وہ کسی کا محتاج نہیں اور سب اُس کے محتاج ہیں۔ اَلْاَوَّلُ سب سے پہلا یعنی اس سے پہلے کوئی موجود نہ تھا۔ اَلْاٰخِرُ سب سے پچھلا۔ یعنی جب کوئی نہ رہے وہ موجود رہے گا۔ اَلظَّاھِرُ آشکارا' ہر چیز کا وجود ظہور اللہ تعالیٰ کے وجود سے ہے' لہٰذا کائنات کی ہر ہر چیز اور ہر ہر ذرہ اس کی ہستی اور وجود پر روشن دلیل ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ خوب ظاہر ہے۔ اس کا ایک مطلب غالب بھی ہے یعنی وہ ایسا غلبہ والا ہے کہ اس سے اوپر کوئی قوت نہیں ہے۔ اَلْبَاطِنُ پوشیدہ۔ اس کی ذات کی کنہ اور اس کی صفات کے حقائق تک عقل کی رسائی نہیں ہے۔ کسی ایک صفت کا احاطہ بھی کوئی نہیں کر سکتا۔ نہ اپنی رائے سے اس کی کچھ کیفیت بیان کر سکتا ہے لہٰذا اس اعتبار سے اس سے زیادہ کوئی پوشیدہ نہیں ہے۔ نیز وہ ایسا چھپا ہے کہ اس سے پرے کوئی جگہ نہیں جہاں اس کی آنکھ سے اوجھل ہو کر پناہ مل سکے۔ اَلْخَالِقُ مشیت اور حکمت کے مطابق ٹھیک اندازہ کرنے والا اور اس اندازہ کے مطابق پیدا کرنے والا۔ اس نے ہر چیز کی ایک خاص مقدار مقرر کر دی۔ کسی کو چھوٹا اور کسی کو بڑا اور کسی کو انسان اور کسی کو حیوان' کسی کو پہاڑ اور کسی کو پتھر اور کسی کو مکھی اور کسی کو مچھر غرض ہر ایک کی ایک خاص مقدار مقرر کر دی ہے۔ اَلْبَارِیُٔ بلا کسی اصل کے اور بلا کسی خلل کے پیدا کرنے والا۔ اَلْمُصَوِّرُ طرح طرح کی صورتیں بنانے والا کہ ہر صورت دوسری صورت سے جدا اور ممتاز ہے۔ اَلْمَلِکُ بادشاہ حقیقی اپنی تدبیر اور تصرف

میں مختارِ مطلق۔ الحق‘ ثابت اور برحق۔ اس کی خدائی اور شہنشائی حق ہے اور حقیقی ہے۔ اس کے سوا سب غیر حقیقی اور ہیچ ہے۔ السَّلامُ‘ آفتوں اور عیبوں سے سالم اور سلامتی کا عطا کرنے والا۔ المُؤمِنُ‘ مخلوق کو آفتوں سے امن دینے والا اور امن کے سامان پیدا کرنے والا۔ المُهَيمِنُ‘ ہر چیز کا نگہبان۔ العَزِيزُ‘ عزت والا اور غلبہ والا۔ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور نہ کوئی اس پر غلبہ پا سکتا ہے۔ الجَبَّارُ‘ جبر اور قہر والا۔ ٹوٹے ہوئے کا جوڑنے والا اور بگڑے ہوئے کا درست کرنے والا۔ المُتَكَبِّرُ‘ انتہائی بلند اور برتر‘ جس کے سامنے سب حقیر ہیں۔ الرَّحمٰنُ‘ نہایت رحم والا۔ الرَّحِيمُ‘ بڑا مہربان۔ اللَّطِيفُ‘ باریک بین یعنی ایسی خفی اور باریک چیزوں کا ادارک کرنے والا جہاں نگاہیں نہیں پہنچ سکتیں۔ بڑا لطف و کرم کرنے والا بھی ہے۔ الخَبِيرُ‘ بڑا آگاہ اور باخبر ہے۔ وہ ہر چیز کی حقیقت کو جانتا ہے۔ ہر چیز کی اس کو خبر ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی چیز موجود ہو اور اللہ کو اس کی خبر نہ ہو۔ السَّمِيعُ‘ سب کچھ سننے والا۔ البَصِيرُ‘ سب کچھ دیکھنے والا۔ العَلِيمُ‘ بہت جاننے والا۔ جس سے کوئی چیز مخفی نہیں ہو سکتی۔ اس کا علم تمام کائنات کے ظاہر اور باطن کو محیط ہے۔ العَظِيمُ‘ بہت عظمت والا۔ البَارُّ‘ بڑا اچھا سلوک کرنے والا۔ المُتَعَالِ‘ بہت بلند۔ الجَلِيلُ‘ بزرگ قدر۔ الجَمِيلُ‘ بہت جمال والا۔ الحيُّ‘ بذاتِ خود زندہ اور قائم بالذات جس کی ذات قائم ہو‘ جس کی حیات کو کبھی زوال نہیں۔ القَيُّومُ‘ کائناتِ عالم کی ذات وصفات کا قائم رکھنے والا اور تھامنے والا۔ القَادِرُ‘ قدرت والا۔ اسے اپنے کام میں کسی آلہ کی بھی ضرورت نہیں اور وہ عجز اور لاچارگی سے پاک اور منزّہ ہے۔ القَاهِرُ‘ غلبہ والا۔ العَلِيُّ‘ بہت بلند و برتر کہ اس سے اوپر کسی کا مرتبہ نہیں۔ الحَكِيمُ‘ بڑی حکمتوں والا۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں اور وہ ہر چیز کی مصلحتوں سے واقف ہے۔ القَرِيبُ‘ بہت قریب۔ المُجِيبُ‘ دعاؤں کا قبول کرنے والا اور بندوں کی پکار کا جواب دینے والا۔ الغَنِيُّ‘ بڑا بے نیاز اور بے پرواہ۔ اسے کسی کی حاجت نہیں اور کوئی بھی اُس سے مستغنی نہیں۔ الوَهَّابُ‘ بغیر غرض کے اور بغیر عوض کے خوب دینے والا۔ بندہ بھی کچھ بخشش کرتا ہے مگر اس کی بخشش ناقص اور ناتمام ہے کیونکہ بندہ کسی کو کچھ روپیہ پیسہ دے سکتا ہے مگر صحت اور عافیت نہیں دے سکتا جبکہ اللہ تعالیٰ کی بخشش میں سب کچھ ہی داخل ہے۔ الوَدُودُ‘ بڑا محبت کرنے والا۔ یعنی بندوں کی خوب رعایت کرنے والا اور ان پر خوب انعام کرنے والا۔ الشَّكُورُ‘ بہت قدردان۔ المَاجِدُ‘ بڑی بزرگی والا‘ بزرگ مطلق۔ الوَاجِدُ‘ غنی اور بے پرواہ کہ کسی چیز میں کسی کا محتاج نہیں یا یہ معنی کہ اپنی مراد کو پانے والا‘ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ الوَالِي‘ کارساز اور مالک اور تمام کاموں کا متولی اور منتظم۔ الرَّاشِدُ‘ راہ راست پر لانے والا۔ العَفُوُّ‘ بہت معاف کرنے والا۔ الغَفُورُ‘ بہت بخشنے والا۔ الحَلِيمُ‘ بڑا ہی بردبار۔ اسی لیے علانیہ نافرمانی بھی اس کو مجرمین کی فوری سزا پر آمادہ نہیں کرتی اور گناہوں کی وجہ سے وہ رزق بھی نہیں روکتا۔ الكَرِيمُ‘ بہت مہربان۔ التَّوَّابُ‘ توبہ قبول کرنے والا۔ الرَّبُّ‘ پروردگار۔ المَجِيدُ‘ بڑا بزرگ۔ وہ اپنی ذات اور صفات اور افعال میں بزرگ ہے۔ الوَلِيُّ‘ مددگار اور دوست رکھنے والا یعنی اہل ایمان کا محب اور ناصر۔ الشَّهِيدُ‘ حاضر و ناظر اور

ظاہر و باطن پر مطلع اور بعض کہتے ہیں کہ امور ظاہرہ کے جاننے والے کو شہید کہتے ہیں اور مطلق جاننے والے کو علیم کہتے ہیں۔ اَلْمُبِیْنُ' حق و باطل کو جدا جدا کرنے والا۔ اَلْبُرْهَانُ' دلیل۔ اَلرَّؤُفُ' بڑا ہی مہربان' جس کی رحمت کی غایت اور انتہاء نہیں۔ اَلرَّحِیْمُ' بے حد مہربان۔ اَلْمُبْدِیُٔ' پہلی بار پیدا کرنے والا اور عدم سے وجود میں لانے والا۔ اَلْمُعِیْدُ' دوبارہ پیدا کرنے والا۔ پہلی بار بھی اُسی نے پیدا کیا اور قیامت کے دن بھی وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور معدومات کو دوبارہ ہستی کا لباس پہنائے گا۔ اَلْبَاعِثُ' مُردوں کو زندہ کر کے قبروں سے اُٹھانے والا اور سوتے ہوؤں کو جگانے والا۔ اَلْوَارِثُ' تمام موجودات کے فنا ہو جانے کے بعد موجود رہنے والا۔ سب کا وارث اور مالک جب سارا عالم فنا کے گھاٹ اتار دیا جائے گا تو وہ خود ہی فرمائے گا ﴿لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ﴾ ''آج کے دن کس کی بادشاہی ہے؟'' اور خود ہی جواب دے گا۔ ﴿لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾ ''ایک قہار اللہ کی''۔ اَلْقَوِیُّ' بہت زور آور۔ اَلشَّدِیْدُ' سخت۔ اَلضَّارُ' اَلنَّافِعُ' ضرر پہنچانے والا۔ نفع پہنچانے والا یعنی نفع اور ضرر سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ خیر اور شر اور نفع و ضرر سب اس کی طرف سے ہے۔ اَلْبَاقِیُ' ہمیشہ باقی رہنے والا۔ یعنی دائم الوجود جس کو کبھی فنا نہیں اور اس کے وجود کی کوئی انتہاء نہیں۔ اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے۔ ماضی کے اعتبار سے وہ قدیم ہے اور مستقبل کے لحاظ سے وہ باقی ہے۔ ورنہ اس کی ذات کے لحاظ سے وہاں نہ ماضی ہے اور نہ مستقبل ہے اور وہ بذات خود باقی ہے۔ اَلْوَاقِیُ' بچانے والا۔ اَلْخَافِضُ' اَلرَّافِعُ' پست کرنے والا اور بلند کرنے والا۔ وہ جس کو چاہے پست کرے اور جس کو چاہے بلند کرے۔ اَلْقَابِضُ' تنگی کرنے والا۔ اَلْبَاسِطُ' فراخی کرنے والا۔ یعنی حسی اور معنوی رزق کی تنگی اور فراخی سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ کسی پر رزق کو فراخ کیا اور کسی پر تنگ کیا۔ اَلْمُعِزُّ اَلْمُذِلُّ' عزت دینے والا اور ذلت دینے والا۔ وہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ اَلْمُقْسِطُ' عدل و انصاف قائم کرنے والا۔ اَلرَّزَّاقُ' بہت بڑا روزی دینے والا اور روزی کا پیدا کرنے والا۔ رزق اور مرزوق سب اسی کی مخلوق ہے۔ ذُو الْقُوَّةِ' قوت والا۔ اَلْمَتِیْنُ' شدید قوت والا جس میں ضعف' اضمحلال اور کمزوری کا امکان نہیں اور اس کی قوت میں کوئی اس کا مقابل اور شریک نہیں۔ اَلْقَائِمُ' ہمیشہ قائم رہنے والا۔ اَلدَّائِمُ' برقرار۔ اَلْحَافِظُ' بچانے والا۔ اَلْوَکِیْلُ' کارساز یعنی جس کی طرف دوسرے اپنا کام سپرد کر دیں وہی بندوں کا کام بنانے والا ہے۔ اَلْفَاطِرُ' پیدا کرنے والا۔ اَلسَّامِعُ' سننے والا۔ اَلْمُعْطِیُ' عطا کرنے والا۔ اَلْمُحْیِیُ' زندگی دینے والا۔ اَلْمُمِیْتُ' موت دینے والا۔ اَلْمَانِعُ' روک دینے ظاہر و باطن پر مطلع اور بعض کہتے ہیں کہ امور ظاہرہ کے جاننے والے کو شہید کہتے ہیں اور مطلق جاننے والے کو علیم کہتے ہیں۔ اَلْمُبِیْنُ' حق و باطل کو جدا جدا کرنے والا۔ اَلْبُرْهَانُ' دلیل۔ اَلرَّؤُفُ' بڑا ہی مہربان' جس کی رحمت کی غایت اور انتہاء نہیں۔ اَلرَّحِیْمُ' بے حد مہربان۔ اَلْمُبْدِیُٔ' پہلی بار پیدا کرنے والا اور عدم سے وجود میں لانے والا۔ اَلْمُعِیْدُ' دوبارہ پیدا کرنے والا۔ پہلی بار بھی اُسی نے پیدا کیا اور قیامت کے دن بھی وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور معدومات کو دوبارہ ہستی کا لباس پہنائے

میں مختارِ مطلق۔ الحق' ثابت اور برحق۔اس کی خدائی اور شہنشائی حق ہے اور حقیقی ہے۔اس کے سوا سب غیر حقیقی اور ہیچ ہے۔السلام' آفتوں اور عیبوں سے سالم اور سلامتی کا عطا کرنے والا۔ المؤمن' مخلوق کو آفتوں سے امن دینے والا اور امن کے سامان پیدا کرنے والا۔المھیمن' ہر چیز کا نگہبان۔ العزیز' عزت والا اور غلبہ والا۔ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا اور نہ کوئی اس پر غلبہ پا سکتا ہے۔الجبار' جبر اور قہر والا۔ٹوٹے ہوئے کا جوڑنے والا اور بگڑے ہوئے کا درست کرنے والا۔ المتکبر' انتہائی بلند اور برتر' جس کے سامنے سب حقیر ہیں۔الرحمن' نہایت رحم والا۔ الرحیم' بڑا مہربان۔ اللطیف' باریک بین یعنی ایسی خفی اور باریک چیزوں کا ادارک کرنے والا جہاں نگاہیں نہیں پہنچ سکتیں۔ بڑا لطف وکرم کرنے والا بھی ہے۔ الخبیر' بڑا آگاہ اور باخبر ہے۔وہ ہر چیز کی حقیقت کو جانتا ہے۔ہر چیز کی اس کو خبر ہے۔یہ ناممکن ہے کہ کوئی چیز موجود ہو اور اللہ کو اس کی خبر نہ ہو۔السمیع' سب کچھ سننے والا۔البصیر' سب کچھ دیکھنے والا۔ العلیم' بہت جاننے والا۔جس سے کوئی چیز مخفی نہیں ہو سکتی۔اس کا علم تمام کائنات کے ظاہر اور باطن کو محیط ہے۔ العظیم' بہت عظمت والا۔ البار' بڑا اچھا سلوک کرنے والا۔ المتعال' بہت بلند۔ الجلیل' بزرگ قدر۔ الجمیل' بہت جمال والا۔ الحی' بذاتِ خود زندہ اور قائم بالذات جس کی ذات قائم ہو' جس کی حیات کو کبھی زوال نہیں۔ القیوم' کائناتِ عالم کی ذات وصفات کا قائم رکھنے والا اور تھامنے والا۔ القادر' قدرت والا۔اسے اپنے کام میں کسی آلہ کی بھی ضرورت نہیں اور وہ عجز اور لاچارگی سے پاک اور منزہ ہے۔ القاھر' غلبہ والا۔ العلی' بہت بلند و برتر کہ اس سے اوپر کسی کا مرتبہ نہیں۔ الحکیم' بڑی حکمتوں والا۔اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں اور وہ ہر چیز کی مصلحتوں سے واقف ہے۔ القریب' بہت قریب۔ المجیب' دعاؤں کا قبول کرنے والا اور بندوں کی پکار کا جواب دینے والا۔ الغنی' بڑا بے نیاز اور بے پرواہ۔اسے کسی کی حاجت نہیں اور کوئی بھی اُس سے مستغنی نہیں۔الوھاب' بغیر غرض کے اور بغیر عوض کے خوب دینے والا۔بندہ بھی کچھ بخشش کرتا ہے مگر اس کی بخشش ناقص اور ناتمام ہے کیونکہ بندہ کسی کو کچھ روپیہ پیسہ دے سکتا ہے مگر صحت اور عافیت نہیں دے سکتا جبکہ اللہ تعالیٰ کی بخشش میں سب کچھ ہی داخل ہے۔الودود' بڑا محبت کرنے والا۔یعنی بندوں کی خوب رعایت کرنے والا اور ان پر خوب انعام کرنے والا۔ الشکور' بہت قدردان۔ الماجد' بڑی بزرگی والا' بزرگ مطلق۔ الواجد' غنی اور بے پرواہ کہ کسی چیز میں کسی کا محتاج نہیں یا یہ معنی کہ اپنی مراد کو پانے والا' جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ الوالی' کارساز اور مالک اور تمام کاموں کا متولی اور منتظم۔ الراشد' راہ راست پر لانے والا۔ العفو' بہت معاف کرنے والا۔ الغفور' بہت بخشنے والا۔ الحلیم' بڑا ہی بردبار۔اسی لیے علانیہ نافرمانی بھی اس کو مجرمین کی فوری سزا پر آمادہ نہیں کرتی اور گناہوں کی وجہ سے وہ رزق بھی نہیں روکتا۔ الکریم' بہت مہربان۔ التواب' توبہ قبول کرنے والا۔ الرب' پروردگار۔ المجید' بڑا بزرگ۔وہ اپنی ذات اور صفات اور افعال میں بزرگ ہے۔ الولی' مددگار اور دوست رکھنے والا یعنی اہل ایمان کا محب اور ناصر۔ الشھید' حاضر وناظر اور ظاہر وباطن پر مطلع

اور بعض کہتے ہیں کہ امور ظاہرہ کے جاننے والے کو شہید کہتے ہیں اور مطلق جاننے والے کو علیم کہتے ہیں۔ اَلْمُبِیْنُ حق و باطل کو جدا جدا کرنے والا۔ اَلْبُرْهَانُ دلیل۔ اَلرَّؤُفُ بڑا ہی مہربان' جس کی رحمت کی غایت اور انتہاء نہیں۔ اَلرَّحِیْمُ بے حد مہربان۔ اَلْمُبْدِیٔ' پہلی بار پیدا کرنے والا اور عدم سے وجود میں لانے والا۔ اَلْمُعِیْدُ دوبارہ پیدا کرنے والا۔ پہلی بار بھی اُسی نے پیدا کیا اور قیامت کے دن بھی وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور معدومات کو دوبارہ ہستی کا لباس پہنائے گا۔ اَلْبَاعِثُ' مُردوں کو زندہ کر کے قبروں سے اُٹھانے والا اور سوتے ہوؤں کو جگانے والا۔ اَلْوَارِثُ' تمام موجودات کے فنا ہو جانے کے بعد موجود رہنے والا۔ سب کا وارث اور مالک جب سارا عالم فنا کے گھاٹ اتار دیا جائے گا تو وہ خود ہی فرمائے گا ﴿لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ﴾ ''آج کے دن کس کی بادشاہی ہے؟'' اور خود ہی جواب دے گا۔ ﴿لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ﴾ ''ایک قہار اللہ کی''۔ اَلْقَوِیُّ' بہت زور آور۔ اَلشَّدِیْدُ' سخت۔ اَلضَّارُّ' اَلنَّافِعُ' ضرر پہنچانے والا۔ نفع پہنچانے والا یعنی نفع اور ضرر سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ خیر اور شر اور نفع وضرر سب اس کی طرف سے ہے۔ اَلْبَاقِیْ' ہمیشہ باقی رہنے والا۔ یعنی دائم الوجود جس کو کبھی فنا نہیں اور اس کے وجود کی کوئی انتہا نہیں۔ اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے۔ ماضی کے اعتبار سے وہ قدیم ہے اور مستقبل کے لحاظ سے وہ باقی ہے۔ ورنہ اس کی ذات کے لحاظ سے وہاں نہ ماضی ہے اور نہ مستقبل ہے اور وہ بذاتِ خود باقی ہے۔ اَلْوَاقِیْ' بچانے والا۔ اَلْخَافِضُ' اَلرَّافِعُ' پست کرنے والا اور بلند کرنے والا۔ وہ جس کو چاہے پست کرے اور جس کو چاہے بلند کرے۔ اَلْقَابِضُ' تنگی کرنے والا۔ اَلْبَاسِطُ' فراخی کرنے والا۔ یعنی حسی اور معنوی رزق کی تنگی اور فراخی سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ کسی پر رزق کو فراخ کیا اور کسی پر تنگ کیا۔ اَلْمُعِزُّ اَلْمُذِلُّ' عزت دینے والا اور ذلت دینے والا۔ وہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ اَلْمُقْسِطُ' عدل وانصاف قائم کرنے والا۔ اَلرَّزَّاقُ' بہت بڑا روزی دینے والا اور روزی کا پیدا کرنے والا۔ رزق اور مرزوق سب اسی کی مخلوق ہے۔ ذُو الْقُوَّۃِ' قوت والا۔ اَلْمَتِیْنُ' شدید قوت والا جس میں ضعف' اضمحلال اور کمزوری کا امکان نہیں اور اس کی قوت میں کوئی اس کا مقابل اور شریک نہیں۔ اَلْقَائِمُ' ہمیشہ قائم رہنے والا۔ اَلدَّائِمُ' برقرار۔ اَلْحَافِظُ' بچانے والا۔ اَلْوَکِیْلُ' کارساز یعنی جس کی طرف دوسرے اپنا کام سپرد کر دیں وہی بندوں کا کام بنانے والا ہے۔ اَلْفَاطِرُ' پیدا کرنے والا۔ اَلسَّامِعُ' سننے والا۔ اَلْمُعْطِیْ' عطا کرنے والا۔ اَلْمُحْیِیْ' زندگی دینے والا۔ اَلْمُمِیْتُ' موت دینے والا۔ اَلْمَانِعُ' روک دینے والا اور باز رکھنے والا۔ جس چیز کو وہ روک لے کوئی اس کو دے نہیں سکتا۔ اَلْجَامِعُ' سب لوگوں کو جمع کرنے والا یعنی قیامت کے دن اور مرکب اشیاء میں تمام متفرق چیزوں کو جمع کرنے والا۔ اَلْھَادِیْ' سیدھی راہ دکھانے اور بتانے والا کہ یہ راہِ سعادت ہے اور یہ راہِ شقاوت ہے اور سیدھی راہ پر چلانے والا بھی ہے۔ اَلْکَافِیْ' کفایت کرنے والا۔ اَلْاَبَدُ' ہمیشہ برقرار۔ اَلْعَالِمُ' جاننے والا۔ اَلصَّادِقُ' سچا۔ اَلنُّوْرُ' وہ بذاتِ خود ظاہر اور روشن ہے اور دوسروں کو ظاہر اور روشن کرنے والا ہے۔ نور اس چیز کو کہتے ہیں کہ جو خود ظاہر ہو اور دوسرے کو ظاہر کرتا ہو۔ آسمان وزمین سب ظلمت عدم میں چھپے ہوئے تھے۔ اللہ نے ان کو عدم کی ظلمت سے نکال کر نورِ وجود عطا کیا۔ جس سے سب ظاہر ہو گئے۔ اس

لیے وہ ''نور السمٰوت والارض'' یعنی ''آسمان وزمین کا نور'' ہے۔ الْمُنِيْرُ' روشن کرنے والا۔ التَّامُّ' ہر کام کو پورا کرنے والا۔ الْقَدِيْمُ' ازلی۔ الْوِتْرُ' یکتا (طاق' اکیلا) الْاَحَدُ' ذات وصفات میں یکتا اور یگانہ۔ یعنی بے مثال اور بے نظیر۔ الصَّمَدُ' جو کسی کا محتاج نہیں۔ ہر ایک اس کا محتاج ہے۔ اَلَّذِىْ لَمْ يَلِدْ' جس کی اولاد نہیں۔ وَ لَمْ يُوْلَدْ' اور جو کسی کی اولاد نہیں۔ وَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ' اور کوئی اُس کا ہمسر نہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ حقیقی معنی میں اللہ پاک کا نام یعنی اسم ذات صرف ایک ہی ہے اور وہ ہے ''اللہ'' البتہ اس کے صفاتی نام سینکڑوں ہیں جو قرآن مجید اور احادیث میں وارد ہوئے ہیں انہی کو اسماء حسنیٰ کہا گیا ہے۔ شارحین حدیث اور علماء کا اس پر قریب قریب اتفاق ہے کہ اسماء الٰہیہ صرف ننانوے میں مخصوص نہیں ہیں اور یہ ان کی پوری تعداد نہیں کیونکہ تتبع اور تلاش کے بعد احادیث میں اس سے بہت زیادہ تعداد مل جاتی ہے اس لئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس کا مطلب اور مدعا صرف یہ ہے کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے ناموں کو یاد کرے گا اور ان کی نگہداشت کرے گا وہ جنت میں جائے گا یعنی صرف ننانوے ناموں کا احصاء کر لینے پر بندہ اس بشارت کا مستحق ہو جائے گا۔ حدیث پاک کے جملہ ''من احصاها دخل الجنة'' کی تشریح میں علماء اور شارحین نے مختلف باتیں لکھی ہیں ایک مطلب اس کا یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو بندہ ان اسماء الٰہیہ کے مطالب سمجھ کر اور ان کی معرفت حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کی ان صفات پر یقین کرے گا جن کے یہ اسماء عنوانات ہیں وہ جنت میں جائے گا۔ دوسرا مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو بندہ ان اسماء حسنیٰ کے تقاضوں پر عمل کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔ تیسرا مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو بندہ ننانوے ناموں سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرے گا اور ان کے ذریعہ سے اس سے دعا کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔ امام بخاری نے ''من احصاها'' کی تشریح ''من حفظها'' (جس نے ان کو یاد کیا) سے کی ہے بلکہ اس حدیث کی بعض روایات میں ''من حفظها'' کے الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں اس لئے اس تشریح کو ترجیح دی گئی ہے۔

١١: بَابُ دَعْوَةِ الْوَالِدِ وَ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ

باب : والد اور مظلوم کی دُعا

۳۸۶۲: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَ دَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَ دَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَالِدِهٖ.

۳۸۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین دعائیں قبول ہوتی ہیں' ان میں کچھ شک نہیں۔ (۱) مظلوم کی دعا' (۲) مسافر کی دعا اور (۳) والد کی دعا اولاد کے حق میں۔

۳۸۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ حَدَّثَتْنَا حَبَابَةُ ابْنَةُ عَجْلَانَ عَنْ اُمِّهَا اُمِّ حَفْصٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ

۳۸۶۳: حضرت ام حکیم بنت وداع خزاعیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ

جرِيرٍ عَنْ اُمِّ حكِيمٍ بِنْتِ جرِيرٍ عَنْ اُمِّ حكِيمٍ بِنْتِ وَ ذَاعٍ الْخزاعِيَّةِ قَالتْ سمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يقُوْلُ دُعاءُ الْوَالِدِ يُفْضِيْ اِلَى الْحِجَابِ."

علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: والد کی دعا (اللہ کے خاص) حجاب تک پہنچ جاتی ہے۔ (یعنی قبول ہوتی ہے)۔

۱۲: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْاِعْتِدَاءِ فِي الدُّعَاءِ

باب: دُعا میں حد سے بڑھنا منع ہے

۳۸۶۴: حدَّثنا اَبُوْ بكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثنا عَفَّانُ ثنا حَمَّادُ بْنُ سلمة انبانا سعِيْدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِيْ نعامة اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ سمع ابنهُ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْقَصْرَ الْاَبْيض عنْ يمِيْنِ الْجنَّةِ اِذَا دَخَلْتُهَا فَقَالَ اَيْ بُنَيَّ سَلِ اللّٰهَ الْجنَّةَ و عُذْبِهِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ سمِعْتُ رسُوْلَ اللّٰهِ صلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَيَكُوْنُ قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ فِي الدُّعاءِ.

۳۸۶۴: حضرت عبداللہ بن مغفل نے اپنے صاحبزادے کو یہ دعا مانگتے سنا: ''اے اللہ! میں آپ سے مانگتا ہوں سفید محل جنت کے دائیں حصہ میں جب میں جنت میں داخل ہوں۔'' تو فرمایا: پیارے بیٹے! اللہ سے جنت مانگو اور دوزخ سے اللہ کی پناہ مانگو (اور بس) کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: عنقریب کچھ لوگ دعا میں حد سے بڑھنا شروع کر دیں گے۔

۱۳: بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ

باب: دُعا میں ہاتھ اٹھانا

۳۸۶۵: حدَّثنا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خلَفٍ ثنا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عنْ جعْفرِ بْنِ ميْمُوْنٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صلَّى اللّٰهُ عليْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَبَّكُمْ حَيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ اَنْ يَرْفَعَ اِلَيْهِ يَدَيْهِ فَيَرُدَّهُمَا صِفْرًا (اَوْ قَالَ) خَائِبَتَيْنِ'

۳۸۶۵: حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تمہارا پروردگار بہت باحیاء اور کریم (معزز و مہربان اور جواد و فیاض) ہے۔ اسے اس بات سے حیاء آتی ہے کہ اُسکا بندہ اس کے سامنے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے پھر وہ اسکے ہاتھ خالی اور ناکام لوٹا دے۔

۳۸۶۶: حدَّثنا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثنا عَائِذُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَعَوْتَ اللّٰهَ فَادْعُ بِبُطُوْنِ كَفَّيْكَ وَ لَا تَدْعُ بِظُهُوْرِهِمَا فَاِذَا فَرَغْتَ فَامْسَحْ بِهِمَا وَجْهَكَ.

۳۸۶۶: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اللہ سے دعا مانگو تو اپنی ہتھیلیاں اوپر رکھو اور ہاتھوں کی پشت اوپر مت رکھو اور جب فارغ ہو جاؤ تو دونوں ہاتھ اپنے چہرہ پر پھیر لو۔

خلاصۃ الباب ☆ دعا میں ہاتھ اٹھانا اور آخرت میں ہاتھ منہ پر پھیرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب قریب بتواتر ثابت ہے۔ امام نووی نے شرح مہذب میں قریباً تیس حدیثیں اس کے متعلق یکجا کر دی ہیں اور تفصیل سے ان حضرات کی غلط فہمی کی حقیقت واضح کی ہے جن کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یک روایت سے غلط فہمی ہوئی اور انہوں نے دعا میں ہاتھ اٹھانے کا انکار کر دیا ہے۔

۱۴ : بَابُ مَا يَدْعُوا بِهِ الرَّجُلُ اِذَا اَصْبَحَ وَ اِذَا اَمْسَى

۳۸۶۷: حدّثنا ابُوْ بكرٍ ثنا الْحسنُ ابنُ مُوْسى ثنا حمّادُ بنُ سلمةَ عنْ سُهيلِ ابنِ ابى صالحٍ عنْ ابيْه عنْ ابىْ عيّاشٍ الزُّرقىّ قال قال رسُوْلُ اللّٰه ﷺ منْ قال حيْن يُصْبحُ لَا الٰه الّا اللّٰهُ وحْدهُ لَا شريْك لهٗ لهُ الْمُلْكُ ولهُ الْحمْدُ و هو على كُلّ شىْءٍ قديْرٌ كان لهٗ عدلُ رقبةٍ منْ ولد اسْمعيْل وَ حُطّ عنْهُ عشْرُ خطيْئات و رُفع لهٗ عشْرُ درجاتٍ فكان فِىْ حرزٍ من الشّيْطان حتّى يُمْسى و اذا امسى فمثْلُ ذالك حتّى يُصْبح.

قال فرأى رجُلٌ رسُوْل اللّٰه ﷺ فيما يرى النّائمُ فقال يا رسُوْل اللّٰهِ انّ ابا عيّاشٍ يرْوىْ عنْك كذا و كذا فقال صدق ابُوْ عيّاشٍ.

۳۸۶۸: حدّثنا يعْقُوْبُ ابْنُ حُميْد بن كاسبٍ ثنا عبْدُ الْعزيْز بنُ ابىْ حازمٍ عنْ سُهيْلٍ عنْ ابيه عنْ ابىْ هريْرة قال قال رسُوْلُ اللّٰه ﷺ اذا اصْبحْتمْ فقوْلُوْا اللّٰهُمّ بك اصْبحْنا وبك امْسيْنا و بك نحْيى وبك نمُوْتُ و اذا امْسيْتُمْ فقوْلُوْا اللّٰهُمّ بك امْسيْنا وبك اصْبحْنا و بك نحْيى وبك نمُوْتُ و اليْك الْمصيْرُ.

۳۸۶۹: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ بشّارٍ ثنا ابُوْ داوُد ثنا ابنُ ابى الزّناد عنْ ابيْه عنْ ابان ابْن عُثْمان قال سمعْتُ عُثْمان بْن عفّان يقُوْلُ سمعْتُ رسُوْل اللّٰه ﷺ يقُوْلُ ما منْ عبْدٍ يقُوْلُ فِىْ صباحِ كُلّ يوْمٍ و مساءِ كُلّ ليْلةٍ بسْم اللّٰه الّذىْ لا يضُرُّ مع اسْمه شىْءٌ فى الْارْض و لا فى السّماء و هُو السّميْعُ الْعليْمُ ثلاث مرّاتٍ فيضُرّهٗ شىْءٌ.

باب : صبح و شام کی دُعا

۳۸۶۷ : حضرت ابو عیاشؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو صبح کے وقت یہ دعا مانگے: 'لا الٰہ الّا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک..... تو اُسے حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر اَجر ملے گا اور اس کی دس خطائیں معاف کر دی جائیں گی اور وہ شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور شام کو یہی کلمات پڑھے تو صبح تک ایسا ہی رہے گا۔ راوی کہتے ہیں: ایک مرد کو خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابو عیاش آپ کی طرف منسوب کر کے یہ یہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ فرمایا: ابو عیاش نے سچ کہا۔

۳۸۶۸ : حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا صبح کو یہ دعا پڑھا کرو: ''اے اللہ! ہم نے صرف آپ کی وجہ سے (قدرت سے) صبح کی اور آپ ہی کی قدرت سے شام کی اور آپ ہی کی خاطر جئیں گے اور آپ ہی کی خاطر جان دیں گے اور شام ہو تو بھی یہی دُعا مانگا کرو۔

۳۸۶۹ : حضرت ابان بن عثمان فرماتے ہیں کہ میں نے سیّدنا عثمانؓ کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا: جو بندہ بھی ہر روز صبح اور ہر شام کو یہ کلمات کہے: بسم اللہ ....العلیم' تین بار۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ اسے کوئی ضرر پہنچے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابان کو فالج تھا۔ ایک شخص اُن کی طرف (تعجب سے)

قَالَ وَ كَانَ اَبَانُ قَدْ اَصَابَهُ طَرَفٌ مِنَ الْفَالِجِ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ اَبَانُ مَا تَنْظُرُ اِلَيَّ. اَمَا اِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا قَدْحَدَّثْتُكَ وَلٰكِنِّيْ لَمْ اَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَدَرَهُ.

دیکھنے لگا تو حضرت ابان نے اس سے کہا: دیکھتے کیا ہو۔ حدیث ایسے ہی ہے جیسے میں نے بیان کی لیکن ایک روز میں پڑھ نہ سکا (بھول گیا) تا کہ اللہ تعالیٰ اپنی اٹل تقدیر مجھ پر جاری فرمادیں۔

۳۸۷۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِبْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَقِيْلٍ عَنْ سَابِقٍ عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ خَادِمِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ اَوْ اِنْسَانٍ اَوْ عَبْدٍ يَقُوْلُ حِيْنَ يُمْسِيْ وَ حِيْنَ يُصْبِحُ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۳۸۷۰: رسول اللہؐ کے خادم حضرت ابوسلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو بھی مسلمان یا انسان یا بندہ (راوی کولفظ میں شک ہے کہ کیا فرمایا تھا) صبح، شام یہ کلمات کہے: رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا.... تو اللہ تعالیٰ اُسے روزِ قیامت ضرور راضی اور خوش فرمائیں گے۔

۳۸۷۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِسِيُّ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا عُبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا جُبَيْرُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَعُ هٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ حِيْنَ يُمْسِيْ وَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَ دُنْيَايَ وَ اَهْلِيْ وَ مَالِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَ آمِنْ رَوْعَاتِيْ وَ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَ مِنْ خَلْفِيْ وَ عَنْ يَمِيْنِيْ وَ عَنْ شِمَالِيْ وَ مِنْ فَوْقِيْ وَ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ.

و قَالَ وَكِيْعٌ يَعْنِي الْخَسْفَ.

۳۸۷۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح، شام یہ دعائیں نہیں چھوڑا کرتے تھے۔ (یعنی ضرور مانگتے تھے): ((اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَ آمِنْ رَوْعَاتِيْ وَ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَ مِنْ خَلْفِيْ وَ عَنْ يَمِيْنِيْ وَ عَنْ شِمَالِيْ وَ مِنْ فَوْقِيْ وَ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ.))

وکیع نے کہا کہ آخری جملہ میں دھنسنے سے پناہ مانگی۔

۳۸۷۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ عُيَيْنَةَ ثَنَا الْوَلِيْدُ ابْنُ ثَعْلَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ

۳۸۷۲: حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: (سیّد الاستغفار) اے اللہ! آپ میرے پروردگار ہیں۔ آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ آپ نے مجھے پیدا فرمایا۔ میں آپ کا بندہ ہوں۔ میں آپ کے عہد (عہد الست) اور وعدہ پر بقدرِ استطاعت قائم ہوں۔ میں نے جو کام کیے ان کے شر سے میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔ آپ کے انعامات کا

فانہ لا یغفر الذنوب الا انت .

قائل اور معترف ہوں اور اپنے گناہوں کا اقراری ۔ اسلئے میری بخشش فرما دیجئے کہ گناہوں کو صرف آپ ہی بخشتے ہیں ۔

قال قال رسول اللہ ﷺ من قالھا فی یومہ و لیلتہ فمات فی ذالک الیوم او تلک اللیلۃ دخل الجنۃ ان شاء اللہ تعالی.

جو بندہ یہ کلمات دن یا رات میں کہے پھر اسی دن یا رات کو اُسے موت آ جائے تو وہ ان شاء اللہ جنت میں داخل ہوگا ۔

خلاصۃ الباب ☆ ہر آدمی کے لئے رات کے بعد صبح ہوتی ہے اور دن ختم ہونے پر شام آتی ہے گویا ہر صبح اور ہر شام زندگی کی ایک منزل طے ہو کر اگلی منزل شروع ہو جاتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادات اور اپنے عملی نمونہ سے امت کو ہدایت فرمائی کہ وہ ہر صبح و شام اللہ تعالی کے ساتھ اپنے تعلق کو تازہ و مستحکم کرے ۔ اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرے اپنے قصوروں کے اعتراف کے ساتھ معافی مانگے اور سائل اور بھکاری بن کر رب کریم سے مناسب وقت دعائیں کرے ۔

۱۵ : بَابُ مَا یَدْعُوْا بِہٖ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ

باب : سونے کے لیے بستر پر آئے تو کیا دُعا مانگے ؟

۳۸۷۳: حدثنا محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب ثنا عبد العزیز بن المختار ثنا سھیل عن ابیہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول اذا اوی الی فراشہ اللھم رب السموت والارض و رب کل شیء فالق الحب والنوی منزل التوراۃ والانجیل والقرآن العظیم اعوذ بک من شر کل دابۃ انت آخذ بناصیتھا انت الاول فلیس قبلک شیء و انت الآخر فلیس بعدک شیء و انت الظاھر فلیس فوقک شیء و انت الباطن فلیس دونک شیء اقض عنی الدین واغننی من الفقر.

۳۸۷۳ : حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سونے کے لیے بستر پر آتے تو یہ دعا مانگا کرتے: ''اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے رب! اور ہر چیز کے رب! دانے اور گٹھلی کو چیرنے والے (اُگانے والے) تورات' انجیل اور قرآنِ عظیم کو نازل فرمانے والے ۔ میں ہر جانور کی برائی سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں کہ جس کی پیشانی آپ کے قبضہ میں ہے ۔ آپ اوّل ہیں' آپ سے پہلے کوئی چیز نہ تھی اور آپ ہی آخر ہیں' آپ کے بعد کچھ نہیں ۔ آپ ہی ظاہر ہیں آپ سے اوپر کوئی چیز نہیں اور آپ ہی باطن ہیں کہ آپ سے زیادہ پوشیدہ کوئی چیز نہیں ۔ میری طرف سے قرض ادا کر دیجئے اور مجھے مفلس سے غنی کر دیجئے ۔

۳۸۷۴: حدثنا ابو بکر ثنا عبد اللہ بن نمیر عن عبید اللہ عن سعید بن ابی سعید عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اراد احدکم ان یضطجع علی فراشہ فلینزع داخلۃ ازارہ

۳۸۷۴ : حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو اپنے ازار کا کنارہ کھول لے اور اس سے اپنا بستر جھاڑ لے ۔ اسلئے کہ اُسے معلوم نہیں کہ اس

ثُمَّ الْيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِىْ مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ الْيَقُلْ رَبِّ بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِىْ وَ بِكَ اَرْفَعُهُ فَاِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِىْ فَارْحَمْهَا وَ اِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا حَفِظْتَ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ.

کے پیچھے بستر پر کیا کچھ آیا (کوئی موذی چیز ہی آ سکتی ہے) پھر دائیں کروٹ پر لیٹ جائے۔ پھر یہ دعا پڑھے: رَبِّ بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِىْ ''اے اللہ! آپ ہی کے بھروسہ پر میں نے اپنی کروٹ رکھی (لیٹا) اور آپ ہی کے اَمر سے میں اُٹھوں گا۔ اگر آپ میری جان روک لیں تو اس پر رحمت فرمائیں اور اگر چھوڑ دیں (اور میں بیدار رہوں) تو اس کی ایسی ہی حفاظت فرمایئے جیسے آپ اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتے ہیں۔

۳۸۷۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسَعِيْدُ بْنُ شُرَحْبِيْلَ اَنْبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَخَذَ مُضْطَجَعَهُ نَفَثَ فِىْ يَدَيْهِ وَقَرَأَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ وَ مَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ.

۳۸۷۵: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں میں پھونکتے اور معوذتین پڑھتے اور دونوں ہاتھ پورے جسم پر پھیر لیتے۔

۳۸۷۶: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ اَوْ اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِىْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِىْ اِلَيْكَ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِىْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَ رَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَا وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ لَا مَلْجَا وَ لَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِىْ اَنْزَلْتَ وَ نَبِيِّكَ الَّذِىْ اَرْسَلْتَ فَاِنْ مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَ اِنْ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ وَقَدْ اَصَبْتَ خَيْرًا كَثِيْرًا.

۳۸۷۶: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: جب تم سونے کے لیے اپنے بستر پر آ ؤ تو یہ دعا پڑھا کرو: ''اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ آپ کے لیے جھکا دیا اور اپنی پشت آپ کے سہارے پر رکھی اور اپنا معاملہ آپ کے سپرد کر دیا۔ آپ کی طرف رغبت سے اور آپ ہی کے خوف سے کوئی ٹھکانہ نہیں اور کوئی پناہ نہیں' آپ سے مگر آپ ہی کا ڈر ہے۔ میں آپ کی کتاب پر ایمان لایا جو آپ نے اتاری اور آپ کے نبی پر (ایمان لایا) جنہیں آپ نے بھیجا۔ اگر تم اسی رات میں مر گئے تو تمہاری موت فطرت (دین حق) پر آئی اور اگر تم نے صبح کی تو تمہیں بہت بھلائی حاصل ہوئی۔

۳۸۷۷: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهِ وَضَعَ يَدَهُ (يَعْنِىْ الْيُمْنٰى) تَحْتَ خَدِّهِ: ثُمَّ

۳۸۷۷: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سونے کے لیے اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنا دایاں ہاتھ رُخسارِ مبارک کے نیچے رکھتے پھر کہتے: ''اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچا دیجئے۔

قال اللهم قني عذابك يوم تبعث (او تجمع) عبادك "

جس روز آپ اپنے بندوں کو اُٹھائیں گے' جمع کریں گے۔''

خلاصۃ الباب ☆ نیند کو موت سے بہت مشابہت ہے سونے والا مردے ہی کی طرح دنیا و مافیہا سے بے خبر ہوتا ہے اس لحاظ سے نیند' بیداری اور موت کے درمیان کی ایک حالت ہے۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاکید کے ساتھ ہدایت فرماتے تھے کہ جب سونے لگو تو اس سے پہلے دھیان اور اہتمام سے اللہ کو یاد کرو۔ گناہوں سے معافی مانگو اور اس سے مناسب وقت دعائیں کرو منجملہ ان دعاؤں کے معوذتین کا پڑھنا بھی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو لوگ اور زیادہ نہ پڑھ سکیں وہ صبح و شام کم از کم یہی سورتیں پڑھ لیں اور ہاتھوں پر پھونک مار کر تمام جسم پر پھیر لیں تو یہی ان شاء اللہ کافی ہو جائے گا۔

۱۶ : بَابُ مَا يَدْعُوْا بِهِ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ

باب : رات میں بیدار ہو تو کیا پڑھے؟

۳۸۷۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرٰهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ عُمَيْرُ ابْنُ هَانِيءٍ حَدَّثَنِيْ جُنَادَةُ ابْنُ أَبِيْ أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ حِيْنَ يَسْتَيْقِظُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ثُمَّ دَعَا رَبِّ اغْفِرْ لِيْ غُفِرَ لَهُ.

قَالَ الْوَلِيْدُ : أَوْ قَالَ دَعَا اسْتُجِيْبَ لَهُ فَإِنْ قَامَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلّٰى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ.

۳۸۷۸ : حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو رات میں اچانک بیدار ہو اور بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے: ((لا الٰہ إلّا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک........)) پھر یہ دعا مانگے: ''اے اللہ! میری بخشش فرما دیجئے۔'' اُس کی بخشش ہو جائے گی۔ راویٔ حدیث ولید کہتے ہیں کہ یا میرے استاذ' امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ الفاظ کہے کہ کوئی بھی دعا مانگے قبول ہوگی۔ پھر اگر کھڑا ہو کر وضو کرے پھر نماز پڑھے تو اس کی نماز بھی قبول ہوگی۔

۳۸۷۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ أَنْبَأَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ أَنَّ رَبِيْعَةَ بْنَ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ يَبِيْتُ عِنْدَ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ يَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : مِنَ اللَّيْلِ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الْهَوِيَّ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ.

۳۸۷۹ : حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ کے پاس رات گزارتے اور وہ رات میں نبیؐ کو بہت دیر تک یہ کہتے سنتے: سبحان اللہ رب العالمین پھر آپ ﷺ فرماتے: سبحان اللہ وبحمدہ۔

۳۸۸۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

۳۸۸۰ : حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

عَبدِ الملکِ بنِ عُمَیرٍ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا انْتَبَہَ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْہِ النُّشُوْرُ.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں بیدار ہوتے تو کہتے: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْہِ النُّشُوْرُ.))

۳۸۸۱: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُو الْحُسَیْنِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ سَلَمَۃَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ اَبِی النُّجُوْدِ بْنِ سَلَمَۃَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ اَبِی النُّجُوْدِ عَنْ شَھْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِی ظَبْیَۃَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ بَاتَ عَلٰی طُھُوْرٍ ثُمَّ تَعَارَّ مِنَ اللَّیْلِ فَسَاَلَ اللّٰہَ شَیْئًا مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا اَوْ مِنْ اَمْرِ الْاٰخِرَۃِ اِلَّا اَعْطَاہُ.

۳۸۸۱: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ بھی رات کو باوضو سوئے پھر رات میں اچانک اُس کی آنکھ کھلے' اُس وقت وہ دنیا یا آخرت کی جو چیز بھی مانگے گا اللہ تعالیٰ اُسے ضرور عطا فرمائیں گے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں بشارت سنائی گئی ہے کہ جو بندہ رات کو آنکھ کھولنے پر اللہ تعالیٰ کی توحید وتمجید اور تسبیح وتحمید اور اس کی مدد کے بغیر اپنی عاجزی و بے بسی کے اعتراف کے یہ کلمے پڑھے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنی مغفرت وبخشش کی دعا مانگے یا اور کوئی دعا کرے تو وہ ضرور قبول فرمائی جائیگی۔

۱۷: بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْکَرْبِ

باب: سختی اور مصیبت کے وقت کی دُعا

۳۸۸۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَکِیْعٌ جَمِیْعًا عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اُمِّہٖ اَسْمَاءَ ابْنَۃِ عُمَیْسٍ قَالَتْ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ کَلِمٰتٍ اَقُوْلُھُنَّ عِنْدَ الْکَرْبِ اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا

۳۸۸۲: حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ کلمات سکھائے جو میں مصیبت میں پڑھتی ہوں۔

((اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا.))

۳۸۸۳: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ ھِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتُوَائِیِّ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِی الْعَالِیَۃِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ عِنْدَ الْکَرْبِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ: سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ قَالَ وَکِیْعٌ مَرَّۃً لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فِیْھَا کُلِّھَا.

۳۸۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مصیبت کے وقت یہ دعا مانگا کرتے تھے: ((لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ.....)) وکیع راوی نے ایک مرتبہ ہر کلمہ کے ساتھ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اضافہ بھی کیا۔

خلاصۃ الباب ☆ سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ہر قسم کی دعائیں تلقین فرما دی ہیں خوشی کے موقع ہوں یا مصیبت و پریشانی کے موقع کی۔ مطلب یہ ہے کہ بندہ ہر وقت اللہ تعالیٰ سے مناجات کرے اور اسی کو اپنا ملجا اور ماویٰ سمجھے۔

۱۸ : بَابُ مَا يَدْعُوْا بِهِ الرَّجُلُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ

باب : کوئی شخص گھر سے نکلے تو یہ دُعا مانگے

۳۸۸۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهٖ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ.

۳۸۸۴: حضرت امّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ جب اپنے دولت کدہ سے باہر تشریف لے جاتے تو یہ کہتے: ''اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں گمراہ ہونے' پھسل جانے سے' ظلم کرنے سے' ظلم کئے جانے سے' جہالت کرنے سے اور اس سے کہ میرے ساتھ کوئی جہالت کا برتاؤ کرے۔''

۳۸۸۵: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا حَاتِمُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ التُّكْلَانُ عَلَى اللّٰهِ.

۳۸۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب اپنے دولت کدہ سے باہر تشریف لاتے تو ارشاد فرماتے: بِسْمِ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ التُّكْلَانُ عَلَى اللّٰهِ۔

۳۸۸۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ حَدَّثَنِيْ هَارُوْنُ بْنُ هَارُوْنَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضى الله تعالىٰ عنه اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَابِ بَيْتِهٖ (اَوْ مِنْ بَابِ دَارِهٖ) كَانَ مَعَهُ مَلَكَانِ مُوَكَّلَانِ بِهٖ فَاِذَا قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ قَالَا هُدِيْتَ وَ اِذَا قَالَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَا وُقِيْتَ وَ اِذَا قَالَ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ قَالَا كُفِيْتَ قَالَ فَيَلْقَاهُ قَرِيْنَاهُ فَيَقُوْلَانِ مَا ذَا تُرِيْدَانِ مِنْ رَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَ كُفِيَ وَ وُقِيَ.

۳۸۸۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: جب مرد اپنے گھر یا کوٹھری کے دروازہ سے باہر آئے تو دو فرشتے اس کے ساتھ مقرر ہوتے ہیں۔ جب یہ کہے: بِسْمِ اللّٰهِ۔ تو وہ کہتے ہیں تیری راہنمائی کی گئی اور جب وہ کہتا ہے: لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. تو وہ کہتے ہیں: تیری حفاظت کی گئی اور جب وہ کہتا ہے: تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ۔ تو وہ کہتے ہیں تیری کفایت کی گئی۔ پھر اس سے اس کے دونوں شیطان ملتے ہیں تو فرشتے ان سے کہتے ہیں کہ تم اس آدمی سے کیا (شرک کروانا) چاہتے ہو جس کی راہنمائی ہو چکی' کفایت ہو چکی' حفاظت بھی ہو چکی۔

۱۹ : بَابُ مَا يَدْعُوْا بِهٖ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ

باب : گھر داخل ہوتے وقت کی دُعا

۳۸۸۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ

۳۸۸۷: جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے

ابن جُرَیجٍ اَخبَرَنِیْ ابو الزُّبَیرِ عَنْ جابرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِی اللّٰہُ تعالٰی عَنْہُ اَنّہٗ سمعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلّم یَقُوْلُ اِذا دخلَ الرَّجُلُ بیْتَہٗ فَذَکرَ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُولِہٖ و عِنْدَ طعامِہٖ قالَ الشَّیْطانُ لا مَبِیْتَ لکُمْ وَ لا عِشاء و اِذا دَخلَ و لمْ یذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُولِہٖ قالَ الشَّیْطانُ اَدْرَکْتُمُ المبِیْتَ فاِذا لمْ یذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ طعامِہٖ قالَ ادْرَکْتُمْ المبِیْتَ و الْعِشاء.

نبیؐ کو یہ فرماتے سنا: جب مرد اپنے گھر میں داخل ہو اور داخل ہوتے ہوئے اللہ کو یاد کرے اور کھاتے وقت بھی (مثلاً بسم اللہ کہے) تو شیطان (اپنے لشکر سے) کہتا ہے: تمہارے لیے (اس گھر میں) نہ سونے کیلئے جگہ ہے نہ رات کا کھانا اور جب آدمی گھر میں داخل ہو جائے اور داخل ہوتے وقت اللہ کو یاد نہ کرے تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں رات کیلئے ٹھکانہ مل گیا اور جب کھاتے وقت اللہ کو یاد نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں رات کیلئے ٹھکانہ اور رات کا کھانا دونوں مل گئے۔

۲۰: بَابُ مَا یَدْعُوْا بِهِ الرَّجُلُ اِذَا سَافَرَ

باب: سفر کرتے وقت کی دُعا

۳۸۸۸: حدَّثنا ابُوْ بَکرٍ ثنا عَبْدُ الرَّحِیْمِ ابْنُ سُلَیْمانَ و ابُوْ مُعاوِیَۃَ عَنْ عاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِس قالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یقُوْلُ (وَ قالَ عَبْدُ الرَّحِیْمِ یَتَعَوَّذُ) اِذا سافرَ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثاءِ السَّفرِ وَ کَآبَۃِ الْمُنْقلَبِ وَ الْحَوْرِ بعْدَ الْکَوْرِ.

وَ دَعْوَۃِ الْمَظْلُوْمِ وَ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ والْمالِ.

وَ زادَ اَبُوْ مُعاوِیَۃَ فَاِذا رَجعَ قَالَ مِثْلَھا.

۳۸۸۸: حضرت عبداللہ بن سرجسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ سفر کے وقت یہ دعا پڑھتے: ''اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔ سفر کی تھکاوٹ اور تکلیف سے اور سفر سے لوٹنے کے بعد بری حالت سے (کہ ناکام لوٹوں یا پہنچوں تو گھر میں مالی' جانی نقصان یا بیماری کی حالت دیکھوں) اور ترقی کے بعد تنزلی سے اور مظلوم کی بددُعا سے اور گھر یا مال کا برا حال دیکھنے سے۔ ابو معاویہ کی روایت میں ہے کہ واپسی پر بھی آپؐ یہی دعا فرماتے۔

۲۱: بَابُ مَا یَدْعُوْا بِهِ الرَّجُلُ اِذَا رَاَى السَّحَابَ وَالْمَطَرَ

باب: بادو باراں کا منظر دیکھتے وقت یہ دُعا پڑھے

۳۸۸۹: حدَّثنَا اَبُوْ بَکرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثنا یَزِیْدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَیْحٍ عَنْ اَبِیْہِ الْمِقْدَامِ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَخْبَرَتْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا رَاٰی سَحَابًا مُقْبِلًا مِنْ اُفُقٍ مِنَ الْاٰفَاقِ تَرَکَ مَا ھُوَ فِیْہِ وَ اِنْ کَانَ فِیْ صَلَاتِہٖ حَتّٰی یَسْتَقْبِلَہٗ فَیَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَ بِہٖ فَاِنْ اَمْطَرَ قَالَ اللّٰھُمَّ صَیِّبًا

۳۸۸۹: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبیؐ کسی بھی اُفق سے بادل آتا دیکھتے تو جس کام میں مشغول ہوتے اُسے چھوڑ دیتے اگرچہ (نفلی) نماز ہی کیوں نہ ہو اور اس کی طرف مُنہ کر کے کہتے: ''اے اللہ! ہم آپ کی پناہ میں آتے ہیں۔ اس شر سے جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا'' اگر وہ برستا تو فرماتے: ''اے اللہ! جاری

نافعا مرّتین او ثلا ثةً و اِنْ کشفهُ اللّٰهُ عزّو جلّ و لم یُمطِرْ حمد اللّٰهُ علٰی ذٰلک.

اور نافع پانی عطا فرما دو یا تین مرتبہ اور اگر اللہ کے امر سے بادل چھٹ جاتا تو آپ اس پر اللہ کا شکر بجالاتے۔

۳۸۹۰: حدّثنا هشامُ بْنُ عمّارٍ ثنا عبدُ الحمیدِ بْنُ حبیبِ بنِ ابی الْعِشْرِیْنَ ثنا الْاَوْزَاعِیُّ اخبرنی نافعٌ انّ الْقاسم بْن محمّدٍ اخبرهُ عَنْ عائشة انّ رسُوْلَ اللّٰه ﷺ کان اذا رای الْمطرَ قالَ اَللّٰهُمَّ اجْعلْها صیّبا هنیْئا.

۳۸۹۰: ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارش دیکھتے تو ارشاد فرماتے: اَللّٰهُمَّ اجعلها صیّبا هنیْئا.

۳۸۹۱: حدّثنا ابُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شیْبة ثنا مُعاویةُ ثنا مُعاذُ بْنُ مُعاذٍ عن ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عطاءٍ عَنْ عائشة رضی اللّٰه تعالی عنها قالتْ کانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اللّٰهُمّ اجعلْها صیّبا هنیْئا. اذا رایٰ مخیْلةً تلوّنَ وجْهُهٗ و تغیّر و دخل و خرج واقْبل وادْبر فاذا امْطرتْ سُرّیَ عنْهُ قال فذکرتْ لهٗ عائشةُ رضی اللّٰهُ تعالٰی عنْها بعْض ما راتْ منْهُ فقالَ و ما یُدْرِیْک؟ لعلّهٗ کما قالَ قوْمُ هُوْدٍ فلمّا راوْهُ عارِضًا مُسْتقْبل اَوْدیتهمْ قالُوْا هٰذا عارضٌ مُمْطرُنا بلْ هُوَ ما اسْتعْجلْتُمْ به الْآیة.

۳۸۹۱: ام المؤمنین سیّدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ جب اَبر دیکھتے تو آپؐ کا چہرہ متغیر ہو جاتا' رنگ بدل جاتا۔ آپؐ کبھی اندر آتے' کبھی باہر جاتے' کبھی سامنے آتے اور کبھی مُنہ پھیر لیتے (غرض اضطراب اور بے چینی طاری رہتی) جب بارش ہوتی تو آپؐ کی یہ کیفیت جاتی رہتی۔ میں نے آپؐ سے اس کا تذکرہ کیا تو فرمایا: تمہیں کیا خبر! شاید یہ ایسا ہی ہو جیسے قوم ہود نے کہا جب انہوں نے اپنی وادیوں کی طرف اَبر آتا دیکھا کہ یہ بادل ہے جو ہم پر برسے گا (اس میں پانی نہیں) بلکہ یہ وہی عذاب ہے جس کی تمہیں جلدی تھی۔ آیت کے آخر تک۔

۲۲: بَابُ مَا یَدْعُوْا بِهِ الرَّجُلُ اِذَا نَظَرَ اِلٰی اَهْلِ الْبَلَاءِ

باب: مصیبت زدہ کو دیکھے تو یہ دُعا پڑھے

۳۸۹۲: حدّثنا علیُّ بْنُ مُحمّدٍ ثنا وکیْعٌ عنْ خارجةَ بْنِ مُصْعبٍ عَنْ ابی یحْیی عَمْرِو بْنِ دِیْنارٍ (و لیس بصاحب ابْن عُیَیْنة) موْلی اٰلِ الزُّبیْرِ عَنْ سالمٍ عن ابن عُمَرَ قالَ قال رسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ فُجِئَهُ صاحبُ بلاءٍ فقال اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عافانِیْ مِمَّا بْتلاک بهٖ وَ فضّلنِیْ علٰی کثِیْرٍ مِمّنْ خلق تفْضِیْلًا عُوْفِیَ مِن ذٰلِک الْبلاءِ کائنًا ما کانَ.

۳۸۹۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اچانک مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا بْتلاک بِهٖ وَ فَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا تو وہ اس مصیبت سے عافیت میں رہے گا گواہ کوئی' کسی قسم کی مصیبت ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کِتَابُ تَعْبِيْرِ الرُّؤْيَاءِ

خوابوں کی تعبیر سے متعلق ابواب

خلاصۃ الباب ☆ خواب کی حقیقت کیا ہے اور یہ واقعی چیز ہے یا مجرد خیالات ہیں طویل بحثیں ہیں ۔ مثلاً اطبا کا خیال ہے کہ آدمی کے مزاج میں جس خلط کا غلبہ ہوتا ہے اس کے مناسبات خیال میں آتے ہیں جیسے کسی کا مزاج بلغمی ہو تو پانی اور اس کے متعلقات دریا سمندر پانی میں تیرنا وغیرہ دیکھے گا یا ہوا میں اڑنا وغیرہ اس طرح دوسرے اخلاط خون اور سودا حال ہے ۔ فلاسفہ کے نزدیک جو واقعات جہاں میں رونما ہوتے ہیں ان کی صورت مثالیہ فوٹو کی طرح عالم بالا میں منقوش ہے اس لئے نفس کے سامنے ان میں سے کوئی چیز آتی ہے تو اس کا انعکاس ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ ۔ اقوال مختلفہ ہیں ۔ اہل سنت کے نزدیک یہ تصورات ہیں جن کو حق تعالیٰ شانہ بندہ کے دل میں پیدا کرتے ہیں جو کبھی بواسطہ فرشتے کے پیدا کئے جاتے ہیں اور کبھی شیطان کے ذریعہ سے ۔

(ماخوذ از شمائل ترمذی خصائل نبوۃ شرح شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا)

١ : بَابُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرَى لَهُ

٣٨٩٣ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَ اَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ .

٣٨٩٤ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ

باب : مسلمان اچھا خواب دیکھے یا اس کے بارے میں کسی اور کو خواب دکھائی دے

۳۸۹۳ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : مرد صالح کا نیک خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے ۔

۳۸۹۴ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَ اَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ.

ارشاد فرمایا: مؤمن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

٣٨٩٥: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَنْبَأَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رُؤْيَا الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءٍ مِنَ النُّبُوَّةِ.

٣٨٩٥: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان نیک مرد کا خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک ہے۔

٣٨٩٦: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَمَّالُ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اُمِّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَ بَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ.

٣٨٩٦: حضرت امّ کعبیہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: نبوت ختم ہو چکی (اب کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا) اور خوشخبری دینے والی باتیں باقی ہیں۔ (ان میں نیک خواب بھی داخل ہیں)۔

٣٨٩٧: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ وَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ.

٣٨٩٧: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک ہے۔

٣٨٩٨: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ قَالَ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهُ.

٣٨٩٨: حضرت عبادہ بن صامت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا.... کی تفسیر دریافت کی (ترجمہ یہ ہے کہ دنیا و آخرت میں خوشخبری ہے) فرمایا: اس سے مراد نیک خواب ہے جو مسلمان دیکھے یا مسلمان کے بارے میں کوئی اور دیکھے۔

٣٨٩٩: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْاَيْلِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ فِيْ مَرَضِهِ وَ الصُّفُوْفُ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ

٣٨٩٩: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مرضِ وفات میں (اپنے حجرے کا) پردہ ہٹایا۔ (دیکھا تو) نماز کی صفیں ابوبکر صدیق کے پیچھے قائم کیں۔ فرمایا: اے لوگو! نبوت کی خوشخبری دینے والی چیزوں میں کچھ باقی نہ رہا (کہ نبوت ہی ختم ہو چکی) البتہ نیک خواب ان میں سے باقی ہیں۔ جو مسلمان

تَرٰى لَهُ. دیکھے یا مسلمان کے متعلق کوئی اور دیکھے۔

خلاصۃ الباب ☆ ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ بہتر یہ ہے کہ چونکہ اس کو علم نبوت کا ایک جز وفرمایا ہے اور علوم نبوی انبیاء ہی کے ساتھ مخصوص ہوتے ہیں اس لئے اس کو بھی انبیاء علیہم السلام ہی کے ساتھ مخصوص سمجھنا چاہئے مجملاً اتنا معلوم ہونا کافی ہے کہ مبارک اور اچھا خواب ایک بڑی بشارت ہے جو نبوت کے اجزاء میں سے ایک جز و ہے اتنا ہی اس کی شرافت اور عظمت کے لئے کافی ہے باقی نبوت کے چھیالیس جز و نبی ہی صحیح طور پر معلوم کر سکتے ہیں اس لئے وہی اس جز ء کو صحیح طور پر سمجھ سکتے ہیں کہ یہ چھیالیسواں جز و کیسے ہوا۔ بعض فرماتے ہیں کہ نبوت کے چھیالیس اچھے خصائل میں سے خواب بھی ایک اچھی خصلت ہے۔ اور اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے قبل کے چھ ماہ بھی مراد ہو سکتے ہیں کیونکہ نبوت کا زمانہ ۲۳ سال ہے جس کی چھیالیس ششماہیاں ہوتی ہیں۔ پہلے چھ ماہ رویا صادقہ ہیں۔

۲: بَابُ رُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَنَامِ

باب: خواب میں نبی ﷺ کی زیارت

۳۹۰۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فِي الْيَقْظَةِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ عَلٰى صُورَتِي.

۳۹۰۰: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا' اُس نے مجھے بیداری میں دیکھا ہے (یعنی اس کی مثال دیکھا ہے مجھے ہی دیکھا کسی اور کو نہیں) کیونکہ شیطان بھی میری صورت میں نہیں آ سکتا۔

۳۹۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ' فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي.

۳۹۰۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔

۳۹۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَمَثَّلَ فِي صُورَتِي.

۳۹۰۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔

۳۹۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا ثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ' عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ

۳۹۰۳: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا' اُس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار

رآنِیْ فِی الْمَنامِ فَقَدْ رآنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لا یتمثَّلُ بِیْ.

نہیں کر سکتا۔

۳۹۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی ثنا سُلَیْمَانُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِیُّ ثنا سَعْدَانُ بْنُ یَحْیَی بْنِ صَالِحِ اللَّخْمِیُّ ثنا صَدَقَةُ بْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَکَاَنَّمَا رَآنِیْ فِی الْیَقْظَةِ اِنَّ الشَّیْطَانَ لا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَتَمَثَّلَ بِیْ.

۳۹۰۴: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا گویا اُس نے مجھے بیداری میں دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل اختیار ہی نہیں کر سکتا۔

۳۹۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی ثنا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ اَبُوْ عَوَانَةَ ثنا عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَمَّارٍ هُوَ الدُّهْنِیُّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لا یَتَمَثَّلُ بِیْ.

۳۹۰۵: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اُس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ خواب کے دوران اگر کسی شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کو دیکھا تو اسے یقین کر لینا چاہئے کہ اس نے آپ ہی کی ذات کی زیارت کی روایات میں آتا ہے کہ شیطان دیگر ہر شخص کی شکل وصورت میں متمثل ہو سکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اس کو یہ قدرت نہیں دی کہ وہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل وصورت کے مشابہ بن کر کسی اہل ایمان کو دھوکہ دے سکے الغرضیکہ جب خواب دیکھنے والے کے دل میں یہ بات آ جائے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو رہا ہے تو پھر اسے یقین ہو جانا چاہئے کہ یہ آپ ہی کی ذات ہے خواہ دورانِ خواب دیکھی جانے والی شکل وصورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شکل وصورت کے ساتھ مناسبت نہ رکھتی ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں آپ کی شان کے خلاف نامناسب شکل وصورت سے یا تو بعض تاریخی حالات کی طرف اشارہ ہوتا ہے یا پھر خود خواب دیکھنے والے آدمی میں کوئی نقص ہوتا ہے جو کہ اصلاح طلب ہوتا ہے لہٰذا اس کو اپنے حالات میں غور وفکر کر کے اپنی اصلاح کر لینی چاہئے اس کو ایک مثال سے سمجھا جا سکتا ہے جیسا آئینہ ہوتا ہے کہ ایک شے کو اگر سرخ آئینہ میں دیکھو تو وہ شے سرخ نظر آتی ہے اسی طرح خواب میں ذات تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر آتی ہے لیکن اس ذات اقدس کے ساتھ جو احوال اور اوصاف نظر آتے ہیں وہ خواب دیکھنے والے کے تخیل اور ادراک کا اثر ہے کہ جس قسم کے احوال دیکھنے والے کے ہوں گے ویسے ہی صفات کے ساتھ زیارت نصیب ہوگی مثلاً جو شخص خواب میں دیکھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دنیا کمانے کی ترغیب دے رہے ہیں تو اس دیکھنے والے کی ظلمت کا شمول ہے کہ وہ کسی مکروہ فعل کے ارتکاب میں بلا ارادہ بتلا ہے۔ واللہ اعلم۔

۳: بَابُ الرُّؤْیَا ثَلاثٌ

باب: خواب تین قسم کا ہوتا ہے

۳۹۰۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثنا هَوْذَةُ بْنُ خَلِیْفَةَ

۳۹۰۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے

ثنا عوف عن محمد بن سيرين عن ابى هريرة عن النبى ﷺ قال الرؤيا ثلاث فبشرى من الله وحديث النفس و تخويف من الشيطن فاذا راى احدكم رؤيا تعجبه فليقص ان شاء و ان راى شيئا يكرهه فلا يقصه على احد وليقم يصلى.

فرمایا: خواب تین قسم کا ہوتا ہے۔ اللہ کی طرف سے خوشخبری' دل کے خیالات اور شیطان کی طرف سے ڈراوا۔ لہٰذا تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے اچھا معلوم ہو تو چاہیے' بیان کر دے اور اگر ناپسندیدہ چیز دیکھے تو کسی کو نہ بتائے اور کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔

۳۹۰۷: حدثنا هشام بن عمار ثنا يحيى ابن حمزة ثنا يزيد بن عبيدة حدثنى ابو عبيد الله مسلم بن مشكم عن عوف بن مالك رضى الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الرؤيا ثلاث منها اهاويل من الشيطان ليحزن بها ابن آدم و منها ما يهم به الرجل فى يقظته فيراه فى منامه و منها جزء من ستة و اربعين جزءً من النبوة قال قلت له انت سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم انا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم انا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم.

۳۹۰۷: حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: خواب تین قسم کا ہوتا ہے۔ ایک شیطان کی طرف سے ہولناک اور ڈراؤنا خواب تاکہ انسان رنجیدہ و پریشان ہو۔ دوسرا آدمی بیداری میں جو سوچتا ہے' اسی بارے میں خواب بھی دیکھتا ہے۔ تیسرا نبوت کا چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے (مسلم بن مشکم راوی کہتے ہیں) میں نے کہا کہ آپ نے خود رسول اللہؐ سے یہ بات سنی؟ فرمایا: جی ہاں! میں نے خود یہ بات رسول اللہؐ سے سنی۔ میں نے خود یہ بات رسول اللہؐ سے سنی۔ (دو مرتبہ تاکیداً فرمایا)۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں خواب کی تین قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ (۱) رحمانی خواب اس قسم کے خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک قسم کا القاء ہوتا ہے یہ خواب ہمیشہ سچے ہوتے ہیں۔ (۲) نفسانی خواب اپنے خواب کا انحصار خود انسانی خیالات پر ہوتا ہے۔ جس طرح کہ کسی شخص کے خیالات ونظریات ہوتے ہیں اس کو اسی قسم کے خواب نظر آتے ہیں۔ (۳) شیطانی خواب بعض اوقات شیطان بھی انسان کے دل و دماغ میں کئی قسم کے توہمات ڈالتا ہے یا ڈراتا ہے ایسے خواب کے بارے میں فرمایا گیا ہے فوراً اٹھ کر بائیں طرف تھوکے اور تعوذ پڑھے اور خیر کا سوال کرے اور کروٹ تبدیل کر کے سو جائے۔

۴: بَابُ مَنْ رَأَىٰ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا

باب: جو ناپسندیدہ خواب دیکھے

۳۹۰۸: حدثنا محمد بن رمح المصرى انبانا الليث بن سعد عن ابى الزبير عن جابر بن عبد الله عن رسول الله ﷺ انه قال اذا راى احدكم الرؤيا يكرهها

۳۹۰۸: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھوکے اور

فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ.

تین بار شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے (اعوذ باللہ پڑھ لے) اور جس کروٹ پر تھا' اُسے بدل لے۔

۳۹۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِنْ رَاٰى اَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ثَلَاثًا وَ لْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ.

۳۹۰۹: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا خواب منجانب اللہ ہوتا ہے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ تم میں سے کوئی بھی بُرا خواب دیکھے تو تین بار بائیں طرف تھتکاردے اور تین بار تعوذ پڑھے اور جس کروٹ پر تھا اُسے بدل کر دوسری کروٹ اختیار کر لے۔

۳۹۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْعُمَرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَتَحَوَّلْ وَلْيَتْفِلْ عَنْ يَسَارِهٖ ثَلَاثًا وَ لْيَسْاَلِ اللّٰهَ مِنْ خَيْرِهَا وَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا.

۳۹۱۰: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کروٹ بدل لے اور بائیں طرف تین بار تھتکارے اور اللہ سے اچھے خواب کا سوال کرے اور بُرے خواب سے پناہ مانگے۔

۵: بَابُ مَنْ لَعِبَ بِهِ الشَّيْطَانُ فِيْ مَنَامِهٖ فَلَا يُحَدِّثُ بِهِ النَّاسَ

باب: خواب میں جس کے ساتھ شیطان کھیلے تو وہ وہ خواب لوگوں کو نہ بتائے

۳۹۱۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَاْسِيْ ضُرِبَ فَرَاَيْتُهٗ يَتَدَهْدَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْمِدُ الشَّيْطَانُ اِلٰى اَحَدِكُمْ فَيَتَهَوَّلُ لَهٗ ثُمَّ يَغْدُوْ يُخْبِرُ النَّاسَ.

۳۹۱۱: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے (خواب میں) دیکھا کہ میرا سر اُڑا دیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ گھوم رہا ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: شیطان تم میں سے ایک کے پاس آ کر ڈراتا ہے پھر وہ شخص صبح کو لوگوں کو بتاتا ہے (ایسا نہیں کرنا چاہیے)۔

۳۹۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَ هُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُ الْبَارِحَةَ فِيْمَا

۳۹۱۲: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے خواب میں دیکھا کہ میری گردن کاٹ دی گئی اور سر گر گیا اور میں اس کے پیچھے

يَرَى النَّائِمُ كَأَنَّ عُنُقِي ضُرِبَتْ وَسَقَطَ رَاسِي فَاتَّبَعْتُهُ فَاَخَذْتُهُ فَاَعَدْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِاَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثَنَّ بِهِ النَّاسَ.

گیا اور اُٹھا کر اپنی جگہ واپس رکھ دیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے ساتھ شیطان خواب میں کھیلے تو وہ خواب ہرگز لوگوں کے سامنے بیان مت کیا کرو۔

۳۹۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اذا حَلَمَ اَحَدُكُمْ فَلَا يُخْبِرِ النَّاسَ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي الْمَنَامِ.

۳۹۱۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے تو لوگوں کو شیطان کے اپنے ساتھ کھیل کی خبر نہ دے۔

خلاصۃ الباب ☆ شیطانی خواب کے متعلق ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ کسی کے سامنے بیان نہ کرے۔ بلکہ علماء فرماتے ہیں کہ صبح کو اٹھ کر صدقہ وخیرات کرے تو امید ہے کہ مصیبت نہیں آئی گی۔

۶: بَابُ الرُّؤْيَا اِذَا عُبِرَتْ وَقَعَتْ فَلَا يَقُصَّهَا اِلَّا عَلٰى وَادٍّ

باب: خواب کی تعبیر جیسے بتائی جائے (ویسے ہی) واقع ہو جاتی ہے لہٰذا دوست (خیر خواہ) کے علاوہ کسی اور خواب نہ سنائے

۳۹۱۴: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيعِ بْنِ عُدُسٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ عَمِّهِ اَبِي رَزِينٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعْبَرْ فَاِذَا عُبِرَتْ وَقَعَتْ قَالَ وَالرُّؤْيَا جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَ اَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ قَالَ وَ اَحْسِبُهُ قَالَ لَا يَقُصُّهَا اِلَّا عَلٰى وَادٍّ اَوْ ذِي رَاْيٍ.

۳۹۱۴: حضرت ابو رزینؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا: خواب ایک پرندہ کے پاؤں پر ہوتا ہے۔ جب تک تعبیر بیان نہ کی جائے۔ جب تعبیر دے دی جائے تو (بتانے کے موافق ہی) واقع ہو جاتا ہے (ایسا عموماً ہوتا ہے لیکن یہ لازم نہیں) اور خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ اسے دوست یا سمجھدار کے سامنے ہی ذکر کرنا چاہیے۔

۷: بَابُ عَلٰى مَا تُعْبَرُ بِهِ الرُّؤْيَا

باب: خواب کی تعبیر کیسے دی جائے؟

۳۹۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

۳۹۱۵: حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خواب کی

اللہ ﷺ اعْتَبِرُوْهَا بِاَسْمَائِهَا وَ كَنُّوْهَا بِكُنَاهَا وَالرُّؤْيَا لِاَوَّلِ عَابِرٍ.

تعبیر نام اور کنیت دیکھ کر بتاؤ اور خواب پہلے تعبیر دینے والے کی تعبیر کے موافق واقع ہوتا ہے۔

۸: بَابُ مَنْ تَحَلَّمَ حُلُمًا كَاذِبًا

باب: جھوٹ موٹ خواب ذکر کرنا

۳۹۱۶: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَحَلَّمَ حُلُمًا كَاذِبًا كُلِّفَ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَ يُعَذَّبُ عَلٰى ذَالِكَ.

۳۹۱۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جس نے (خواب نہ دیکھا) اور جھوٹ موٹ ذکر کیا کہ میں نے ایسا ایسا خواب دیکھا۔ اُسے جو کے دانوں کے درمیان گرہ لگانے کا حکم ہوگا اور (چونکہ گرہ لگنا ناممکن ہے اسلئے) ایسا نہ کرنے پر پھر عذاب دیا جائے گا۔

۹: بَابُ اَصْدَقُ النَّاسِ رُؤْيَا اَصْدَقُهُمْ حَدِيْثًا

باب: جو شخص گفتار میں سچا ہو اُسے خواب بھی سچے ہی آتے ہیں

۳۹۱۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَرُبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَاَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُهُمْ حَدِيْثًا وَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَ اَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ.

۳۹۱۷: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربِ قیامت میں مؤمن کا خواب جھوٹا نہ ہوگا اور اسی کا خواب سچا ہوگا جو گفتار میں (بھی) سچا ہوگا اور مؤمن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

تَعْبِيْرُ الرُّؤْيَا

باب: خواب کی تعبیر

۳۹۱۸: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ الْمَدَنِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُنْصَرَفَهُ مِنْ اُحُدٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ سَمْنًا وَ عَسَلًا وَ رَاَيْتُ النَّاسَ يَتَكَفَّفُوْنَ مِنْهَا فَالْمُسْتَكْثِرُوْا الْمُسْتَقِلُّ وَرَاَيْتُ سَبَبًا وَاصِلًا اِلَى السَّمَاءِ

۳۹۱۸: حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ جنگِ اُحد سے واپس ہوئے تو ایک شخص حاضرِ خدمت ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے خواب دیکھا کہ ایک سائبان ہے (اَبر کا ٹکڑا) جس میں سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے اور دیکھا کہ لوگ ہاتھ پھیلا پھیلا کر اس میں سے لے رہے ہیں۔ کسی نے زیادہ لیا اور کسی نے کم اور میں نے دیکھا کہ ایک رسّی (زمین

رائیتک اخذت بہ فعلوت بہٖ ثُمَّ اخذ بہٖ رَجُلٌ بَعْدَہٗ فعلاَ بہٖ ثُمَّ اخذبہٖ رَجُلٌ بَعْدَہٗ فانقطع بہٖ ثُمَّ وصل لہٗ فعلاَ بہٖ فقال اَبُوْ بَکْرٍ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) دعنی اَعْبُرْھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَعْبُرْھَا قَالَ اَمَّا الظُّلَّۃُ فالاِسْلَامُ وَاَمَّا مَا یَنْطِفُ مِنْھَا مِنَ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ فَھُوَا الْقُرْآنُ حلاوتہٗ وَلِیْنُہٗ وَاَمَّا مَا یَتَکَفَّفُ مِنْہُ النَّاسُ فَالاٰخذُ مِنَ الْقُرْآنِ کَثِیْرًا وَ قَلِیْلاً وَاَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ اِلَی السَّمَاءِ فما اَنْتَ عَلَیْہِ مِنَ الْحَقِّ اَخَذْتَ بہٖ فعلا بک ثُمَّ یاخذہٗ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِکَ فَیَعْلُوْ بِہٖ ثُمَّ آخرُ فَیَعْلُوْ بِہٖ ثُمَّ آخرُ فَیَنْقَطِعُ بِہٖ ثُمَّ یُوَصَّلُ لَہٗ فَیَعْلُوْ بِہٖ قَالَ اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَاتَ بَعْضًا قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَقْسَمْتُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَتُخْبِرَنِیْ بِالَّذِیْ اَصَبْتُ مِنَ الَّذِیْ اَخْطَاتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُقْسِمْ یَا اَبَا بَکْرٍ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ).

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ کَانَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلاً اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِرَایْتُ ظُلَّۃً بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ تَنْطِفُ سَمْنًا وَعَسَلاً فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ نَحْوَہٗ.

سے) مل رہی ہے اور آسمان تک پہنچتی ہے۔ میں نے دیکھا کہ آپؐ نے اس رسّی کو تھاما اور اوپر چلے گئے۔ آپؐ کے بعد ایک اور شخص نے اسے تھاما اور اوپر چلا گیا پھر ایک اور مرد نے تھاما تو وہ رسی ٹوٹ گئی لیکن پھر جوڑ دی گئی بالآخر وہ بھی اوپر چلا گیا۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اس خواب کی تعبیر بیان کرنے کا موقع دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا: ٹھیک ہے! بتاؤ کیا تعبیر ہے؟ عرض کیا: سائبان (اَبر کا ٹکڑا) تو اسلام ہے اور جو گھی اور شہد اس سے ٹپک رہا ہے وہ قرآن ہے۔ اس کی شیرینی اور نرمی ہے اور جو اس کو ہاتھ پھیلا پھیلا کر لے رہے ہیں وہ قرآن حاصل کرنے والے ہیں' کوئی کم لے رہا اور کوئی زیادہ اور وہ رسّی جو آسمان تک پہنچتی ہے اس سے وہ حق مراد ہے جس پر آپؐ قائم ہیں (یعنی تنفیذ اسلام)۔ آپؐ نے اسے تھاما اور اسی حالت میں اُوپر چلے جائیں گے۔ پھر آپؐ کے بعد ایک شخص اسے تھامے گا (آپ کا خلیفہ بنے گا) اور اس کے ذریعہ اُوپر چلا جائے گا پھر ایک اور شخص اسے تھامے گا اور اس کے ذریعہ اوپر چلا جائے گا۔ پھر ایک اور مرد اسے تھامے گا تو اس کے لیے رسّی ٹوٹ جائے گی۔ پھر اس کے لیے اسے جوڑا جائے گا اور وہ بھی اس کے ذریعہ اوپر چلا جائے گا۔ حضرت عثمانؓ ترکِ خلافت کے لیے تیار ہو گئے تھے پھر خواب میں زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا: اے عثمان! جو کُرتہ (خلافت) اللہ نے تمہیں پہنایا ہے اپنی خوشی سے اسے مت اُتارنا۔ بیدار ہو کر عہد کیا کہ خلافت نہ چھوڑیں گے۔ بالآخر خلافت کی حالت ہی میں شہید ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا: تم نے کچھ درست بیان کیا اور کچھ خطاء ہوئی تم سے۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپؐ کو قسم دیتا ہوں' مجھے ضرور بتایئے کہ میں نے کیا غلطی کی اور کیا صحیح بیان کیا؟ فرمایا: اے ابوبکر! قسم مت دو۔

حضرت ابن عباسؓ نے ابو ہریرہؓ سے بھی ایسی ہی روایت نقل کی ہے۔

۳۹۱۹ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكُنْتُ اَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ فَكَانَ مَنْ رَاٰى مِنَّا رُؤْيَا يَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ لِي عِنْدَكَ خَيْرٌ فَارِنِي رُؤْيَا يُعَبِّرُهَا لِي النَّبِيُّ ﷺ فَنِمْتُ فَرَاَيْتُ مَلَكَيْنِ اَتَيَانِي فَانْطَلَقَا بِي فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لَمْ تُرَعْ فَانْطَلَقَا بِي اِلَى النَّارِ فَاِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَاِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُ بَعْضَهُمْ فَاَخَذُوا بِي ذَاتَ الْيَمِينِ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِحَفْصَةَ فَزَعَمَتْ حَفْصَةُ اَنَّهَا قَصَّتْهَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ لَوْ كَانَ يُكْثِرُ الصَّلٰوةَ مِنَ اللَّيْلِ.

قَالَ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُكْثِرُ الصَّلٰوةَ مِنَ اللَّيْلِ.

۳۹۱۹ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں غیر شادی شدہ نوجوان تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں۔ چنانچہ میں مسجد ہی میں رات گزارتا تھا ہم (صحابہؓ) میں سے جو بھی کوئی خواب دیکھتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرتا میں نے دعا مانگی اے اللہ اگر میرے لئے آپ کے یہاں خیر ہے (اور میں اچھا ہوں) تو مجھے خواب دکھایئے جس کی تعبیر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتائیں میں سویا تو دیکھا کہ دو فرشتے پاس آئے اور مجھے لے کر چلے پھر انہیں اور فرشتہ ملا اور اس نے (مجھے) کہا گھبرا نامت وہ دونوں فرشتے مجھے دوزخ کی طرف لے گئے۔ اور اس میں انسان ہیں کچھ کو میں نے پہچان لیا پھر وہ مجھے دائیں طرف لے گئے صبح ہوئی تو میں نے اپنا خواب اپنی ہمشیرہ ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو بتایا انہوں نے بتایا کہ یہ خواب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ عبداللہ مرد صالح ہے اگر رات کو نماز زیادہ پڑھا کرے (تو بہت اچھا ہو) راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (اسی وجہ سے) رات کو زیادہ نماز پڑھا کرتے تھے۔

۳۹۲۰ : حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْاَشْيَبُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَجَلَسْتُ اِلٰى شِيَخَةٍ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ شَيْخٌ يَتَوَكَّا عَلٰى عَصًا لَهُ فَقَالَ الْقَوْمُ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا فَقَامَ خَلْفَ سَارِيَةٍ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ كَذَا وَكَذَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْجَنَّةُ لِلّٰهِ يُدْخِلُهَا مَنْ يَشَاءُ وَاِنِّي رَاَيْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رُؤْيَا رَاَيْتُ كَاَنَّ رَجُلًا اَتَانِي فَقَالَ لِيَ انْطَلِقْ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَسَلَكَ بِي فِي مَنْهَجٍ

۳۹۲۰ : حضرت خرشہ بن حر فرماتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا اور مسجد نبویؐ میں چند عمر رسیدہ افراد کے ساتھ بیٹھ گیا اتنے میں ایک معمر شخص اپنی لاٹھی ٹیکتے ہوئے تشریف لائے تو لوگوں نے کہا جسے جنتی مرد کو دیکھنے سے خوشی ہو تو وہ ان کی زیارت کر لے وہ ایک ستون کے پیچھے کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں ادا کیں میں ان کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ کچھ لوگوں نے یہ بات کہی فرمانے لگے الحمد للہ جنت اللہ تعالیٰ کی ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہیں گے جنت میں داخل فرمائیں گے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں

عَظِیْمٍ فَعُرِضَتْ عَلَیَّ طَرِیْقٌ عَلٰی یَسَارِیْ فَاَرَدْتُ اَنْ اَسْلُکَهَا فَقَالَ اِنَّکَ لَسْتَ مِنْ اَهْلِهَا ثُمَّ عُرِضَتْ عَلَیَّ طَرِیْقٌ عَنْ یَمِیْنِیْ فَسَلَکْتُهَا حَتّٰی اِذَا انْتَهَیْتُ اِلٰی جَبَلٍ زَلَقٍ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَزَجَلَ بِیْ فَاِذَا اَنَا عَلٰی ذُرْوَتِهٖ فَلَمْ اَتَقَارَّ وَ لَمْ اَتَمَاسَکْ وَ اِذَا عَمُوْدٌ مِنْ حَدِیْدٍ فِیْ ذُرْوَتِهٖ حَلْقَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَزَجَلَ بِیْ حَتّٰی اَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَالَ اسْتَمْسَکْتَ قُلْتُ نَعَمْ فَضَرَبَ الْعَمُوْدَ بِرِجْلِهٖ فَاسْتَمْسَکْتُ بِالْعُرْوَةِ.

فَقَالَ قَصَصْتُهَا عَلَی النَّبِیِّ ﷺ قَالَ رَأَیْتُ خَیْرًا اَمَّا الْمَنْهَجُ الْعَظِیْمُ فَالْمَحْشَرُ وَ اَمَّا الطَّرِیْقُ الَّتِیْ عُرِضَتْ عَنْ یَسَارِکَ فَطَرِیْقُ اَهْلِ النَّارِ وَ لَسْتَ مِنْ اَهْلِهَا وَ اَمَّا الطَّرِیْقُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ اَمَّا الْجَبَلُ الزَّلَقُ فَمَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ وَ اَمَّا الْعُرْوَةَ الَّتِیْ اسْتَمْسَکْتَ بِهَا فَعُرْوَةُ الْاِسْلَامِ فَاسْتَمْسِکْ بِهَا حَتّٰی تَمُوْتَ.

فَاَنَا اَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاِذَا هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ.

خواب دیکھا میں نے دیکھا کہ ایک مرد میرے پاس آیا اور کہا چلو میں اس کے ساتھ چل دیا وہ مجھے لے کر ایک بڑے رستہ میں چلا پھر میرے سامنے ایک رستہ آیا جو میرے بائیں طرف کو میں نے اس پر چلا چاہا تو وہ بولا کہ تم اس رستہ والوں میں سے نہیں۔ پھر مجھے اپنی دائیں طرف ایک رستہ دکھائی دیا میں اس پہ چلا۔ یہاں تک کہ میں ایک پھسلن والے پہاڑ پر پہنچا تو اس نے میرا ہاتھ تھام لیا اور مجھے سہارا دے کر چلایا جب میں اس کی چوٹی پر پہنچا تو وہاں ٹھہر نہ سکا اور نہ ہی کسی چیز کا سہارا لے سکا اچانک ایک لوہے کا ستون دکھائی دیا جس کی چوٹی پر سونے کا ایک کڑا تھا اس شخص نے مجھے پکڑا اور زور دیا یہاں تک کہ میں نے اس کڑے کو تھام لیا تو کہنے لگا تم نے مضبوطی سے تھام لیا میں نے کہا: ہاں تو اس نے ستون کو ٹھوکر لگائی لیکن میں نے کڑے کو تھامے رکھا۔ وہ معمر شخص کہنے لگے کہ میں نے یہ خواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپؐ نے فرمایا: تم نے اچھا خواب دیکھا بڑا راستہ میدانِ حشر ہے اور جو راستہ بائیں طرف دکھائی دیا تھا وہ دوزخیوں کا راستہ تھا اور تم دوزخی نہیں اور جو راستہ دائیں طرف دکھائی دیا وہ جنتیوں کا راستہ تھا اور پھسلن والا پہاڑ شہداء کی منزل ہے اور جو کڑا تم نے تھاما وہ اسلام کا کڑا ہے اسے مرتے دَم تک مضبوطی سے تھامے رکھنا اس لئے مجھے امید ہے کہ میں جنتی ہوں (حضرت خرشہ فرماتے ہیں کہ تحقیق سے معلوم ہوا کہ) وہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ہیں۔

۳۹۲۱: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ثَنَا بُرَیْدَةُ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اُهَاجِرُ مِنْ مَکَّةَ اِلٰی اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَ هَلِیْ اِلٰی اَنَّهَا یَمَامَةُ اَوْ هَجَرٌ فَاِذَا هِیَ الْمَدِیْنَةُ یَثْرِبُ وَرَاَیْتُ فِیْ رُؤْیَایَ هٰذِهٖ اَنِّیْ هَزَزْتُ سَیْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهٗ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِیْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهٗ فَعَادَ

۳۹۲۱: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کھجوروں والی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں تو مجھے یہ خیال ہوا کہ یہ یمامہ ہجر ہے لیکن وہ تو مدینہ یثرب تھا اور میں نے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار ہلائی تو اس کا سرا الگ ہو گیا

احسن ما کان فاذا ھو ما جآء اللّٰہ بہ من الفتح واجتماع المؤمنین و رایت فیھا ایضا بقرا واللّٰہ خیر فاذا ھم النفر من المؤمنین یوم احد و اذا الخیر ما جاء اللّٰہ بہ من الخیر بعد و ثواب الصدق الذی آتانا اللّٰہ بہ یوم بدر.

معلوم ہوا کہ یہ وہ نقصان تھا جو احد کے روز اہل ایمان کو ہوا پھر میں نے دوبارہ تلوار کو حرکت دی تو وہ پہلے سے بھی اچھی ہوگئی یہ وہ فتح ہے جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔

۳۹۲۲: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا محمد بن بشر ثنا محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ رایت فی یدی سوارین من ذھب فنفختھما فاولتھما ھذین الکذابین مسیلمۃ والعنسی

۳۹۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب میں ہاتھ میں سونے کے دو کنگن دیکھے میں نے انہیں پھونک ماری (تو وہ اڑ گئے) میں نے اس کی تعبیر یہ سمجھی کہ یہ دونوں کذاب مسیلمہ اور اسود عنسی ہیں۔

۳۹۲۳: حدثنا ابو بکر ثنا معاذ بن ھشام ثنا علی بن صالح عن سماک عن قابوس قال قالت ام الفضل یا رسول اللّٰہ رایت کان فی بیتی عضوا من اعضائک قال خیرا رایت تلد فاطمۃ غلاما فترضعیہ فولدت حسینا او حسنا فارضعتہ بلبن قثم قالت فجئت بہ الی النبی ﷺ فوضعتہ فی حجرہ فبال فضربت کتفہ فقال النبی ﷺ اوجعت ابنی رحمک اللّٰہ.

۳۹۲۳: حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے گھر میں آپؐ کے اعضاء میں سے کوئی ٹکڑا ہے آپؐ نے فرمایا تم نے اچھا خواب دیکھا فاطمہ کے یہاں لڑکا ہوگا تم اس کو دودھ پلاؤ گی۔ چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت حسین یا حضرت حسن رضی اللہ عنہما ہوئے تو میں نے انہیں دودھ پلایا اس وقت میں قثم کی زوجیت میں تھی میں اس بچہ کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائی اور آپ کی گود میں بٹھا دیا بچہ نے پیشاب کر دیا تو میں نے اس کے کندھے پر مارا اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے میرے بچہ کو تکلیف دی' اللہ تم پر رحم فرمائے۔

۳۹۲۴: حدثنا محمد بن بشار ثنا ابو عامر اخبرنی ابن جریج اخبرنی موسی بن عقبۃ اخبرنی سالم بن عبد اللّٰہ عن عبد اللّٰہ بن عمر عن رؤیا النبی ﷺ قال رایت امراۃ سوداء ثائرۃ الراس خرجت من المدینۃ حتی قامت بالمھیعۃ و ھی الجحفۃ فاولتھا وباء بالمدینۃ فنقل الی الجحفۃ.

۳۹۲۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا ایک سیاہ فام عورت بکھرے بالوں والی مدینہ سے نکلی اور مہیعہ جُحفہ میں جا ٹھہری تو اس کی تعبیر میں نے یہ سمجھی کہ مدینہ میں وباء تھی جسے جُحفہ کی طرف منتقل کر دیا گیا۔

۳۹۲۵: حدثنا بن رمح انبانا اللیث ابن سعد عن ابن

۳۹۲۵: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرٰهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ بَلِيٍّ قَدِمَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ كَانَ اِسْلَامُهُمَا جَمِيْعًا فَكَانَ اَحَدُهُمَا اَشَدَّ اجْتِهَادًا مِنَ الْآخَرِ فَغَزَا الْمُجْتَهِدُ مِنْهُمَا فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ مَكَثَ الْآخَرُ بَعْدَهُ سَنَةً ثُمَّ تُوُفِّيَ قَالَ طَلْحَةُ فَرَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ بَيْنَا اَنَا عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِهِمَا فَخَرَجَ خَارِجٌ مِنَ الْجَنَّةِ فَاَذِنَ لِلَّذِيْ تُوُفِّيَ الْآخِرَ مِنْهُمَا ثُمَّ خَرَجَ فَاَذِنَ لِلَّذِيْ اسْتُشْهِدَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيَّ فَقَالَ ارْجِعْ فَاِنَّكَ لَمْ يَاْنِ لَكَ بَعْدُ.

فَاَصْبَحَ طَلْحَةُ يُحَدِّثُ بِهِ النَّاسَ فَعَجِبُوْا لِذٰلِكَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ حَدَّثُوْهُ الْحَدِيْثَ فَقَالَ مِنْ اَيِّ ذٰلِكَ تَعْجَبُوْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا كَانَ اَشَدَّ الرَّجُلَيْنِ اجْتِهَادًا ثُمَّ اسْتُشْهِدَ وَ دَخَلَ هٰذَا الْآخِرُ الْجَنَّةَ قَبْلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَيْسَ قَدْ مَكَثَ هٰذَا بَعْدَهُ سَنَةً قَالُوْا بَلٰى قَالَ وَ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَصَامَ وَ صَلّٰى كَذَا وَ كَذَا مِنْ سَجْدَةٍ فِيْ سَنَةٍ قَالُوْا بَلٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَا بَيْنَهُمَا بَعْدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ.

ہے کہ دُور دراز علاقہ سے دو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ایک ساتھ مشرف باسلام ہوئے ان میں سے ایک دوسرے سے بڑھ کر جدوجہد اور عبادت وریاضت کرتا تھا یہ زیادہ عبادت کرنے والا لڑائی میں شریک ہوا بالآخر شہید ہو گیا دوسرا اس کے بعد سال بھر تک زندہ رہا پھر انتقال کر گیا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں جنت کے دروازے کے پاس کھڑا ہوں دیکھتا ہوں کہ میں ان دونوں کے قریب ہی ہوں جنت کے اندر سے ایک شخص نکلا اور ان میں سے بعد میں فوت ہونے والے کو (جنت میں داخلہ) کی اجازت دی کچھ دیر بعد پھر نکلا اور شہید ہونے والے کو اجازت دی۔ پھر لوٹ کر آیا اور مجھے کہنے لگا واپس ہو جا ابھی تمہارا وقت نہیں ہوا صبح ہوئی تو میں نے لوگوں کو یہ خواب سنایا' لوگوں کو اس سے بہت تعجب ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم ہوا اور تمام قصہ سنایا تو فرمایا: تمہیں کس بات سے حیرانگی ہو رہی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! ان دونوں میں پہلا شخص زیادہ محنت وریاضت کرتا تھا پھر شہید بھی ہوا اور (اس کے باوجود) دوسرا جنت میں اس سے پہلے داخل ہوا۔ فرمایا: کیا دوسرا اس کے بعد ایک برس زندہ نہیں رہا؟ صحابہ نے عرض کیا بالکل رہا۔ فرمایا اسے رمضان نصیب ہوا تو اس نے روزے رکھے اور سال بھر میں اتنے سجدے کئے (نمازیں ادا کیں) صحابہ نے عرض کیا یہ بات تو ضرور ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تو ان دونوں کے درجوں میں آسمان وزمین سے زیادہ فاصلہ ہے۔

۳۹۲۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكْرَهُ الْغُلَّ وَ اُحِبُّ الْقَيْدَ اَلْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ.

۳۹۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں خواب میں (گلے میں) طوق کو اچھا نہیں سمجھتا اور (پاؤں میں) بیڑی کو اچھا سمجھتا ہوں کیونکہ یہ دین میں ثابت قدمی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْفِتَنِ

فتنوں کا بیان

خلاصۃ الباب ☆ فتن جمع ہے فتنہ کی اس کا معنی آزمائش اور فساد نیز عذاب میں مبتلا کو فتنہ کہتے ہیں یا مسلمانوں کا آپس میں دنگا فساد اور جھگڑا کرنا اس کو فتنہ کہتے ہیں اور شریعت حقہ کے مقابلہ میں اپنی خواہشات کے مطابق عقیدہ بنانا اور عبادات کے طریقے نکالنا بھی فتنہ ہے جیسے صحابہ کے آخری زمانہ میں سبائی فرقہ پیدا ہوا اسی طرح دوسرے فرق باطلہ نمودار ہوئے اب تک پیدا ہو رہے ہیں اس زمانے کے فتنوں میں سب سے بڑا فتنہ فتنۂ قادیانیت ہے اور فتنۂ انکار حدیث۔ ہندوستان میں انگریزوں نے کئی لوگوں کو خرید کر مسلمانوں میں فتنے کھڑے کئے ہیں اللہ جل شانہ اپنے فضل و احسان سے تمام فتنوں سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

۱: بَابُ الْكَفِّ عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

۳۹۲۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثنا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

باب: لا الٰہ الا اللہ کہنے والوں سے ہاتھ روکنا

۳۹۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ حکم ہے کہ لوگوں سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں جب وہ لا الٰہ الا اللہ کہہ لیں تو انہوں نے اپنے خون اور مال مجھ سے محفوظ کر لے الّا یہ کہ کسی حق کے بدلہ میں ہو (مثلاً حد یا قصاص) اور ان کا حساب اللہ عزوجل کے سپرد ہے۔

۳۹۲۸: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ

۳۹۲۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول

الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَ هُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا. وَ حِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہے کہ لوگوں سے قتال کرو یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں جب وہ لا الٰہ الا اللہ کے قائل ہو جائیں گے تو مجھ سے اپنے خونوں اور مالوں کو محفوظ کرا لیں گے۔ الّا یہ کہ کسی شخص حق کے عوض ہو اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔

۳۹۲۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِیُّ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اَبِیْ صَغِیْرَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ اَوْسًا اَخْبَرَهُ قَالَ اِنَّ لَقُعُوْدٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ یَقُصُّ عَلَیْنَا وَ یُذَكِّرُنَا اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَسَارَّهُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوْا بِهٖ فَاقْتُلُوْهُ فَلَمَّا وَلَّی الرَّجُلُ دَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبُوْا فَخَلُّوْا سَبِیْلَهُ فَاِنَّمَا اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ حَرُمَ عَلَیَّ دِمَائُهُمْ وَ اَمْوَالُهُمْ.

۳۹۲۹: حضرت اوسؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبیؐ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپؐ ہمیں واقعات سنا رہے تھے اور نصیحت فرما رہے تھے کہ ایک مرد آپ کے پاس آیا اور آپ سے سرگوشی کی آپؐ نے فرمایا: اسے لے جاؤ اور قتل کر دو جب اس نے پشت پھیری تو رسول اللہؐ نے اسے بلا کر پوچھا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی معبود نہیں؟ اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا لے جاؤ اسکا رستہ چھوڑ دو (کچھ نہ کہو) کیونکہ مجھے امر ہے کہ لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کے قائل ہو جائیں جب وہ ایسا کر لیں گے تو مجھ پر ان کے خون اور مال حرام ہو جائیں گے۔

۳۹۳۰: حَدَّثَنَا سُوَیْدُ بْنُ سَعِیْدٍ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ السُّمَیْطِ بْنِ السُّمَیْرِ عَنْ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَیْنِ قَلَا اَتٰی نَافِعُ بْنُ الْاَزْرَقِ وَاَصْحَابُهُ فَقَالُوْا هَلَكْتَ یَا عِمْرَانُ قَالَ مَاهَلَكْتُ قَالُوْا بَلٰی قَالَ مَا الَّذِیْ اَهْلَكَنِیْ قَالُوْا قَالَ اللّٰهُ: ﴿وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ یَكُوْنَ الدِّیْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ﴾ [الأنفال: ۳۹] قَالَ قَدْ قَاتَلْنَاهُمْ حَتّٰی نَفَیْنَاهُمْ فَكَانَ الدِّیْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ اِنْ شِئْتُمْ حَدَّثْتُكُمْ حَدِیْثًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوْا وَ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ نَعَمْ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ قَدْ بَعَثَ جَیْشًا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ الْمُشْرِكِیْنَ فَلَمَّا لَقُوْهُمْ

۳۹۳۰: حضرت سمیط بن سمیر فرماتے ہیں کہ نافع بن ازرق اور ان کے ساتھی (حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس) آئے اور کہنے لگے آپ تو ہلاک ہو گئے فرمایا: میں ہلاک نہیں ہوا۔ کہنے لگے: کیوں نہیں (تم ہلاک ہو گئے ہو)؟ فرمایا میں کیونکر ہلاک ہوا کہنے لگے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور کفار سے قتال کرتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور سب دین (نظام) اللہ کا ہو جائے۔ فرمایا ہم نے کفار سے قتال کیا یہاں تک کہ انہیں ختم کر دیا اور دین (نظام) سب کا سب اللہ کا (قائم) ہو گیا اگر تم چاہو تو میں تمہیں ایک حدیث

قَاتَلُوْهُمْ قِتَالًا شَدِيْدًا فَمَنَحُوْهُمْ اَكْتَافَهُمْ فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنْ لُحْمَتِيْ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ بِالرُّمْحِ فَلَمَّا غَشِيَهُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنِّيْ مُسْلِمٌ فَطَعَنَهُ فَقَتَلَهُ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَ مَا الَّذِيْ صَنَعْتَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ فَاَخْبَرَهُ بِالَّذِيْ صَنَعَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَهَلَّا شَقَقْتَ عَنْ بَطْنِهِ فَعَلِمْتَ مَا فِيْ قَلْبِهِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ شَقَقْتُ بَطْنَهُ لَكُنْتُ اَعْلَمُ مَا فِيْ قَلْبِهِ قَالَ فَلَا اَنْتَ قَبِلْتَ مَا تَكَلَّمَ بِهِ وَلَا اَنْتَ تَعْلَمُ مَا فِيْ قَلْبِهِ.

قَالَ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى مَاتَ فَدَفَنَّاهُ فَاَصْبَحَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ فَقَالُوْا لَعَلَّ عَدُوًّا نَبَشَهُ فَدَفَنَّاهُ ثُمَّ اَمَرْنَا الْاَرْضَ فَقُلْنَا لَعَلَّ الْغِلْمَانَ نَعَسُوْا فَدَفَنَّاهُ ثُمَّ حَرَسْنَاهُ بِاَنْفُسِنَا فَاَصْبَحَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ فَاَلْقَيْنَاهُ فِيْ بَعْضِ تِلْكَ الشِّعَابِ.

حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ حَفْصٍ الْاَيْلِيُّ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ السُّمَيْطِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَرِيَّةٍ فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَ زَادَ فِيْهِ فَنَبَذَتْهُ الْاَرْضُ فَاُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ وَ قَالَ اِنَّ الْاَرْضَ لَتَقْبَلُ مَنْ هُوَ شَرٌّ مِنْهُ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ اَحَبَّ اَنْ يُرِيَكُمْ تَعْظِيْمَ حُرْمَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

سناؤں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی کہنے لگے آپؐ نے بذاتِ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ فرمایا جی ہاں میں آپؐ کی خدمت میں حاضر تھا آپؐ نے اہل اسلام کا ایک لشکر کفار کی طرف روانہ فرمایا۔ جب اس لشکر کے کفار سے سامنا ہوا تو انہوں نے کفار کے ساتھ بہت سخت جنگ کی بالآخر کفار (بھاگ کھڑے ہوئے اور) اپنے کندھے مسلمانوں کی طرف کر دیئے میرے ایک عزیز نے ایک مشرک مرد پر نیزے سے حملہ کیا جب اس نے مشرک پر قابو پا لیا تو مشرک کہنے لگا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ میں مسلمان ہوتا ہوں لیکن میرے عزیز نے اسے نیزہ مار کر قتل کر دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری ہوئی تو عرض کرنے لگا اللہ کے رسول میں تو تباہ ہو گیا آپؐ نے ایک یا دو بار دریافت فرمایا: تم نے کیا کیا اس نے ساری بات سنا دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کا پیٹ چیر کر اس کے دل کی بات کیوں نہ معلوم کر لی؟ عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول اگر میں اس کا پیٹ چیرتا تو کیا مجھے اس کے دل کی حالت معلوم ہو جاتی؟ فرمایا: پھر اس کی زبانی بات ہی قبول کر لیتے جبکہ تم اس کے دل کی بات کسی طرح بھی معلوم نہ کر سکتے تھے۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں خاموشی اختیار فرمائی تھوڑی ہی دیر میں (میرا وہ عزیز) مر گیا (شاید شدتِ ندامت کی وجہ سے موت آئی ہو) ہم نے اس کو دفن کیا تو صبح کے وقت اس کی لاش زمین پر (قبر سے باہر ہی) پڑی تھی لوگوں نے سوچا شاید دشمن نے قبر کھود کر یہ حرکت کی پھر اسے دفن کیا اور لڑکوں کو کہا انہوں نے پہرہ دیا صبح پھر لاش زمین پر پڑی تھی ہم نے سوچا شاید لڑکوں کی آنکھ لگ گئی (اور دشمن کو اس حرکت کا موقع مل گیا) ہم نے پھر دفن کیا اور خود پہرہ دیا صبح پھر لاش زمین کے اوپر تھی بالآخر ہم نے لاش ایک گھاٹی میں ڈال دی۔ دوسری

روایت بھی اسی طرح ہے اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جب زمین نے (تیسری بار) بھی اسے باہر ڈال دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی گئی آپ نے فرمایا: زمین تو اس سے برے آدمی کو بھی قبول کر لیتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ تمہیں لا الٰہ الا اللہ کی حرمت وعظمت دکھانا چاہتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث مبارکہ کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان مشرک سے لڑتا ہے اس کو قتل کرتا یا خود شہید ہو جاتا ہے۔ مسلمان سے لڑنے کی ممانعت ہے کیونکہ مسلمانوں کو شرک وکفر کا فتنہ مٹانے کا حکم ہے جب لا الٰہ الا اللہ کہہ دیا یقین وتصدیق کے ساتھ تو فتنہ ختم ہو گیا اب وہ بھی مسلمان بھائی ہے اس کی حفاظت اپنی جان کی طرح ہے۔

ان لوگوں نے حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے فتنہ (مسلمانوں کے باہمی اختلافات) کے زمانہ میں قتال کے لئے کہا اور سمجھے کہ یہ آیت میں قتال کا حکم فتنہ فرو کرنے کے لئے ہے۔ حضرت نے بتایا کہ فتنہ سے مراد شرک ہے اور یہ کہ لا الٰہ الا اللہ کہنے والوں سے قتال کرنے والوں کا حال وہی ہوتا ہے جو میرے اس عزیز کا ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل اسلام کو باہمی نزاعات ختم کر کے کفار کے مقابلہ میں متحد ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

۲: بَابُ حُرْمَةِ دَمِ الْمُؤْمِنِ وَ مَالِهِ

باب: اہل ایمان کے خون اور مال کی حرمت

۳۹۳۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حِجَّةِ الْوَدَاعِ اَلَا اِنَّ اَحْرَمَ الْاَيَّامِ يَوْمُكُمْ هٰذَا اَلَا وَاِنَّ اَحْرَمَ الشُّهُوْدِ شَهْرُكُمْ هٰذَا اَلَا وَ اِنَّ اَحْرَمَ الْبَلَدِ بَلَدُكُمْ هٰذَا اَلَا وَ اِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَ اَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِىْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِىْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ؟ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ.

۳۹۳۱: حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: غور سے سنو سب سے زیادہ حرمت والا آج کا دن ہے سنو! سب سے زیادہ حرمت والا مہینہ یہ مہینہ ہے سنو! سب سے زیادہ حرمت والا شہر یہ (مکہ) ہے غور سے سنو تمہارے (مسلمانوں کے) خون اور اموال تمہارے اوپر اسی طرح حرام ہیں جیسے آج کے دن کی اس ماہ اور اس شہر میں حرمت۔ بتاؤ کیا میں نے پہنچا دیا سب نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: اے اللہ گواہ رہنا۔

۳۹۳۲: حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمُ بْنُ اَبِىْ ضَمْرَةَ نَصْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحِمْصِىُّ ثَنَا اَبِىْ ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ قَيْسٍ النَّصْرِىُّ ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوْفُ

۳۹۳۲: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا آپؐ کعبہ کا طواف فرما رہے تھے اور فرما رہے تھے تو کیا عمدہ ہے اور تیری خوشبو کس قدر اچھی ہے تو کتنا صاحب عظمت ہے اور تیری حرمت کتنی عظیم ہے قسم

بِالْكَعْبَةِ وَ يَقُولُ مَا اَطْيَبَكِ وَاَطْيَبَ رِيحَكِ مَا اَعْظَمَكِ وَ اَعْظَمَ حُرْمَتَكِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَحُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ حُرْمَةً مِنْكِ مَالِهِ وَ دَمِهِ وَاَنْ نَظُنَّ بِهِ اِلَّا خَيْرًا.

ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے مؤمن کی حرمت اسکے مال و جان کی حرمت اللہ کے نزدیک تیری حرمت سے عظیم تر ہے اور مومن کے ساتھ بدگمانی بھی اسی طرح حرام ہے ہمیں حکم ہے کہ مومن کے ساتھ اچھا گمان کریں۔

۳۹۳۳: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ وَيُونُسُ بْنُ يَحْيٰى جَمِيعًا عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَ مَالُهُ وَ عِرْضُهُ.

۳۹۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کی جان مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے (اور اس کے لئے قابل احترام ہے)۔

۳۹۳۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ اَبِي هَانِئٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ اَنَّ فُضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبَ.

۳۹۳۴: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن تو وہی ہے جس سے لوگوں کی جانیں اور اموال امن میں رہیں اور مہاجر وہی ہے جو گناہوں اور برائیوں کو چھوڑ دے۔

۳: بَابُ النَّهْيِ عَنِ النُّهْبَةِ

باب: لوٹ مار کی ممانعت

۳۹۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا ثنا اَبُو عَاصِمٍ ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً مَشْهُورَةً فَلَيْسَ مِنَّا.

۳۹۳۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو علانیہ لوٹ مارتا پھرے وہ ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں۔

۳۹۳۶: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ اَنْبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَ لَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَ لَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ اَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ.

۳۹۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب زانی زنا کرتا ہے وہ مؤمن ہو کر زنا نہیں کرتا اور شراب پینے والا مومن ہو کر شراب نہیں پیتا اور چور مومن ہونے کی حالت میں چوری نہیں کرتا اور لوٹ مار کرنے والا لوٹ مار نہیں کرتا کہ لوگ اپنی نگاہیں اس کی طرف اٹھا رہے ہوں اس حال میں کہ وہ مومن ہو۔

۳۹۳۷: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا حُمَيْدٌ ثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا.

۳۹۳۷: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ڈاکہ ڈالے وہ ہم میں سے نہیں۔

۳۹۳۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ اَصَبْنَا غَنَمًا لِلْعَدُوِّ فَانْتَهَبْنَاهَا فَنَصَبْنَاهَا قُدُوْرَنَا فَمَرَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم بِالْقُدُوْرِ فَاَمَرَ بِهَا فَاُكْفِئَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ النُّهْبَةَ لَا تَحِلُّ.

۳۹۳۸: حضرت ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے دشمن کی کچھ بکریاں پکڑ لیں ہم نے (تقسیم سے قبل ہی) انہیں لوٹ کر اپنی ہانڈیاں چڑھا دیں نبیؐ ان ہانڈیوں کے پاس سے گزرے تو امر فرمایا: چنانچہ سب الٹ دی گئیں پھر فرمایا لوٹ جائز نہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں لوٹ مار کی حرمت کو بیان کیا گیا ہے کہ لوٹ مار کرنے والے ہمارے ساتھ تعلق نہیں رکھتا۔ یہ کسی مسلمان کی شان کے لائق نہیں کہ چوری کرے یا لوٹ مچائے۔

۴: بَابُ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَ قِتَالُه كُفْرٌ

باب: مسلمان سے گالی گلوچ' فسق اور اس سے قتال کفر ہے

۳۹۳۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ.

۳۹۳۹: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان سے گالی گلوچ فسق ہے اور اس سے قتال کفر ہے (بشرطیکہ بلاوجہ شرعی ہو شرعی وجہ ہو تو جائز ہے مثلاً بغاوت)۔

۳۹۴۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْاَسَدِیُّ ثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ.

۳۹۴۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان سے گالی گلوچ فسق ہے اور اس سے قتال کفر ہے۔

۳۹۴۱: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ.

۳۹۴۱: حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان سے گالی گلوچ فسق ہے اور اس سے قتال کفر ہے۔

۵ : بَابُ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۳۹۴۲: حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد ابن جعفر و عبد الرحمن بن مهدی قالا ثنا شعبة عن علی بن مدرک قال سمعت ابا زرعة بن عمرو بن جریر يحدث عن جریر بن عبد الله ان رسول اللہ قال في حجة الوداع استنصت الناس فقال لا ترجعوا بعدی كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض.

۳۹۴۳: حدثنا عبد الرحمن بن ابرهيم ثنا الوليد بن مسلم اخبرنی عمر بن محمد عن ابيه عن ابن عمر ان رسول الله ﷺ قال ويحكم (او ويلكم) لا ترجعوا بعدی كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض.

۳۹۴۴: حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير ثنا ابی و محمد بن بشر قال ثنا اسماعيل عن قيس عن الصنابح الاحمسی قال رسول الله صلی الله عليه وسلم الا انی فرطكم علی الحوض و انی مكاثر بكم الامم فلا تقتلن بعدی.

باب: رسول اللہ کا فرمان کہ میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اُڑانا شروع کردو

۳۹۴۲ : حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو خاموش کراؤ پھر فرمایا: میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔

۳۹۴۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نادانو! میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔

۳۹۴۴: حضرت صنابح احمسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غور سے سنو میں حوض (کوثر) پر تمہارا پیش خیمہ ہوں اور تمہاری کثرت پر دوسری امتوں کے مقابلہ میں فخر کروں گا اس لئے میرے بعد ہرگز (کسی مسلمان کو بلا وجہ شرعی) قتل نہ کرنا۔

۶ : بابُ الْمُسْلِمُوْنَ فِی ذِمَّةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

۳۹۴۵: حدثنا عمر بن عثمان بن سعيد بن كثير بن دينار الحمصی ثنا احمد بن خالد الذهبی ثنا عبد العزيز بن ابی سلمة الماجشون عن عبد الواحد بن ابی عون عن سعد بن ابرهيم عن عابس اليمامی (اليمانی) عن ابی بكر الصديق قال قال رسول الله من صلی الصبح فهو فی ذمة الله فلا تخفروا الله

باب: تمام اہل اسلام اللہ تعالیٰ کے ذمہ (پناہ) میں ہیں

۳۹۴۵ : سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نماز صبح ادا کرے وہ اللہ کے ذمہ (پناہ) میں ہے لہٰذا اللہ ذمہ مت توڑو (اس کو مت ستاؤ) جو ایسے شخص کو قتل کرے اللہ تعالیٰ اسے بلوا کر اوندھے منہ دوزخ میں

فِی عَهْدِهٖ فَمَنْ قَتَلَهٗ طَلَبَهُ اللّٰهُ حَتّٰی یَكُبَّهٗ فِی النَّارِ عَلٰی وَجْهِهٖ.

ڈالیں گے۔

۳۹۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ ثَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّی الصُّبْحَ فَهُوَ فِیْ ذِمَّةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

۳۹۴۶: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نماز صبح ادا کرے وہ اللہ عز وجل کے ذمہ میں ہے۔

۳۹۴۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا اَبُو الْمُهَزِّمِ یَزِیْدُ بْنُ سُفْیَانَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُؤْمِنُ اَكْرَمُ عَلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ بَعْضِ مَلَائِكَتِهٖ.

۳۹۴۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن اللہ کے نزدیک بعض فرشتوں سے بڑھ کر لائق اعزاز اور محترم ہے۔

۷: بَابُ الْعَصَبِیَّةِ

باب: تعصب کرنے کا بیان

۳۹۴۸: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِیْدٍ ثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ غَیْلَانَ بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ زِیَادِ بْنِ رِیَاحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَایَةٍ عِمِّیَّةٍ یَدْعُوْ اِلٰی عَصَبِیَّةٍ اَوْ یَغْضَبُ لِعَصَبِیَّةٍ فَقِتْلَتُهٗ جَاهِلِیَّةٌ.

۳۹۴۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اندھا دھند جھنڈے تلے ہو کر لڑے اور عصبیت کی طرف بلاتا ہو یا عصبیت کی وجہ سے غصہ میں آتا ہو تو اس کا مارا جانا جاہلیت (کی موت) ہے۔

۳۹۴۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا زِیَادُ ابْنُ الرَّبِیْعِ الْیُحْمِدِیُّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِیْرٍ الشَّامِیِّ عَنِ امْرَاَةٍ مِنْهُمْ یُقَالُ لَهَا فُسَیْلَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ سَاَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمِنَ الْعَصَبِیَّةِ اَنْ یُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهٗ قَالَ لَا وَلٰكِنْ مِنَ الْعَصَبِیَّةِ اَنْ یُعِیْنَ الرَّجُلُ قَوْمَهٗ عَلَی الظُّلْمِ.

۳۹۴۹: حضرت فسیلہ فرماتی ہیں میں نے اپنے والد کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اے اللہ کے رسول کیا یہ بھی تعصب ہے کہ آدمی اپنی قوم سے محبت کرے؟ فرمایا: نہیں یہ تعصب نہیں بلکہ تعصب یہ ہے کہ آدمی (ناحق اور) ظلم میں بھی اپنی قوم کا ساتھ دے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت کی عصبیت کو مٹایا اور سختی سے منع فرمایا کہ کوئی قبیلہ اپنے قبیلے کی عزت و ناموری کے لئے دوسرے قبیلہ سے نہ لڑے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کے زمانہ میں بھی کوئی بغیر شرعی وجہ کے لڑائی کرے اس کا حکم بھی جاہلیت جیسا ہے یعنی ایسا شخص عذاب کا مستحق ہوگا نہ کہ ثواب کا۔

۸: بَابُ السَّوَادِ الْاَعْظَمِ

باب: سوادِ اعظم (کے ساتھ رہنا)

۳۹۵۰: حدثنا العباس بن عثمان الدمشقی ثنا الولید بن مسلم ثنا معان بن رفاعة السلامی حدثنی ابو خلف الاعمی قال سمعت انس بن مالک یقول سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ان امتی لا تجتمع علی ضلالة فاذا رأیتم اختلافا فعلیکم بالسواد الاعظم۔

۳۹۵۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا بلا شبہ میری امت گمراہی پر مجتمع (متفق) نہ ہوگی جب تم اختلاف دیکھو تو سوادِ اعظم (قرآن وسنت پر عمل پیرا) کا ساتھ دو۔

خلاصۃ الباب ☆ شریعت پر قائم رہنے والے لوگ جو وقت کے امام مطیع فرمانبردار ہوں اور فتنوں سے بچنے والے سواد اعظم ہیں ان کا دوسرا نام اہل سنت والجماعت ہے یہ لوگ بدعات ورسوم باطلہ سے کوسوں دور رہتے ہیں ان کے برعکس روافض' خوارج اور دوسرے مبدعین یہ شرذمہ قلیلہ ہے حق سواد اعظم کے ساتھ ہے۔ اس لئے یہ جماعت صحابہ تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین کے طریق پر اور ان کی متبع ہے۔ چاہے کسی زمانہ میں یہ تعداد کم ہی ہوں پھر بھی سواد اعظم ہی ہوں گے۔

۹: بَابُ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْفِتَنِ

باب: ہونے والے فتنوں کا ذکر

۳۹۵۱: حدثنا محمد بن عبد اللہ بن نمیر و علی محمد قال ثنا ابو معاویة عن الاعمش عن رجاء الانصاری عن عبد اللہ بن شداد بن الهاد عن معاذ بن جبل قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما صلاة فاطال فیها فلما انصرف قلنا (او قالوا) یا رسول اللہ اطلت الیوم الصلاة قال انی صلیت صلاة رغبة و رهبة سألت اللہ عز وجل لامتی ثلاثا فاعطانی اثنتین و رد علی واحدة سألته ان لا یسلط علیهم عدوا من غیرهم فاعطانیها و سألته ان لا یهلکهم غرقا فاعطانیها و سألته ان لا یجعل باسهم بینهم فردها علی۔

۳۹۵۱: حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ایک روز طویل نماز پڑھائی۔ جب آپؐ نے سلام پھیرا تو صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپؐ نے آج نماز طویل کی۔ فرمایا: میں رغبت اور ڈر کی نماز ادا کی۔ اللہ عز وجل سے اپنی امت کے حق میں تین چیزیں مانگیں دو تو مجھے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمادیں اور تیسری پھیر دی میں نے اللہ سے مانگا کہ سب پر کوئی غیر دشمن مسلط نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ عطا فرمادی اور میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ مانگا کہ میری تمام امت ڈوب کر ہلاک نہ ہو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی مجھے عطا فرمادی اور میں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا کہ یہ آپس میں نہ لڑیں اللہ تعالیٰ نے میری یہ بات (دعا) پھیر دی۔

۳۹۵۲: حدثنا هشام بن عمار ثنا محمد بن شعیب بن شابور ثنا سعید بن بشیر عن قتادة انه حدثهم عن ابی

۳۹۵۲: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

قِلابَةَ الْجَرْمِيِّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ زُوِيَتْ لِيَ الْاَرْضُ حَتّٰى رَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَ مَغَارِبَهَا وَ اُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَصْفَرَ (اَوِ الْاَحْمَرَ) وَالْاَبْيَضَ يَعْنِيْ الذَّهَبَ فَالْفِضَّةَ وَ قِيْلَ لِيْ اِنَّ مُلْكَكَ اِلٰى حَيْثُ ذُوِيَ لَكَ وَ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ ثَلَاثًا اَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلٰى اُمَّتِيْ جُوْعًا فَيُهْلِكَهُمْ بِهٖ عَامَّةً وَ اَنْ لَا يَلْبِسَهُمْ شِيَعًا وَ يُذِيْقَ بَعْضَهُمْ بَاْسَ بَعْضٍ وَ اِنَّهٗ قِيْلَ لِيْ اِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَلَا مَرَدَّ لَهٗ وَ اِنِّيْ لَنْ اُسَلِّطَ عَلٰى اُمَّتِكَ جُوْعًا فَيُهْلِكَهُمْ فِيْهِ وَلَنْ اَجْمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنَ اَقْطَارِهَا حَتّٰى يُفْنِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَ يَقْتُلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَ اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ اُمَّتِيْ فَلَنْ يُرْفَعَ عَنْهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ اِنَّ مِمَّا اَخْوَفُ عَلٰى اُمَّتِيْ اَئِمَّةً مُضِلِّيْنَ وَ سَتَعْبُدُ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيَ الْاَوْثَانَ وَ سَتَلْحَقُ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ دَجَّالِيْنَ كَذَّابِيْنَ قَرِيْبًا مِنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ وَ لَنْ تَزَالَ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ مَنْصُوْرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

قَالَ اَبُو الْحَسَنِ لَمَّا فَرَغَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ مَا اَهْوَلَهٗ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین میرے لئے سمیٹ دی گئی یہاں تک کہ میں نے زمین کے مشرق و مغرب کو دیکھ لیا اور مجھے دونوں خزانے زرد (یا سرخ) اور سفید یعنی سونا اور چاندی دیئے گئے (روم کا سکہ سونے کا اور ایران کا چاندی کا ہوتا تھا) اور مجھے کہا گیا کہ تمہاری (امت کی) سلطنت وہی تک ہو گی جہاں تک تمہارے لئے زمین سمیٹی گئی اور میں نے اللہ عزوجل سے تین دعائیں مانگیں اول یہ کہ میری امت پر قحط نہ آئے کہ جس سے اکثر امت ہلاک ہو جائے۔ دوم یہ کہ میری امت فرقوں اور گروہوں میں نہ بٹے اور (سوم یہ کہ) ان کی طاقت ایک دوسرے کے خلاف استعمال نہ ہو (یعنی باہم کشت و قتال نہ کریں) مجھے ارشاد ہوا کہ جب میں (اللہ تعالیٰ) کوئی فیصلہ کر لیتا ہوں تو کوئی اسے رد نہیں کر سکتا میں تمہاری امت پر ایسا قحط ہرگز مسلط نہ کروں گا جس میں سب یا (اکثر) ہلاکت کا شکار ہو جائیں اور میں تمہاری امت پر اطراف و اکنافِ ارض سے تمام دشمن اکٹھے نہ ہونے دوں گا۔ یہاں تک کہ یہ آپس میں نہ لڑیں اور ایک دوسرے کو قتل کریں اور جب میری امت میں تلوار چلے گی تو قیامت تک رکے گی نہیں اور مجھے اپنی امت کے متعلق سب سے زیادہ خوف گمراہ کرنے والے حکمرانوں سے ہے اور عنقریب میری امت کے کچھ قبیلے بتوں کی پرستش کرنے لگیں گے اور (بت پرستی میں) مشرکوں سے جا ملیں گے اور قیامت کے قریب تقریباً جھوٹے اور دجال ہوں گے ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے اور میری امت میں ایک طبقہ مسلسل حق پر قائم رہے گا ان کی مدد ہوتی رہے گی (منجانب اللہ) کہ ان کے مخالف ان کا نقصان نہ کر سکیں گے (کہ بالکل ہی ختم کر دیں عارضی شکست اس کے منافی نہیں) یہاں تک کہ قیامت آ جائے۔

امام ابوالحسن (تلمیذ ابن ماجہ) فرماتے ہیں کہ جب امام ابن ماجہ اس حدیث کو بیان کر کے فارغ ہوئے تو فرمایا: یہ حدیث کتنی ہولناک ہے۔

۳۹۵۳: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا سفیان بن عیینة عن الزھری عن عروة عن زینب ابنة ام سلمة عن حبیبة عن زینب بنت جحش انھا قالت استیقظ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من نومہ و ھو محمر وجھہ و ھو یقول لا الہ الا اللّٰہ ویل للعرب من شر قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج و ماجوج و عقد بیدیہ عشرة.

قال زینب قلت یا رسول اللّٰہ انھلک و فینا الصالحون ؟ قال اذا کثر الخبث.

۳۹۵۳: حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے آپ کا چہرہ انور سرخ ہو رہا تھا۔ فرمایا: خرابی ہے عرب کے لئے ایسے شر کی وجہ سے جو قریب آ چکا آج یاجوج ماجوج کی سد میں سے اتنا کھل گیا اور آپ نے انگلی سے دس کا ہندسہ بنایا حضرت زینب فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم میں صالح لوگ ہوں تب بھی ہم ہلاک ہو جائیں گے؟ فرمایا: (جی ہاں) جب برائی زیادہ ہو جائے۔

۳۹۵۴: حدثنا راشد بن سعید الرملی ثنا الولید بن مسلم عن الولید بن سلیمان بن ابی السائب عن علی بن یزید عن القاسم ابی عبد الرحمن عن ابی امامة قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ستکون فتن یصبح الرجل فیھا مؤمنا و یمسی کافرا الا من احیاہ اللّٰہ بالعلم.

۳۹۵۴: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایسے فتنے ہوں گے کہ ان کے دوران مرد ایمان کی حالت میں صبح کرے گا اور شام کو کافر بن چکا ہوگا سوائے اس کے جسے اللہ علم کے ذریعہ زندگی (ایمان) عطا فرمائے۔

۳۹۵۵: حدثنا محمد بن عبد اللّٰہ بن نمیر ثنا ابو معاویة و ابی عن الاعمش عن شقیق عن حذیفة قال کنا جلوسا عند عمر فقال ایکم یحفظ حدیث رسول اللّٰہ ﷺ فی الفتنة قال حذیفة فقلت انا قال انک لجری قال کیف قال سمعتہ یقول فتنة الرجل فی اھلہ وولدہ و جارہ تکفرھا الصلاة والصیام والصدقة والامر بالمعروف والنھی عن المنکر فقال عمر لیس ھذا ارید انما ارید التی تموج کموج البحر فقال مالک و لھا یا امیر المؤمنین ان بینک و بینھا بابا مغلقا قال فیکسر الباب او یفتح قال لا بل یکسر قال ذاک اجدر ان لا یغلق.

۳۹۵۵: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ فرمانے لگے تم میں کس کو فتنہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یاد ہے؟ میں نے کہا مجھے۔ فرمایا تم بہت جرأت (اور ہمت) والے ہو (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ باتیں پوچھ لیتے تھے جو دوسرے نہیں پوچھ پاتے تھے) فرمایا کیسے فتنہ ہوگا؟ میں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: آدمی کیلئے فتنہ (آزمائش و امتحان) ہے اہل خانہ اور اولاد اور پڑوسی (کہ کبھی ان کی وجہ سے آدمی غفلت کا شکار ہو جاتا ہے) اور اس آزمائش میں

قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ اَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدٍ اللَّيْلَةَ اِنِّيْ حَدَّثْتُهُ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ.

فَهِبْنَا اَنْ نَسْاَلَهُ مَنِ الْبَابُ؟ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ فَسَالَهُ فَقَالَ عُمَرُ.

(اگر آدمی صغیرہ گناہ کا مرتکب ہو جائے تو) نماز' روزے' صدقہ اور امر بالمعروف نہی عن المنکر اس کا کفارہ بن جاتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری مراد یہ فتنہ نہیں۔ میں نے تو اس فتنہ کے متعلق کہا ہے جو سمندر کی طرح موجزن ہوگا۔ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المؤمنین آپ کو اس فتنہ سے کیا غرض آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک دروازہ (حائل ہے جو) بند ہے فرمایا وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ عرض کیا کھولا نہیں جائے گا بلکہ توڑا جائے گا فرمایا پھر تو وہ بند ہونے کے قابل نہ رہے گا ہم (حاضرین) نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو علم تھا کہ دروازہ سے کون مراد ہے فرمایا: بالکل وہ تو ایسے جانتے تھے جیسے انہیں یہ معلوم ہے کہ کل دن کے بعد رات آئے گی میں نے انہیں ایک حدیث سنائی تھی جس میں کچھ مغالطہ اور فریب دہی نہیں ہے' ہمیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی ہیبت مانع ہوئی کہ پوچھیں کہ وہ دروازہ کون شخص تھا اس لئے ہم نے مسروق سے کہا انہوں نے پوچھ لیا تو فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود تھے۔

۳۹۵۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ وَ وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَ هُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُوْنَ عَلَيْهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ اِذْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُ خِبَاءَهُ وَ مِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَ مِنَّا مَنْ هُوَ فِيْ جَشَرِهِ اِذْ نَادٰى مُنَادِيْهِ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعْنَا فَقَالَ اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ يَدُلَّ اُمَّتَهُ عَلٰى مَا يَعْلَمُهُ خَيْرًا لَهُمْ وَ يُنْذِرَهُمْ مَا يَعْلَمُهُ شَرًّا لَهُمْ وَ اِنَّ اُمَّتَكُمْ هٰذِهِ جُعِلَتْ عَافِيَتُهَا فِيْ اَوَّلِهَا وَ اِنَّ آخِرَهُمْ يُصِيْبُهُمْ بَلَاءٌ وَ اُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا ثُمَّ تَجِيْءُ فِتَنٌ يُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهِ مُهْلِكَتِيْ ثُمَّ تَنْكَشِفُ فَمَنْ سَرَّهُ اَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَ يُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتُدْرِكْهُ مَوْتَتُهُ وَ هُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ

۳۹۵۶: حضرت عبد الرحمٰن بن عبد رب الکعبہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے لوگ آپ کے گرد جمع تھے میں نے انہیں یہ فرماتے سنا ایک بار ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھے کہ ایک منزل پر پڑاؤ ڈالا ہم میں سے کوئی خیمہ لگا رہا تھا کوئی تیر اندازی کر رہا تھا۔ کوئی اپنے جانور چرانے لے گیا تھا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ نماز کے لئے جمع ہو جائیں ہم جمع ہو گئے تو آپؐ نے فرمایا: بلاشبہ مجھ سے قبل ہر نبی پر لازم تھا کہ اپنی امت کے حق میں جو بھلی بات معلوم ہو وہ بتائے اور جو بات ان کے حق میں بری معلوم ہو اس سے ڈرائے اور تمہاری اس امت کے شروع حصہ میں سلامتی اور عافیت ہے اور

والْیَوْمِ الْآخِرِ وَلْیَاتِ اِلَی النَّا الَّذِیْ یُحبّ اَنْ یَّاْتُوْا اِلَیْہِ وَ مَنْ بَایَعَ اِمامًا فَاَعْطَاہُ صَفْقَۃَ یَمِیْنِہٖ وَ ثَمرۃَ قَلْبِہٖ فَلْیُطِعْہُ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنْ جَاءَ آخَرُیُنَازِعُہٗ فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْآخِرِ.

قَالَ فَاَدْخَلْتُ رَاسِیْ مِنْ بَیْنِ النَّاسِ فَقُلْتُ اَنْشُدُکَ اللّٰہَ اَنْتَ سَمِعْتَ ھٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ فَاَشَارَ بِیَدِہٖ اِلٰی اُذُنَیْہِ فَقَالَ سَمِعَتْہُ اُذُنَایَ وَ وَعَاہُ قَلْبِیْ.

اس کے آخری حصہ میں آزمائش ہوگی اور ایسی ایسی باتوں گی جن کو تم برا سمجھو گے پھر ایسے فتنہ ہوں گے کہ ایک کے مقابلہ میں دوسرا ہلکا معلوم ہوگا تو مومن کہے گا کہ اس میں میری تباہی ہے پھر وہ فتنہ چھٹ جائے گا۔ لہٰذا جسے اس بات سے خوشی ہو کہ دوزخ سے بچ جائے اور جنت میں داخل ہو تو اسے ایسی حالت میں موت آنی چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہو اور اسے چاہئے کہ لوگوں کے ساتھ ایسا معاملہ رکھے جیسا وہ پسند کرتا ہو کہ لوگ اس کے ساتھ رکھیں اور جو کسی حکمران سے بیعت کرے اور اس کے ہاتھ میں بیعت کا ہاتھ دے اور دل سے اس کے ساتھ عہد کرے تو جہاں تک ہو سکے اس کی فرمانبرداری کرے پھر اگر کوئی دوسرا شخص آئے اور (حکومت میں) پہلے سے جھگڑے تو اس دوسرے کی گردن اڑا دو حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کے درمیان سے سر اٹھا کر کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں بتایئے آپ نے خود یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تو حضرت عبداللہ بن عمرو نے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ میرے دونوں کانوں نے یہ حدیث سنی اور میرے دل نے اسے محفوظ رکھا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں بیان کردہ سب سچی ہیں آج بہت سے لوگ اپنے کو مسلمان کہنے والے شرک و بدعات کے مرتکب ہو رہے ہیں مزارات اولیاء کو پوجتے ہیں اور وہاں پر جانور ذبح کرتے ہیں اور غیر اللہ کو سجدے کرتے ہیں۔ نیز تین جھوٹے دجالوں میں سے ایک دجال غلام احمد قادیانی ہے جس نے ہندوستان میں فتنہ کھڑا کیا اور بھی کئی قسم کے فتنے ہیں۔ ۳۹۵۳: حدیث کا مطلب واضح ہے کہ جب خباثتیں زیادہ ہو جائیں تو نیک لوگوں کی موجودگی عذاب خداوندی اور ہلاکت سے نہیں بچا سکتی۔ ۳۹۵۵: مطلب یہ ہے کہ حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکت تمام فتنوں اور مصائب سے روک تھی جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو مسلمانوں پر آفت آ گئی پھر خلیفہ ثالث جناب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے عہد سے لوگوں کے دلوں میں کدورت پیدا ہوگئی آخر بلوائیوں نے فساد بپا کر کے جناب امیر المؤمنین کو بڑی بے دردی اور بے بسی کی حالت میں شہید کر دیا ہے تو فتنے ایسے پھیل گئے کہ آج تک قائم ہیں۔ ۳۹۵۶: اس حدیث میں جس بیعت کا بیان ہے وہ بیعت مراد ہے جو اہل حل وعقد نے کی یعنی مسلمانوں کے تمام روساء اور عمائدین اس آدمی کو قبول کر لیں اس کے بعد ہوتے ہوئے دوسرا امام نہیں ہو سکتا۔ یہ مطلق بیعت مراد نہیں ہے۔

١٠ : بَابُ التَّثَبُّتِ فِي الْفِتْنَةِ

۳۹۵۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ بِكُمْ وَ بِزَمَانٍ يُوْشِكُ اَنْ يَاتِيَ يُغَرْ بَلُ النَّاسُ فِيْهِ غَرْبَلَةً وَتَبْقَى حُثَالَةٌ مِنَ النَّاسِ قَدْ مَجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَ اَمَانَاتُهُمْ فَاخْتَلَفُوْا وَ كَانُوْا هٰكَذَا (وَ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ) قَالُوْا كَيْفَ بِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ قَالَ تَاْخُذُوْنَ بِمَا تَعْرِفُوْنَ وَ تَدَعُوْنَ مَا تُنْكِرُوْنَ وَ تُقْبِلُوْنَ عَلٰى خَاصَّتِكُمْ وَ تَذَرُوْنَ اَمْرَ عَوَامِّكُمْ.

باب: فتنہ میں حق پر ثابت قدم رہنا

۳۹۵۷: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب لوگ (آٹے کی طرح) چھانے جائیں گے اور (چھلنی میں یعنی دنیا میں) آٹے بھوسے کی طرح برے لوگ باقی رہ جائیں گے ان کے عہد اور امانتیں خلط ملط ہو جائیں گی اور برے لوگ مختلف ہو کر ایسے ہو جائیں گے یہ کہہ کر آپؐ نے اپنی انگلیوں میں انگلیاں داخل کیں صحابہ نے عرض کیا اللہ کے رسول ہم اس وقت کیا کریں جو بات اچھی سمجھو (قرآن و سنت کے دلائل سے) اسے اختیار کر لینا اور جو بری سمجھو اسے ترک کر دینا اور صرف اپنی فکر کرنا اور عوام کا معاملہ (ان کے حال پر) چھوڑ دینا۔

۳۹۵۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنِ الْمُشَعَّثِ ابْنِ طَرِيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ اَنْتَ يَا اَبَا ذَرٍّ دَمُوْتًا يُصِيْبُ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْمَ الْبَيْتُ بِالْوَصِيْفِ (يَعْنِي الْقَبْرَ) قُلْتُ مَا خَارَ اللّٰهُ لِيْ وَ رَسُوْلُهُ (اَوْ قَالَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ اَعْلَمُ) قَالَ تَصَبَّرْ قَالَ كَيْفَ اَنْتَ وَجُوْعًا يُصِيْبُ النَّاسَ حَتّٰى تَاْتِيَ مَسْجِدَكَ فَلَا تَسْتَطِيْعَ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى فِرَاشِكَ وَ لَا تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ فِرَاشِكَ اِلٰى مَسْجِدِكَ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ اَعْلَمُ (اَوْ مَا خَارَ اللّٰهُ لِيْ وَ رَسُوْلُهُ) قَالَ عَلَيْكَ بِالْعِفَّةِ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ اَنْتَ وَ قَتْلًا يُصِيْبُ النَّاسَ حَتّٰى تُغْرَقَ حِجَارَةُ الزَّيْتِ بِالدَّمِ؟ قُلْتُ مَا خَارَ اللّٰهُ لِيْ وَ رَسُوْلُهُ قَالَ الْحَقُّ بِمَنْ اَنْتَ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفَلَا آخُذُ بِسَيْفِيْ فَاَضْرِبَ بِهِ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ قَالَ شَارَكْتَ الْقَوْمَ اِذًا وَلٰكِنِ

۳۹۵۸: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب لوگوں پر موت طاری ہوگی (وبا طاعون وغیرہ کی وجہ سے) حتیٰ کہ قبر کی قیمت غلام کے برابر ہوگی میں نے عرض کیا جو اللہ اور اللہ کے رسول میرے لئے پسند فرمائیں یا کہا کہ اللہ اور اللہ کے رسول کو ہی علم ہے (کہ کیا کرنا چاہئے) آپؐ نے فرمایا صبر کرنا اور فرمایا اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب لوگوں پر بھوک طاری ہوگی حتیٰ کہ تم مسجد آؤ گے تو واپس اپنے بستر (گھر) تک جانے کی ہمت و استطاعت نہ ہوگی اور بستر سے اٹھ کر مسجد نہ آسکو گے میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے (کہ اس وقت کیا کرنا چاہئے) یا کہا کہ (وہ کروں گا) جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے پسند

اُدْخُلْ بَيْتَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَإِنْ دَخَلَ بَيْتِيْ قَالَ إِنْ خَشِيْتَ أَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَأَلْقِ طَرَفَ رِدَائِكَ عَلَى وَجْهِكَ فَيَبُوْءَ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِكَ فَيَكُوْنَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ.

فرمائیں۔ فرمایا: اس وقت حرام سے بچنے کا خصوصی اہتمام کرنا۔ پھر فرمایا: اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب لوگوں کا قتل عام ہوگا۔ یہاں تک کہ حجارۃ الزیت (مدینہ میں ایک جگہ کا نام ہے) خون میں ڈوب جائے گا میں نے عرض کیا کہ جو اللہ اور اس کے رسول میرے لئے پسند کریں۔ فرمایا: تم جن لوگوں میں سے ہو انہی کے ساتھ مل جانا (یعنی مدینہ والوں کے ساتھ) میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا میں اپنی تلوار لے کر ایسا (قتل عام) کرنے والوں کو نہ ماروں۔ فرمایا: پھر تو تم بھی ان (فتنہ کرنے والوں) میں شریک ہو جاؤ گے اس لئے تم اپنے گھر میں گھس جانا میں نے عرض کیا کہ اگر فسادی میرے گھر میں گھس آئیں تو کیا کروں فرمایا: اگر تمہیں تلوار کی چمک سے خوف آئے تو چادر منہ پر ڈال لینا تا کہ وہ قتل کرنے والا تمہارا اور اپنا گناہ سمیٹ کر دوزخی بن جائے۔

۳۹۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ ثَنَا أُسَيْدُ بْنُ الْمُتَشَمِّسِ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مُوْسَى حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَهَرْجًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا نَقْتُلُ الْآنَ فِي الْعَامِ الْوَاحِدِ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ كَذَا وَ كَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ بِقَتْلِ الْمُشْرِكِيْنَ وَ لٰكِنْ يَقْتُلُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا حَتّٰى يَقْتُلَ الرَّجُلُ جَارَهُ وَ ابْنَ عَمِّهِ وَ ذَا قَرَابَتِهِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ مَعَنَا عُقُوْلُنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُنْزَعُ عُقُوْلُ أَكْثَرِ ذٰلِكَ الزَّمَانِ وَ يَخْلُفُ لَهُ هَبَاءٌ مِنَ النَّاسِ لَا عُقُوْلَ لَهُمْ.

ثُمَّ قَالَ الْأَشْعَرِيُّ وَ ايْمُ اللّٰهِ إِنِّيْ لَأَظُنُّهَا مُدْرِكَتِيْ وَ إِيَّاكُمْ وَ ايْمُ اللّٰهِ! مَالِيْ وَ لَكُمْ مِنْهَا مَخْرَجٌ إِنْ أَدْرَكَتْنَا فِيْمَا عَهِدَ إِلَيْنَا نَبِيُّنَا ﷺ إِلَّا أَنْ نَخْرُجَ كَمَا دَخَلْنَا فِيْهَا.

۳۹۵۹: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: قیامت کے قریب ہرج (خون ریزی) ہوگی۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہرج سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: خون ریزی کسی مسلمان نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم تو اب بھی ایک سال میں اتنے اتنے مشرکوں کو قتل کر دیتے ہیں اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرکوں کا قتل نہ ہوگا بلکہ تم ایک دوسرے کو قتل کرو گے حتیٰ کہ مرد اپنے پڑوسی کو، چچا زاد بھائی کو، قرابتدار کو قتل کرے گا لوگوں میں کسی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اس وقت ہماری عقلیں قائم ہوں گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ اس زمانہ میں اکثر لوگوں کی عقلیں سلب ہو جائیں گی اور ذروں کی طرح (ذلیل و خوار) لوگ باقی رہ جائیں گے۔ پھر حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا میرا گمان ہے کہ میں اور تم اس زمانہ کو پائیں گے اور بخدا اگر وہ زمانہ ہم پر آیا تو ہمارے لئے (اس جنگ سے) نکلنے کی کوئی راہ نہ ہوگی جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں سے نہ نکل سکیں گے جیسے داخل ہوئے تھے ویسے ہی۔

۳۹۶۰: حدثنا محمد بن بشار ثنا صفوان بن عیسی ثنا عبد الله بن عبید مؤذن مسجد جردان قال حدثتني عديسة بنت اهبان قالت لما جاء علي بن ابي طالب ههنا البصرة دخل على ابي فقال يا ابا مسلم الا تعينني على هؤلاء القوم ؟ قال بلى قال فدعا جارية له فقال يا جارية اخرجي سيفي قال فاخرجته فسلّ منه قدر شبر فاذا هو خشب فقال ان خليلي وابن عمك صلى الله عليه وسلم عهد الي اذا كانت الفتنة بين المسلمين فاتخذ سيفا من خشب فان شئت خرجت معك قال لا حاجة لي فيك و لا في سيفك.

۳۹۶۰: حضرت عدیسہ بنت اہبان فرماتی ہیں کہ جب سیدنا علی کرم اللہ وجہہ یہاں بصرہ تشریف لائے تو میرے والد کے پاس آئے اور فرمایا: اے ابو مسلم! ان لوگوں کے خلاف میری مدد نہ کرو گے؟ عرض کیا ضرور پھر اپنی تلوار نکال لا۔ باندی تلوار لے آئی تو ایک بالشت کی مقدار تلوار نیام سے نکالی دیکھا تو وہ لکڑی کی تھی۔ فرم کہنے لگے میرے پیارے اور آپ کے چچا زاد بھائی نے مجھے یہ تاکید فرمائی تھی کہ جب مسلمانوں کے درمیان فتنہ ہو تو تلوار لکڑی کی بنا لینا آپ چاہیں تو (یہی تلوار لے کر) میں آپ کے ساتھ نکلوں فرمایا: مجھے تمہاری اور تمہاری تلوار کی کچھ حاجت نہیں۔

۳۹۶۱: حدثنا عمران بن موسى الليثي ثنا عبد الوارث بن سعيد ثنا محمد بن جحادة عن عبد الرحمن بن ثروان عن هذيل بن شرحبيل عن ابي موسى الاشعري قال قال رسول الله ﷺ ان بين يدي الساعة فتنا كقطع الليل المظلم يصبح الرجل فيها مؤمنا و يمسي كافرا و يمسي مؤمنا و يصبح كافرا القاعد فيها خير من القائم والقائم فيها خير من الماشي والماشي فيها خير من الساعي فكسروا قسيكم وقطعوا اوتاركم واضربوا بسيوفكم الحجارة فان دخل على احدكم فليكن كخير بني آدم.

۳۹۶۱: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے قریب فتنے ہوں گے سیاہ تاریک شب کے حصوں کے مانند ان فتنوں میں مرد صبح ایمان کی حالت میں کرے گا تو شام کفر کی حالت میں اور کوئی شام ایمان کی حالت میں کرے گا تو صبح کفر کی حالت میں۔ ان فتنوں میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ (اس وقت) اپنی کمانیں توڑ دینا اور کمانوں کے چلے کاٹ دینا اپنی تلواریں پتھروں پر مار کر کند کر لینا اگر تم میں سے کسی کے پاس کوئی گھس آئے اور (مارنے لگے) تو وہ سیدنا آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں (ہابیل اور قابیل) میں سے بہتر کی طرح ہو جائے۔

ف: ہابیل نے قابیل کو مارا نہیں بلکہ کہا کہ اگر تو مجھے قتل کرنے کے لئے ہاتھ اٹھائے گا تو میں تجھے قتل کرنے کے لئے (یا اپنا دفاع کرنے کے لئے) ہاتھ نہ بڑھاؤں گا۔ (مترجم)

۳۹۶۲: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة عن ثابت (او علي

۳۹۶۲: حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

بن زید بن جدعان. شكّ ابوْ بكرٍ) عنْ ابى مُحمَّد بن مسْلمة فقال انّ رسُوْلُ اللّٰه ﷺ قال انّها ستكوْنُ فتنة و فرْقةٌ واختلافٌ فإذا كان كذالك فأت بسيفك اُحُدًا فاضربْهُ حتّٰى ينْقطع ثُمَّ اجْلسْ فى بيْتك حتّٰى تاتيك يدٌ خاطئةٌ اوْ منيّةٌ قاضيةٌ.

فقدْ فقعتُ و فعلْتُ ما قال رسُوْلُ اللّٰه صلّى اللّٰهُ عليْه وسلّم.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب فتنہ ہوگا اور افتراق و اختلاف ہوگا جب یہ حالت ہو تو اپنی تلوار لے کر احد پہاڑ پر جانا اور اس پر مارتے رہنا یہاں تک کہ ٹوٹ جائے پھر اپنے گھر بیٹھے رہنا یہاں تک کہ خطا کار ہاتھ یا فیصلہ کن موت تم تک پہنچے فرمایا: یہ حالت آن پہنچی اور میں نے وہی کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۱۱: باب اذا الْتقى الْمُسْلمان بسيْفهما

باب: جب دو (یا اس سے زیادہ) مسلمان اپنی تلواریں لے کر آمنے سامنے ہوں

۳۹۶۳: حدّثنا سُويْدُ بْنُ سعيْدٍ ثنا مُباركُ ابْن سُحيْمٍ عنْ عبْد الْعزيز بْن صُهيْبٍ عنْ انس بْن مالكٍ رضى اللّٰهُ تعالى عنْهُ عن النّبىّ صلّى اللّٰهُ عليْه وسلّم قال ما منْ مُسْلميْن الْتقيا باسْيافهما الّا كان الْقاتلُ و الْمقْتُوْلُ فى النّار.

۳۹۶۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دو مسلمان بھی اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے سامنے آئیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں ہوں گے۔

۳۹۶۴: حدّثنا احْمدُ بْنُ سنانٍ ثنا يزيْدُ بْنُ هارُوْن عنْ سُليْمان التّيْمىّ و سعيْد بْن ابىْ عرُوْبة عنْ قتادة عن الْحسن عنْ ابىْ مُوْسى قال قال رسُوْلُ اللّٰه ﷺ اذا الْتقى الْمُسْلمان بسيْفهما فالْقاتلُ والْمقْتُوْلُ فى النّار قالُوْا يا رسُوْل اللّٰه هذا الْقاتلُ فما بالُ الْمقْتُوْل قال انّهُ اراد قتْل صاحبه.

۳۹۶۴: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمان اپنی تلواریں لئے ایک دوسرے کے سامنے آئیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں ہوں گے صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ تو قاتل ہے مقتول کا کیا جرم ہے۔ فرمایا: یہ اپنے ساتھی کو قتل کرنا چاہتا تھا۔

۳۹۶۵: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ بشّارٍ ثنا مُحمّدُ بْنُ جعْفرٍ ثنا شُعْبةُ عنْ منْصُوْرٍ عنْ ربْعىّ بْن حراشٍ عنْ ابىْ بكْرة عن النّبىّ ﷺ قال اذا الْمُسْلمان حمل احدُهُما على اخيْه السّلاح فهُما على جُرُف جهنّم فاذا قتل احدُهُما

۳۹۶۵: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمانوں میں سے ایک اپنے بھائی پر ہتھیار اٹھائے تو وہ دونوں دوزخ کے کنارے پر ہیں جونہی ایک دوسرے کو قتل

صَاحِبُهٗ دخلاها جميعًا.

کرے گا دونوں ہی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے۔

۳۹۶۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَكَمِ السَّدُوْسِيِّ ثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ اَذْهَبَ آخِرَتَهٗ بِدُنْيَا غَيْرِهٖ.

۳۹۶۶: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سب سے بدترین مقام اللہ کے یہاں اس بندہ کا ہے جو اپنی آخرت دوسرے کی دنیا کی خاطر برباد کرے۔

خلاصۃ الباب ☆ البتہ اگر ایک حملہ آور ہوا اور دوسرا محض اپنا دفاع کر رہا ہو حملہ آور کو قتل نہ کرنا چاہتا ہو لیکن دفاع کرتے میں حملہ آور اس کے ہاتھوں قتل ہو جائے تو مدافع کے لئے یہ وعید نہیں ہے۔

۱۲ : بَابُ كَفِّ اللِّسَانِ فِي الْفِتْنَةِ

باب: فتنہ میں زبان روکے رکھنا

۳۹۶۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنْ زِيَادٍ سِيْمِيْنَ كُوْشَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيْهَا اَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ.

۳۹۶۷: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فتنہ ایسا ہوگا جو تمام عرب کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا اس میں قتل ہونے والے دوزخ میں جائیں گے اس زبان (سے بات) تلوار کی ضرب سے زیادہ سخت ہوگی۔

۳۹۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِيَّاكُمْ وَالْفِتَنَ فَاِنَّ اللِّسَانَ فِيْهَا مِثْلُ وَقْعِ السَّيْفِ

۳۹۶۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فتنوں سے بہت بچنا اس لئے کہ فتنوں میں زبان (سے بات) تلوار کی ضرب کی مانند ہوگی۔

۳۹۶۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ مَرَّ بِهٖ رَجُلٌ لَهٗ شَرَفٌ فَقَالَ لَهٗ عَلْقَمَةُ اِنَّ لَكَ رَحِمًا وَ اِنَّ لَكَ حَقًّا وَ اِنِّيْ رَاَيْتُكَ تَدْخُلُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْاُمَرَاءِ وَ تَتَكَلَّمُ عِنْدَهُمْ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَتَكَلَّمَ بِهٖ وَ اِنِّيْ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ

۳۹۶۹: حضرت علقمہ بن وقاص کے پاس سے ایک مرد گزرا جو صاحب شرف تھا حضرت علقمہ نے اس سے کہا تمہارے ساتھ قرابت ہے اور تمہارا میرے اوپر حق ہے اور میں نے دیکھا کہ تم ان حکام کے پاس جاتے ہو اور جو اللہ چاہتا ہے گفتگو کرتے ہو اور میں نے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ایک اللہ کی خوشنودی کی ایک

فيكتب الله عزّ وجلّ له بها رضوانه الى يوم القيامة و ان احدكم ليتكلم بالكلمة من سخط الله ما يظنّ ان تبلغ ما بلغت فيكتب الله عزّوجلّ عليه بها سخطه الى يوم يلقاه قال علقمة فانظروا ويحك ما ذا تقولون و ما ذا تكلم به فربّ كلام (قد) منعني ان اتكلم به ما سمعت من بلال بن الحارث.

بات کہتا ہے اسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک پہنچے گی (اور کس قدر موثر اور اللہ کی خوشنودی کا باعث ہوگی) تو اللہ عزوجل اس ایک بات کی وجہ سے قیامت تک کے لئے اپنی خوشنودی اس کے لئے لکھ دیتے ہیں اور تم میں سے ایک اللہ کی ناراضگی کی بات کہتا ہے اسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک پہنچے گی اللہ عزوجل اس بات کی وجہ سے قیامت تک کے لئے اپنی ناراضگی اس کے حق میں لکھ دیتے ہیں۔ حضرت علقمہ نے فرمایا: نادان غور کیا کرو کہ تم کیا گفتگو کرتے ہو اور کون سی بات کہتے ہو میں بہت سی باتیں کرنا چاہتا ہوں لیکن بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے سنی ہوئی حدیث مجھے وہ باتیں کہنے سے مانع ہو جاتی ہے۔

۳۹۷۰: حدّثنا ابو يوسف الصيدلانيّ محمّد بن احمد الرّقيّ ثنا محمّد بن سلمة عن ابن اسحاق عن محمّد بن ابراهيم عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ انّ الرّجل ليتكلّم بالكلمة من سخط الله لا يرى بها باسا فيهوي بها في نار جهنّم سبعين خريفا.

۳۹۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اللہ کی ناراضگی کی کوئی بات کر بیٹھتا ہے اس میں کچھ حرج بھی نہیں سمجھتا حالانکہ اس کی وجہ سے وہ دوزخ کی آگ میں ستر برس گرے گا۔

۳۹۷۱: حدّثنا ابو بكر ثنا ابو الاحوص عن ابي حصين عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا او ليسكت.

۳۹۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھے اسے چاہئے کہ بھلائی کی بات کہے یا خاموش رہے۔

۳۹۷۲: حدّثنا ابو مروان محمّد بن عثمان العثمانيّ ثنا ابراهيم بن سعد عن ابن شهاب عن محمّد بن عبد الرّحمن ابن ماعز العامريّ انّ سفيان بن عبد الله الثقفيّ قال قلت يارسول الله حدّثني بامر اعتصم به قال قل ربّي الله ثمّ استقم قلت يارسول الله! ما اكثر ما تخاف عليّ فاخذ رسول الله صلّى الله عليه وسلّم بلسان نفسه ثمّ قال هذا.

۳۹۷۲: حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے ایسی بات بتائیے کہ مضبوطی سے تھامے رکھوں فرمایا: کہو میرا پروردگار اللہ ہے پھر اس پر استقامت اختیار کرو۔ میں نے عرض کیا آپ کو میرے متعلق سب سے زیادہ کس چیز سے اندیشہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا: اس سے۔

۳۹۷۳: حدّثنا محمّد بن ابي عمر العدنيّ ثنا عبد الله

۳۹۷۳: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

بن معاذ عن معمر عن عاصم ابن ابی النجود عن ابی وائل عن معاذ ابن جبل فاصبحت یوما قریبا منہ و نحن نسیر فقلت یا رسول اللہ اخبرنی بعمل یدخلنی الجنۃ و یباعدنی من النار قال لقد سالت عظیما و انہ لیسیر علی من یسرہ اللہ علیہ تعبد اللہ لا تشرک بہ شیئا و تقیم الصلاۃ و تؤتی الزکوۃ و تصوم رمضان و تحج البیت ثم قال لا ادلک علی ابواب الخیر؟ الصوم جنۃ و الصدقۃ تطفیٔ الخطیئۃ کما یطفیٔ النار الماء والصلاۃ الرجل فی جوف اللیل ثم قراء تتجافی جنوبھم عن المضاجع حتی بلغ جزاء بما کانوا یعملون ثم قال الا اخبرک براس الامر وعمودہ وذروۃ سنامہ الجھاد ثم قال الا اخبرک بملاک ذالک کلہ فقلت بلی فاخذ بلسانہ فقال: تکف علیک ھذا قلت یا نبی اللہ و انا المؤاخذون بما نتکلم بہ قال ثکلتک امک یا معاذ ھل یکب الناس علی وجوھھم فی النار الا حصائد السنتھم.

کہ میں ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ایک روز میں آپ کے قریب ہوا ہم چل رہے تھے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے ایسے عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کرا دے اور دوزخ سے دور کر دے۔ فرمایا تم نے بہت عظیم اور اہم بات پوچھی ہے اور جس کے لئے اللہ آسان فرما دیں یہ اس کے لئے بہت آسان بھی ہے تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرو نماز کا اہتمام کرو زکوۃ ادا کرو اور بیت اللہ کا حج کرو پھر فرمایا: میں تمہیں بھلائی کے دروازے نہ بتاؤں؟ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ خطاؤں (کی آگ) کو ایسے بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے اور درمیان شب کی نماز (بہت بڑی نیکی ہے) پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: تتجافی جنوبھم عن المضاجع سے جزاء بما کانوا یعملون تک۔ پھر فرمایا: سب باتوں کی اصل اور سب سے اہم اور سب سے بلند کام نہ بتاؤں؟ وہ (اللہ کے حکم کو بلند کرنے اور کفر کا زور توڑنے کے لئے) کافروں سے لڑنا ہے پھر فرمایا: میں تمہیں ان سب کاموں کی بنیاد نہ بتاؤں میں نے عرض کیا ضرور بتلایئے آپ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا اس کو روک رکھو میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی جو گفتگو ہم کرتے ہیں اس پر بھی کیا مؤاخذہ ہوگا؟ فرمایا: اے معاذ لوگوں کو اوندھے منہ دوزخ میں گرانے کا باعث صرف ان کی زبان کی کھیتیاں (گفتگو) ہی تو ہوگی۔

۳۹۷۴: حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد ابن یزید بن خنیس المکی قال سمعت سعید بن حسان المخزومی قال حدثتنی ام صالح عن صفیۃ بنت شیبۃ عن ام حبیبۃ زوج النبی ﷺ قال کلام ابن آدم علیہ لا لہ الا الامر بالمعروف والنھی عن المنکر وذکر اللہ عزوجل۔

۳۹۷۴: ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کا کلام اس کیلئے وبال ہے اس کے حق میں بھلا نہیں سوائے نیکی کا حکم برائی سے روکنا اور اللہ عزوجل کی یاد کے۔

۳۹۷۵: حدثنا علی بن محمد ثنا خالی یعلی عن الاعمش عن ابرھیم عن ابی الشعثاء قال قیل لابن عمر

۳۹۷۵: حضرت ابو الشعثاء فرماتے ہیں کہ کسی نے حضرت ابن عمرؓ سے عرض کیا کہ ہم اپنے حکام کے پاس جا کر بات

انا نذکل علی أمر ائنا فنقُولُ القوْلَ فاذا خرجْنا قُلْنا غیْرہٗ قال کُنا نعُدُّ ذالک علی عہْد رسُوْل اللہ صلّی اللہُ علیْہِ وسلّم النّفاق.

چیت کرتے ہیں اور جب ہم انکے پاس سے نکل آتے ہیں تو ان باتوں کے خلاف کہتے ہیں (مثلاً انکے سامنے تعریف کرنا اور پس پشت مذمت کرنا) فرمایا: رسول اللہؐ کے عہد مبارک میں ہم اسے نفاق شمار کرتے تھے۔

۳۹۷۶: حدَّثنا هِشامُ بْنُ عمَّارٍ ثنا مُحمَّدُ بْنُ شُعیْبِ بْنِ شابُورٍ ثنا الْاَوْزاعِیُّ عنْ قُرَّةَ بْنِ عبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَیْوَئِیْلَ عنِ الزُّهْرِیِّ عنْ اَبِیْ سلَمةَ عنْ ابِیْ هُرَیْرَةَ قالَ قالَ رسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مِنْ حُسْنِ اِسْلامِ الْمرْءِ ترْکُهٗ ما لَا یعْنِیْهِ

۳۹۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کے اسلام کی خوبیوں میں سے ایک یہ ہے کہ مقصد (کام کی بات) کو ترک کر دے۔

خلاصۃ الباب ☆ ۳۹۶۷: مطلب یہ ہے کہ بات کرنے میں احتیاط کرنی لازم ہے اور بہت غور کے بعد بات کہنی چاہئے ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ جو منہ میں آیا کہہ دیا فضول گفتگو کرنا والا احمق ہوتا ہے اور اکثر ایسے آدمی کے منہ سے ایسی بات نکل جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کو بہت ناگوار ہوتی ہے پس وہ شخص ایک بات کی وجہ سے جہنمی ہو جاتا ہے اللھم انی اعوذبک من شر لسانی۔ حاصل یہ کہ ان احادیث میں زبان کو بے لگام کرنے سے منع فرمایا ہے۔ حدیث ۳۹۷۲ اس حدیث میں استقامت کی فضیلت اور اہمیت بیان فرمائی گئی استقامت ہدایت کا اونچا درجہ ہے جس کو یہ حاصل ہو جاتا ہے وہ اللہ کا ولی ہو جاتا ہے تو ملائکہ اپنے بندے کو سلام کرتے ہیں اور بشارتیں دیتے ہیں اور من چاہی زندگی ملنے کے مژدے سناتے ہیں جیسا کہ حم سجدہ میں آیا ہے۔ حدیث ۳۹۷۳: قربان جائیں معلم انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسی عمدہ نصیحتیں فرمائی ہیں منجملہ ان میں جہاد ہے جس کو سب عبادات کی سنام (کوہان) اور اس کی بھی بلندی اور چوٹی قرار دیا ہے لاریب جہاد میں ہی مسلمانوں کی عزت ہے اور اس کے ذریعہ اسلام کو علوشان حاصل ہوئی پانے افسوس آج کے مسلمان حکمرانوں نے جہاد کو ترک کر دیا بلکہ جہاد کرنے والوں کو دہشت گرد کے نام سے مشہور کر دیا ہے۔ حدیث ۳۹۷۶: ابن ابی زید فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ان احادیث سے ہے جو تمام اخلاق کی اصل ہے اور تمام بھلائیوں کی جڑ ہیں دوسری حدیث یہ ہے کہ تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ جو اپنے لئے چاہتا ہے وہی مسلمان بھائی کے لیئے بھی پسند کرے۔ تیسری یہ حدیث کہ جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر رکھتا ہو وہ نیک بات کہے یا خاموش رہے ان دونوں کو شیخین نے تخریج کیا ہے اور چوتھی یہ حدیث ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا مجھے وصیت فرمائیے آپؐ نے فرمایا (بلاوجہ) طیش میں مت آیا کر' پھر پوچھا پھر یہی فرمایا۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمادیں۔ آمین (ابوداؤد)

۱۳ : بَابُ الْعُزْلَةِ

باب: گوشہ نشینی

۳۹۷۷: حدّثنا مُحَمّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ ابِيْ حَازِمٍ اَخبرنيْ ابِيْ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ ابِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ مَعَايِشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرسه فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يَطِيْرُ عَلٰى مَتْنِه كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً اَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ اِلَيْهَا يَبْتَغِيْ الْمَوْتَ اَوِ الْقَتْلَ مَظَانَّهُ وَ رَجُلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ فِيْ رَاسِ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشِّعَافِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَوْدِيَةِ يُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتِيْ الزَّكٰوةَ وَ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَتّٰى يَاتِيَهُ الْيَقِيْنُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِيْ خَيْرٍ.

۳۹۷۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: لوگوں میں بہترین زندگی اس مرد کی ہے جو راہِ خدا میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ہو اور اس کی پشت پر اڑتا پھرے جب بھی گھبراہٹ یا خوف کی آواز سنے اڑ کر اس تک پہنچے شہادت کی موت یا کفار کو قتل کی تلاش میں ایسے مواقع کی تاک رکھے اور ایک وہ مرد بھی جو اپنی چند بکریاں لئے کسی پہاڑ کی چوٹی پر یا کسی وادی میں ہو نماز قائم کرے زکوٰۃ ادا کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں مشغول رہے یہاں تک کہ اسے موت آ جائے اور لوگوں کے متعلق بھلا ہی سوچتا رہا۔

۳۹۷۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا يَحْيَى ابْنُ حَمْزَةَ ثنا الزَّبَيْدِيُّ حَدَّثَنِيْ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ رَجُلٌ مُجَاهِدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِنَفْسِهِ وَ مَالِهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ امْرُؤٌ فِيْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ.

۳۹۷۸: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کونسا انسان افضل ہے؟ فرمایا: راہِ خدا میں لڑنے والا اپنی جان اور اپنے مال کے ذریعہ۔ عرض کیا اس کے بعد کون افضل ہے؟ فرمایا: اسکے بعد وہ مرد جو کسی گھاٹی میں رہے اور اللہ عزوجل کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے مامون رکھے۔

۳۹۷۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ ابْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِيْ بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَكُوْنُ دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ قَوْمٌ مِنْ جِلْدَتِنَا يَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَامُرُنِيْ اِنْ اَدْرَكَنِيْ ذَالِكَ قَالَ فَالْزَمْ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ اِمَامَهُمْ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَ لَا اِمَامٌ

۳۹۷۹: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم دروازوں پر بلانے والے ہوں گے جو ان کی بات مانے گا اسے دوزخ میں ڈال دیں گے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ان کی پہچان ہمیں بتا دیجئے فرمایا: وہ (شکل وصورت و رنگ و روپ میں ہماری طرح ہوں گے ہماری زبانوں میں گفتگو کریں گے میں نے عرض کیا اگر وہ زمانہ اور حالات) مجھ پر آئیں تو مجھے آپ کیا

فاعْتزلْ تلْك الفرَقِ كُلّها ولَوْ انْ تعضّ باصْلِ شجرَةٍ حتّى يُدْرككَ الْموْتُ و انْت كذالك.

امر فرماتے ہیں؟ فرمایا: مسلمانوں کی جماعت اور ان کے حکمران کا ساتھ دینا اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت (جمعیت) نہ ہو اور نہ ہی (صحیح اور شرع کے موافق) امام و حکمران ہو تو ان تمام جماعتوں سے الگ تھلگ رہنا اگرچہ تم کسی درخت کی جڑ چباؤ (بھوک کی وجہ) حتیٰ کہ تمہیں اسی حالت میں موت آ جائے۔

۳۹۸۰: حَدَّثَنا ابُوْ كُرَيْبٍ ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُميْرٍ عنْ يحْيٰ بْنِ سَعِيدٍ عنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْانصاريّ عنْ ابِيْهِ انّهُ سمع ابا سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ يقُوْلُ قالَ رسُوْلُ اللّٰهِ صلّى اللّٰهُ عليْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ انْ يكُوْنَ خيْرَ مالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يتْبَعُ بها شَعَفَ الْجبالِ و مواقعَ الْقَطْرِ يفِرُّ بدينه مِنَ الْفِتنِ.

۳۹۸۰: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب مسلمان کا بہترین مال کچھ بکریاں ہوں گی جنہیں وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارانی مقامات (چراگاہوں کا رُخ کرے گا فتنوں سے اپنا دین بچانے کے لئے بے قرار (بھاگتا) رہے گا۔

۳۹۸۱: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عُمر بن عليّ الْمُقدّميُّ ثنا سعِيْدُ بْنُ عامرٍ ثنا ابُوْ عامرٍ الْخزّازُ عنْ حُمَيْدِ بْنِ هلالٍ عنْ عبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ قُرْطٍ عنْ حُذيْفةَ بْنِ الْيمانِ قال قال رسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تكُوْنُ فِتنٌ على ابْوابها دُعاةٌ الى النّارِ فانْ تَمُوْتَ وَ انْت عاضٌّ على جذْلِ شجرةٍ خيْرٌ لك منْ انْ تتْبعَ احدًا منْهُمْ.

۳۹۸۱: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ فتنے ہوں گے ان کے دروازوں پر جہنم کی طرف بلانے والے ہوں گے اگر تمہاری موت اس حالت میں آئیگی تم کسی درخت کی جڑ چبا رہے ہو یہ تمہارے لئے اس سے بہتر ہے کہ ان فتنوں میں سے کسی ایک کی پیروی کرو۔

۳۹۸۲: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْحارثِ الْمصْريُّ ثنا اللَّيْثُ بْنُ سعْدٍ حدّثنيْ عُقَيْلٌ عنِ ابْنِ شِهابٍ اخبرني سعِيْدُ بْنُ الْمُسَيّبِ. انّ ابا هُريْرةَ اَخْبرهُ اَنَّ رسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قالَ لَايُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ.

۳۹۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن ایک بل سے دوبار نہیں ڈسا جاتا۔

۳۹۸۳: حدّثنا عُثْمانُ بْنُ ابِيْ شيْبةَ قال ثنا ابُوْ اَحْمدَ الزُّبيْرِيُّ ثنا زَمْعَةُ بْنُ صالحٍ عَنِ الزُّهْرِيّ عنْ سالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ قالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لا يُلْدغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ.

۳۹۸۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن ایک بل سے دوبار نہیں ڈسا جاتا۔

خلاصۃ الباب ☆ علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ عزلت (تنہائی) اور گوشہ نشینی افضل ہے یا لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہنا افضل ہے۔ اکثر علماء فرماتے ہیں کہ مل جل کر رہنا افضل ہے بشرطیکہ فتنوں سے بچ سکے۔ اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ عزلت (گوشہ نشینی) افضل ہے۔ تیسرا مذہب یہ ہے کہ فتنہ اور فساد کے زمانہ میں تنہائی افضل ہے اور تقوی اور

صلاح کے زمانہ میں اختلاط (مل جل کر رہنا) افضل ہے واقعی آج کا دور فتنوں کا ہے نماز جمعہ وعیدین و جنازہ میں شمولیت اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرتے ہوئے عزلت (تنہائی) اختیار کرنا افضل ہے۔ حاصل یہ ہے کہ زیادہ میل جول نہ رکھنا ہی افضل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۴: بَابُ الْوُقُوفِ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ

باب: مشتبہ امور سے رک جانا

۳۹۸۴: حدثنا عمرو بن رافع ثنا عَبْدُ اللّٰه ابْنُ الْمُبارك عن زكريا بن ابى زائدة عن الشعبى قال سمعت النعمان بن بشير يقول على المنبر واهوى باصبعيه الى اذنيه سمعت رسول الله ﷺ يقول الحلال بين والحرام بين و بينهما مشتبهات لا يعلمها كثير من الناس فمن اتقى الشبهات استبرأ لدينه و عرضه و من وقع في الشبهات وقع في الحرام كالراعى حول الحمى يوشك ان يرتع فيه الا و ان لكل ملك حمى الا و ان حمى الله محارمه الا و ان في الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد كله و اذا فسدت فسد الجسد كله الا و هى القلب.

۳۹۸۴: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے منبر پر اپنی دو انگلیاں کانوں کے قریب کر کے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں جن سے بہت سے لوگ ناواقف ہیں سو جو مشتبہ امور سے بچتا رہا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت کو پاک رکھا اور جو مشتبہ امور میں مبتلا ہو گیا وہ (رفتہ رفتہ) حرام میں مبتلا ہو جائے گا جیسے سرکاری چراگاہ کے اردگرد جانور چرانے والا قریب ہے کہ سرکاری چراگاہ میں بھی چرانے لگے غور سے سنو ہر بادشاہ کی مخصوص چراگاہ ہوتی ہے اور غور سے سن لو کہ اللہ کی چراگاہ (جس میں داخلہ منع ہے) اس کے حرام کردہ امور ہیں (جو اس کے اردگرد مشتبہ امور میں مبتلا ہو گا وہ ان محرمات میں بھی مبتلا ہو سکتا ہے) غور سے سنو جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب یہ صحیح ہو جائے تو تمام بدن صحیح ہو جاتا ہے اور جب اس میں بگاڑ پیدا ہو جائے تو تمام بدن میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے غور سے سنو گوشت کا یہ ٹکڑا دل ہے۔

۳۹۸۵: حدثنا حميد بن مسعدة ثنا جعفر بن سليمان عن المعلى بن زياد عن معاوية ابن قرة عن معقل ابن يسار قال قال رسول الله ﷺ العبادة في الهرج كهجرة الى.

۳۹۸۵: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خونریزی (اور فتنہ وفساد) میں عبادت کرتے رہنا میری طرف ہجرت کرنے کی مانند ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ مشتبہ کاموں میں ہمیشہ بچے رہنا یہی تقویٰ ہے اور حدیث کے آخری جزو میں دل کی درستگی اور خرابی کی اہمیت بیان فرمائی کہ دل سارے اعضاء رئیس ہے اگر یہ درست ہے تو سارے اعضاء درست ہیں اور اگر اس میں فساد آ گیا ہے تو تمام بدن میں فساد پھیل جائے گا اسی واسطے مشائخ دل کی اصلاح کی طرف بہت توجہ فرماتے ہیں۔

۱۵ : بَابُ بَدَأَ الْاِسْلَامُ غَرِیْبًا

باب : ابتداء میں اسلام بیگانہ تھا

۳۹۸۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اِبْرٰهِیْمَ وَ یَعْقُوْبُ بْنُ حُمَیْدِبْنِ کَاسِبٍ وَ سُوَیْدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالُوْا ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَةَ الْفَزَارِیُّ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ کَیْسَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَدَأَ الْاِسْلَامُ غَرِیْبًا وَ سَیَعُوْدُ غَرِیْبًا فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ.

۳۹۸۶ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ابتداء میں اسلام اجنبی (مسافر کی مانند غیر معروف) تھا اور عنقریب پھر غیر معروف ہو جائے گا پس خوشخبری ہے بیگانہ بن کر رہنے والوں کے لئے ۔

ف : غریب کا معنی انوکھا اجنبی غیر معروف ہے ۔ اسی لئے مسافر کو غریب کہتے ہیں ۔ ارشاد نبوی ہے : کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل دنیا میں مسافر بلکہ راہ گزر کی مانند رہو ۔ مشکوٰۃ شریف بحوالہ ترمذی میں اس روایت کے بعد آخر میں ہے : فطوبی للغرباء وهم الذین یصلحون ما افر الناس من بعدی من سنتی آج یہی حالت ہے بدعات اور خرافات کی وجہ سے اصلی اسلام بالکل انوکھا معلوم ہوتا ہے لوگ اصل اسلام سے واقف نہیں بے دینی کو دین سمجھے ہیں جیسے ابتداء میں لوگ اسلام سے واقف نہ تھے ۔ اس کا ترجمہ غریب نادار فقیر محتاج کرنا عربی لغت کے اعتبار سے بھی درست نہیں اور مذکورہ روایت کی وجہ سے بھی پھر ابتداء اسلام میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور دیگر اہل ثروت نے بھی تو اسلام قبول کیا تھا ۔ (مترجم)

۳۹۸۷ : حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ اَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَ بْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ سِنَانِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْاِسْلَامُ بَدَأَ غَرِیْبًا وَ سَیَعُوْدُ غَرِیْبًا فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ.

۳۹۸۷ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اسلام ابتداء میں بیگانہ تھا اور عنقریب پھر بیگانہ ہو جائے گا سو خوشخبری ہے بیگانوں کے لئے ۔

۳۹۸۸ : حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ ثَنَا حَفْصُ ابْنُ غِیَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَأَ غَرِیْبًا وَ سَیَعُوْدُ غَرِیْبًا فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ. قَالَ قِیْلَ وَ مَنِ الْغُرَبَاءُ قَالَ النُّزَّاعُ مِنَ الْقَبَائِلِ.

۳۹۸۸ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اسلام ابتداء میں بیگانہ تھا اور عنقریب بیگانہ ہو جائے گا سو خوشخبری ہے بیگانوں کے لئے لوگوں نے عرض کیا کہ بیگانوں سے کون مراد ہیں فرمایا : جو قبیلہ سے نکال دیئے جائیں ۔

۱۶ : بَابُ مَنْ تُرْجٰی لَهُ السَّلَامَةُ مِنَ الْفِتَنِ

باب : فتنوں سے سلامتی کی امید کس کے متعلق کی جاسکتی ہے

۳۹۸۹ : حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ

۳۹۸۹ : سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک روز مسجد

اخبرنی ابنُ لهيعةَ عن عيسى بن عبدالرَّحمٰن عن زيدِ بن اسلم عن ابيه عن عمر بن الخطّاب انّه خرج يومًا الى مسجد رسول الله ﷺ فوجد معاذ بن جبلٍ قاعدًا عند قبر النّبيّ ﷺ يبكي فقال ما يبكيك ؟ قال يبكيني شيءٌ سمعته من رسول الله ﷺ يقولُ انّ يسير الرِّياء شركٌ و انّ من عادى لله وليًّا فقد بارز الله بالمحاربة انّ الله يحبُّ الابرار الاتقياء الاخفياء الّذين اذا غابوا لم يفتقدوا و ان حضروا لم يدعوا و لم يعرفوا قلوبهم مصابيح الهدى يخرجون من كلّ غبراء مظلمةٍ.

نبویؐ کی طرف تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس بیٹھے رو رہے ہیں فرمایا کیوں رو رہے ہو؟ میں نے ایک بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اس کی وجہ سے رو رہا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تھوڑی سی ریا کاری بھی شرک ہے اور جو اللہ کے کسی ولی (متبع شریعت عامل بالسنۃ) سے دشمنی کرے اس نے اللہ کو جنگ میں مقابلہ کے لئے پکارا اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو جو نیک و فرماں بردار ہیں متقی و پرہیز گار ہیں اور گم نام و پوشیدہ رہتے ہیں کہ اگر غائب ہو تو ان کی تلاش نہ کی جائے حاضر ہوں تو آؤ بھگت نہ کی جائے (ان کو بلایا نہ جائے) اور پہچانے نہ جائیں (کہ فلاں صاحب ہیں) ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں وہ ہر تاریک فتنہ سے صاف بے غبار نکل جائیں گے۔

۳۹۹۰: حدّثنا هشام بن عمّارٍ ثنا عبد العزيز بن محمّدٍ الدّراورديُّ ثنا زيد بن اسلم عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله ﷺ النّاس كابلٍ مائةٍ لا تكاد تجد فيها راحلةً.

۳۹۹۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کی حالت ایسی ہے جیسے سو اونٹ مگر سواری کے قابل ایک بھی نہیں (سب بے کار)۔

خلاصۃ الباب ☆ ۳۹۸۹: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے دشمنی رکھنا اللہ تعالیٰ سے جنگ کرنے کے مترادف ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کچھ لوگ جو بظاہر امراء اور دنیا داروں کی نظروں میں ذلیل معلوم ہوتے ہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں بہت معزز و محترم ہیں۔

۱۷: بَابُ افْتِرَاقِ الْأُمَمِ

باب: اُمتوں کا فرقوں میں بٹ جانا

۳۹۹۱: حدّثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا محمّد بن بشرٍ ثنا محمّد بن عمرٍو عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ تفرّقت اليهود على احدى و سبعين فرقةً و تفترق امّتي على ثلاثٍ و سبعين فرقةً.

۳۹۹۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود اکہتر فرقوں میں بٹے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی۔

۳۹۹۲: حدّثنا عمرو بن عثمان بن سعيد بن كثير بن

۳۹۹۲: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

دینارِ الحِمْصِیُّ ثنا عَبَّادُ بْنُ یُوْسُف ثنا صفوانُ بْنُ عمرٍو عنْ راشد بن سعْدٍ عنْ عوْف بْنِ مالک قال قال رسُوْلُ اللّٰہ ﷺ افْترقتِ الْیهُوْدُ علی احدی و سبْعین فرْقةً فواحدةٌ فِی الْجنّةِ و سبْعُوْن فِی النّار وافْترقت النّصاری علی ثنْتیْنِ و سبْعیْن فرْقةً فاحدی و سبْعُوْن فی النّار واحدةٌ فِی الْجنّة والّذِیْ نفْسُ مُحمّدٍ بیده لتفْترقنّ اُمّتیْ علی ثلاثٍ و سبْعیْن فرْقةً واحِدةٌ فی الْجنّةِ و ثنْتان و سبْعُوْن فی النّار قِیْل یا رسُوْل اللّٰهِ منْ هُمْ قال الْجماعةُ.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود کے اکہتر فرقے ہوئے ان میں ایک جنتی ہے اور ستر دوزخی ہیں اور نصاریٰ کے بہتر فرقے ہوئے ان میں اکہتر دوزخی ہیں اور ایک جنت میں جائے گا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور بہتر دوزخی ہوں گے۔ کسی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! جنتی کون ہوں گے؟ فرمایا: الجماعۃ۔

۳۹۹۳: حدّثنا هِشامُ بْنُ عمّارٍ ثنا الْولِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثنا ابُوْ عمْرٍو ثنا قتادةُ عنْ انسِ ابْنِ مالکٍ قال قال رسُوْلُ اللّٰه ﷺ انّ بنیْ اسْرائیْل افْترقتْ علی احْدی و سبْعیْن فرْقةً و اِنّ اُمّتیْ ستفْترقُ علی ثنْتیْنِ و سبْعیْن فرْقةً کُلُّها فِی النّار اِلّا واحدةً و هِیَ الْجماعةُ.

۳۹۹۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل کے اکہتر فرقے ہوئے اور میری امت کے بہتر فرقے ہوں گے سب کے سب دوزخی ہوں گے سوائے ایک کے اور وہ ایک الجماعۃ ہے۔

۳۹۹۴: حدّثنا ابُوْ بکْرِ بْنُ ابِیْ شیْبة ثنا یزِیْدُ ابْنُ هارُوْن عنْ مُحمّدِ بْنِ عمْرٍو عنْ ابِیْ سلمة عنْ ابِیْ هُریْرة رضِی اللّٰهُ تعالٰی عنْهُ قال قال رسُوْلُ اللّٰهِ صلّی اللّٰهُ علیْهِ وسلّم لتتّبِعُنّ سُنّة منْ کان قبْلکُمْ باعًا بباعٍ و ذِراعًا بِذراعٍ و شِبْرًا بِشِبْرٍ حتّی لوْ دخلُوْا فِیْ جُحْرِ ضبٍّ لدخلْتُمْ فِیْهِ قالُوْا یا رسُوْل اللّٰهِ الْیهُوْدُ و النّصاری؟ قال فمنْ اِذًا؟

۳۹۹۴: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ضرور تم اپنے سے پہلے کے لوگوں کی پیروی کرو گے باع در باع (دونوں ہاتھوں کی لمبائی) ہاتھ در ہاتھ اور بالشت در بالشت حتیٰ کہ اگر وہ کسی گوہ کے بل میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم بھی داخل ہو جاؤ گے صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہود و نصاریٰ (کی پیروی کریں گے) فرمایا تو اور کس کی؟

خلاصۃ الباب ☆ جماعت سے مراد صحابہ کرام ہیں کیونکہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ سائل نے پوچھا وہ ناجی فرقہ کونسا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ما انا علیہ واصحابی یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے طریقہ پر چلنے والا فرقہ ناجی ہے باقی تمام فرقے ضالہ ہیں۔ باقی حنفی' شافعی' مالکی' حنبلی' اور متکلمین کے کے گروہ اشاعرہ اور ماتریدیہ وغیرہ ہم سب حق پر ہیں اور اہل سنت والجماعۃ ہیں جو شخص ان کو یہود و نصاریٰ کے ساتھ شامل کرتا ہے وہ غلطی پر ہے۔

۱۸ : بَابُ فِتْنَةِ الْمَالِ

باب : مال کا فتنہ

۳۹۹۵ : حدّثنا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ إِلَّا مَا يُخْرِجُ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ وَ هَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ أَوْ خَيْرٌ هُوَ إِنَّ كُلَّ مَا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرَاءِ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ (اهْتَدَّتْ) خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَثَلَطَتْ وَ بَالَتْ ثُمَّ اجْتَرَّتْ فَعَادَتْ فَأَكَلَتْ فَمَنْ يَأْخُذُ مَالًا بِحَقِّهِ يُبَارَكْ لَهُ وَ مَنْ يَأْخُذُ مَالًا بِغَيْرِ حَقِّهِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الَّذِي يَأْكُلُ وَ لَا يَشْبَعُ.

۳۹۹۵ : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا پھر فرمایا : اے لوگو خدا کی قسم مجھے تمہاری بابت کسی چیز سے اتنا اندیشہ نہیں جتنا دنیا کی رعنائیوں سے جو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے نکالیں گے ۔ ایک مرد نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا خیر (مثلاً مال) بھی باعث شر بنتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر تو خاموش رہے پھر فرمایا کیا کہا کہ خیر باعث شر کیسے بنے گی ؟ فرمایا : خیر تو باعث خیر ہی بنتی ہے دیکھو ۔ برسات جو اُگاتی ہے وہ خیر ہے یا نہیں لیکن وہ مار ڈالتی ہے (جانور کو) پیٹ پھلا کر یا تخمہ کو بوجہ بدہضمی کے یا قریب المرگ کر دیتی ہے مگر جو جانور خضر (ایک عام سی قسم کا چارہ) کھاتا ہے اور اس کی کوکھیں بھر جاتی ہیں تو سورج کے بالمقابل ہو کر پتلا پاخانہ کرتا ہے پیشاب کرتا ہے اور جگالی کرتا ہے ۔ جب وہ (پہلا کھانا) ہضم ہو جائے پھر دوبارہ کھانے آتا ہے ۔ بعینہٖ جو کوئی مال اپنے حق کے مطابق حاصل کرے گا اُس کو برکت ہو گی اور جو کوئی ناحق حاصل کرے تو اُس کو کبھی برکت نہ ہو گی ۔ اُسکی مثال (اُس شخص کی سی) ہے کہ کھائے جائے پر (کبھی) سیر نہ ہو ۔

۳۹۹۶ : حدّثنا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ يَزِيدَ ابْنَ رَبَاحٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ خَزَائِنُ فَارِسَ وَ الرُّومِ أَيُّ قَوْمٍ أَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ نَقُولُ كَمَا أَمَرَنَا اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ تَتَنَافَسُونَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُونَ ثُمَّ تَتَدَابَرُونَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُونَ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُونَ فِي

۳۹۹۶ : حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا : جب فارس اور روم کے خزانوں پر تمہیں فتح ملے گی تو تم کون سی قوم بن جاؤ گے ؟ (کیا کہو گے) عبد الرحمٰن بن عوفؓ نے عرض کیا ہم وہی کہیں گے جو اللہ اور اسکے رسول نے ہمیں امر فرمایا ۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اور کچھ نہ کہو گے ؟ ایک دوسرے کے مال میں رغبت کرو گے پھر ایک دوسرے سے حسد کرو گے پھر ایک دوسرے کی طرف پشت پھیرو

مساكين المهاجرين فتجعلون بعضهم على رقاب بعض.

گے پھر ایک دوسرے سے دشمنی رکھو گے یا ایسی ہی کوئی بات فرمائی پھر مسکین مہاجروں کے پاس جاؤ گے۔

۳۹۹۷ : حدثنا يونس بن عبد الاعلى المصري اخبرني ابن وهب اخبرني يونس عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير ان المسور بن مخرمة اخبره عن عمرو بن عوف و هو حليف بني عامر بن لؤي و ان شهد بدرا مع رسول الله ﷺ ان رسول الله ﷺ بعث ابا عبيدة بن الجراح الى البحرين ياتي بجزيتها و كان النبي ﷺ هو صالح اهل البحرين و امر عليهم العلاء بن الحضرمي فقدم ابو عبيدة بمال من البحرين فسمعت الانصار بقدوم ابي عبيدة بمال من البحرين فسمعت الانصار بقدوم ابي عبيدة فوافوا صلاة الفجر مع رسول الله ﷺ انصرف فتعرضوا له فتبسم رسول الله ﷺ حين راهم ثم قال اظنكم سمعتم ان ابا عبيدة قدم بشيء من البحرين قالوا اجل يا رسول الله قال ابشروا و املوا ما يسركم فوالله ما الفقر اخشى عليكم ولكني اخشى عليكم ان تبسط الدنيا عليكم و لكني اخشى عليكم ان تبسط الدنيا عليكم كما بسطت على من كان قبلكم فتنافسوها كما تنافسوها فتهلككم كما اهلكتهم.

۳۹۹۷: حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ جو بنو عامر بن لوی کے حلیف تھے اور بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے ان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن جراح کو بحرین بھیجا کہ جزیہ وصول کر کے لائیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بحرین سے صلح کر کے حضرت علاء بن حضرمی کو ان کا امیر مقرر فرمایا تھا۔ چنانچہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بحرین سے (جزیہ کا) مال وصول کر کے لائے تو انصار کو ان کی آمد کی اطلاع ہوئی سب (دور محلوں والے بھی) نماز فجر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر واپس ہوئے تو یہ لوگ سامنے آ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھ کر مسکرائے پھر فرمایا: میرا خیال ہے کہ تم نے سنا کہ ابو عبیدہ بحرین سے کچھ لائے ہیں۔ عرض کیا جی ہاں اے اللہ کے رسول۔ فرمایا: خوش ہو جاؤ اور امید رکھو اس چیز کی جس سے تمہیں خوشی ہو گی اللہ کی قسم مجھے تمہارے متعلق فقر سے کچھ خوف و خطرہ نہیں لیکن مجھے یہ خطرہ ہے کہ دنیا تم پر اسی طرح کشادہ کر دی جائے جس طرح تم سے پہلوں پر کشادہ کی گئی پھر تم بھی اس میں ایک دوسرے سے بڑھ کر رغبت کرو جیسے انہوں نے ایک دوسرے سے بڑھ کر دنیا میں رغبت کی تو دنیا تمہیں بھی ہلاک (نہ) کر ڈالے جیسے اس نے ان کو ہلاک کر دیا۔

۱۹ : بَابُ فِتْنَةِ النِّسَاءِ

باب: عورتوں کا فتنہ

۳۹۹۸: حدثنا بشر بن هلال الصواف ثنا عبد الوارث بن سعيد عن سليمان التيمي ح و حدثنا عمرو بن رافع ثنا

۳۹۹۸: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارِكِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَدَعُ بَعْدِيْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ.

بعد مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ ضرر رساں فتنہ کوئی نہیں چھوڑ رہا۔

۳۹۹۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ مُصْعَبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ صَبَاحٍ اِلَّا وَ مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ وَيْلٌ لِلرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَ وَيْلٌ لِلنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ.

۳۹۹۹: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر صبح دو فرشتے پکارتے ہیں: عورتوں مردوں کیلئے ہلاکت و بربادی ہیں' عورتوں مردوں کے لئے ہلاکت و بربادی ہیں۔

ف : من بیانیہ ہے اور النساء ویل کا بیان ہے کما فی قوله عليه السلام ويل للاعقاب من النار. (مترجم)

۴۰۰۰: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى اللَّيْثِيُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيْبًا فَكَانَ فِيْمَا قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ. وَ اِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ.

۴۰۰۰: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور خطبہ میں یہ بھی فرمایا: دنیا سرسبز و شیریں ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا میں حاکم بنانے والے ہیں پھر دیکھیں گے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو غور سے سنو دنیا سے بچتے رہنا اور عورتوں سے بچتے رہنا۔

۴۰۰۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى عَنْ مُوْسَى ابْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَتْ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ انْهَوْا نِسَاءَكُمْ عَنْ لُبْسِ الزِّيْنَةِ وَ التَّبَخْتُرِ فِي الْمَسْجِدِ فَاِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَمْ يُلْعَنُوْا حَتّٰى لَبِسَ نِسَاؤُهُمُ الزِّيْنَةَ وَ تَبَخْتَرْنَ فِي الْمَسَاجِدِ.

۴۰۰۱: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ قبیلہ مزینہ کی ایک عورت مسجد میں بناؤ سنگھار کر کے داخل ہوئی تو نبیؐ نے فرمایا: اے لوگو اپنے عورتوں کو بناؤ سنگھار کرنے سے اور مسجد میں ناز و نخرہ سے چلنے سے منع کرو کیونکہ بنی اسرائیل پر لعنت نہیں آئی تاآنکہ ان کی عورتیں زیب و زینت کا لباس پہن کر مسجدوں میں ناز نخروں سے آنے لگیں۔

۴۰۰۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مَوْلَى اَبِيْ رُهْمٍ (وَاسْمُهُ عُبَيْدٌ) اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَقِيَ امْرَاَةً مُتَطَيِّبَةً تُرِيْدُ

۴۰۰۲: حضرت ابو ہریرہؓ کے سامنے ایک عورت آئی جو خوشبو لگا کر مسجد جا رہی تھی' فرمانے لگے: اے اللہ جبار کی بندی کہاں جا رہی ہو؟ کہنے لگی مسجد۔ فرمایا: مسجد

المسجد فقال يا امة الجبار اين تريدين قالت المسجد قال ولذ تطيبت قالت نعم قال فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ايما امراة تطيبت ثم خرجت الى المسجد لم تقبل لها صلاة حتى تغتسل.

(میں جانے) کے لئے ہی خوشبو لگائی۔ کہنے لگی جی ہاں۔فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جو عورت بھی خوشبو لگا کر مسجد کی طرف نکلے اس کی کوئی نماز بھی قبول نہ ہوگی یہاں تک کہ نہائے (اور خوشبو کو زائل کرے)۔

۴۰۰۳: حدثنا محمد بن رمح انبانا الليث بن سعد عن ابن الهاد عن عبد الله ابن دينار عن عبد الله بن عمر عن رسول الله ﷺ انه قال يا معشر النساء تصدقن واكثرن من الاستغفار فاني رايتكن اكثر اهل النار فقالت امراة منهن جزلة و ما لنا يا رسول الله ﷺ اكثر اهل النار قال تكثرن اللعن و تكفرن العشير ما رايت من ناقصات عقل و دين اغلب لذي لب منكن قالت يا رسول الله و ما نقصان العقل والدين قال اما نقصان العقل فشهادة امراتين تعدل شهادة رجل فهذا من نقصان العقل و تمكث الليالي ما تصلي و تفطر في رمضان فهذا من نقصان الدين.

۴۰۰۳: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عورتوں کی جماعت صدقہ کیا کرو اور استغفار کی کثرت کیا کرو کیونکہ میں نے دوزخیوں میں زیادہ عورتیں دیکھیں ان میں سے ایک عورت نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا وجہ ہے کہ اہل دوزخ میں ہم خواتین ہیں؟ فرمایا: تم لعن طعن بہت کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری (اور ناقدری) کرتی ہو میں نے کسی ناقص عقل اور ناقص دین والے کو نہ دیکھا کہ کسی سمجھدار پر حاوی ہو جائے تم سے بڑھ کر۔ عرض کرنے لگی اے اللہ کے رسول عقل اور دین میں (ہم) ناقص کیسے ہیں؟ فرمایا: عقل میں تو اس طرح ناقص ہو کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے مساوی ہے یہ عقل میں ناقص ہونے کی وجہ سے ہے اور چند (دن اور) راتیں نماز نہیں پڑھ سکتیں' رمضان کے روزے نہیں رکھ سکتیں یہ دین میں ناقص ہونا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح دوسرے فتنوں سے ڈرایا ہے اسی طرح عورتوں کی فتنہ سے بھی بچنے کی تلقین فرمائی عورتوں کا فتنہ بڑا عظیم فتنہ ہے اس کی وجہ سے دنیا و آخرت دونوں کا خسارا ہے جب عورتیں بناؤ سنگار کے ساتھ مساجد میں نہیں آ سکتی تو بازاروں اور تقریبات میں ان کی شمولیت کیسے مباح ہو سکتی ہے آج کل یہ فتنہ بہت زوروں پر ہے۔ صحابہ کرام عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے روکتے تھے حالانکہ وہ پاکیزہ دور تھا اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحابہ کرام کی اتباع نصیب فرمادے آمین۔

۲۰: بَابُ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

باب: نیک کام کروانا اور برا کام چھڑوانا

۴۰۰۴: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا معاویۃ بن ھشام عن ھشام بن سعد عن عمر بن عثمان عن عاصم بن عثمان عن عروۃ عن عائشۃ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول مروا بالمعروف وانھوا عن المنکر ، قبل ان تدعوا فلا یستجاب لکم.

۴۰۰۴: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو قبل ازیں کہ تم دعائیں مانگو اور تمہاری دعائیں قبول نہ ہوں (امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کرنے کی وجہ سے)۔

۴۰۰۵: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا عبد اللہ بن نمیر و ابو اسامۃ عن اسمعیل ابن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم، قال قام ابو بکر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال یا ایھا الناس انکم تقرؤن ھذہ الآیۃ : ﴿یاایھا الذین آمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم﴾ [المائدۃ: ۱۰۵] و انا سمعنا رسول اللہ ﷺ یقول ان الناس اذا راوا المنکر لا یغیرونہ اوشک ان یعمھم اللہ بعقابہ.

قال ابو اسامۃ مرۃ اخری فانی سمعت رسول اللہ ﷺ یقول.

۴۰۰۵: حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اللہ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو: ''اے ایمان والو! تم اپنی جانوں کی فکر کرو گمراہ ہونے والے کی گمراہی تمہیں ضرر نہیں پہنچا سکتی جبکہ تم خود راہ راست پر ہو'' اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا جب لوگ برائی کو دیکھیں پھر اسے ختم نہ کرائیں تو بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو (بروں اور نیکوں کو) اپنے عذاب میں مبتلا کر دیں (اس دنیا میں)۔

۴۰۰۶: حدثنا محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن ابن مھدی ثنا سفیان عن علی بن بذیمۃ عن ابی عبیدۃ قال قال رسول اللہ ﷺ ان بنی اسرائیل لما وقع فیھم النقص کان الرجل یری اخاہ علی الذنب فینھاہ عنہ فاذا کان الغد ، لم یمنعہ ما رای منہ ان یکون اکیلہ وشریبہ و خلیطہ فضرب اللہ قلوب بعضھم ببعض و نزل فیھم القرآن فقال: ﴿لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد و عیسی ابن مریم﴾ حتی بلغ ﴿ولو

۴۰۰۶: حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل میں جب کوتاہی آئی تو ایک مرد اپنے بھائی کو مبتلائے معصیت دیکھ کر اس سے روکتا اور اگلے روز اس کے ساتھ کھاتا پیتا اور مل جل کر رہتا اور گناہ کی وجہ سے اس سے ترک تعلقات نہ کرتا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب کو باہم خلط کر دیا انہی کے متعلق قرآن کریم میں یہ ارشاد ہے: لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ عَلٰى

كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَ النَّبِيِّ وَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَ لَكِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ فَاسِقُونَ﴾ [المائدة: ۷۸ - ۸۱].

قَالَ وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ وَ قَالَ لَا حَتَّى تَأْخُذُوا عَلَى يَدِ الظَّالِمِ فَتَأْطُرُوهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا.

لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ سے فَاسِقُونَ تک راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے تھے آپ بیٹھ گئے اور فرمایا: تم عذاب سے نہیں بچ سکے یہاں تک کہ ظالم کے ہاتھ پکڑو اور اسے حق (اور انصاف) پر مجبور نہ کرو۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَمْلَاهُ عَلَيَّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْوَضَّاحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

۴۰۰۷: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيبًا فَكَانَ فِيمَا قَالَ أَلَا لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلًا هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ يَقُولَ بِحَقٍّ إِذَا عَلِمَهُ.

قَالَ فَبَكَى أَبُو سَعِيدٍ وَ قَالَ قَدْ وَاللَّهِ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ فَهِبْنَا.

۴۰۰۷: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ ہمارے درمیان خطبہ کیلئے کھڑے ہوئے دورانِ خطبہ یہ بھی فرمایا: غور سے سنو کسی مرد کو جب وہ حق سے واقف ہو حق کہنے سے لوگوں کی ہیبت ہرگز مانع نہ ہونی چاہئے۔ راوی کہتے ہیں اس کے بعد حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: بخدا ہم نے کئی چیزیں (ناحق) دیکھیں لیکن ہم ہیبت میں آ گئے۔

۴۰۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْقِرْ أَحَدُكُمْ نَفْسَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ نَفْسَهُ قَالَ يَرَى أَمْرًا لِلَّهِ عَلَيْهِ فِيهِ مَقَالٌ ثُمَّ لَا يَقُولُ فِيهِ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَ فِي كَذَا وَ كَذَا فَيَقُولُ خَشْيَةُ النَّاسِ فَيَقُولُ فَإِيَّايَ كُنْتَ أَحَقَّ أَنْ تَخْشَى.

۴۰۰۸: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اپنی تحقیر نہ کرے۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم میں سے کوئی اپنی تحقیر کیسے کر سکتا ہے؟ فرمایا: اس طرح کہ کوئی معاملہ دیکھے اس بارے میں اللہ کا حکم اسے معلوم ہو پھر بیان نہ کرے تو روزِ قیامت اللہ عزوجل فرمائیں گے تمہیں فلاں معاملہ میں (حق بات) کہنے سے کیا مانع ہوا؟ جواب دے گا لوگوں کا خوف تو اللہ رب العزت فرمائیں گے صرف مجھ ہی سے تمہیں ڈرنا چاہئے تھا۔

۴۰۰۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ

۴۰۰۹: حضرت جریرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے

عنْ ابی اسْحاق عنْ عُبیدِ اللّٰہِ بن جریرٍ عنْ ابیہ قال قالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّی اللہُ علیْہِ وسلَّم مَا منْ قوْمٍ یُعْملُ فِیْھِمْ بِالْمعاصیْ ھُمْ اعزُّ منْھُمْ وَ امْنعُ لا یُغیّرُوْنَ اِلّا عمّھُمْ اللّٰہُ بعقاب.

فرمایا: جس قوم میں بھی اللہ کی نافرمانیاں کی جائیں جبکہ وہ قوم (نافرمانی سے بچنے والے) ان نافرمانوں سے زیادہ غلبہ اور قوت والے ہوں اور (بصورتِ نزاع) اپنا بچاؤ کر سکتے ہو (اس کے باوجود بھی نافرمانی کو ختم نہ کرائیں تو) اللہ تعالیٰ ان سب کو سزا دیتا ہے۔

۴۰۱۰: حدّثنا سعیدُ بنُ سُوَیْدٍ ثنا یحیی ابنُ سُلیْمٍ عنْ عبْد اللّٰہ بن عُثْمان ابنِ خُثیْمٍ عنْ ابی الزُّبیْر عنْ جابرٍ قال لمّا رجعتْ الی رسُوْل اللّٰہ ﷺ مُھاجرۃُ الْبحْرِ قالَ الا تُحدّثُوْنیْ باعاجیب ما رَاَیْتُمْ بارْض الْحبشۃِ قالَ فِتْیۃٌ منْھُمْ بلٰی یا رسُوْل اللّٰہِ بیْنا نحْنُ جُلُوْسٌ مرّتْ بنا عجُوْزٌ منْ عجائزِھا بیْنھمْ تحْملُ علٰی رَاسِھا قُلّۃً منْ ماءٍ فمرّتْ بفتًی منْھُمْ فجعلَ احْدی یدیْہِ بیْن کتفیْھا ثُمّ دفعھا فخرّتْ علٰی رُکْبتیْھا فانْکسرتْ قُلّتُھا فلمّا ارْتفعتْ الْتفتتْ الیْہِ فقالتْ سوْف تعْلمُ یا غدرُ اذا وَضع اللّٰہُ الْکُرْسِیَّ وجمعَ الْاوّلیْن والْآخرِیْنَ و تکلّمتِ الْایْدیْ والْارْجُلُ بما کانُوْا یکْسِبُوْنَ فسوْف تعْلمُ کیْف امْریْ وامْرُک عنْدہٗ غدًا.

قال یقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلّی اللہُ علیْہِ وَسلّم صدقتْ. صدقتْ کیْف یُقدّسُ اللّٰہُ اُمّۃً لا یُؤْخذُ لِضعیْفِھمْ منْ شدِیْدِھِمْ.

۴۰۱۰: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جب سمندری مہاجرین رسول اللہؐ کے پاس واپس پہنچے تو آپؐ نے فرمایا: تم نے حبشہ میں جو عجیب باتیں دیکھیں وہ ہمیں نہیں بتاؤ گے۔ ان میں سے چند نوجوانوں نے عرض کیا ضرور اللہ کے رسول! ایک مرتبہ ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ وہاں کے درویشوں کی ایک بڑھیا سر پر پانی کا مٹکا اٹھائے ہمارے پاس سے گزری پھر ایک حبشہ کے جوان کے پاس سے گزری تو اس نے اپنا ایک ہاتھ اس کے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا پھر اسے دھکا دیا وہ گھٹنوں کے بل گری اور اس کا مٹکا ٹوٹ گیا جب وہ اٹھی تو اس کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگی تمہیں عنقریب علم ہو جائے گا اے مکار جب اللہ تعالیٰ کرسی قائم فرمائیں گے اور اولین و آخرین کو جمع فرمائیں گے اور ہاتھ پاؤں اپنے کرتوت بیان کریں گے اس وقت تمہیں علم ہوگا کہ اللہ کے یہاں میرا اور تمہارا کیا فیصلہ ہوتا ہے رسول اللہؐ نے فرمایا: اس بڑھیا نے سچ کہا سچ کہا اللہ تعالیٰ کیسے اس قوم کو پاک کریں جس میں کمزور کی خاطر طاقتور سے مؤاخذہ نہ کیا جائے۔

۴۰۱۱: حدّثنَا الْقاسِمُ بْنُ زَکریّا بْنِ ... ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُصْعَبٍ ح وَحدّثنَا مُحَمّدُ بْنُ عُبادَۃَ الْوَاسِطِیُّ ثنا یَزِیْدُ بْنُ ھارُوْنَ قالا ثنا اِسْرائِیْلُ اَنْبَانا مُحَمّدُ ابْنُ جُحَادَۃَ عَنْ عَطِیّۃَ الْعَوْفِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

۴۰۱۱: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: افضل جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے انصاف کی بات (کہنا) ہے۔

افضل الجهاد كلمة عدل عند سلطان جائر

۴۰۱۲: حدثنا راشد بن سعيد الرملي ثنا الوليد بن مسلم ثنا حماد بن سلمة عن ابي غالب عن ابي امامة قال عرض لرسول الله صلى الله عليه وسلم رجل عند الجمرة الاولى فقال يا رسول الله اي الجهاد افضل فسكت عنه فلما راى الجمرة الثانية ساله فسكت عنه فلما رمى جمرة العقبة وضع رجله في الغرز ليركب قال اين السائل قال انا يا رسول الله قال كلمة حق عند ذي سلطان جائر.

۴۰۱۲: حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ (حج کے موقع پر) جمرہ اولی کے قریب ایک مرد نبیؐ کے پاس آیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! کونسا جہاد افضل ہے؟ آپؐ خاموش رہے جب آپؐ نے جمرہ ثانیہ کی رمی کی تو اس نے پھر یہی پوچھا آپؐ خاموش رہے جب آپؐ نے جمرہ عقبہ کی رمی کی تو اپنا پاؤں رکاب میں رکھ کر پوچھا وہ سائل کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا میں ہوں اے اللہ کے رسول۔ فرمایا: ظالم حکمران کے سامنے حق بات کہنا (افضل جہاد ہے)۔

۴۰۱۳: حدثنا ابو كريب ثنا ابو معاوية عن الاعمش عن اسماعيل بن رجاء عن ابيه عن ابي سعيد الخدري و عن قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب عن ابي سعيد الخدري قال اخرج مروان المنبر في يوم عيد فبدأ بالخطبة قبل الصلاة فقال رجل يا مروان! خالفت السنة اخرجت المنبر في هذا اليوم ولم يكن يخرج و بدات بالخطبة قبل الصلاة و لم يكن يبدأ بها فقال ابو سعيد اما هذا فقد قضى ما عليه سمعت رسول الله ﷺ يقول من راى منكم منكرا فاستطاع ان يغيره بيده فليغيره بيده فان لم يستطع فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه و ذالك اضعف الايمان.

۴۰۱۳: حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ مروان نے عید کے روز منبر نکلوایا (اور خطبہ دینے کے لئے عید گاہ میں رکھوایا) پھر نماز سے قبل ہی خطبہ شروع کر دیا تو ایک مرد نے کہا (اے مروان تم نے سنت کے خلاف کیا تم نے اس دن منبر نکلوایا حالانکہ (اس سے قبل) منبر نکالا نہیں جاتا تھا اور نماز سے قبل ہی خطبہ شروع کر دیا حالانکہ نماز سے قبل خطبہ نہیں ہوتا تھا اس پر حضرت ابو سعیدؓ نے فرمایا: ان صاحب نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا تم میں سے جو بھی خلاف شرع کام دیکھے اور اسے زور بازو سے مٹانے کی استطاعت رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ زور بازو سے اسے مٹادے اگر اسکی استطاعت نہ ہو تو زبان سے روک دے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو زبان سے روک دے اور اگر اسکی بھی استطاعت نہ ہو تو دل دماغ سے کام لے) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اہمیت بیان کی گئی ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی وجہ سے شامل حال ہوتی ہے آج کل ہم پر طرح طرح کی تکالیف اور عذاب اس لئے بھی آ رہے ہیں کہ ہم اپنی وسعت کے باوجود اپنی اولاد اور اقارب اور دوسرے لوگوں اور سلاطین کو منکرات اور برائیوں

سے نہیں روکتے بلکہ ان برائیوں میں خود بھی شریک ہو جاتے ہیں جتنی خلاف شرع رسمیں کی جاتی ہیں جانتے بوجھتے آنکھیں بند کر لیتے ہیں احکام شریعت کے خلاف کرتے ہیں۔ان کو روکنے کی ہمت نہیں یا اللہ اپنی ہیبت عطا فرما دے آمین۔

۲۱: بَابُ قَوْلِهِ تَعَالٰی: ﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ﴾ [المائدة: ۱۰۵]

باب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو......'' کی تفسیر

۴۰۱۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا صدقة ابْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ اَبِي حَكِيْمٍ حَدَّثَنِي عَمِّي عَنْ عَمْرِو بْنِ جارية عَنْ اَبِي اُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ اَتَيْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ قَالَ اَيَّةُ آيَةٍ ؟ قُلْتُ: ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ قَالَ سَأَلْتُ عَنْهَا خَبِيْرًا سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَ هَوًى مُتَّبَعًا وَ دُنْيَا مُؤْثَرَةً وَ اِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَاْيٍ بِرَايِهِ وَ رَاَيْتَ اَمْرًا لَا يَدَانِ لَكَ بِهِ فَعَلَيْكَ خُوَيْصَةَ نَفْسِكَ فَاِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ اَيَّامَ الصَّبْرِ الصَّبْرُ فِيْهِنَّ عَلٰى مِثْلِ قَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ مِثْلُ اَجْرِ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ.

۴۰۱۴: حضرت ابو امیہ شعبانی فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ اس آیت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ کہنے لگے کون سی آیت؟ میں نے عرض کیا ''اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو گمراہ (کی گمراہی) تمہارے لئے باعث ضرر نہیں بشرطیکہ تم راہ راست پر رہو'' فرمانے لگے میں نے اس آیت کی تفسیر ایسی ذات سے دریافت کی جو خوب واقف تھی یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۔تو آپؐ نے فرمایا: بلکہ تم امر بالمعروف کرتے رہو اور نہی عن المنکر کرتے رہو۔ یہاں تک کہ جب دیکھو کہ بخیل کی بات مانی جاتی ہے اور خواہش کی پیروی کی جاتی ہے اور دنیا کو (دین پر) ترجیح دی جاتی ہے اور ہر شخص کو اپنی رائے پر ناز ہے (خواہ وہ کتاب وسنت اجماع امت اور قیاسِ مجتہد سے ہٹ کر ہی ہو) ایسے میں تم کوئی ایسا کام (خلاف شرع) دیکھو کہ اس کو ختم کرنے کی تم میں ذرا بھی قدرت نہیں تو تم صرف اپنی ذات کی فکر کرو اس لئے کہ تمہارے بعد صبر کے دن آنے والے ہیں ان میں (صحیح دین پر) مضبوطی سے قائم رہنا انگارہ کو ہاتھ میں دبانے کی مثل ہوگا ان ایام میں عمل کرنے والے کو پچاس آدمیوں کے برابر اجر ملے گا جو اس کی طرح عمل کرتے ہوں۔

۴۰۱۵: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ الْخُزَاعِيُّ . ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَيْدٍ حَفْصُ بْنُ غَيْلَانَ الرُّعَيْنِيُّ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى نَتْرُكُ الْاَمْرَ

۴۰۱۵: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کسی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! ہم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کب ترک کر سکتے ہیں؟ فرمایا: جب تم میں وہ امور ظاہر ہوں جو تم سے پہلی امتوں میں ظاہر ہوئے ہم و

بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ اِذَا ظَهَرَ فِيْكُمْ مَا ظَهَرَ فِي الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ صِغَارِكُمْ وَالْفَاحِشَةُ فِيْ كِبَارِكُمْ وَالْعِلْمُ فِيْ رُذَالَتِكُمْ.

قَالَ زَيْدٌ تَفْسِيْرٌ مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعِلْمُ فِيْ رُذَالَتِكُمْ اِذَا كَانَ الْعِلْمُ فِي الْفُسَّاقِ.

نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم سے پہلی امتوں میں کیا امور ظاہر ہوئے۔ فرمایا: گھٹیا لوگ حکمران بن جائیں اور معزز لوگوں میں فسق وفجور آ جائے اور علم کمینے لوگ حاصل کرلیں (راوی حدیث) حضرت زید فرماتے ہیں کہ گھٹیا لوگوں کے علم حاصل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بے عمل فاسق لوگ علم حاصل کریں (اور بے عمل ہی رہیں)۔

۴۰۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدَبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ قَالُوْا وَ كَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيْقُهُ.

۴۰۱۶: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن کے لئے مناسب نہیں کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اپنے آپ کو ذلیل کرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: جس آزمائش کو برداشت نہیں کرسکتا اسکے در پے ہو۔

ف : مثلاً امر بالمعروف کرنے کی صورت میں ظن غالب ہے کہ ایذا پہنچے گی اور صبر نہ کر سکے گا تو امر بالمعروف ملتوی کردے۔ (مترجم)

۴۰۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُوْ طُوَالَةَ ثَنَا نَهَارُ الْعَبْدِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ لَيَسْاَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَقُوْلَ مَا مَنَعَكَ اِذَا رَاَيْتَ الْمُنْكَرَ اَنْ تُنْكِرَهُ فَاِذَا لَقَّنَ اللّٰهُ عَبْدًا حُجَّتَهُ قَالَ يَا رَبِّ رَجَوْتُكَ وَ فَرِقْتُ مِنَ النَّاسِ.

۴۰۱۷: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ روزِ قیامت بندہ سے پوچھیں گے کہ جب تم نے خلافِ شرع کام دیکھا تو روکا کیوں نہیں؟ پھر خود ہی اس کا جواب تلقین فرمائیں گے تو بندہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار میں نے آپ (کے رحم) سے اُمید وابستہ کرلی تھی اور لوگوں (کی ایذاءرسانی) سے مجھے خوف تھا۔

۲۲ : بَابُ الْعُقُوْبَاتِ

باب : سزاؤں کا بیان

۴۰۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ يُمْلِيْ لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَاَ:

۴۰۱۸: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل دیتے ہیں لیکن جب اس کی گرفت فرماتے ہیں تو پھر چھوڑتے نہیں اس کے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی :

﴿و کذالک اَخذُ رَبّکَ اِذا اَخَذَ القُرٰی و ھِیَ ظَالمۃٌ﴾ [ھود: ۱۰۲]

﴿وَ کَذٰلکَ اَخذُ رَبّکَ اِذَا اَخَذَ القُرٰی وَھِیَ ظَالمۃٌ﴾۔

۴۰۱۹: حدَّثنا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِد الدِّمشقِیُّ سُلَیمانُ بْنُ عبد الرّحمٰن ابُوْ اَیُّوب عَنِ ابْنِ اَبِیْ مَالکٍ عَنْ اَبیهِ عَنْ عطاء بن اَبِی رباحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عُمر قال اَقبلَ عَلَیْنا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فقالَ یا مَعْشر الْمُهاجرِیْن خَمسٌ اِذا ابْتُلِیْتُمْ بِهِنَّ وَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَن تُدْرِکُوْهُنَّ.

لَمْ تَظْهرِ الْفَاحِشَةُ فِیْ قَوْمٍ قَطُّ حَتّٰی یُعْلِنُوْا بِهَا اِلَّا فَشَا فِیْهِمُ الطَّاعُوْنُ وَالْاَوْجَاعُ الَّتِیْ لَمْ تَکُنْ مَضَتْ فِیْ اَسلافِهِمُ الَّذِیْنَ مَضَوْا وَ لَمْ یَنْقُصُوْا الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ اِلَّا اُخِذُوْا بِالسِّنِیْنَ وَ شِدَّةِ الْمَئُوْنَةِ وَ جَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَیْهِمْ.

وَ لَمْ یَمْنَعُوْا زَکٰوةَ اَمْوَالِهِمْ اِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ وَ لَوْ لَا الْبَهَائِمُ لَمْ یُمْطَرُوْا وَ لَمْ یَنْقُضُوْا عَهْدَ اللّٰهِ وَ عَهْدَ رَسُوْلِهِ اِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَیْرِهِمْ فَاَخَذُوْا بَعْضَ مَا فِیْ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا لَمْ تَحْکُمْ اَئِمَّتُهُمْ بِکِتَابِ اللّٰهِ وَ یَتَخَیَّرُوْا مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ بَاْسَهُمْ بَیْنَهُمْ.

۴۰۱۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے جماعت مہاجرین پانچ چیزوں میں جب تم مبتلا ہو جاؤ اور میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تم ان چیزوں میں مبتلا ہو۔ اوّل یہ کہ جس قوم میں فحاشی علانیہ ہونے لگے تو اس میں طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان سے پہلے لوگوں میں نہ تھیں اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو وہ قحط مصائب اور بادشاہوں (حکمرانوں) کے ظلم وستم میں مبتلا کر دی جاتی ہے اور جب کوئی قوم اپنے اموال کی زکوٰۃ نہیں دیتی تو بارش روک دی جاتی ہے اور اگر چوپائے نہ ہوں تو ان پر کبھی بھی بارش نہ برسے اور جو قوم اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ غیروں کو ان پر مسلط فرما دیتا ہے جو اس قوم سے عداوت رکھتے ہیں پھر وہ ان کے اموال چھین لیتے ہیں اور جب مسلمان حکمران کتاب اللہ کے مطابق فیصلے نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ نظام میں (مرضی کے کچھ احکام) اختیار کر لیتے ہیں (اور باقی چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس قوم کو خانہ جنگی اور) باہمی اختلافات میں مبتلا فرما دیتے ہیں۔

۴۰۲۰: حدَّثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ سَعِیْدٍ ثنا مَعْنُ بْنُ عِیْسٰی عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ حُرَیْثٍ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ الْاَشْعَرِیِّ عَنْ اَبِیْ مَالِکٍ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِیَ الْخَمْرَ یُسَمُّوْنَهَا بِغَیْرِ اِسْمِهَا یُعْزَفُ عَلٰی رُؤُسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْمُغَنِّیَاتِ یَخْسِفُ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ وَ یَجْعَلُ

۴۰۲۰: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام بدل کر کچھ اور رکھ دیں گے ان کے سروں پر باجے بجائے جائیں گے اور گانے والی عورتیں گائیں گی اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دیں گے اور ان کی صورتیں مسخ

مِنهُمُ القِردةَ وَالخنازِيرَ.

کر کے بندر اور سور بنا دیں گے۔

۴۰۲۱: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الصَّبّاحِ ثنا عمّارُ ابْنُ مُحمّدٍ عنْ لَيْثٍ عنِ المِنهالِ عَنْ زاذانَ عَنِ البراءِ بن عازِبٍ قالَ قال رسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ يلْعَنُهُمُ اللاعِنُونَ قالَ دوابُّ الْارضِ.

۴۰۲۱: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُوْنَ اس آیت میں لَاعِنُوْنَ سے مراد زمین کے چوپائے (جاندار) ہیں۔

۴۰۲۲: حدّثنا عليُّ بْنُ مُحمّدٍ ثنا وكيعٌ عنْ سُفيانَ عنْ عَبدِ اللّٰهِ ابنِ ابِي الجعْدِ عنْ ثوبانَ قال قال رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لا يزيدُ في العُمرِ اِلّا البِرُّ و لا يرُدُّ القَدَرَ اِلّا الدُّعاءُ و انّ الرّجُلَ لَيُحرَمُ الرِّزْقَ بِالذّنبِ يُصيبُهُ.

۴۰۲۲: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھا سکتی سوائے نیکی کے اور کوئی چیز تقدیر کو نہیں ٹال سکتی سوائے دُعا کے اور مرد اپنے گناہ کی وجہ سے رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو تمام گناہوں اور ان کی سزاؤں سے ڈرا دیا ہے لیکن امت میں وہ ساری خرابیاں پھیل گئی ہیں کفار و مشرکین مسلمانوں پر مسلط ہیں طرح طرح کی تکالیف اور بلائیں امت محمدیہ پر نازل ہو رہی ہیں۔

۲۳: بَابُ الصَّبرِ عَلَى الْبَلاءِ

باب: مصیبت پر صبر کرنا

۴۰۲۳: حدّثنا يُوسُفُ بنُ حمّادٍ المعْنيُّ و يحيَى بْنُ دُرُستَ قالا ثنا حمّادُ بْنُ زيدٍ عنْ عاصِمٍ عنْ مُصْعَبِ بْنِ سعْدٍ عنْ ابيهِ سعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قالَ قُلْتُ يا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلّى اللّٰهُ عليهِ وسلّمَ ايُّ النّاسِ اشدُّ بلاءً قالَ الْانبِياءُ ثُمَّ الْامْثلُ فالْامْثلُ يُبْتَلَى العَبْدُ علَى حَسَبِ دِينِه فانْ كانَ فِيْ دِيْنِهِ صُلْبًا اشْتدَّ بلاؤُهُ و اِنْ كانَ فِيْ دِيْنِه رِقّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى حَسَبِ دِيْنِهِ فما يبرحُ الْبَلاءُ بالْعَبْدِ حتّى يَترُكَهُ يَمْشِيْ عَلَى الْارْضِ وَ ما عليهِ مِنْ خطِيْئةٍ.

۴۰۲۳: حضرت سعد بن وقاصؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! لوگوں پر سب سے زیادہ سخت مصیبت کس پر آتی ہے؟ فرمایا: انبیاء پر پھر جو ان کے بعد افضل اور بہتر ہو درجہ بدرجہ بندہ کی آزمائش اسکے دین کے اعتبار سے ہوتی ہے اور اسکے دین میں پختگی ہوگی تو اسکی آزمائش سخت ہوگی اور اگر اسکے دین میں نرمی ہوگی تو اس کی آزمائش بھی اسی (دین) کے اعتبار سے ہوگی مصیبت بندے سے ٹلتی نہیں یہاں تک کہ اسے ایسی حالت میں چھوڑتی ہے کہ وہ زمین پر چلتا پھرتا ہے اور اس کے ذمہ ایک بھی خطا نہیں رہتی۔

۴۰۲۴: حدّثنا عَبدُ الرّحمٰنِ ابْنُ ابراهيمَ ثنا ابْنُ ابِيْ

۴۰۲۴: حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ میں نبیؐ

فُدیکٍ حَدَّثَنِیْ ھِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ ھُوَ یُوْعَکُ فَوَضَعْتُ یَدِیْ عَلَیْہِ فَوَجَدْتُ حَرَّۃً بَیْنَ یَدَیَّ فَوْقَ اللِّحَافِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَشَدَّھَا عَلَیْکَ قَالَ اِنَّا کَذٰلِکَ یُضَعَّفُ لَنَا الْبَلَاءُ وَ یُضَعَّفُ لَنَا الْاَجْرُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْاَنْبِیَاءُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ الصَّالِحُوْنَ اِنْ کَانَ اَحَدُھُمْ لَیُبْتَلٰی بِالْفَقْرِ حَتّٰی مَا یَجِدُ اَحَدُھُمْ اِلَّا الْعَبَاءَۃَ یُحَوِّیْھَا وَ اِنْ کَانَ اَحَدُھُمْ لَیَفْرَحُ بِالْبَلَاءِ کَمَا یَفْرَحُ اَحَدُکُمْ بِالرَّخَاءِ.

کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کو شدید بخار ہو رہا تھا میں نے اپنا ہاتھ آپ پر رکھا تو چادر کے اوپر بھی (بخار کی) حرارت محسوس ہو رہی تھی میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ کو اتنا شدید بخار ہے؟ فرمایا: ہمارے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے آزمائش بھی دگنی ہوتی ہے اور ثواب بھی دگنا ملتا ہے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول لوگوں میں سب سے زیادہ سخت آزمائش کن پر ہوتی ہے؟ فرمایا انبیاء کرام پر۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! انکے بعد؟ فرمایا ان کے بعد نیک لوگوں پر بعض نیک لوگوں پر فقر کی ایسی آزمائش آتی ہے کہ اوڑھے ہوئے کمبل کے علاوہ ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہوتا اور نیک لوگ آزمائش سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے تم لوگ وسعت اور فراخی پر۔

۴۰۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ نُمَیْرٍ ثَنَا وَکِیْعٌ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ ھُوَ یَحْکِیْ نَبِیًّا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ ضَرَبَہٗ قَوْمُہٗ وَ ھُوَ یَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْھِہٖ وَ یَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ بِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ.

۴۰۲۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میری نگاہوں کے سامنے ہیں کہ آپ ایک نبی کی حالت بتا رہے ہیں کہ ان کی قوم نے ان کو مارا وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے جاتے اور کہتے جاتے اے میرے پروردگار میری قوم کو بخشش فرما دیجئے کیونکہ وہ جانتی نہیں۔

۴۰۲۶: حَدَّثَنَا حَرْمَلَۃُ بْنُ یَحْیٰی وَ یُوْنُسُ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ وَھْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ بْنُ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّکِّ مِنْ اِبْرٰھِیْمَ اِذْ قَالَ: ﴿رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی قَالَ اَوَ لَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَ لٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ﴾ [البقرۃ: ۲۶۰] وَ یَرْحَمُ اللّٰہُ لُوْطًا لَقَدْ کَانَ یَاْوِیْ اِلٰی رُکْنٍ

۴۰۲۶: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم حضرت ابراہیمؑ سے زیادہ شک کے حقدار ہیں جب (لیکن) جب (ہمیں شک نہیں ہوا تو ان کو کیسے ہو سکتا ہے البتہ) انہوں نے (عین الیقین حاصل کرنے کے لئے) عرض کیا اے میرے پروردگار مجھے دکھا دیجئے کہ آپ مردوں کو کس طرح زندہ فرماتے ہیں فرمایا کیا تمہیں یقین نہیں؟ عرض کیا کیوں نہیں (یقین تو ہے) لیکن اپنا دل مطمئن کرنا چاہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ

شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَاجَبْتُ الدَّاعِي.

حضرت لوطؑ پر رحم فرمائے کہ وہ زور آور حمایتی کی تلاش میں تھے اور اگر میں اتنا عرصہ قید میں گزارتا جتنا حضرت یوسفؑ رہے تو میں بلانے والے کی بات مان لیتا۔

۴۰۲۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ ابْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ كُسِرَتْ رَبَاعِيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ شُجَّ فَجَعَلَ الدَّمُ يَسِيْلُ عَلٰى وَجْهِهٖ وَ جَعَلَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَ يَقُوْلُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ خَضَبُوْا وَجْهَ نَبِيِّهِمْ بِالدَّمِ وَ هُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ﴾ [آل عمران: ۱۲۸].

۴۰۲۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ احد کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دندانِ مبارک شہید ہوا اور سر میں زخم ہو جس سے خون آپ کے چہرہ انور پر بہنے لگا تو آپ اپنے چہرہ سے خون پونچھتے جاتے اور فرماتے جاتے کہ وہ قوم کیسے کامیاب ہو سکتی ہے جس نے اپنے نبی کے چہرہ کو خون سے رنگین کیا حالانکہ نبی ان کو اللہ کی طرف بلا رہا تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) آپ کو کچھ اختیار نہیں۔

۴۰۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَاتَ يَوْمٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ هُوَ جَالِسٌ حَزِيْنٌ قَدْ خُضِبَ بِالدِّمَاءِ قَدْ ضَرَبَهُ بَعْضُ اَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ مَا لَكَ فَقَالَ فَعَلَ بِي هٰؤُلَاءِ وَ فَعَلُوْا قَالَ اَتُحِبُّ اَنْ اُرِيَكَ آيَةً قَالَ نَعَمْ اَرِنِيْ فَنَظَرَ اِلٰى شَجَرَةٍ مِنْ وَرَاءِ الْوَادِيْ قَالَ ادْعُ تِلْكَ الشَّجَرَةَ مِنْ وَرَاءِ الْوَادِيْ. قَالَ ادْعُ تِلْكَ الشَّجَرَةَ فَدَعَاهَا فَجَاءَتْ تَمْشِيْ حَتّٰى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ قُلْ لَهَا فَلْتَرْجِعْ فَقَالَ لَهَا فَرَجَعَتْ حَتّٰى عَادَتْ اِلٰى مَكَانِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَسْبِيْ.

۴۰۲۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ غمزدہ بیٹھے تھے خون سے رنگین تھے اہل مکہ نے آپ کو مارا تھا (یہ مکہ کا واقعہ ہے) عرض کیا کیا ہوا؟ فرمایا: ان لوگوں نے میرے ساتھ یہ یہ سلوک کیا عرض کیا آپ پسند کریں گے کہ میں آپ کو (اللہ کی قدرت کی) ایک نشانی دکھاؤں؟ (یہ آپ کا دل بہلانے کیلئے اور تسلی دلانے کے لئے ہوا) فرمایا جی ہاں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے وادی سے دوسری طرف ایک درخت کی طرف دیکھا تو کہا اس درخت کو بلائیے آپ نے اس درخت کو بلایا وہ چلتا ہوا آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا اس سے کہئے کہ واپس ہو جائے آپ نے اس سے کہا وہ لوٹ کر واپس اپنی جگہ چلا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لئے (یہ نشانی) کافی ہے۔

۴۰۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ

۴۰۲۹: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن لوگوں نے کلمہ اسلام

حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احصوا لي كل من تلفظ بالإسلام قلنا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم! اتخاف علينا و نحن ما بين الستمائة الى السبع مائة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انكم لا تدرون لعلكم ان تبتلوا قال فابتلينا حتى جعل الرجل منا ما يصلى الا سرا.

پڑھا ان سب کا شمار کر کے مجھے بتاؤ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ کو ہمارے بارے میں (دشمن سے) خدشہ ہے حالانکہ ہماری تعداد چھ سات سو کے درمیان ہے (ہم دشمن کا مقابلہ کر سکتے ہیں) رسول اللہؐ نے فرمایا: تم نہیں جانتے ہوسکتا ہے تم پر آزمائش آئے فرماتے ہیں پھر ہم پر آزمائش آئی یہاں تک کہ ہمارے مرد بھی چھپ کر ہی نماز ادا کرتے۔

۴۰۳۰: حدثنا هشام بن عمار ثنا الوليد ابن مسلم ثنا سعيد بن بشير عن قتادة عن مجاهد عن ابن عباس عن ابي بن كعب عن رسول الله ﷺ انه ليلة اسرى به وجد ريحا طيبة فقال جبريل! ماهذه الريح الطيبة. قال هذه الريح قبر الماشطة وابنيها و زوجها قال و كان بدء ذالك ان الخضر كان من اشراف بنى اسرائيل و كان ممره براهب فى صومعته فيطلع عليه الراهب فيعلمه الاسلام فلما بلغ الخضر زوجه ابوه امراة فعلمها الخضر زوجه ابوه امراة فعلمها الخضر و اخذ عليها ان لا تعلمه احدا و كان لا يقرب النساء فطلقها ثم زوجه ابوه اخرى فعلمها و اخذ عليها ان لا تعلمه احدا فكتمت احدهما و افشت عليه الاخرى فانطلق هاربا حتى اتى جزيرة فى البحر فاقبل رجلان يلحتطبان فراياه فكتم احدهما و افشى الآخر و قال قد رايت الخضر فقيل و من رآه معك قال فلان فسئل فكتم و كان فى دينهم ان كذب قتل قال فتزوج المراة الكاتمة فبينما هى تمشط ابنة فرعون اذ سقط المشط فقالت تعس فرعون فاخبرت اباها و كان للمراة ابنان و زوج فارسل اليهم فراود المراة و زوجها ان يرجعا عن

۴۰۳۰: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس شب آپ کو معراج کرایا گیا تو ایک موقع پر آپ نے عمدہ خوشبو محسوس کی۔ پوچھا اے جبرائیل یہ خوشبو کیسی ہے؟ کہنے لگے یہ ایک کنگھی کرنے والی عورت اور اس کے دو بیٹوں اور خاوند کی قبر کی خوشبو ہے اور ان کا واقعہ یہ ہے کہ خضر بنی اسرائیل کے معزز گھرانہ سے تھے ان کے رستہ میں ایک راہب اپنے عبادت خانہ میں رہتا تھا۔ راہب ان کے پاس آ کر انہیں اسلام کی تعلیم دیتا جب خضر جوان ہوئے تو ان کے والد نے ایک عورت سے ان کی شادی کر دی۔ خضر نے اس عورت کو اسلام کی تعلیم دی اور اس سے عہد لیا کہ کسی کو اطلاع نہ دیں (کہ خضر نے مجھے اسلام کی تعلیم دی) اور خضر عورتوں سے قربت (صحبت) نہیں کرتے تھے چنانچہ انہوں نے اس عورت کو طلاق دیدی والد نے دوسری عورت سے ان کی شادی کرادی خضر نے اسے بھی اسلام کی تعلیم دی اور اس سے بھی یہ عہد لیا کہ کسی کو نہ بتائے ان میں سے ایک عورت نے تو راز رکھا لیکن دوسری نے فاش کر دیا (فرعون نے گرفتاری کا حکم دے دیا) اس لئے یہ فرار

دِينـهـما فابيا فقال انّى قاتلكما فقال احسانا منك اِلَيْنَا اِنْ قتلتنـا انْ تـجـعـلـنـا فِىْ بيتٍ ففعل فلمّا اُسرِىَ بالنبىّ ﷺ و جدَ رِيْحا طيّبَةً فسالَ جبْرِيْلَ فاخبَرهُ.

ہو کر سمندر میں ایک جزیرہ میں پہنچ گئے وہاں دو مرد لکڑیاں کاٹنے آئے ان دونوں نے خضر کو دیکھ لیا ان میں سے بھی ایک نے راز رکھا اور دوسرے نے راز فاش کر دیا اور لوگوں کو بتا دیا کہ میں نے خضر کو (جزیرہ میں) دیکھا ہے لوگوں نے پوچھا تمہارے ساتھ اور کس نے انہیں دیکھا اس نے دوسرے کا نام لے دیا لوگوں نے دوسرے سے پوچھا تو اس نے بات چھپا دی حالانکہ فرعون کے قانون میں جھوٹ کی سزا قتل تھی الغرض اس شخص نے اسی عورت سے شادی کر لی جس نے خضر کا راز رکھا تھا (یہ عورت فرعون کی بیٹی کے سر میں کنگھی کیا کرتی تھی) ایک مرتبہ یہ کنگھی کر رہی تھی کہ کنگھی (اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر) گر گئی بے ساختہ اُس کے منہ سے نکلا فرعون تباہ ہو۔ بیٹی نے باپ کو بتا دیا اس عورت کے دو بیٹے تھے اور خاوند بھی (وہی تھا جس نے خضر کا راز رکھا تھا) فرعون نے ان سب کو بلوایا اور خاوند بیوی کو اپنا دین چھوڑنے پر مجبور کیا۔ یہ نہ مانے تو اس نے کہا میں تمہیں قتل کر دوں گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر تم نے ہمیں قتل ہی کرنا ہے تو ہمارے ساتھ یہ احسان کرنا کہ ہمیں ایک ہی قبر میں دفن کرنا۔ اس نے ایسا ہی کیا معراج کی شب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی قبر کی خوشبو محسوس کر کے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا تو انہوں نے سب قصہ سنایا۔

۴۰۳۱: حدّثنَا مُحمّدُ بْنُ رُمحٍ انْبانَا اللّيثُ ابنُ سعْدٍ عنْ يـزيـد بـن ابـىْ حبيـبٍ عـنْ سَعْد بن سنانٍ عنْ انـسِ بْنِ مَالكٍ رَضِى اللّهُ تعالىٰ عَنْهُ عَنْ رسُوْل اللّه صلّى اللّهُ عَليْهِ وسلّم انّـهٗ قال عظمُ الاجزاءِ مع عظمِ البلاءِ و انّ اللّهَ اِذا اَحبّ قَوْمًا ابتلاهُمْ فمنْ رضىَ فلهُ الرّضا و منْ سخط فلهُ السُّخطُ.

۴۰۳۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ثواب اتنا ہی زیادہ ہوگا جتنی آزمائش سخت ہوگی اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند فرماتے ہیں تو اس کی آزمائش کرتے ہیں جو راضی ہو اس سے راضی ہو جاتے اور جو ناراض ہو اس سے ناراض۔

۴۰۳۲: حدّثنَا علىُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ الرّقّىُّ ثنا عبْدُ الْوَاحِدُ بْنُ صَالِحٍ ثـنـا اسْحٰق بْنُ يُوْسُفَ عَنِ الْاعْمش عنْ يَحْىَ بْنِ وَثّابٍ عَـنِ ابْـنِ عُـمَرَ قَال قَالَ رَسُوْلُ اللّه ﷺ الْـمُؤْمِنُ الّـذِىْ يُخالطُ النّاس وَ يَصْبِرُ عَلىٰ اَذَاهُمْ ' اَعْظَمُ اَجْرًا منَ الْمُؤْمِنِ الّذِىْ لَا يُخالطُ النّاسَ وَ لَا يَصْبِرُ عَلىٰ اَذَاهُمْ.

۴۰۳۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مومن لوگوں سے میل جول رکھے اور ان ایذاء پر صبر کرے اسے زیادہ ثواب ہوتا ہے اس مومن کی بہ نسبت جو لوگوں سے میل جول نہ رکھے اور ان کی ایذاء پر صبر نہ کرے۔

۴۰۳۳: حـدّثنَا مُحمّدُ بْنُ الْمُثنّى و مُحمّدُ بْنُ بَشّارٍ قَالَا ثـنـا مُـحمّدُ بْنُ جَعْفرٍ ثنَا شُعْبَةُ قَالَ سمعْتُ قَتادَةَ يُحدّثُ عَـنْ اَنـسِ بْنِ مَالِكٍ قالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّه صـلّى اللّهُ عَلَيْهِ

۴۰۳۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص میں تین خوبیاں ہوں اس نے ایمان کا ذائقہ

وَسَلَّمَ ثَلاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ (وَ قَالَ بُنْدَارٌ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ)

مَنْ كَانَ يُحِبُّ الْمَرْءَ لا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَ مَنْ كَانَ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَ مَنْ كَانَ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ.

(حلاوت) چکھ لیا جو شخص کسی سے صرف اللہ (کی رضاء) کے لئے محبت رکھے اور جسے اللہ اور اس کے رسول سے باقی ہر چیز (اور انسان) سے بڑھ کر محبت ہو اور جسے دوبارہ کفر اختیار کرنے سے آگ میں گرنا زیادہ پسند ہو بعد ازیں کہ اللہ نے اسے کفر سے نجات دی۔

۴۰۳۴: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَا ثَنَا رَاشِدٌ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحِمَّانِيُّ عَنْ شَهْرِ ابْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا وَ إِنْ قُطِّعْتَ وَ حُرِّقْتَ وَ لَا تَتْرُكْ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَ لَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ.

۴۰۳۴: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرانا اگرچہ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں اور تمہیں نذر آتش کر دیا جائے اور فرض نماز جان بوجھ کر مت ترک کرنا کیونکہ جو عمداً فرض نماز ترک کر دے تو (اللہ تعالیٰ کا) ذمہ اس سے بری ہے (اب وہ اللہ کی پناہ میں نہیں) اور شراب مت پینا کیونکہ شراب نوشی ہر شر (برائی) کی کنجی ہے۔

۲۴: بَابُ شِدَّةِ الزَّمَانِ

باب: زمانہ کی سختی

۴۰۳۵: حَدَّثَنَا غِيَاثُ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّحْبِيُّ أَنْبَأَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ سَمِعْتُ بْنَ جَابِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ رَبِّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا بَلَاءٌ وَ فِتْنَةٌ.

۴۰۳۵: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: دنیا میں مصیبت اور آزمائش کے علاوہ کچھ باقی نہیں رہا۔

۴۰۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ قُدَامَةَ الْجُمَحِيُّ عَنْ إِسْحَقَ ابْنِ أَبِي الْفُرَاتِ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ خَدَّاعَاتٌ يُصَدَّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ وَ يُكَذَّبُ فِيهَا الصَّادِقُ وَ يُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ وَ يُخَوَّنُ فِيهَا الْأَمِينُ وَيَنْطِقُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَةُ (قِيلَ وَ مَا الرُّوَيْبِضَةُ قَالَ الرَّجُلُ التَّافِهُ) فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ.

۴۰۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب لوگوں پر دھوکے اور فریب کے چند سال آئیں گے کہ ان میں جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا خائن کو امانت دار اور امانت دار کو خائن سمجھا جائے گا اور اس زمانہ میں امور عامہ کے بارے میں کمینہ اور حقیر آدمی بات چیت کرے گا۔

۴۰۳۷: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرُّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَ يَقُوْلُ يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَ لَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ اِلَّا الْبَلَاءُ.

۴۰۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ مرد قبر کے پاس سے گزرے گا تو اس پر لوٹ پوٹ ہوگا اور کہے گا اے کاش اس قبر والے کی جگہ میں ہوتا اور یہ دین (شوقِ آخرت اور ایمان) کی وجہ سے نہ ہوگا بلکہ دنیوی مصائب و آلام کی وجہ سے ہوگا۔

۴۰۳۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا طَلْحَةُ ابْنُ يَحْيٰى عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ يَعْنِيْ مَوْلٰى مُسَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُنْتَقَوُنَّ كَمَا يُنْتَقَى التَّمْرُ مِنْ اَغْفَالِهٖ فَلَيَذْهَبَنَّ خِيَارُكُمْ وَ لَيَبْقَيَنَّ شِرَارُكُمْ فَمُوْتُوْا اِنِ اسْتَطَعْتُمْ.

۴۰۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم چھانٹ لئے جاؤ گے جیسے عمدہ کھجور ردی کھجور میں سے چھانٹ لی جاتی ہے بالآخر تم میں نیک لوگ اٹھ جائیں گے اور برے لوگ باقی رہ جائیں گے اگر ہو سکے تو تم بھی مر جانا۔

۴۰۳۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْجَنَدِيُّ عَنْ اَبَانَ ابْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْدَادُ الْاَمْرُ اِلَّا شِدَّةً وَ لَا الدُّنْيَا اِلَّا اِدْبَارًا وَ لَا النَّاسُ اِلَّا شُحًّا وَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ وَ لَا الْمَهْدِيُّ اِلَّا عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ.

۴۰۳۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: معاملہ (دنیا) میں شدت بڑھتی ہی جائے گی اور دنیا میں ادبار (افلاس' ذلت' اخلاق رذیلہ) بڑھتا ہی جائے گا لوگ بخیل سے بخیل تر ہوتے جائیں گے اور قیامت انسانیت کے بدترین افراد پر قائم ہوگی اور (قرب قیامت حضرت مہدی کے بعد) کامل ہدایت یافتہ شخص صرف حضرت عیسیٰ بن مریم ہونگے۔

۲۵: بَابُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ

باب: علاماتِ قیامت

۴۰۴۰: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَ اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَا ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا اَبُوْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بُعِثْتُ اَنَا وَ السَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَ جَمَعَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ.

۴۰۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا اور آپ نے اپنی دونوں انگلیاں ملا لیں۔

ف: میرے اور قیامت کے درمیان اور کوئی نبی نہ ہوگا نہ ہی کوئی دوسری امت حقہ ہوگی۔ (مترجم)

۴۰۴۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ فُرَاتِ الْقَزَّازِ عَنْ اَبِی الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ قَالَ اَطَّلَعَ عَلَيْنَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُرْفَةٍ وَ نَحْنُ نَتَذَاكَرُ السَّاعَةَ فَقَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَكُوْنَ عَشْرُ آيَاتِ الدَّجَّالُ وَ الدُّخَانُ وَ طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا.

۴۰۴۱: حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالا خانہ سے ہمیں جھانکا ہم آپس میں قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے۔ ارشاد فرمایا: جب تک دس نشانیاں ظاہر نہ ہو قیامت قائم نہ ہوگی دجال' دھواں اور سورج کا مغرب سے طلوع۔

۴۰۴۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنِیْ بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِیُّ حَدَّثَنِیْ عَوْفُ ابْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیُّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ هُوَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَ هُوَ فِیْ خِبَاءٍ مِنْ اَدَمٍ فَجَلَسْتُ بِفِنَاءِ الْخِبَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُدْخُلْ يَا عَوْفُ ! فَقُلْتُ بِكُلِّیْ ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّكَ ثُمَّ قَالَ يَا عَوْفُ احْفَظْ خِلَالًا سِتًّا بَيْنَ يَدَیِ السَّاعَةِ اِحْدَاهُنَّ مَوْتِیْ قَالَ فَوَجَمْتُ عِنْدَهَا وَ جْمَةً شَدِيْدَةً فَقَالَ قُلْ اِحْدٰى ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ ثُمَّ دَاءٌ يَظْهَرُ فِيْكُمْ يَسْتَشْهِدُ اللّٰهُ بِهٖ ذَرَارِيَّكُمْ وَ اَنْفُسَكُمْ وَيُزَكِّیْ بِهٖ اَعْمَالَكُمْ ثُمَّ تَكُوْنُ الْاَمْوَالُ فِيْكُمْ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا وَ فِتْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ لَا يَبْقٰى بَيْتُ مُسْلِمٍ اِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ بَنِی الْاَصْفَرِ هُدْنَةٌ فَيَغْدِرُوْنَ بِكُمْ فَيَسِيْرُوْنَ اِلَيْكُمْ فِیْ ثَمَانِيْنَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا.

۴۰۴۲: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں غزوۂ تبوک کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ چمڑے کے ایک خیمہ میں تھے میں خیمہ کے سامنے بیٹھ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ارے عوف اندر آؤ۔ میں نے (ازرہِ مزاح) عرض کیا اے اللہ کے رسول میں پورا اندر آ جاؤں؟ (شاید خیمہ چھوٹا تھا) فرمایا: پورے ہی آ جاؤ کچھ دیر بعد فرمایا: اے عوف یاد رکھو قیامت سے قبل چھ باتیں ہوں گی ایک میرا اس دنیا سے جانا۔ فرماتے ہیں یہ سن کر مجھے شدید رنج ہوا فرمایا اسکے بعد (دوسری نشانی) بیت المقدس کا (مسلمانوں کے ہاتھ) فتح ہونا سوم ایک بیماری تم میں ظاہر ہوگی جس کی وجہ سے تمہیں اور تمہاری اولادوں کو اللہ تعالیٰ شہادت سے سرفراز فرمائیں گے اور تمہارے اعمال کو پاک صاف کریں گے۔ چہارم تمہارے پاس مال و دولت خوب ہوگا حتیٰ کہ مرد کو سو اشرفیاں دی جائیں پھر وہ بھی ناراض ہوگا۔ پنجم تمہارے درمیان (آپس میں ہی) ایک فتنہ ہوگا جو ہر ہر مسلمان کے گھر میں داخل ہوگا۔ ششم تم میں اور رومیوں میں صلح ہوگی پھر رومی تم سے دغا کریں گے اور اسی جھنڈوں تلے اپنی فوج لے کر تمہاری طرف آئیں گے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار فوجی ہوں گے۔

۴۰۴۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الدَّرَاوَرْدِیُّ عَمْرٌو وَ مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ

۴۰۴۳: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم

الرَّحمنِ الانصاریُ عَنْ حُذَیفَۃَ بنِ الیمانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لا تـقومُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَقْتُلُوْا امامَکُمْ وَ تَجْتَلِدُوْا بِاَسْیَافِکُمْ وَ یرِثُ دُنْیَاکُمْ شِرارُکُمْ۔

نہ ہوگی یہاں تک تم اپنے امام (حکمران) کوقتل کرو اور اپنی تلواروں سے (باہم) لڑو اور تمہارے بدترین لوگ تمہاری دنیا (حکومت) کے وارث ہوں گے۔

۴۰۴۴: حـدَّثـنَـا ابُـوْ بَـكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثنا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عُلَیَّۃَ عَنْ اَبِیْ حَیَّانَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَۃَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ فَاَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! مَتَی السَّاعَۃُ فَقَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْھَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰکِنْ سَاُخْبِرُکَ عَنْ اَشْرَاطِھَا اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَۃُ رَبَّتَھَا فَذَاکَ مِنْ اَشْرَاطِھَا وَ اِذَا کَانَتِ الْحُفَاۃُ الْعُرَاۃُ رُءُوْسَ النَّاسِ فَذَاکَ مِنْ اَشْرَاطِھَا وَ اِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْغَنَمِ فِی الْبُنْیَانِ فَذَاکَ مِنْ اَشْرَاطِھَا فِیْ خَمْسٍ لَا یَعْلَمُھُنَّ اِلَّا اللّٰہُ فَتَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ﴿اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ﴾ الآیۃ [لقمٰن: ۴۳]

۴۰۴۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں باہر تشریف رکھتے تھے کہ ایک مرد نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا اے اللہ کے رسول قیامت کب قائم ہوگی؟ فرمایا جس سے قیامت کے متعلق پوچھا گیا ہے اسے پوچھنے والے زیادہ علم نہیں۔ البتہ میں تمہیں قیامت کی کچھ علامات اور نشانیاں بتا دیتا ہوں جب باندی اپنے مالک کو جنے (بیٹی ماں کے ساتھ باندیوں کا سلوک کرے) تو یہ قیامت کی ایک نشانی ہے اور جب ننگے پاؤں ننگے بدن والے (گنوار اور مفلس) لوگوں کے حکمران بن جائیں تو یہ بھی قیامت کی نشانی ہے اور جب بکریاں چرانے والے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر عمارتیں بلند کرنے لگیں تو یہ بھی قیامت کی نشانی ہے اور قیامت کا علم ان پانچ امور میں سے ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) بلاشبہ اللہ ہی کے پاس ہے قیامت کا علم اور وہی نازل فرماتا ہے بارش اور وہی کو (ٹھیک وقت) معلوم ہے جو کچھ سب رحموں میں ہے (اس کی پوری تفصیل کے ہونے والے بچہ کی عمر کتنی ہوگی رزق کتنا ہوگا وہ سعادت مند ہوگا یا بد بخت) آخر تک۔

۴۰۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَا ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شُعْبَۃُ سَمِعْتُ قَتَادَۃَ یُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَلَا اُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا سَمِعْتُہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُحَدِّثُکُمْ بِہٖ اَحَدٌ بَعْدِیْ سَمِعْتُہٗ مِنْہُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یُرْفَعَ الْعِلْمُ وَ یَظْھَرَ الْجَھْلُ وَ یَفْشُوَ الزِّنَا وَ یُشْرَبَ الْخَمْرُ وَ یَذْھَبَ الرِّجَالُ وَ یَبْقَی النِّسَاءُ حَتّٰی یَکُوْنَ

۴۰۴۵: حضرت انس بن مالکؓ نے (ایک مرتبہ) فرمایا میں تمہیں رسول اللہؐ کی وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے آپؐ سے سنی (اس کی خصوصیت یہ ہے کہ) میرے بعد کوئی بھی تمہیں وہ حدیث نہ سنائے گا میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھ جائیگا' جہالت پھیل جائیگی' بدکاری عام ہوگی' شراب پی جائیگی' مرد کم رہ جائینگے عورتیں زیادہ ہو جائیں گی

لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً قَيِّمٌ وَاحِدٌ.

یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا انتظام ایک مرد کریگا۔

۴۰۴۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَيَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ عَشَرَةٍ تِسْعَةٌ.

۴۰۴۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ دریائے فرات میں سے سونے کا پہاڑ نہ نکلے اور لوگ اس پر باہم کشت وخون کرینگے چنانچہ ہر دس میں سے نو مارے جائیں گے۔

۴۰۴۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ الْعُثْمَانِىُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَفِيْضَ الْمَالُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَ يَكْثُرَ الْهَرَجُ قَالُوْا وَ مَا الْهَرَجُ ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ الْقَتْلُ ثَلَاثًا.

۴۰۴۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مال (زیادہ ہونے کی وجہ سے پانی کی طرح) بہنے لگے اور فتنے ظاہر ہوں اور ہرج زیادہ ہو جائے۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہرج کیا ہے۔ فرمایا: قتل، قتل، قتل۔ تین بار فرمایا۔

<u>خلاصۃ الباب</u> ☆ مطلب یہ ہے کہ میرے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا اور میری امت کے بعد کوئی دوسری امت نہیں یہ مطلب نہیں کہ میرے اور قیامت کے درمیان فاصلہ نہیں کہ شبہ آئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے گئے چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے اور ابھی تک قیامت نہیں آئی۔ حدیث ۴۰۴۴: بڑی بڑی نشانیاں بیان فرمائی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں کچھ ظاہر ہو چکی ہیں اور کچھ ہونے والی ہیں۔

۲۶: حَدَّثَنَا ذَهَابِ الْقُرْآنِ وَالْعِلْمِ

باب: قرآن اور علم کا اُٹھ جانا

۴۰۴۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَالَ ذَاكَ عِنْدَ اَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَ كَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَ نَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَنُقْرِئُهُ اَبْنَاءَ نَا وَ يُقْرِئُهُ اَبْنَاؤُنَا اَبْنَاءَ هُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ زِيَادُ ! اِنْ كُنْتُ لَاَرَاكَ مِنْ اَفْقَهِ رَجُلٍ الْمَدِيْنَةِ اَوَ لَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى يَقْرَؤُوْنَ التَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِيْلَ لَا يَعْمَلُوْنَ بِشَىْءٍ

۴۰۴۸: حضرت زیاد بن لبید فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے کسی بات کا ذکر کر کے فرمایا: یہ اس وقت ہوگا جب علم اٹھ جائے گا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول علم کیسے اٹھ جائے گا حالانکہ ہم خود قرآن پڑھتے ہیں اور اپنے بیٹوں کو پڑھاتے ہیں اور ہمارے بیٹوں کو (اسی طرح نسل در نسل) قیامت تک پڑھاتے رہیں گے فرمایا: زیاد تیری ماں تجھ پر روئے (یعنی تم تو نادان نکلے) میں تو تمہیں مدینہ کے سمجھ دار لوگوں میں شمار کرتا تھا کیا یہ یہود ونصاریٰ تورات اور

مما فيهما.

انجیل نہیں پڑھتے لیکن ان کی کسی بات پر عمل نہیں کرتے۔

۴۰۴۹: حدثنا علىّ بن محمد ثنا ابو معاوية عن ابى مالك الاشجعىّ عن ربعىّ بن حراش عن حذيفة بن اليمان قال قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم يدرس الاسلام كما يدرس وشى الثوب حتّى لا يدرى ما صيام و لا صلاة و لا نسك و لا يدرى ما صيام و لا صلاة و لا نسك و لا صدقة وليسرى على كتاب الله عزّوجلّ فى ليلة فلا يبقى فى الارض منه آية و يبقى طوائف من الناس الشيخ الكبير و العجوز يقولون ادركنا آباءنا على هذه الكلمة لا اله الّا الله فنحن نقولها فقال له صلة ما تغنى عنهم لا اله الّا الله و هم لا يدرون ما صلاة و لا صيام و لا نسك و لا صدقة فاعرض عنه حذيفة ثمّ ردّها عليه ثلاثا كلّ ذالك يعرض عنه حذيفة ثمّ اقبل عليه فى الثالثة فقال يا صلة تنجيهم من النار ثلاثا.

۴۰۴۹: حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اسلام پرانا ہو (کر مٹنے کے قریب) ہو جائیگا یہاں تک کسی کو بھی روزہ نماز قربانی اورصدقہ (وغیرہ کے متعلق کسی قسم) کا علم نہ رہے گا اور اللہ کی کتاب ایک ہی رات میں ایسی غائب ہوگی کہ زمین میں اس کی آیت بھی باقی نہ رہے گی اور انسانوں کے کچھ قبائل (یا گروہ) ایسے رہ جائیں گے کہ ان میں بوڑھے مرد اور بوڑھی عورتیں کہیں گی ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو یہ کلمہ پڑھتے سنا: لا الٰہ الا اللہ اس لئے ہم بھی یہ کلمہ کہتے ہیں حضرت حذیفہ کے شاگرد صلہ نے عرض کیا لا الٰہ الا اللہ سے انہیں کیا فائدہ ہوگا جب انہیں نماز کا علم ہے نہ روزہ کا' نہ قربانی اور صدقہ (ان سب کا مطلقا) کوئی علم نہیں اس پر حذیفہؓ نے انکی طرف سے منہ پھیر لیا انہوں نے دوبارہ سہ بارہ عرض کیا' حذیفہ منہ پھیرتے رہے تیسری مرتبہ میں انکی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے صلہ! لا الٰہ الا اللہ انہیں دوزخ سے نجات دلائے گا تین بار یہی فرمایا۔

۴۰۵۰: حدثنا محمّد بن عبد الله بن نمير ثنا ابى و وكيع عن الاعمش عن شقيق عن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ يكون بين يدى الساعة ايّام يرفع فيها العلم و ينزل فيها الجهل و يكثر فيها الهرج و الهرج القتل.

۴۰۵۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے کچھ زمانہ میں علم اٹھ جائے گا اور جہالت اترے گی اور ہرج بڑھ جائے گا ہرج قتل کو کہتے ہیں۔

۴۰۵۱: حدثنا محمّد بن عبد الله بن نمير و علىّ بن محمّد ابن عبد الله بن نمير و علىّ بن محمد قال ثنا ابو معاوية عن الاعمش عن شقيق عن ابى موسى قال قال رسول الله ﷺ انّ من ورائكم ايّاما ينزل فيها الجهل و يرفع فيها العلم و يكثر فيها الهرج قالوا يا رسول الله و

۴۰۵۱: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے بعد ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ جہالت اترے گی' علم اٹھ جائے گا اور ہرج بڑھ جائے گا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: اے اللہ کے

مَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ.

رسولؐ! ہرج کیا ہے؟ فرمایا: قتل۔

۴۰۵۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَرْفَعُهُ قَالَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَ يَنْقُصُ الْعِلْمُ وَ يُلْقَى الشُّحُّ وَ تَظْهَرُ الْفِتَنُ وَ يَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَ مَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ.

۴۰۵۲: حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ زمانہ مختصر ہو جائیگا (وقت بے برکتی' مصروفیات اور تفکرات کی وجہ سے بہت جلد گزرے گا) اور علم کم ہو جائیگا (قلوب میں) بخل ڈال دیا جائیگا اور فتنے ظاہر ہونگے اور ہرج بڑھ جائیگا۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہرج کیا ہے؟ فرمایا قتل۔

خلاصۃ الباب ☆ واقعی قرآن کریم پر عمل ہی اصل بنیادی چیز ہے صرف الفاظ قرآنی کو پڑھنا یہ علم نہیں ہے۔ بلکہ علم قرآن یہ ہے کہ اس کو سیکھ کر عمل کیا جائے جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور ائمہ مجتہدین نے قرآن کے علوم کو حاصل کیا اور اس کو لوگوں تک پہنچایا الحمد للہ ان حضرات کی محنتوں کے ثمرات ہمیں حاصل ہیں۔ حدیث ۴۰۴۹: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی سچی ثابت ہو رہی ہے اس زمانہ میں صرف کلمہ کی ضربیں باقی ہیں نہ نماز روزہ کی پرواہ ہے زکوٰۃ تو خیر سے بالکل ترک کردی ہے لوگوں نے۔ جہل کی کثرت اور قتل و غارت کی بہتات ہے۔

۲۷: بَابُ ذَهَابِ الْاَمَانَةِ

باب: امانت (ایمانداری) کا اُٹھ جانا

۴۰۵۳: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثَيْنِ قَدْ رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَ اَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِیْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ (قَالَ الطَّنَافِسِیُّ يَعْنِیْ وَسَطَ قُلُوْبِ الرِّجَالِ) وَ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ فَعَلِمْنَا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَ عَلِمْنَا مِنَ السُّنَّةِ.

ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا فَقَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُرْفَعُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا كَاَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُنْزَعُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا كَاَثَرِ الْمَجْلِ جَمْرٍ وَ حَرَجْتَهُ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَ لَيْسَ فِيْهِ شَیْءٌ ثُمَّ اَخَذَ حُذَيْفَةُ كَفًّا مِنْ حَصًى فَدَحْرَجَهٗ عَلٰى سَاقِهٖ

قَالَ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ وَ لَا يَكَادُ اَحَدٌ

۴۰۵۳: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (ایک موقع پر) دو باتیں بتائیں ان میں سے ایک تو دیکھ چکا اور دوسری کا مجھے انتظار ہے۔ آپ نے ہمیں بتایا کہ امانت مردوں کے دلوں کی جڑ میں یعنی وسط میں اتری اور قرآن اترا تو ہم (صحابہ) نے قرآن سیکھا اور سنت کو سمجھا (جس سے ایمانداری بڑھ گئی) پھر آپ نے ہمیں اُمانت کے اٹھ جانے کے بارے میں بتایا فرمایا مرد سوئے گا نیند کے دوران اس کے دل سے امانت سلب ہو جائے گی لیکن دل میں نقطے کی طرح امانت کا نشان اور اثر باقی ہوگا پھر جب دوبارہ سوئے گا تو اس کے دل سے مزید امانت اٹھا لی جائیگی صبح اس کا اثر اتنا باقی رہ جائے گا جتنا آبلہ جیسے تم اپنے پاؤں پر انگارہ لڑھکاؤ تو کھال پھول جائے تو

يُوْدِّى الْاَمَانَةَ حَتّٰى يُقَالَ اِنَّ فِىْ بَنِىْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا وَ حَتّٰى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا اَعْقَلَهُ وَ اَجْلَدَهُ وَ اَظْرَفَهُ وَ مَا فِىْ قَلْبِهٖ حَبَّةُ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ . وَ لَقَدْ اَتٰى عَلَىَّ زَمَانٌ وَ لَسْتُ اُبَالِىْ اَيُّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَىَّ اِسْلَامُهُ وَ لَئِنْ كَانَ يَهُوْدِيًا اَوْ نَصْرَانِيًّا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَىَّ سَاعِيْهِ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ لَا بَايِعُ اِلَّا فُلَانًا وَ فُلَانًا.

تمہیں وہ جگہ ابھری ہوئی نظر آئے گی حالانکہ اس میں کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ کہہ کر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مٹھی بھر کنکریاں لے کر اپنی پنڈلی سے لڑھکائیں فرمایا اس کے بعد اس کے بعد لوگ معاملات خرید و فروخت کریں گے۔ لیکن ان میں کوئی بھی امانت دار نہ ہوگا یہاں تک کہ کہا جائے گا فلاں قبیلہ میں ایک مرد امانتدار ہے اور یہاں تک کہ ایک مرد کی بابت کہا جائے گا کہ وہ کتنا سمجھدار دانشمند (بہادر) اور ظریف و مستعد ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان نہ ہوگا اور مجھ پر ایک زمانہ ایسا گزرا کہ مجھے یہ پرواہ نہ تھی کہ میں کس سے معاملہ کر رہا ہوں کیونکہ اگر وہ مسلمان ہے تو اسلام کی وجہ سے وہ امانت داری پر مجبور ہوتا اور اگر وہ یہودی نصرانی ہے تو اس کا عامل (حاکم) انصاف کرے گا اور اب میں صرف فلاں فلاں سے معاملہ (خرید و فروخت) کرتا ہوں۔

۴۰۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْنُ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَبِى الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ اَبِىْ شَجَرَةَ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُهْلِكَ عَبْدًا اَنْزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ فَاِذَا اَنْزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ لَمْ تَلْقَهُ اِلَّا مَقِيْتًا مُمَقَّتًا فَاِذَا لَمْ تَلْقَهُ اِلَّا مَقِيْتًا مُمَقَّتًا نُزِعَتْ مِنْهُ الْاَمَانَةُ فَاِذَا نُزِعَتْ مِنْهُ الْاَمَانَةُ لَمْ تَلْقَهُ اِلَّا خَائِنًا مُخَوَّنًا فَاِذَا لَمْ تَلْقَهُ اِلَّا خَائِنًا مُخَوَّنًا نُزِعَتْ مِنْهُ الرَّحْمَةُ فَاِذَا اُنْزِعَتْ مِنْهُ الرَّحْمَةُ لَمْ تَلْقَهُ اِلَّا رَجِيْمًا مُلَعَّنًا فَاِذَا لَمْ تَلْقَهُ اِلَّا رَجِيْمًا مُلَعَّنًا نُزِعَتْ مِنْهُ رِبْقَةُ الْاِسْلَامِ.

۴۰۵۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل جب کسی بندہ کو ہلاک کرنے کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس (کے دل) سے حیاء نکال لیتے ہیں جب اس سے حیا نکل جائے تو تمہیں وہ شخص (اپنے اعمال بد کی وجہ سے) ہمیشہ خدا کے قہر میں گرفتار نظر آئے گا جب تمہیں وہ ہمیشہ قہر خداوندی میں گرفتار ملے گا تو اس (کے دل) سے امانت داری سلب ہو جاتی ہے اور جب اس (کے دل) سے امانت سلب ہو جاتی ہے تو وہ تمہیں ہمیشہ چوری (بد دیانتی) اور خیانت میں مبتلا نظر آئے گا اور جب وہ چوری اور خیانت میں مبتلا ہوا تو اس (کے دل) سے رحم ختم کر دیا جاتا ہے اور جب وہ رحم سے محروم ہو گیا تو تمہیں وہ ہمیشہ ملعون اور مردود نظر آئے گا اور جب تم اسے ہمیشہ ملعون و مردود دیکھو تو (سمجھ لو کہ) اس کی گردن سے اسلام کی رسّی نکل گئی۔

۲۸: بَابُ الْاٰيَاتِ

باب: قیامت کی نشانیاں

۴۰۵۵: حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

۴۰۵۵: حضرت حذیفہ بن اسید ابو سریحہ رضی اللہ عنہ

فُرَاتِ الْقَزَّازِ عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ اَبِی الطُّفَیْلِ الْکِنَانِیِّ عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ اَسِیْدٍ اَبِیْ سَرِیْحَةَ قَالَ اَطَّلَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُرْفَةٍ وَ نَحْنُ نَتَذَاکَرُ السَّاعَةَ فَقَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَکُوْنَ عَشْرُ آیَاتٍ طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَالدُّخَانُ وَالدَّابَّةُ وَ یَاجُوْجَ وَ مَاجُوْجَ وَ خُرُوْجُ عِیْسٰی بْنِ مَرْیَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ ثَلَاثُ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَ خَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَ خَسْفٌ بِجَزِیْرَةِ الْعَرَبِ وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنِ اَبْیَنَ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَی الْمَحْشَرِ تَبِیْتُ مَعَهُمْ اِذَا بَاتُوْا وَ تَقِیْلُ مَعَهُمْ اِذَا قَالُوْا.

فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہؐ بالا خانہ سے ہماری طرف متوجہ ہوئے ہم آپس میں قیامت کا تذکرہ کررہے تھے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دس نشانیاں ظاہر ہوں۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا' دجال' دھواں' دابۃ الارض کا نکلنا' خروج یاجوج و ماجوج' خروج عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اور تین (نشانیاں) زمین کا (مختلف جہت میں) دھنسنا ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں اور ایک جزیرہ عرب میں۔ دسویں نشانی آگ ہے جو عدن کے نشیب ابین سے نکلے گی اور لوگوں کو ہانک کر ارض محشر کی طرف لے جائے گی دن اور رات میں جب لوگ آرام کی خاطر ٹھہریں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی۔

۴۰۵۶: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُوْ بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ سِنَانِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدُّخَانَ وَا دَابَّةَ الْاَرْضِ وَالدَّجَّالَ وَاُخَوَیْصَةَ اَحَدِکُمْ وَاَمْرَ الْعَامَّةِ.

۴۰۵۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھ باتوں سے پہلے پہلے نیک عمل کر لو سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور دھواں اور دابۃ الارض اور دجال ہر ایک کی خاص آفت (موت) اور عام آفت (طاعون وباء وغیرہ)۔

۴۰۵۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَوْنُ بْنُ عُمَارَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰی بْنِ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْآیَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ.

۴۰۵۷: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کی نشانیاں دو سو سال کے بعد ہی ظاہر ہوں گی (جب بھی ہوں دو صدی سے قبل کوئی بڑی نشانی ظاہر نہ ہوگی)۔

۴۰۵۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیِّ الْجَهْضَمِیُّ ثَنَا نُوْحُ بْنُ قَیْسٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ عَنْ یَزِیْدَ الرَّقَاشِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُمَّتِیْ عَلٰی خَمْسِ طَبَقَاتٍ فَاَرْبَعُوْنَ سَنَةً اَهْلُ بِرٍّ وَ تَقْوٰی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَ مِائَةِ سَنَةٍ اَهْلُ تَرَاحُمٍ وَ تَوَاصُلٍ ثُمَّ الَّذِیْنَ

۴۰۵۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے پانچ طبقات ہوں گے چالیس سال تک نیکی اور تقویٰ والے لوگ ہوں گے' ان کے بعد ایک سو بیس سال تک ایک دوسرے پر رحم کرنے والے

يَلُوْنَهُمْ اِلَى سِتِّيْنَ وَ مِائَةِ سَنَةٍ اَهْلُ تَدَابُرٍ وَ تَقَاطُعٍ ثُمَّ الْهَرْجُ الْهَرْجُ النَّجَا النَّجَا.

حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا حَازِمٌ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ ثَنَا الْمِسْوَرُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ مَعْنٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتِيْ عَلٰى خَمْسِ طَبَقَاتٍ كُلُّ طَبَقَةٍ اَرْبَعُوْنَ عَامًا فَاَمَّا طَبَقَتِيْ وَ طَبَقَةُ اَصْحَابِيْ فَاَهْلُ عِلْمٍ وَ اِيْمَانٍ وَ اَمَّا الطَّبَقَةُ . الثَّانِيَةُ مَا بَيْنَ الْاَرْبَعِيْنَ اِلَى الثَّمَانِيْنَ فَاَهْلُ بِرٍّ وَ تَقْوٰى ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

اور باہمی تعلقات اور رشتہ داریوں کو استوار رکھنے والے لوگ ہوں گے پھر ان کے بعد ایک سو ساٹھ برس تک ایسے لوگ ہوں گے جو ایک دوسرے سے دشمن رکھیں گے اور تعلقات توڑیں گے اس کے بعد قتل ہی قتل ہوگا۔ نجات مانگو نجات۔ دوسری روایت میں ہے فرمایا میری امت کے پانچ طبقات ہوں گے ہر طبقہ چالیس برس کا ہوگا میرا طبقہ اور میرے صحابہ کا طبقہ تو اہل علم اور اہل ایمان کا طبقہ ہے اور دوسرا طبقہ چالیس سے اور اسی کے درمیان نیکی اور تقویٰ والوں کا ہے اس کے بعد پہلے کی طرح روایت ہے۔

٢٩ : بَابُ الْخُسُوْفِ

باب : زمین کا دھنسنا

۴۰۵۹ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ ثَنَا بَشِيْرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ طَارِقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَسْخٌ وَ خَسْفٌ وَ قَذْفٌ.

۴۰۵۹ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : قیامت کے قریب صورتیں بگڑیں گی اور زمین دھنسے گی اور پتھروں کی بارش ہوگی۔

۴۰۶۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ اُمَّتِيْ خَسْفٌ وَ مَسْخٌ وَ قَذْفٌ.

۴۰۶۰ : حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا : میری امت کے آخر میں زمین دھنسے گی صورتیں بگڑیں گی اور سنگباری ہوگی۔

۴۰۶۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ثَنَا اَبُوْ صَخْرٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يَقْرَءُ كَ السَّلَامَ قَالَ اِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّهُ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ كَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ (اَوْ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ) مَسْخٌ وَ خَسْفٌ وَ قَذْفٌ وَ ذٰلِكَ فِيْ اَهْلِ

۴۰۶۱ : حضرت نافع سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت ابن عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کرنے لگا کہ فلاں نے آپ کو سلام کہا ہے۔ فرمایا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس نے دین میں نئی بات ایجاد کی ہے اگر واقعی اس نے بدعت ایجاد کی ہے تو اسے میری طرف سے سلام مت کہنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ میری امت (یا اس امت) میں صورتیں

الْقَدْرِ.

بگڑیں گی اور زمین میں دھنسایا جائے گا اور سنگباری ہوگی اور یہ سب کچھ منکرین تقدیر کے ساتھ ہوگا۔

۴۰۶۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَكُوْنُ فِىْ اُمَّتِىْ خَسْفٌ وَ مَسْخٌ وَ قَذْفٌ.

۴۰۶۲: حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں زمین میں دھنسنا' صورتیں بگڑنا سنگباری (یہ سب طرح کے عذاب) ہوں گے۔

۳۰: بَابُ جَيْشِ الْبَيْدَاءِ

باب: بیداء کا لشکر

۴۰۶۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ صَفْوَانَ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَفْوَانَ يَقُوْلُ اَخْبَرَتْنِىْ حَفْصَةُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَيَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُوْنَهُ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِاَوْسَطِهِمْ وَ يَتَنَادٰى اَوَّلُهُمْ آخِرَهُمْ فَيُخْسَفُ بِهِمْ فَلَا يَبْقٰى مِنْهُمْ اِلَّا الشَّرِيْدُ الَّذِىْ يُخْبِرُ عَنْهُمْ.

فَلَمَّا جَاءَ جَيْشُ الْحَجَّاجِ ظَنَنَّا اَنَّهُمْ هُمْ فَقَالَ رَجُلٌ اَشْهَدُ عَلَيْكَ اَنَّكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلٰى حَفْصَةَ صَلَّى رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَ اَنَّ حَفْصَةَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۰۶۳: حضرت عبداللہ بن صفوان فرماتے ہیں کہ ام المومنین سیدہ حفصہؓ نے مجھے بتایا کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا: ایک لشکر اس گھر (کو گرانے) کا ارادہ کریگا اہل مکہ اس سے لڑیں گے جب وہ لشکر مقام بیداء (یا وسیع میدان) میں پہنچے گا تو انکے درمیان کے لوگ دھنس جائیں اور شروع والے آخر والوں کو پکاریں گے۔ الغرض وہ سب دھنس جائیں گے ان میں کوئی بھی نہ بچے گا سوائے ایک قاصد کے جوان کا حال بتائے گا۔ جب حجاج کا لشکر آیا تو ہمیں خیال ہوا کہ شاید یہی وہ لشکر ہے ایک مرد نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے حفصہؓ کے متعلق جھوٹ نہیں بولا اور یہ کہ حفصہؓ نے نبیؐ کے متعلق جھوٹ نہیں بولا۔

۴۰۶۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا الْفَضْلُ ابْنُ دُكَيْنٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ الْمُرْهِبِىِّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْتَهِى النَّاسُ عَنْ غَزْوِ هٰذَا الْبَيْتِ حَتّٰى يَغْزُوَ جَيْشٌ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ (اَوْ بَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ) خُسِفَ بِاَوَّلِهِمْ وَ آخِرِهِمْ وَ لَمْ يَنْجُ اَوْسَطُهُمْ.

قُلْتُ فَاِنْ كَانَ فِيْهِمْ مَنْ يُكْرَهُ؟ قَالَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ

۴۰۶۴: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ اس گھر کی خاطر لڑائی اور جنگ سے باز نہ آئیں گے حتیٰ کہ ایک لشکر لڑائی کرے گا (لڑائی کے ارادہ سے چلے گا) جب وہ مقام بیداء یا وسیع میدان میں پہنچے گا تو ان کے اول و آخر سب دھنسا دیئے جائیں گے اور درمیان والے بھی نہ بچ سکیں گے۔ میں نے عرض کیا اگر اس لشکر میں کوئی مجبوراً اور زبردستی سے شریک ہوا؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ (قیامت

عَلٰى مَا فِىْ اَنْفُسِهِمْ .

میں) ان سب کو ان کی نیت کے مطابق اٹھائیں گے۔

۴۰۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ نَصْرُ ابْنُ عَلِيٍّ وَ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَمَّالُ قَالُوْا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ سَمِعَ نَافِعَ ابْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ الْجَيْشَ الَّذِىْ يُخْسَفُ بِهِمْ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَعَلَّ فِيْهِمُ الْمُكْرَهُ ؟ قَالَ اِنَّهُمْ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ .

۴۰۶۵: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لشکر کا تذکرہ فرمایا: جسے دھنسایا جائے گا تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہوسکتا ہے ان میں کوئی ایسا ہو جسے زبردستی لایا جائے۔ فرمایا (قیامت کے روز) انہیں ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا (اور معاملہ کیا جائے گا)۔

۳۱: بَابُ دَآبَّةِ الْاَرْضِ

باب: دابۃ الارض کا بیان

۴۰۶۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ اَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ وَ مَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ وَ عَصَا مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَتَجْلُو وَجْهَ الْمُؤْمِنِ بِالْعَصَا وَ تَخْطِمُ اَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتَمِ حَتّٰى اَنَّ اَهْلَ الْحِوَاءِ لَيَجْتَمِعُوْنَ فَيَقُوْلُ هٰذَا يَامُؤْمِنُ وَيَقُوْ هٰذَا يَاكَافِرُ .

قَالَ اَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَاهُ اِبْرٰهِيْمُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَ قَالَ فِيْهِ مَرَّةً فَيَقُوْلُ هٰذَا يَامُؤْمِنُ ! وَ هٰذَا يَا كَافِرُ .

۴۰۶۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک جانور نمودار ہوگا اس کے پاس حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی انگشتری اور حضرت موسیٰ بن عمران علیہما السلام کا عصا ہوگا وہ عصا سے مومن کے چہرہ کو روشن کرے گا اور انگشتری سے کافر کی ناک پر نشان لگائے گا حتیٰ کہ ایک جگہ کے لوگ جمع ہوں گے تو ایک کہے گا: اے مومن اور دوسرا کہے گا اے کافر (یعنی ایک دوسرے کو نشان سے پہچان لیں گے)۔

۴۰۶۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَ زُنَيْجٌ ثَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عُبَيْدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ ذَهَبَ بِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى مَوْضِعٍ بِالْبَادِيَةِ قَرِيْبٍ مِنْ مَكَّةَ فَاِذَا اَرْضٌ يَابِسَةٌ حَوْلَهَا رَمْلٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مِنْ هٰذَا الْمَوْضِعِ فَاِذَا فِتْرٌ فِىْ شِبْرٍ .

قَالَ ابْنُ بُرَيْدَةَ فَحَجَجْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسِنِيْنَ

۴۰۶۷: حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ مجھے مکہ کے قریب ایک جنگل میں لے گئے وہاں خشک زمین تھی اس کے اردگرد ریت تھی آپؐ نے فرمایا: دابۃ (جانور) اس جگہ سے برآمد ہوگا وہ جگہ تقریباً ایک بالشت تھی حضرت ابن بریدہ فرماتے ہیں اس کے کئی سال بعد میں نے حج کیا تو والد صاحب نے دابۃ الارض کے عصا کے بارے میں بتایا (کہ ایسا ہوگا)

فارانا عصاً لہ فاذا ھو بعصای ھذہ ھکذا و ھکذا.

میرے اس عصاء کے برابر (لمبا اور موٹا)[1]۔

۳۲: بَابُ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

باب: آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا

۴۰۶۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذَالِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ.

۴۰۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ آفتاب مغرب سے طلوع ہو اور جب آفتاب (مغرب سے) طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھ لیں گے تو اہل زمین ایمان لے آئیں گے لیکن یہ وقت وہی ہوگا جب ایمان لانا ان لوگوں کیلئے سودمند نہ ہوگا جو اس سے قبل ایمان نہ لائے تھے۔

۴۰۶۹: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ حَيَّانَ التَّيْمِیِّ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوَّلُ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مَغْرِبِهَا وَ خُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَی النَّاسِ ضُحًی.

۴۰۶۹: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علاماتِ قیامت میں سب سے پہلے ظاہر ہونے والی نشانی آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا اور چاشت کے وقت دابۃ الارض کا لوگوں کے سامنے آنا ہے۔

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاَيَّتُهُمَا مَا خَرَجَتْ قَبْلَ الْاُخْرٰی فَالْاُخْرٰی مِنْهَا قَرِيْبٌ.

حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ان میں سے جو بھی پہلے ظاہر ہو دوسری اس کے قریب ہی ہوگی

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَ لَا اَظُنُّهَا اِلَّا طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا.

اور فرماتے ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ پہلے آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا۔

۴۰۷۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ قِبَلِ مَغْرِبِ الشَّمْسِ بَابًا مَفْتُوْحًا لِلتَّوْبَةِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهٖ فَاِذَا طَلَعَتْ مِنْ نَحْوِهٖ لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْ اِيْمَانِهَا.

۴۰۷۰: حضرت صفوان بن عسالؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: مغرب کی طرف ایک دروازہ کھلا ہوا ہے جس کی چوڑائی ستر برس (کی مسافت) ہے یہ دروازہ توبہ کیلئے برابر کھلا رہے گا تا آنکہ سورج اس (مغرب) کی طرف سے طلوع ہو سو جب آفتاب اس جانب سے طلوع ہو جائے تو اس وقت اس نفس کے لئے ایمان لانا سودمند نہ ہوگا جو اس سے قبل ایمان نہ لایا یا (اس گناہگار شخص کیلئے

---

[1] قد انگشت شہادت اور انگوٹھے کے درمیان کا فاصلہ کھولنے کے بعد۔

توبہ کرنا سودمند نہ ہوگا جس نے) ایمان کی حالت میں کوئی نیک عمل (توبہ ورجوع الی اللہ) نہ کیا ہو۔

۳۳: بَابُ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَ خُرُوْجِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ خُرُوْجِ يَاجُوْجَ وَ مَاجُوْجَ

باب: فتنہ دجال حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول اور خروج یاجوج ماجوج

۴۰۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ و عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قالا ثنا ابو مُعاوِيَةَ . ثنا الاعمش عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تعالى عَنْهُ قَالَ قال رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلّم الدَّجّالُ اعورُ عينِ الْيُسْرى جُفالُ الشَّعْرِ معهُ جنّةٌ وَ نارٌ فنارُهُ جنّةٌ و جنّةُ نارٌ.

۴۰۷۱ : حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا' اُس کے سر پر بہت زیادہ بال ہوں گے' اس کے ساتھ ایک جنت اور ایک دوزخ ہوگی لیکن اس کی دوزخ (درحقیقت اور انجام کے لحاظ سے) جنت اور اس کی جنت دوزخ ہوگی۔

۴۰۷۲: حَدَّثَنَا نصرُ بْنُ عَلِيِّ الْجهضميُّ ، و مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قالُوا ثنا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثنا سعيدُ بْنُ ابى عَرُوبَة عَنْ ابى التَّيَّاحِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ عَنْ عَمْرِو بن حُرَيْثٍ عَنْ ابى بكرٍ الصِّدِّيقِ قال حدّثنا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ انّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمشرقِ يُقالُ لها خُراسانُ يَتبعُهُ اَقْوامٌ كانّ وُجُوهَهُمُ الْمجانُ الْمُطْرَقَةُ.

۴۰۷۲ : حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ دجال مشرق کے ایک علاقہ سے نکلے گا جس کا نام خراسان ہے اس کے ساتھ ایسے لوگ ہوں گے جن کے چہرے گویا تہ بہ تہ ڈھالیں ہیں (یعنی چپٹے اور پُر گوشت)۔

۴۰۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ و عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قال ثنا وَكِيعٌ ثنا اِسْمَاعِيلُ بْنُ ابِى خالدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ ابِى حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قال ما سَاَلَ اَحَدٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُهُ (و قال ابْنُ نُمَيْرٍ اَشَدُّ سُوءَ الَا مِنِّى) فَقَالَ لِى مَا تَسْاَلُ عَنْهُ قُلْتُ اِنَّهُمْ يَقُولُوْنَ : اِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ قال هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذَالِكَ.

۴۰۷۳ : حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں مجھ سے زیادہ کسی نے نہیں پوچھا۔ آپؐ نے (ایک مرتبہ) فرمایا تم اس کے متعلق کیا پوچھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا لوگ کہتے ہیں کہ اس کے پاس کھانا پانی بھی ہوگا۔ فرمایا یہ اللہ کے لئے اس (دجال) سے بہت آسان ہے۔

ف : کہ جب اللہ تعالیٰ اس کو اتنے خوارق عادت امور عطا فرما سکتے ہیں تو کھانا پانی بھی دے سکتے ہیں کہ ان سبھی چیزوں میں بندوں کی آزمائش ہے۔ (مترجم)

۴۰۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا اَبِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَ كَانَ لَا يَصْعَدُ عَلَيْهِ قَبْلَ ذَالِكَ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاشْتَدَّ ذَالِكَ عَلَى النَّاسِ فَمِنْ بَيْنَ قَائِمٍ وَ جَالِسٍ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ بِيَدِهِ اَنِ اقْعُدُوْا فَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا قُمْتُ مَقَامِيْ هٰذَا لِاَمْرٍ يَنْفَعُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَ لَا لِرَهْبَةٍ وَ لٰكِنَّ تَمِيْمًا الدَّارِيَّ اَتَانِيْ فَاَخْبَرَنِيْ خَبَرًا مَنَعَنِي الْقَيْلُوْلَةَ مِنَ الْفَرَحِ وَ قُرَّةِ الْعَيْنِ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَنْشُرَ عَلَيْكُمْ فَرَحَ نَبِيِّكُمْ اَلَا اِنَّ ابْنَ عَمٍّ لِتَمِيْمٍ الدَّارِيِّ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ الرِّيْحَ اَلْجَاَتْهُمْ اِلٰى جَزِيْرَةٍ لَا يَعْرِفُوْنَهَا فَقَعَدُوْا فِيْ قَوَارِبِ السَّفِيْنَةِ فَخَرَجُوْا فِيْهَا فَاِذَا هُمْ بِشَيْءٍ اَهْدَبَ اَسْوَدَ قَالُوْا لَهٗ مَا اَنْتَ قَالَ اَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوْا اَخْبِرِيْنَا قَالَتْ مَا اَنَا بِمُخْبِرَتِكُمْ شَيْئًا وَ لَا سَائِلَتِكُمْ وَلٰكِنْ هٰذَا الدَّيْرُ قَدْ رَمَقْتُمُوْهُ فَاْتُوْهُ فَاِنَّ فِيْهِ رَجُلًا بِالْاَشْوَاقِ اِلٰى اَنْ تُخْبِرُوْهُ وَ يُخْبِرَكُمْ فَاَتَوْهُ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَاِذَا هُمْ بِشَيْخٍ مُوْثَقٍ شَدِيْدِ الْوَثَاقِ يُظْهِرُ الْحُزْنَ شَدِيْدِ التَّشَكِّيْ فَقَالَ لَهُمْ مِنْ اَيْنَ قَالُوْا مِنَ الشَّامِ قَالَ مَا فَعَلَتِ الْعَرَبُ ؟ قَالُوْا نَحْنُ قَوْمٌ مِنَ الْعَرَبِ عَمَّ تَسْاَلُ ؟ قَالَ مَا فَعَلَ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ خَرَجَ فِيْكُمْ قَالُوْا خَيْرًا نَادٰى قَوْمًا فَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَاَمْرُهُمُ الْيَوْمَ جَمِيْعٌ اِلٰهُهُمْ وَاحِدٌ وَ دِيْنُهُمْ وَاحِدٌ قَالَ مَا فَعَلَتْ عَيْنُ زُغَرَ قَالُوْا خَيْرًا يَسْقُوْنَ مِنْهَا زُرُوْعَهُمْ وَ يَسْتَقُوْنَ مِنْهَا لِسَقْيِهِمْ قَالَ فَمَا فَعَلَ نَخْلٌ بَيْنَ عَمَّانَ وَ بَيْسَانَ ؟ قَالُوْا يُطْعِمُ ثَمَرَهٗ كُلَّ عَامٍ قَالَ فَمَا فَعَلَتْ بُحَيْرَةُ الطَّبَرِيَّةِ قَالُوْا تَدَفَّقُ جَنَبَاتُهَا مِنْ كَثْرَةِ الْمَاءِ قَالَ فَزَفَرَ ثَلَاثَ زَفَرَاتٍ ثُمَّ قَالَ لَوِ انْفَلَتُّ مِنْ وَثَاقِيْ هٰذَا لَمْ اَدَعْ اَرْضًا اِلَّا وَطِئْتُهَا بِرِجْلَيَّ هَاتَيْنِ اِلَّا طَيْبَةَ لَيْسَ لِيْ عَلَيْهَا

۴۰۷۴: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اور منبر پر تشریف لائے اس سے قبل آپ جمعہ کے علاوہ منبر پر تشریف نہ لے جاتے تھے۔ لوگوں کو یہ بات گراں گزری (اور گھبرا گئے کہ نہ معلوم کیا بات ہے) کچھ لوگ کھڑے ہوئے تھے اور کچھ بیٹھے ہوئے آپ نے انہیں ہاتھ کے اشارہ سے بیٹھنے کا امر فرمایا (پھر فرمایا) بخدا میں اس جگہ کسی ایسے امر کی وجہ سے کھڑا نہیں ہوا جس سے تمہیں ترغیب یا ترہیب کا فائدہ ہو بلکہ (وجہ یہ ہوئی کہ) تمیم داری میرے پاس آئے اور مجھے ایسی بات بتائی کہ خوشی اور فرحت کی وجہ سے میں دوپہر سو نہ سکا تو میں نے چاہا کہ خوشی تمہارے اندر بھی پھیلا دوں غور سے سنو تمیم داری کے چچا زاد بھائی نے مجھے بتایا کہ (سمندری سفر میں) بادِ مخالف انہیں ایک غیر معروف جزیرہ میں لے گئی یہ (تمام مسافر) چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر اس جزیرہ میں اترے وہاں لمبے بالوں والی ایک سیاہ چیز دیکھی انہوں نے اس سے پوچھا تو کون ہے؟ کہنے لگی میں جاسوس ہوں۔ انہوں نے کہا پھر ہمیں بتاؤ (خبریں دو کہ جاسوس کا یہی کام ہے) کہنے لگی میں تمہیں کچھ خبر نہ دوں گی اور نہ ہی تم سے کچھ پوچھوں گی لیکن اس مندر میں جاؤ جو تم کو وہاں نظر آتا ہے۔ وہاں ایک شخص ہے جو تم سے باتیں کرنے کا بڑا شائق ہے یعنی تم سے خبر پوچھنے کا اور تم کو خبریں دینے کا۔ خیر وہ لوگ اس مندر (عبادت خانہ) میں گئے۔ دیکھا تو ایک بوڑھا ہے جو خوب جکڑا ہوا ہے۔ ہائے! ہائے کرتا ہے' بہت رنج میں ہے اور شکایت

سَبَلٌ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِلٰى هٰذَا يَنْتَهِيْ فَرْحِيْ هٰذِهٖ طَيْبَةُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا فِيْهَا طَرِيْقٌ ضَيِّقٌ وَ لَا وَاسِعٌ وَ لَا سَهْلٌ وَلَا جَبَلٌ اِلَّا وَ عَلَيْهِ مَلَكٌ شَاهِدٌ سَيْفَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

میں ۔ ہم نے اُس سے کہا: خرابی ہو تیری تو کون ہے؟ وہ بولا: تم میری خبر لینے پر قادر ہوئے پہلے اپنی خبر بیان کرو۔ تم کون لوگ ہو؟ (پھر) اس نے کہا: تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے کہا: شام سے۔ اس نے پوچھا: عرب کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: ہم عرب ہی کے لوگ ہیں جن کو تو پوچھتا ہے۔ اِس نے کہا اُس شخص کا (نبیؐ) کا کیا حال ہے جو تم لوگوں میں پیدا ہوا؟ ان لوگوں نے کہا: اچھا حال ہے۔ اس نبی نے ایک قوم سے دشمنی کی لیکن اللہ نے اس کو غالب کر دیا۔ اب عرب کے لوگ مذہب میں ایک ہو گئے' ان کا خدا ایک ہی ہے اور ان کا دین بھی ایک ہی ہے۔ پھر اس نے پوچھا: زُغر کے چشمہ کا کیا حال ہے۔ زُغر ایک گاؤں ہے شام میں جہاں زُغر حضرت لوطؑ کی بیٹی اتریں تھیں وہاں ایک چشمہ ہے اس کا پانی سوکھ جانا دجال کے نکلنے کی نشانی ہے۔ انہوں نے کہا: اچھا حال ہے۔ لوگ اس میں سے اپنے کھیتوں کو پانی دیتے ہیں اور پینے کے لیے بھی اس میں سے پانی لیتے ہیں پھر اس نے پوچھا عمان اور بیسان کے درمیان کی کھجور کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: ہر سال اس میں سے کھجور اترتی ہے۔ پھر اس نے کہا: طبریہ کے تالاب کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا اس کے دونوں کناروں پر پانی کودتا ہے یعنی اس میں پانی کثرت سے ہے۔ یہ سن کے تین بار وہ شخص کودا پھر کہنے لگا اگر میں اس قید سے چھوٹوں تو کسی زمین کو نہ چھوڑوں گا' جہاں میں نہ جاؤں سوا (مدینہ) طیبہ کے۔ وہاں جانے کی مجھ کو طاقت نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ طیبہ یہی شہر ہے۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' مدینہ میں کوئی تنگ راہ ہو یا کشادہ ہو' نرم زمین ہو یا سخت پہاڑ مگر اس جگہ ایک فرشتہ ننگی تلوار لیے ہوئے معین ہے قیامت تک۔

۴۰۷۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَمْزَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ يَقُوْلُ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالَ' الْغَدَاةَ فَخَفَضَ فِيْهِ وَ رَفَعَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ فِيْ طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَرَفَ ذٰلِكَ فِيْنَا فَقَالَ مَا شَاْنُكُمْ ؟ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ فَخَفَضْتَ فِيْهِ ثُمَّ رَفَعْتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ فِيْ طَائِفَةِ النَّخْلِ قَالَ غَيْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُنِيْ عَلَيْكُمْ اِنْ يَخْرُجْ وَ اَنَا فِيْكُمْ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ دُوْنَكُمْ وَ اِنْ يَخْرُجْ وَ لَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيْجُ

۴۰۷۵: حضرت نواس بن سمعان کلابی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کو دجال کا بیان کیا تو اس کی ذلت بھی بیان کی (کہ وہ کانا ہے اور اللہ کے نزدیک ذلیل ہے) اور اس کی بڑائی بھی بیان کی (کہ اس کا فتنہ سخت ہے اور وہ عادت کے خلاف باتیں دکھلاوے گا' یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ وہ ان کھجوروں میں ہے (یعنی ایسا قریب ہے گویا حاضر ہے یہ آپ کے بیان کا اثر اور صحابہ کے ایمان کا سبب تھا (جب ہم لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے (یعنی دوسرے وقت) تو آپؐ نے دجال کے ڈر کا

نَفْسِهِ وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ قَائِمَةٌ كَاَنِّيْ اُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ رَآهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَا عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ اِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ خَلَّةٍ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِيْنًا وَ عَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ اثْبُتُوْا قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَا لُبْثُهُ فِي الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَ يَوْمٌ كَشَهْرٍ وَ يَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَ سَائِرُ اَيَّامِهِ كَاَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ تَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلَاةُ يَوْمٍ ؟ قَالَ فَاقْدُرُوْا لَهُ قَدْرَهُ قَالَ قُلْنَا فَمَا اِسْرَاعُهُ فِي الْاَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ قَالَا فَيَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُ يُؤْمِنُوْنَ بِهِ فَيَاْمُرُ السَّمَاءَ اَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرَ وَ يَاْمُرُ الْاَرْضَ اَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتَ وَ تَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَ اَسْبَغَهُ ضُرُوْعًا وَ اَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ مَا بِاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ ثُمَّ يَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا اَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَيَنْطَلِقُ فَتَتْبَعُهُ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ ضَرْبَةً فَيَقْطَعُهُ جِزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُمْ بِذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْذَتَيْنِ وَاضِعٍ كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ اِذَا طَاْطَا رَاْسَهُ قَطَرَ وَ اِذَا رَفَعَهُ يَنْحَدِرُ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ وَ لَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيْحَ نَفَسِهِ اِلَّا مَاتَ وَ نَفَسُهُ يَنْتَهِيْ حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهُ فَيَنْطَلِقُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ عِنْدَ بَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَاْتِيْ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى قَوْمًا قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ فَيَمْسَحُ وُجُوْهَهُمْ وَ يُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا

اثر ہم میں پایا (ہمارے چہروں پر گھبراہٹ اور خوف سے) آپؐ نے پوچھا: تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو آپؐ نے دجال کا ذکر کیا اس کی ذلت بھی بیان کی اور اس کی عظمت بھی بیان کی یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ وہ انہی کھجور کے درختوں میں ہے۔ آپؐ نے فرمایا دجال کے سوا اوروں کا مجھے زیادہ ڈر ہے تم پر اور دجال اگر میری موجودگی میں نکلا تو میں اس سے حجت کروں گا تمہاری طرف سے (تم الگ رہو گے) اور اگر اس وقت نکلے جب میں تم میں نہ ہوں (بلکہ میری وفات ہو جائے (تو ہر ایک شخص اپنی حجت آپ کر لے اور اللہ میرا خلیفہ ہے ہر مسلمان پر۔ دیکھو! دجال جوان ہے (اور تمیم کی روایت میں گزرا کہ وہ بوڑھا ہے اور شاید رنج و غم سے تمیم کو بوڑھا معلوم ہوا ہو یہ بھی دجال کا کوئی شعبدہ ہو) اس کے بال بہت گھنگریالے ہیں اس کی آنکھ اُبھری ہوئی ہے۔ گویا میں اس کی مشابہت دیکھتا ہوں عبدالعزیٰ بن قطن سے (وہ ایک شخص تھا۔ قوم خزاعہ کا جو جاہلیت کے زمانہ میں مر گیا تھا) پھر جو کوئی تم میں سے دجال کو پائے تو شروع سورۂ کہف کی آیتیں اس پر پڑھے (ان آیتوں کے پڑھنے سے دجال کے فتنہ سے بچے گا) دیکھو دجال خلہ سے نکلے گا جو شام اور عراق کے درمیان (ایک راہ) ہے اور فساد پھیلاتا پھرے گا دائیں طرف اور بائیں طرف ملکوں میں اے اللہ کے بندوں مضبوط رہنا ایمان پر ہم نے عرض کیا یا رسول اللہؐ وہ کتنے دنوں تک زمین پر رہے گا؟ آپؐ نے فرمایا کہ چالیس دن تک جن میں ایک دن سال بھر کا ہوگا اور

هُمْ كذالك اذا أوْحى اللّٰه اليه يا عيسى انّى قَدْ اخرجتُ عبادًا لِّى لا يدان لاحدٍ بقتالهم و احْرزْ عبادِىْ الى الطُّوْرِ وَ يبعثُ اللّٰهُ يَاجُوْجَ وَ ماجُوْجَ و هُمْ كما قَالَ اللّٰهُ مِنْ كلِّ حدبٍ يَّنْسِلُوْنَ فَيَمُرُّ اوائلُهُمْ عَلى بُحَيْرَةِ الطَّبريّة فَيشْربُوْنَ مَا فِيْها ثُمَّ يَمُرُّ آخرُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ كان فِيْ هٰذَا مَاءٌ مَرَّةً وَ يَحْضُرُ نبيُّ اللّٰه عيسى وَ اصْحابُهُ حتّى يكُوْن رَأْسُ الثَّوْرِ لاحدهمْ خَيْرًا مِنْ مِائةِ دِيْنارٍ لاحدكُمُ اليوم فيرْغبُ نبيُّ اللّٰه عيسى و اصحابُهُ الى اللّٰه فُيرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغف فِىْ رقابهم فيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كموْتِ نفسٍ واحدَةٍ و يهْبطُ نبيُّ اللّٰه عيسى وَ اصحابُهُ فلَا يجدُوْن مَوْضع شبْرٍ الا قد ملأهُ زهمُهُمْ و نَتْنُهُمْ و دماءُ هُمْ فيرْغبُوْن الى اللّٰه سُبْحانهُ فيُرْسِلُ عليهِمْ طيْرًا كاعْناقِ الْبُخت فتحملُهُمْ فتطرحُهُمْ حيْثُ شاء اللّٰهُ ثُمَّ يُرسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مطرًا لا يكُنُّ مِنْهُ بيْتُ مدرٍ و برٍ فيغْسِلُهُ حتّى يتْرُكهُ كالزَّلفة ثُمَّ يُقالُ لِلْارْض انبِتِىْ ثمرتكِ و رُدِّىْ بركتكِ فيوْمئذٍ تاكُلُ الْعصابةُ مِنَ الرُّمَّانةِ فَتُشْبِعُهُمْ و يستظلُّوْن بقحفها و يُبارِكُ اللّٰهُ فِى الرِّسْلِ حتّى انّ اللِّقحة من الْاِبِلِ تكْفِى الْفئام مِنَ النَّاسِ و اللِّقْحة مِنَ الْبقر تكْفِى الْقبِيْلَةَ و اللِّقْحة مِنَ الْغنم تكْفِى الْفخذ فبيْنما هُمْ كذالك اذْ بعث اللّٰهُ عليْهِمْ رِيْحًا طيِّبَةً فتاخُذُ تحت اباطِهِمْ فتقْبِضُ رُوْح كُلِّ مُسْلِمٍ و يبْقى سائِرُ النَّاسِ يتهارجُوْنَ كما تتهارجُ الْحُمُرُ فعليْهِمْ تقُوْمُ السَّاعةُ.

ایک دن ایک مہینے کا اور ایک دن ایک ہفتے کا اور باقی دن تمہارے ان دنوں کی طرح ہم نے عرض کیا یا رسول اللہؐ وہ دن جو ایک برس کا ہوگا جو اس میں ہم کو ایک دن کی (پانچ نمازیں کافی ہوں گی (قیاس تو یہی تھا کہ کافی ہوتیں مگر آپؐ نے فرمایا اندازہ کر کے نماز پڑھ لو۔ ہم نے عرض کیا وہ زمین میں کس قدر جلد چلے گا (جب تو اتنی تھوڑی مدت میں ساری دنیا گھوم آئیگا) آپ نے فرمایا ابر کی مثال ہوا اس کے پیچھے رہے گی وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور ان کو اپنی طرف بلائے گا وہ اس کو مان لیں گے اور اس پر ایمان لائیں گے (معاذ اللہ وہ الوہیت کا دعویٰ کرے گا) پھر وہ آسمان کو حکم دے گا ان پر پانی برسے گا اور زمین کو حکم دے گا وہ اناج اگائے گی اور ان کے جانور شام کو آئیں گے (چرائی سے لوٹ کر) ان کی کوہان خوب اونچی یعنی خوب موٹے تازے ہو کر اور ان کے تھن خوب بھرے ہوئے دودھ والے اور ان کی کوکھیں پھولی ہوں گی پھر ایک قوم کے پاس آئے گا ان کو اپنی طرف بلائے گا وہ اس کی بات نہ مانیں گے اس کے خدا ہونے کو رد کر دیں گے) آخر دجال ان کے پاس سے لوٹ جائے گا صبح کو ان کا ملک قحط زدہ ہوگا اور ان کے ہاتھ میں کچھ نہیں رہے گا۔ پھر دجال ایک کھنڈر پر سے گزرے گا اور اس سے کہے گا اپنے خزانے نکال اس کھنڈر کے سب خزانے اس کے ساتھ ہو لیں گے جیسے شہد کی مکھیاں بڑی مکھی یعنی یعسوب کے ساتھ ہوتی ہیں' پھر ایک شخص کو بلائے گا جو اچھا موٹا تازہ جوان ہوگا اور تلوار سے اس کو مارے گا۔ وہ دو ٹکڑے ہو جائے گا اور ہر ایک ٹکڑے کو دوسرے ٹکڑے سے تیر کے (گرنے کے) فاصلہ تک کر دے گا۔ پھر اس کا نام لے کر اس کو بلائے گا میں وہ شخص زندہ ہو کر آئے گا' اس کا منہ چمکتا ہوگا اور ہنستا ہوگا۔ خیر دجال اور لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ

اتنے میں اللہ حضرت عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا اور سفید مینار پر دمشق کے مشرق کی جانب اتریں گے۔ دو زرد کپڑے پہنے ہوئے (جو ورس یا زعفران میں رنگے ہوں گے) اور اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازو پر رکھے ہوئے جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو اس میں سے پسینہ ٹپکے گا اور جب اونچا کریں گے تو پسینے کے قطرے اس میں سے گریں گے موتی کی طرح اور جو کافران کے سانس کا اثر پائے گا (یعنی اس کی بو) وہ مر جائے گا اور اس کے سانس کا اثر وہاں تک جائے گا جہاں تک ان کی نظر جائے گی آخر حضرت عیسیٰ چلیں گے اور دجال کو باب لد پر پائیں گے (وہ ایک پہاڑ ہے شام میں اور بعضوں نے کہا بیت المقدس کا ایک گاؤں ہے) وہاں اس مردود کو قتل کریں گے (دجال ان کو دیکھ کر ایسا پگھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے) پھر حضرت عیسیٰ اللہ کے نبی ان لوگوں کے پاس آئیں گے جن کو اللہ نے دجال کے شر سے بچایا اور ان کے منہ پر ہاتھ پھیریں گے اور ان کو جنت میں جو درجے ملیں گے وہ ان سے بیان کریں گے غیر لوگ اس حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ وحی بھیجے گا۔ حضرت عیسیٰ پر اے عیسیٰ میں نے اپنے بندوں بندوں کو نکالا کریں یا کہ پہلے ہے کہ ان سے کوئی لڑ نہیں سکتا تو میرے (مومن) بندوں کو طور پہاڑ پر لے جا اور اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو بھیجے گا جیسے اللہ نے فرمایا: ﴿مِنۡ کُلِّ حَدَبٍ یَنۡسِلُوۡنَ﴾ یعنی ہر ایک ٹیلے پر سے چڑھ دوڑیں گے تو ان کا پہلا گروہ (جو مثل ٹڈیوں کے ہوں گے کثرت میں ان کا پہلا حصہ یعنی آگے کا حصہ طبریہ کے تالاب پر گزر کریں گے اور اس کا سارا پانی پی جائیں گے پھر اخیر حصہ ان کا آئے گا تو کہے گا کسی زمانہ میں اس تالاب میں پانی تھا اور حضرت عیسیٰ اور آپ کے ساتھ رکے رہیں گے (طور پہاڑ پر) یہاں تک کہ ایک بیل کی سری ان کے لئے سو اشرفی سے بہتر ہوگی تمہارے لئے آج کے دن۔ آخر حضرت عیسیٰ اور آپ کے ساتھی اللہ کی درگاہ میں دعا کریں گے تو اللہ یاجوج ماجوج لوگوں پر ایک پھوڑا بھیجے گا (اس میں کیڑا ہوتا ہے) ان کی گردنوں میں وہ دوسرے دن صبح کو سب مرے ہوئے ہوں گے جیسے ایک آدمی مرتا ہے اور حضرت عیسیٰ اور آپ کے ساتھی پہاڑ سے اتریں گے اور ایک بالشت برابر جگہ نہ پائیں گے جو ان کی چکنائی' بدبو اور خون سے خالی ہو آخر وہ پھر دعا کریں گے اللہ کی جناب میں اللہ تعالیٰ کچھ پرند جانور بھیجے گا جن کی گردنیں بختی اونٹوں کی گردنوں کے برابر ہوں گی (یعنی اونٹوں کی برابر پرند آئیں گے بختی اونٹ ایک قسم کا اونٹ ہے جو بڑا ہوتا ہے وہ ان کی لاشیں اٹھا کر لے جائیں گے اور جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہے وہاں ڈال دیں گے پھر اللہ تعالیٰ پانی برسائے گا کوئی گھر مٹی کا بالوں کا اس پانی کو نہ روک سکے گا یہ پانی ان سب کو دھو ڈالے گا یہاں تک کہ زمین آئینہ کی طرح صاف ہو جائے گی پھر زمین سے کہا جائے گا اب اپنے پھل اُگا اور اپنی برکت پھیر لا اس دن کئی آدمی مل کر ایک انار کھائینگے اور سیر ہو جائیں اور انار کے چھلکے سے سایہ کرینگے (چھتری کی طرح) اتنے بڑے بڑے انار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ دودھ میں برکت دیگا یہاں تک کہ ایک دودھ والی اونٹنی لوگوں کی کئی جماعتوں پر کافی ہوگی ایک گائے دودھ والی ایک قبیلہ کے لوگوں کو کافی ہوگی اور ایک بکری دودھ والی ایک چھوٹے قبیلے کو کافی ہو جائے گی لوگ اسی حال میں ہونگے کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا وہ انکی بغلوں کے تلے اثر کرے گی اور ہر ایک مومن کی روح قبض کر لیگی اور باقی لوگ گدھوں کی طرح لڑتے جھگڑتے یا جماع کرتے (اعلانیہ) رہ جائینگے ان لوگوں پر قیامت ہوگی۔

۴۰۷۶: حدثنا هشامُ بْنُ عمّارٍ ثنا يحيى ابْنُ حمْزة ثنا ابن جابرٍ عنْ يحي بْن جابرٍ الطّائِيّ حدّثني عبْدُ الرّحْمٰنِ بْنُ جُبيْرِ بْنِ نُفيْرٍ عنْ ابيْهِ انّهُ سمع النّواس بْن سمْعان يقُوْلُ قال رسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سيُوْقِدُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ قِسِيِّ ياجُوْج و ماجُوْج و نُشّابِهِمْ و اتْرِسَتِهِمْ سبْع سِنِيْن.

۴۰۷۶: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ مسلمان یاجوج اور ماجوج کی کمانوں اور ڈھالوں کو سات برس تک جلائیں گے۔

۴۰۷۷: حدّثنا عليُّ بْنُ مُحمّدٍ ثنا عبْدُ الرّحْمٰنِ الْمحارِبيُّ عنْ اسْماعِيْل بْنِ رافِعٍ ابي رافِعٍ عنْ ابي زُرْعة الشّيْبانِيّ يحْيى بْنِ ابي عمْرٍو عنْ ابي اُمامة الْباهِلِيّ قال خطبنا رسُوْلُ اللّٰه ﷺ فكان اكْثرُ خُطْبتِه حديْثًا حدّثناهُ عنِ الدّجّالِ و حذّرناهُ فكان مِنْ قوْلِه ان قال انّهُ لمْ تكُنْ فِتْنةٌ فِي الْارْضِ مُنْذُ ذرأ اللّٰهُ ذُرِّيّة آدم اعْظم مِنْ فِتْنةِ الدّجّالِ و انّ اللّٰه لمْ يبْعثْ نبِيًّا الّا حذّر اُمّتهُ الدّجّال و انا آخِرُ الْانْبِياءِ و انْتُمْ آخِرُ الْاُممِ وهُو خارِجٌ فِيْكُمْ لا محالة و اِنْ يخْرُجْ و انا بيْن ظهْرانيْكُمْ فانا حجِيْجٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ و اِنْ يخْرُجْ مِنْ بعْدِي فكُلُّ امْرِئٍ حجِيْجُ نفْسِه واللّٰهُ خلِيْفتِيْ على كُلِّ مُسْلِمٍ و انّهُ يخْرُجُ مِنْ خلّةٍ بيْن الشّامِ والْعِراقِ فيعِيْثُ يمِيْنًا و يعِيْثُ شِمالًا يا عِباد اللّٰهِ فاثْبُتُوْا فانِّيْ ساصِفُهُ لكُمْ صِفةً لمْ يصِفْها ايّاهُ نبِيٌّ قبْلِيْ انّهُ يبْدأُ فيقُوْلُ انا نبِيٌّ و لا نبِيّ بعْدِيْ ثُمّ يُثنّي فيقُوْلُ انا ربُّكُمْ و لا ترونْ ربّكُمْ حتّى تمُوْتُوْا و انّهُ اعْورُ و انّ ربّكُمْ ليْس باعْور و انّهُ مكْتُوْبٌ بيْن عيْنيْه كافِرٌ يقْرؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كاتِبٍ اوْ غيْرِ كاتِبٍ و انّ مِنْ فِتْنتِه انّ معهُ جنّةً ونارًا فنارُهُ جنّةٌ و جنّتُهُ نارٌ فمنِ ابْتُلِي بِنارِه فلْيسْتغِثْ بِاللّٰهِ ولْيقْرا فواتِح الْكهْفِ فتكُوْنُ عليْهِ برْدًا و سلامًا كما كانتِ النّارُ على اِبْرٰهِيْم و انّ مِنْ فِتْنتِه انْ يقُوْل لِاعْرابِيٍّ ارايْت انْ بعثْتُ لك اباك و امّك اتشْهدُ

۴۰۷۷: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا تو بڑا خطبہ آپ کا دجال سے متعلق تھا آپ نے دجال کا حال ہم سے بیان کیا اور ہم کو اس سے ڈرایا تو فرمایا کوئی فتنہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آدم کی اولاد کو پیدا کیا زمین دجال کے فتنے سے بڑھ کر نہیں ہوا اور اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو۔ اور میں تمام انبیاء کے آخر میں ہوں اور تم آخر میں ہو سب امتوں سے اور دجال تمہی لوگوں میں ضرور پیدا ہوگا پھر اگر وہ نکلے اور میں تم میں موجود ہوں تو میں ہر مسلمان کی طرف سے حجت کروں گا۔ دجال کا فتنہ ایسا بڑا ہے کہ اگر میرے سامنے نکلے تو مجھ کو اس سے بحث کرنا پڑے گی اور کوئی شخص اس کام کے لئے کافی نہ ہوگا اور اگر میرے بعد نکلے تو ہر شخص اپنی ذات کی طرف سے حجت کر لے اور اللہ میرا خلیفہ ہے ہر مسلمان پر دیکھو دجال نکلے گا خلہ سے جو شام اور عراق کے درمیان ہے (خلہ کہتے ہیں راہ کو) پھر فساد پھیلا دے گا بائیں طرف (ملکوں میں) اے اللہ کے بندو جمے رہنا ایمان پر کیونکہ میں تم سے اس کی ایسی صفت بیان کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے بیان نہیں کی (پس اس صفت سے تم خوب اس کو پہچان لوگے) پہلے تو وہ کہے گا

اَنِیْ رَبُّکَ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیَتَمَثَّلُ لَهُ شَیْطَانَانِ فِیْ صُوْرَةِ اَبِیْهِ وَ اُمِّهِ فَیَقُوْلَانِ یَا بُنَیَّ اتَّبِعْهُ فَاِنَّهُ رَبُّکَ وَ اِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ اَنْ یُسَلَّطَ عَلٰی نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَیَقْتُلَهَا وَ یَنْشُرَهَا بِالْمِنْشَارِ حَتّٰی یُلْقٰی شِقَّتَیْنِ ثُمَّ یَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ هٰذَا فَاِنِّیْ اَبْعَثُهُ الْاٰنَ ثُمَّ یَزْعُمُ اَنَّ لَهُ رَبًّا غَیْرِیْ فَیَبْعَثُهُ الْاٰنَ ثُمَّ یَزْعُمُ اَنَّ لَهُ رَبًّا غَیْرِیْ فَیَبْعَثُهُ اللّٰهُ وَیَقُوْلُ لَهُ الْخَبِیْثُ مَنْ رَّبُّکَ فَیَقُوْلُ رَبِّیَ اللّٰهُ وَاَنْتَ عَدُوُّ اللّٰهِ اَنْتَ الدَّجَّالُ وَاللّٰهِ مَا کُنْتُ بَعْدُ اَشَدَّ بَصِیْرَةً بِکَ مِنِّی الْیَوْمَ.

قَالَ اَبُو الْحَسَنِ الطَّنَافِسِیُّ فَحَدَّثَنَا الْمُحَارِبِیُّ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِیْدِ الْوَصَّافِیُّ عَنْ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَالِکَ الرَّجُلُ اَرْفَعُ اُمَّتِیْ دَرَجَةً فِی الْجَنَّةِ.

قَالَ: قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ وَاللّٰهِ مَا کُنَّا نُرٰی ذَالِکَ الرَّجُلَ اِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتّٰی مَضٰی لِسَبِیْلِهِ.

قَالَ الْمُحَارِبِیُّ ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰی حَدِیْثِ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ وَ اِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ اَنْ یَمُرَّ بِالْحَیِّ فَیُکَذِّبُوْنَهُ فَلَا تَبْقٰی لَهُمْ سَائِمَةٌ اِلَّا هَلَکَتْ وَ اِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ اَنْ یَمُرَّ بِالْحَیِّ فَیُصَدِّقُوْنَهُ فَیَاْمُرُ السَّمَاءَ اَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرَ وَ یَاْمُرُ الْاَرْضَ اَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتَ حَتّٰی تَرُوْحَ مَوَاشِیْهِمْ مِنْ یَوْمِهِمْ ذَالِکَ اَسْمَنَ مَا کَانَتْ وَاعْظَمَهُ وَ اَمَدَّهُ خَوَاصِرَ وَاَدَرَّهُ ضُرُوْعًا وَاِنَّهُ لَا یَبْقٰی شَیْءٌ مِنَ الْاَرْضِ اِلَّا وَطِئَهُ وَظَهَرَ عَلَیْهِ اِلَّا مَکَّةَ وَالْمَدِیْنَةَ لَا یَاْتِیْهِمَا مِنْ نَقْبٍ مِنْ نِقَابِهِمَا اِلَّا لَقِیَتْهُ الْمَلَائِکَةُ بِالسُّیُوْفِ صَلْتَةً حَتّٰی یَنْزِلَ عِنْدَ الظُّرَیْبِ الْاَحْمَرِ عِنْدَ مُنْقَطِعِ السَّبْخَةِ فَتَرْجُفُ الْمَدِیْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَلَا یَبْقٰی مُنَافِقٌ وَ لَا مُنَافِقَةٌ اِلَّا خَرَجَ اِلَیْهِ فَتَنْفِی الْخَبَثَ مِنْهَا کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ وَ

میں نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے پھر دوبارہ کہے گا میں تمہارا رب ہوں اور دیکھو تم اپنے رب کو مرنے تک نہیں دیکھ سکتے اور ایک بات اور ہے وہ کانا ہوگا اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اور دوسرے یہ کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوگا۔ ''کافر'' اس کو ہر ایک مومن (بقدرِ الٰہی) پڑھ لے گا خواہ لکھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو اور اس کا فتنہ سعید ہوگا کہ اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی لیکن اس کی جنت دوزخ ہے اور اس کی دوزخ جنت ہے پس جو کوئی اس کی دوزخ میں ڈالا جائے گا (اور ضرور وہ سچے مومنوں کو دوزخ میں ڈالنے کا حکم دے گا) وہ اللہ سے فریاد کرے اور سورۂ کہف کے شروع کی آیتیں پڑھے اور وہ دوزخ اللہ کے حکم سے اس پر ٹھنڈی ہو جائیگی اور سلامتی جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ ٹھنڈی ہو گئی اور اس کا فتنہ یہ ہوگا کہ ایک گنوار دیہاتی سے کہے گا دیکھ اگر میں تیرے ماں باپ کو زندہ کروں جب تو مجھ کو اپنا رب کہے گا؟ وہ کہے گا بے شک پھر دو شیطان دجال کے حکم سے اس کے ماں باپ کی صورت بن کر آئیں گے اور کہیں گے بیٹا اس کی اطاعت کر یہ تیرا رب ہے (معاذ اللہ یہ فتنہ اس کا یہ ہوگا کہ ایک آدمی پر غالب ہو کر اس کو مار ڈالے گا بلکہ آری چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا پھر (اپنے معتقدوں سے) کہے گا دیکھو میں اپنے اس بندے کو اب جلاتا ہوں اب بھی وہ یہ کہے گا کہ میرا رب اور کوئی ہے سوا میرے پھر اللہ تعالیٰ اس کو زندہ کر دے گا۔ اس سے دجال خبیث کہے گا تیرا رب کون ہے؟ وہ کہے گا میرا رب اللہ ہے اور تو اللہ کا

يُدعى ذالک اليَوْمُ يوْم الخلاص .

فقالتْ اُمُّ شريْک بنْتُ ابي العكرِ يا رسُوْل اللّه فاين العرب يومئذٍ قالَ هُمْ يوْمئذ قليلٌ وجُلّهُمْ ببيْتِ المقدسِ و امامُهُمْ رَجُلٌ صالحٌ فبَيْنما امامُهُمْ قدْ تقدّما يصلّيهِ بهمُ الصُّبح اذ نَزلَ عليْهمْ عيْسى بن مَرْيم الصُّبح فرجع ذالِک الامامُ ينْكُصُ يمْشي القهقرىٰ ليَتقدّم عيسى يُصلّيْ النّاس يفيضعُ عيسى يدهُ بيْن كتفيه ثُمّ يقُوْلُ لهُ تقدّمْ فصلّ فانها لک اُقيمتْ فيُصلّيْ بهمْ امامُهُمْ فاذا انصرف قال عيْسى عليه السّلامُ افْتحُوْا البابَ فيُفتحُ ووراءهُ الدّجّالُ معهُ سبْعُوْن الف يهُوْديّ كُلُّهُمْ ذُوْ سيْفٍ مُحلّى وَ ساجٍ فاذا نظر اليه الدّجّالُ ذاب كمايذُوْبُ المِلْحُ في المَاءِ وَ ينطلقُ هاربًا و يقُوْلُ عيْسى عليْه السّلامُ انّ لِيْ فِيْکَ ضربةً لنْ تسْبقنيْ بها فيُدْركهُ عِنْد بابِ اللُّدِّ الشّرقيّ فيَقْتُلُهُ فيهزمُ اللّهُ اليهُوْدَ فلا يبْقى شيْءٌ ممّا خلقَ اللّهُ يتوارى به يهُوْديٌّ الّا انطق اللّهُ ذالک الشّيْءَ لا حجرَ و لاشجر و لا حائطَ و لا دابّةَ (الّا الغرْقدة فانّها منْ شجرِهمْ لا ينطقُ) الّا قال يا عبْد اللّه المُسْلم هذا يهُوْدِيٌّ فتعالَ اقْتُلْهُ.

قال رسُوْلُ اللّه ﷺ وَ انّ ايّامهُ اربعُوْن سنةً السّنةُ كنصْفِ السّنة والسّنةُ كالشّهر وَالشّهرُ كالجُمُعَةِ و آخرُ ايّامه كالشّرَرَةِ يُصبحُ احدُكُمْ على بابِ المَدِيْنَة فلا يبْلُغُ بابها الآخرَ حتّى يُمسيْ فقيْل لهُ يا رسُوْل اللّه كيْف نُصلّيْ فيْ تلْکَ الايّامِ القِصارِ قال تقْدُرُوْن فيها الصّلاةَ كما تقْدُرُوْنها فيْ هذِهِ الايّامِ الطّوال ثُمّ صلُّوْا قال رسُوْلُ اللّه ﷺ فيكُوْن عيْسى ابْن مرْيم عليْه السّلام فيْ اُمّتيْ حكمًا عدْلًا و امامًا مُقْسطًا

دشمن ہے تو دجال ہے قسم خدا کی آج تو مجھے خوب معلوم ہوا کہ تو دجال ہی ہے۔ ابوالحسن علی بن محمد طنافسی نے کہا (جو شیخ ہیں ابن ماجہ کے اس حدیث میں) ہم سے عبداللہ بن ولید وصافی نے بیان کیا انہوں نے عطیہ سے روایت کی۔ انہوں نے ابوسید خدری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مرد کا درجہ میری امت میں سب سے بلند ہوگا جنت میں اور ابو سعید نے کہا قسم خدا کی ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ یہ مرد جو دجال سے ایسا مقابلہ کریں گے کوئی نہیں ہے سوائے حضرت عمر کے۔ یہاں تک کہ حضرت عمر گزر گئے۔ محاربی نے کہا اب پھر ہم ابوامامہ کی حدیث کو جس کو ابو رافع نے روایت کیا بیان کرتے ہیں (کیونکہ ابوسعید کی حدیث درمیان میں اس مرد کے ذکر پر آ گئی تھی اخیر دجال کا ایک فتنہ یہ بھی ہوگا) کہ وہ آسمان کو حکم کرے گا پانی برسانے کے لئے تو پانی برسے گا اور زمین کو حکم کرے غلہ اُگانے کا وہ غلہ اُگائے گی اور اس کا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک قبیلے پر سے گزرے گا۔ وہ لوگ اس کو سچا کہیں گے تو وہ آسمان کو حکم کرے گا پانی برسانے کا ان پر پانی برسے گا اور زمین کو حکم کرے گا غلہ اور گھاس اگانے کا تو وہ اگائیگی یہاں تک ان کے جانور اسی دن شام کو نہایت موٹے اور بڑے اور کھوکھیں بھری ہوئی اور تھن دودھ سے پھولے ہوئے آئیں گے (ایک دن میں یہ سب باتیں ہو جائیں گی پانی بہت برسنا چارہ بہت پیدا ہونا جانوروں کا اس کو کھا کر تیار ہو جانا ان کے تھن دودھ سے بھر جانا معاذ اللہ کیا بڑا فتنہ ہوگا)۔ غرض دنیا میں کوئی ٹکڑا زمین کا باقی نہ

يَدُقُّ الصَّلِيْبَ وَ يَذْبَحُ الْخِنْزِيْرَ وَ يَضَعُ الْجِزْيَةَ وَ يَتْرُكُ الصَّدَقَةَ فَلَا يُسْعٰى عَلٰى شَاةٍ وَلَا بَعِيْرٍ وَ تُرْفَعُ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَتُنْزَعُ حُمَةُ كُلِّ ذَاتِ حُمَةٍ حَتّٰى يُدْخِلَ الْوَلِيْدُ يَدَهُ فِي الْحَيَّةِ فَلَا تَضُرَّهُ وَ تُفِرُّ الْوَلِيْدَةُ الْاَسَدَ فَلَا يَضُرُّهَا وَ يَكُوْنُ الذِّئْبُ فِي الْغَنَمِ كَاَنَّهُ كَلْبُهَا وَ تُمْلَأُ الْاَرْضُ مِنَ السِّلْمِ كَمَا يُمْلَأُ الْاِنَاءُ مِنَ الْمَاءِ وَ تَكُوْنُ الْكَلِمَةُ وَاحِدَةً فَلَا يُعْبَدُ اِلَّا اللّٰهُ وَ تَضَعُ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا وَ تُسْلَبُ قُرَيْشٌ مُلْكَهَا وَ تَكُوْنُ الْاَرْضُ كَفَاثُوْرِ الْفِضَّةِ تُنْبِتُ نَبَاتَهَا بِعَهْدِ آدَمَ حَتّٰى يَجْتَمِعَ النَّفَرُ عَلَى الْقِطْفِ مِنَ الْعِنَبِ فَيُشْبِعَهُمْ وَ يَجْتَمِعَ النَّفَرُ عَلَى الرُّمَّانَةِ فَتُشْبِعَهُمْ وَ يَكُوْنَ الثَّوْرُ بِكَذَا وَ كَذَا مِنَ الْمَالِ وَ تَكُوْنَ الْفَرَسُ بِالدُّرَيْهِمَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ مَا يُرْخِصُ الْفَرَسَ قَالَ لَا تُرْكَبُ لِحَرْبٍ اَبَدًا قِيْلَ لَهُ فَمَا يُغْلِيُ الثَّوْرَ قَالَ تُحْرَثُ الْاَرْضُ كُلُّهَا وَ اِنَّ قَبْلَ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ ثَلَاثَ سَنَوَاتٍ شِدَادٍ يُصِيْبُ النَّاسَ فِيْهَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ يَاْمُرُ اللّٰهُ السَّمَاءَ فِي السَّنَةِ الْاُوْلٰى اَنْ تَحْبِسَ ثُلُثَ مَطَرِهَا وَ يَاْمُرُ الْاَرْضَ فَتَحْبِسُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا ثُمَّ يَاْمُرُ السَّمَاءَ فِي الثَّانِيَةِ فَتَحْبِسُ ثُلُثَيْ مَطَرِهَا وَ يَاْمُرُ الْاَرْضَ فَتَحْبِسُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا ثُمَّ يَاْمُرُ اللّٰهُ السَّمَاءَ فِي السَّنَةِ الثَّالِثَةِ فَتَحْبِسُ مَطَرَهَا كُلَّهُ فَلَا تَقْطُرُ قَطْرَةٌ وَ يَاْمُرُ الْاَرْضَ فَتَحْبِسُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ فَلَا تُنْبِتُ خَضْرَاءَ فَلَا تَبْقٰى ذَاتُ ظِلْفٍ اِلَّا هَلَكَتْ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ قِيْلَ فَمَا يُعِيْشُ النَّاسَ فِيْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ قَالَ التَّهْلِيْلُ وَ التَّكْبِيْرُ وَالتَّسْبِيْحُ وَالتَّحْمِيْدُ وَيُجْرٰى ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ مُجْرَى الطَّعَامِ۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ اَبَا الْحَسَنِ الطَّنَافِسِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيَّ يَقُوْلُ يَنْبَغِيْ اَنْ

رہے گا جہاں دجال نہ جائے گا اور اس پر غالب نہ ہوگا سوا مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے ان دونوں شہر میں جس راہ میں آئے گا اس کو فرشتے ملیں گے ننگی تلواریں لئے ہوئے یہاں تک کہ دجال اتر پڑے گا چھوٹی لال پہاڑی کے پاس جہاں کھاری تر زمین ختم ہوئی ہے اور مدینہ میں تین بار زلزلہ آئے گا (یعنی مدینہ اپنے لوگوں کو لے کر تین بار حرکت کرے گا) تو جو منافق مرد یا منافق عورت مدینہ میں ہوں گے وہ دجال کے پاس چلے جائیں گے اور مدینہ پلیدی کو اپنے میں سے دور کر دے گا جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کر دیتی ہے اس دن کا نام یوم الخلاص ہوگا (یعنی چھٹکارے کا دن) ام شریک بنت ابوعکر نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! عرب کے لوگ اس دن کہاں ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا عرب کے لوگ (مومن مخلصین) اس دن کم ہوں گے اور دجال کے ساتھ بے شمار لوگ ہوں گے ان کو لڑنے کی طاقت نہ ہوگی) اور ان عرب (مومنین میں سے اکثر لوگ (اس وقت) بیت المقدس میں ہوں گے ان کا امام ایک نیک شخص ہوگا یا آپ کے نائب ایک روز ان کا امام آگے بڑھ کر صبح کی نماز پڑھنا چاہے گا اتنے میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام صبح کے وقت اتریں گے تو یہ امام ان کو دیکھ کر الٹے پاؤں پیچھے ہٹے تا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آگے ہو کر نماز پڑھائیں لیکن حضرت عیسیٰ اپنا ہاتھ اس کے دونوں مونڈھوں کے درمیان رکھ دیں گے پھر اس سے کہیں گے تو ہی آگے بڑھ اور نماز پڑھا اس لئے کہ یہ نماز تیرے ہی لئے قائم ہوئی تھی (یعنی تکبیر تیری ہی امامت کی نیت سے ہوئی تھی) خیر وہ

يُدْفَعَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اِلَى الْمُؤَدِّبِ حَتّٰى يُعَلِّمَهُ الصِّبْيَانَ فِي الْكِتَابِ.

امام لوگوں کو نماز پڑھائے گا جب نماز سے فارغ ہوگا حضرت عیسیٰ (مسلمانوں سے) فرمائیں گے (جو قلعہ یا شہر میں محصور ہوں گے اور دجال ان کو گھیرے ہوگا) دروازہ قلعہ کا یا شہر کا کھول دو۔ دروازہ کھول دیا جائے گا وہاں پر دجال ہوگا ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ جن میں سے ہر ایک کے پاس تلوار ہوگی اس کے زیور کے ساتھ اور چادر ہوگی جب دجال حضرت عیسیٰ کو دیکھے گا تو ایسا گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے اور بھاگے گا اور حضرت عیسیٰ فرمائیں گے میری ایک مار تجھ کو کھانا ہے تو اس سے بچ نہ سکے گا آخر باب لد کے پاس جو مشرق کی طرف ہے اس کو پائیں گے اور اس کو قتل کریں گے پھر اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست دے گا (یہود مردود دجال کے پیدا ہوتے ہی اس کے ساتھ ہو جائیں گے اور کہیں گے یہی سچا مسیح ہے جس کے آنے کا وعدہ اگلے نبیوں نے کیا تھا اور چونکہ یہود مردود حضرت عیسیٰ کے دشمن تھے اور محمدؐ کے اس لئے مسلمانوں کی ضد اور عداوت سے بھی اور دجال کے ساتھ ہو جائیں گے دوسری روایت میں ہے کہ اصفہان کے یہود میں سے ستر ہزار یہودی دجال کے پیرو ہو جائیں گے) خیر یہ حال ہو جائے گا کہ یہودی اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں سے جس چیز کی آڑ میں چھپے گا اس چیز کو اللہ بولنے کی طاقت دے گا پتھر ہو یا درخت یا دیوار یا جانور سوا ایک درخت کے جس کو غرقد کہتے ہیں وہ ایک کانٹے دار درخت ہوتا ہے) وہ یہودیوں کا درخت ہے (یہود اس کو بہت لگاتے ہیں اور اس کی تعظیم کرتے ہیں) نہیں بولے گا تو یہ چیز (جس کی آڑ میں یہودی چھپے گا) کہے گی اے اللہ کے مسلمان بندے یہ یہودی ہے تو آ اور اس کو مار ڈال اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال ایک چالیس برس تک رہے گا لیکن ایک برس چھ مہینے کے برابر ہوگا اور ایک برس ایک مہینے کے برابر ہوگا اور ایک مہینہ ایک ہفتہ کے برابر اور اخیر دن دجال کے ایسے ہوں گے جیسے چنگاری اڑتی جاتی ہے (ہوا میں) تم میں سے کوئی صبح کو مدینہ کے ایک دروازے پر ہوگا پھر دوسرے دروازہ پر نہ پہنچے گا کہ شام ہو جائے گی۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ان چھوٹے دنوں میں نماز کیونکر پڑھیں آپ نے فرمایا اندازہ سے نماز پڑھ لینا جیسے لمبے دنوں میں اندازہ کرتے ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت عیسیٰ میری امت میں ایک عادل حاکم اور منصف امام ہوں گے اور صلیب کو جو نصاریٰ لٹکائے رہتے ہیں) توڑ ڈالیں گے۔ اور سور کو مار ڈالیں گے اس کا کھانا بند کرا دیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے (بلکہ کہیں گے کافروں سے یا مسلمان ہو جاؤ یا قتل ہونا قبول کرو اور بعضوں نے کہا جزیہ لینا اس وجہ سے بند کر دیں گے کہ کوئی فقیر نہ ہوگا۔ سب مالدار ہوں گے پھر جزیہ کن لوگوں کے واسطے لیا جائے اور بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جزیہ مقرر کر دیں گے سب کافروں پر یعنی لڑائی موقوف ہو جائے گی اور کافر جزیئے پر راضی ہو جائیں گے اور صدقہ (زکوٰۃ لینا) موقوف کر دیں گے تو نہ بکریوں پر نہ اونٹوں پر کوئی زکوٰۃ لینے والا مقرر کریں گے اور آپس میں لوگوں کے کینہ اور بغض اٹھ جائے گا اور ہر ایک زہریلے جانور کا زہر جاتا رہے گا۔ یہاں تک کہ بچہ اپنا ہاتھ سانپ کے منہ میں دے دے گا وہ کچھ نقصان نہ پہنچائے گا اور ایک چھوٹی بچی شیر کو بھگا دے گی وہ اس کو

ضرر نہ پہنچائے گا اور بھیڑیا بکریوں میں اسطرح رہے گا جیسے کتا جوان میں رہتا ہے اور زمین صلح سے بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے اور سب لوگوں کا کلمہ ایک ہو جائے گا سوا خدا کے کسی کی پرستش نہ ہوگی (تو سب کلمہ لا الٰہ الا اللہ پڑھیں گے) اور لڑائی اپنے سب سامان ڈال دے گی یعنی ہتھیار اور آلاتِ جنت اتار کر رکھ دیں گے مطلب یہ ہے کہ لڑائی دنیا سے اٹھ جائے گی اور قریش کی سلطنت جاتی رہے گی اور زمین کا یہ حال ہوگا کہ جیسے چاندی کی سینی (طشت) وہ اپنا یوہ ایسے آگائے گی جیسے آدمؑ کے عہد میں اگاتی تھی۔ (یعنی شروع زمانہ میں جب زمین میں بہت قوت تھی) یہاں تک کہ کئی آدمی انگور کے ایک خوشے پر جمع ہوں گے اور سب سیر ہو جائیں گے (اتنے بڑے انگور ہوں گے) اور کئی آدمی انگور کے ایک خوشے پر جمع ہوں گے اور سب سیر ہو جائیں گے اور بیل اس قدر داموں سے بکے گا (کیونکہ لوگوں کی زراعت کی طرف توجہ ہوگی تو بیل مہنگا ہوگا) اور گھوڑا تو چند روپوں میں بکے گا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ گھوڑا کیوں سستا ہوگا۔ آپ نے فرمایا: اس لئے کہ لڑائی کے لئے کوئی گھوڑے پر سوار نہ ہوگا پھر لوگوں نے عرض کیا بیل کیوں مہنگا ہوگا۔ آپ نے فرمایا ساری زمین میں کھیتی ہوگی اور دجال کے نکلنے سے تین برس پہلے قحط ہوگا ان تینوں سالوں میں لوگ بھوک سے سخت تکلیف اٹھائیں گے پہلے سال میں اللہ تعالیٰ یہ حکم کرے گا آسمان کو کہ تہائی بارش روک لے اور زمین کو یہ حکم کرے گا کہ تہائی پیداوار روک لے پھر دوسرے سال آسمان کو یہ حکم ہوگا کہ دو تہائی بارش روک لے اور زمین کو یہ حکم ہوگا کہ دو تہائی پیداوار روک لے پھر تیسرے سال میں اللہ تعالیٰ آسمان کو یہ حکم کرے گا کہ بالکل پانی نہ برسائے ایک قطرہ بارش نہ ہوگا اور زمین کو یہ حکم ہوگا کہ ایک دانہ نہ آگائے تو تو گھاس تک نہ اُگے گی نہ کوئی سبزی آخر گھر والا جانور (جیسے گائے بکری) تو کوئی باقی نہ رہے گا سب مر جائیں گے مگر جو اللہ چاہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ پھر لوگ کیسے جئیں گے اس زمانہ میں آپ نے فرمایا: جو لوگ لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور سبحان اللہ اور الحمد للہ کہیں گے ان کو کھانے کی حاجت نہ رہے گی (یہ تسبیح اور تحلیل کھانے کے قائم مقام ہوگی) حافظ ابو عبد اللہ ابن ماجہ نے کہا میں نے (اپنے شیخ) ابو الحسن طنافسی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عبد الرحمٰن محاربی سے سنا وہ کہتے تھے یہ حدیث تو اس لائق ہے کہ مکتب کے استاد کو دے دی جائے وہ بچوں کو مکتب میں سکھلائے۔

۴۰۷۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی يَنْزِلَ عِيْسَی بْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا وَ اِمَامًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَ يَضَعُ الْجِزْيَةَ وَ يَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰی لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدًا۔

۴۰۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ بن مریم اتریں گے اور وہ عادل حاکم منصف امام ہوں گے اور صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور سور کو قتل کریں گے اور جزیہ کو معاف کر دیں گے اور مال کو بہا دیں گے لوگوں پر (بے شمار دیں گے یہاں تک کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا)۔

۴۰۷۹ : حدَّثنا ابُوْ كُرَيْب ثنا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ حدَّثني عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ ابْنِ قتادة عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تُفْتَحُ يَاجُوْجُ وَ مَاجُوْجُ فَيَخْرُجُوْنَ كما قال اللّٰه تعالى: ﴿وَ هُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ﴾ [الأنبياء: ٩٦] فَيَعُمُّوْنَ الْاَرْضَ وَ يَنْحَازُ مِنْهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى تَصِيْرَ بَقِيَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ مَدَائِنِهِمْ وَ حُصُوْنِهِمْ وَ يَضُمُّوْنَ اِلَيْهِمْ مَوَاشِيَهُمْ حَتّٰى اَنَّهُمْ لَيَمُرُّوْنَ اِلَيْهِمْ مَوَاشِيَهُمْ حَتّٰى اَنَّهُمْ لَيَمُرُّوْنَ بِالنَّهْرِ فَيَشْرَبُوْنَهُ حَتّٰى مَا يَذَرُوْنَ فِيْهِ شَيْئًا فَيَمُرُّ آخِرُهُمْ عَلٰى آثَرِهِمْ فَيَقُوْلُ قَائِلُهُمْ لَقَدْ كَانَ بِهٰذَا الْمَكَانِ مَرَّةً مَاءٌ وَ يَظْهَرُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ فَيَقُوْلُ قَائِلُهُمْ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ الْاَرْضِ فَيَقُوْلُ قَائِلُهُمْ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ الْاَرْضِ قَدْ فَرَغْنَا مِنْهُمْ وَ لَنُنَازِلَنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ حَتّٰى اِنَّ اَحَدَهُمْ لَيَهُزُّ حَرْبَتَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِالدَّمِ فَيَقُوْلُوْنَ قَدْ قَتَلْنَا اَهْلَ السَّمَاءِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ دَوَابَّ كَنَغَفِ الْجَرَادِ فَتَأْخُذُ بِاَعْنَاقِهِمْ فَيَمُوْتُوْنَ مَوْتَ الْجَرَادِ يَرْكَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَيُصْبِحُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا يَسْمَعُوْنَ لَهُمْ حِسًّا فَيَقُوْلُوْنَ مَنْ رَجُلٌ يَشْرِيْ نَفْسَهُ وَ يَنْظُرُ مَا فَعَلُوْا فَيَنْزِلُ مِنْهُمْ رَجُلٌ قَدْ وَطَّنَ نَفْسَهُ عَلٰى اَنْ يَقْتُلُوْهُ فَيَجِدُهُمْ مَوْتٰى فَيُنَادِيْهِمْ اَلَا اَبْشِرُوْا فَقَدْ هَلَكَ عَدُوُّكُمْ فَيَخْرُجُ النَّاسُ وَ يُخَلُّوْنَ سَبِيْلَ مَوَاشِيْهِمْ فَمَا يَكُوْنُ لَهُمْ رَعْيٌ اِلَّا لُحُوْمُهُمْ فَتَشْكَرُ عَلَيْهَا كَاَحْسَنِ مَا شَكِرَتْ مِنْ نَبَاتٍ اَصَابَتْهُ قَطُّ.

۴۰۷۹ : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یاجوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں گے پھر وہ نکلیں گے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَ هُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ﴾ وہ ساری زمین میں پھیل جائیں گے اور اپنے چرانے کے جانور بھی ساتھ لے جائیں گے یاجوج ماجوج کا یہ حال ہوگا کہ ان کے لوگ ایک نہر پر سے گزریں گے اور اس کا سارا پانی پی ڈالیں گے یہاں تک کہ ایک قطرہ پانی کا نہ رہے گا اور ان میں سے کوئی یہ کہے گا یہاں کبھی پانی تھا اور زمین پر وہ غالب ہو جائیں گے یہاں تک کہ ان میں سے ایک کہے گا اب زمین والوں سے تو ہم فارغ ہوئے (کوئی ہمارا مقابل نہ رہا) اب آسمان والوں سے لڑیں گے آخر ان میں سے ایک اپنا حربہ آسمان کی طرف پھینکے گا وہ خون میں رنگا ہوا لوٹ کر گرے گا وہ کہیں گے ہم نے آسمان والوں کو بھی مار ڈالا خیر یہ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ چند جانور بھیجے گا ٹڈی کے کیڑوں کی طرف۔ یہ کیڑے ان کی گردنوں کو کاٹیں گے یا گردن میں گھس جائیں گے وہ سب ٹڈیوں کی طرح یکبارگی مر جائیں گے۔ ایک پر ایک پڑا ہوگا اور مسلمان صبح کو اٹھیں گے (اپنے شہروں اور قلعوں میں) تو ان کی آواز نہیں سنیں گے وہ کہیں گے ہم میں سے کون ہے جو اپنی جان پر کھیلے یعنی اپنی جان کی پرواہ نہ کرے) اور جا کر دیکھے یاجوج ماجوج کیا کرتے ہیں آخر مسلمانوں میں سے ایک شخص نکلے گا یا اترے گا (قلعہ سے) یہ سمجھ کر کہ وہ مجھ کو ضرور مار ڈالیں گے دیکھے گا تو وہ مردہ ہیں وہ دوسرے مسلمانوں کو پکارے گا اے بھائیو خوش ہو جاؤ تمہارے دشمن مر گئے یہ سن کر سب مسلمان نکلیں گے اور اپنے جانوروں کو چرنے کو چھوڑیں گے (جو مدت سے بیچارے بند ہوں گے) ان کے چرنے کو کچھ بھی نہ ہوگا سوائے یاجوج اور ماجوج کے گوشت کے کہ وہ ان کا گوشت کھا کر خوب موٹے ہوں گے جیسے کبھی کوئی گھاس کھا کر موٹے ہوتے تھے۔

۴۰۸۰: حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ ثنا عَبْدُ الْاَعْلٰى ثنا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ يَاجُوْجَ وَ مَاجُوْجَ يَحْفِرُوْنَ كُلَّ يَوْمٍ حَتّٰى اِذَا كَادُوْا يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ قَالَ الَّذِيْ عَلَيْهِمُ ارْجِعُوْا فَسَنَحْفِرُهُ غَدًا فَيُعِيْدُهُ اللّٰهُ اَشَدَّ مَا كَانَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتْ مُدَّتُهُمْ وَ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ حَفَرُوْا حَتّٰى اِذَا كَادُوْا وَ يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ قَالَ الَّذِيْ عَلَيْهِمُ ارْجِعُوْا فَسَتَحْفِرُوْنَهُ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ اسْتَثْنَوْا فَيَعُوْدُوْنَ اِلَيْهِ وَ هُوَ كَهَيْئَتِهٖ حِيْنَ تَرَكُوْهُ فَيَحْفِرُوْنَهُ وَ يَخْرُجُوْنَ عَلَى النَّاسِ فَيُنْشِفُوْنَ الْمَاءَ وَ يَتَحَصَّنُ النَّاسُ مِنْهُمْ فِيْ حُصُوْنِهِمْ فَيَرْمُوْنَ بِسِهَامِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ عَلَيْهَا الدَّمُ الَّذِيْ اجْفَظَّ فَيَقُوْلُوْنَ قَهَرْنَا اَهْلَ الْاَرْضِ وَ عَلَوْنَا اَهْلَ السَّمَاءِ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ نَغَفًا فِيْ اَقْفَائِهِمْ فَيَقْتُلُهُمْ بِهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ دَوَابَّ الْاَرْضِ لَتَسْمَنُ وَ تَشْكَرُ شَكَرًا مِنْ لُحُوْمِهِمْ.

۴۰۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک یاجوج اور ماجوج ہر روز کھودتے ہیں جب قریب ہوتا ہے کہ سورج کی روشنی ان کو دکھائی دے تو جو شخص ان کا سردار ہوتا ہے وہ کہتا ہے اب گھر چلو آن کر کھود لیں گے پھر اللہ رات کو ویسا ہی مضبوط کر دیتا ہے جیسے وہ تھے جب ان کے نکلنے کا وقت آئے گا اور اللہ یہ چاہے گا کہ ان کو چھوڑ دے۔ لوگوں پر تو وہ (عادت کے موافق) سد کو کھودیں گے جب قریب ہوگا کہ سورج کی روشنی دیکھیں اس وقت ان کا سردار کہے گا اب لوٹ چلو کل خدا چاہے تو اس کو کھود ڈالو گے اور ان شاء اللہ کا لفظ کہیں گے اس دن وہ لوٹ کر جائیں گے اور اسی حال پر رہے گی جیسے وہ چھوڑ جائیں گے آخر وہ اس کو کھود کر نکل آئیں گے اور پانی سب پی جائیں گے اور لوگ ان سے بھاگ کر اپنے قلعوں میں چلے جائیں گے وہ اپنے تیر آسمان کی طرف ماریں گے تیر خون میں لپیٹے ہوئے اوپر سے لوٹیں گے۔ وہ کہیں گے ہم نے زمین والوں کو تو مغلوب کیا اور آسمان والوں پر بھی غالب ہوئے پھر اللہ تعالیٰ ان کی گدیوں میں ایک کیڑا پیدا کرے گا وہ ان کو مار ڈالے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بے شک زمین کے جانور (چار پایہ) موٹے ہو جائیں گے اور چربی دار ان کے گوشت کھا کر۔

۴۰۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثنا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ حَدَّثَنِيْ جَبَلَةُ ابْنُ سُحَيْمٍ عَنْ مُؤْثِرِ بْنِ عَفَازَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ لَيْلَةُ اُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقِيَ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى فَتَذَاكَرُوْا السَّاعَةَ فَبَدَاُوْا بِاِبْرٰهِيْمَ فَسَاَلُوْهُ عَنْهَا فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ ثُمَّ سَاَلُوْا مُوْسٰى فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا

۴۰۸۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس شب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی آپ نے ملاقات کی حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے ان سب نے قیامت کا ذکر کیا تو حضرت ابراہیم سے سب نے پوچھا (یہ جان کر کہ وہ سب میں بزرگ ہیں ان کو ضرور

عِلْمٌ فرَدَّ الْحدِيْثَ الٰى عِيْسَى بْنِ مَرْيَم فقال قَدْ عُهِدَ الَيَّ فِيْما دُوْن وُجْبَتِها فامَّا وَجْبَتُها فلا يعلمها اِلَّا اللّٰهُ فذكر خُرُوْجَ الدَّجَّالَ قالَ فَانْزِلُ فَاقْتُلُهُ فيرجعُ النَّاسُ اِلٰى بِلادِهِمْ فَيَسْتَقْبِلُهُمْ يَاجُوْجُ وَ مَاجُوْجُ وَ هُوْمْ مِنْ كُلِّ حدبٍ ينسلُوْنَ فلا يمرُّوْن بماءٍ اِلَّا شربُوْهُ و لا بشيْءٍ اِلَّا افْسدُوْهُ فيجارُوْن اِلَى اللّٰهِ فادْعُوْا اللّٰه ان يُمِيْتَهُمْ فتَنْتُنُ الْاَرْضُ مِنْ رِيْحِهِمْ. فَيَجارُوْنَ اِلَى اللّٰهِ فادْعُوا اللّٰهَ فيُرْسِلُ السَّماءَ بالْماءِ فَيَحْمِلُهُمْ فيلقيهمْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ تَنْسِفُ الْجِبالُ وَ تُمَدُّ الْاَرْضُ مَدَّ الْادِيْمِ فعُهِدَ اِلَيَّ مَتٰى كَانَ ذٰلِكَ كَانَتِ السَّاعةُ مِنَ النَّاس كالْحامِلِ الَّتِيْ لَا يدْرِيْ اَهْلُها متٰى تَفْجُؤُهُمْ بولادتها قال الْعَوَّامُ وَوُجِدَ تَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تعالٰى : ﴿حَتّٰى اِذَا فُتِحَتْ يَاجُوْجُ وَ مَاجُوْجُ وَ هُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ﴾ [الأنبياء:٩٦].

علم ہوگا)۔لیکن ان کو کچھ علم نہ تھا قیامت کا پھر سب نے حضرت موسیٰ سے پوچھا ان کو بھی علم نہ تھا۔آخر حضرت عیسیٰؑ سے پوچھا انہوں نے کہا مجھ سے وعدہ ہوا ہے قیامت سے کچھ پہلے کا (یعنی قیامت کے قریب دنیا میں جانے کا) لیکن قیامت کا ٹھیک وقت وہ تو کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ تعالیٰ کے پھر بیان کیا انہوں نے دجال کے نکلنے کا حال اور کہا میں اتروں گا اور اس کو قتل کروں گا پھر لوگ اپنے اپنے ملکوں کو لوٹ جائیں گے اتنے میں یاجوج اور ماجوج ان کے سامنے آئیں گے اور ہر بلندی سے وہ چڑھ دوڑیں گے جس پانی پر وہ گزریں گے اس کو پی ڈالیں گے اور ہر ایک چیز کو خراب کردیں گے آخر لوگ اللہ تعالیٰ سے گڑگڑائیں گے عاجزی سے (ان کو دفع کرنے کے لئے میں دعا مانگوں گا کہ اللہ تعالیٰ ان کو مار ڈالے (وہ مر جائیں گے) اور زمین بدبودار ہو جائے گی ان کے پاس پھر لوگ گڑگڑائیں گے اللہ کی درگاہ میں' میں اللہ سے دعا کروں گا تو وہ پانی بھیجے گا جو ان کی لاشیں اٹھا کر سمندر میں بہا لے جائے گا پھر پہاڑ اکھاڑ ڈالے جائیں گے اور زمین کھینچی جائے گی اور صاف ہموار ہوگی (اس میں پہاڑ اور ٹیلے اور سمندر گڑھے وغیرہ نہیں رہیں گے) پھر مجھ سے کہا گیا جب یہ باتیں ظاہر ہوں تو قیامت لوگوں سے ایسی قریب ہوگی جیسے عورت حاملہ کا جننا اس کے گھر والے نہیں جانتے کس وقت ناگہاں وہ جنتی ہے۔عوام بن حوشب نے کہا اس واقعہ کی تصدیق اللہ کی کتاب میں موجود ہے: ﴿حَتّٰى اِذَا فُتِحَتْ يَاجُوْجُ وَ مَاجُوْجُ وَ هُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ﴾ یعنی جب کھل جائیں گے یاجوج اور ماجوج اور وہ ہر بلندی سے چڑھ دوڑیں گے۔

خلاصۃ الباب ☆ ۴۰۷۱: اس باب کی احادیث میں دجال اکبر کا نکلنا اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول بیان کیا گیا ہے۔احادیث میں آتا ہے کہ دجال کے ساتھ آگ اور پانی بھی ہوگا لیکن لوگ جس کو پانی سمجھیں گے وہ حقیقت میں آگ ہوگی اور جس کو آگ خیال کریں گے وہ پانی ہوگا پھر جو شخص تم میں سے دجال کو پائے وہ اس کی آگ میں گرے بہر حال اس حدیث میں اس کی شکل بیان کی گئی ہے کہ وہ بائیں آنکھ کا کانا ہوگا سر پر بال بہت زیادہ ہوں گے۔ دوسری صحیح حدیث میں آتا ہے کہ وہ دائیں آنکھ کا کانا ہے اور اس کی آنکھ گویا ایک انگور ہے پھولا ہوا یا اندھی بغیر روشنی

کے۔ایک اور حدیث میں کہ وہ ممسوح العین ہے (ممسوح العین اندھے کو کہتے ہیں) اور اس میں غلیظ پھلی ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں ''کافر'' لکھا ہوا ہے اس کو ہر مؤمن پڑھ لے گا پڑھا ہوا ہو یا نہ ہو دجال کے بارے میں حدیث میں اختلاف ہے۔

۳۴: بَابُ خُرُوْجِ الْمَهْدِيِّ

باب: حضرت مہدی کی تشریف آوری

۴۰۸۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا مُعَاوِیَةُ ابْنُ هِشَامٍ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ اِبْرٰهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ اِبْرٰهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ قَبْلَ فِتْیَةٌ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ فَلَمَّا رَآهُمُ النَّبِیُّ ﷺ اغْرَوْ رَقَتْ عَیْنَاهُ وَ تَغَیَّرَ لَوْنُهُ قَالَ فَقُلْتُ مَا نَزَالُ نَرٰی فِیْ وَجْهِکَ شَیْئًا نَکْرَهُهُ فَقَالَ اَنَا اَهْلُ اِغْرَوْ رَقَتْ بَیْتٍ اخْتَارَ اللّٰهُ لَنَا الْاٰخِرَةَ عَلَی الدُّنْیَا وَ اِنَّ اَهْلَ بَیْتِیْ سَیَلْقَوْنَ بَعْدِیْ بَلَاءً وَ تَشْرِیْدًا وَ تَطْرِیْدًا حَتّٰی یَاْتِیَ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَعَهُمْ رَایَاتٌ سُوْدٌ فَیَسْاَلُوْنَ الْخَیْرَ فَلَا یُعْطَوْنَهُ فَیُقَاتِلُوْنَ فَیُنْصَرُوْنَ فَیُعْطَوْنَ مَاسَاَلُوْا فَلَا یَقْبَلُوْنَهُ حَتّٰی یَدْفَعُهَا اِلٰی رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ فَیَمْلَؤُهَا قِسْطًا کَمَا مَلَؤُوْهَا جَوْرًا فَمَنْ اَدْرَکَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ فَلْیَاْتِهِمْ وَلَوْ حَبْوًا عَلَی الثَّلْجِ.

۴۰۸۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنو ہاشم کے چند نوجوان آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو آپ کی آنکھیں بھر آئیں اور رنگ متغیر ہو گیا۔ میں نے عرض کیا ہم مسلسل آپؐ کے چہرہ انور میں ایسی کیفیت دیکھ رہے ہیں جو ہمیں پسند نہیں (یعنی ہمارا دل دکھتا ہے) فرمایا: ہم اس گھرانے کے افراد ہیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے دنیا کی بجائے آخرت کو پسند فرما لیا ہے اور میرے اہل بیت میرے بعد عنقریب ہی آزمائش اور سختی و جلاوطنی کا سامنا کریں گے۔ یہاں تک کہ مشرق کی جانب سے ایک قوم آئے گی جس کے پاس سیاہ جھنڈے ہوں گے وہ بھلائی (مال) مانگیں گے انہیں مال نہ دیا جائے گا تو وہ قتال کریں گے انہیں مدد ملے گی اور جو (خزانہ) وہ مانگ رہے تھے حاصل ہو جائے گا لیکن وہ اسے قبول نہیں کریں گے بلکہ میرے اہل بیت میں سے ایک مرد کے حوالہ کر دیں گے وہ (زمین کو) عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسا کہ اس سے قبل لوگوں نے زمین کو جور وستم سے بھر رکھا تھا سو تم میں سے جو شخص ان کے زمانہ میں ہو تو ان کے ساتھ ضرور شامل ہو اگر برف پر گھٹنوں کے بل گھسٹ کر جانا پڑے۔

۴۰۸۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِیُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْعُقَیْلِیُّ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ اَبِیْ حَفْصَةَ عَنْ زَیْدِ الْعَمِّیِّ عَنْ اَبِیْ صِدِّیْقٍ النَّاجِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِی الْمَهْدِیُّ

۴۰۸۳: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: میری امت میں ایک مہدی (ہدایت یافتہ پیدا) ہوں گے اگر وہ دنیا میں کم رہے تو بھی سات برس تک رہیں گے ورنہ نو برس تک رہیں گے۔اس دور میں میری

اِنْ قُصِرَ فَسَبْعٌ وَ اِلَّا فَتِسْعٌ فَتَنْعَمُ فِيْهِ اُمَّتِيْ نَعْمَةً لَمْ يَنْعَمُوْا مِثْلَهَا قَطُّ تُؤْتِي اُكُلَهَا وَ لَا تَدَّخِرُ مِنْهُمْ شَيْئًا وَ الْمَالُ يَوْمَئِذٍ كُدُوْسٌ فَيَقُوْمُ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ يَا مَهْدِيُّ اَعْطِنِيْ فَيَقُوْلُ: خُذْ.

اُمت ایسی خوشحال ہوگی کہ اس جیسی خوشحال پہلے کبھی نہ ہوئی ہوگی زمین اس وقت خوب پھل دیگی اور ان سے بچا کر کچھ نہ رکھے گی اور اس وقت مال کے ڈھیر لگے ہوئے ہونگے ایک مرد کھڑا ہو کر عرض کریگا اے مہدی مجھے کچھ دیجئے؟ وہ کہیں گے (جتنا جی چاہے) لے لو۔

۴۰۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتَتِلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ابْنُ خَلِيْفَةٍ ثُمَّ لَا يَصِيْرُ اِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّوْدُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَيَقْتُلُوْنَكُمْ قَتْلًا لَمْ يَقْتُلْهُ قَوْمٌ.

ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا لَا اَحْفَظُهُ فَقَالَ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَبَايِعُوْهُ وَ لَوْ حَبْوًا.

۴۰۸۴: حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: تمہارے ایک خزانہ کی خاطر تین شخص قتال کریں گے (اور مارے جائیں گے) تینوں حکمران کے بیٹے ہوں گے لیکن وہ خزانہ ان میں سے کسی کو بھی نہ ملے گا پھر مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہونگے وہ تمہیں ایسا قتل کریں گے کہ اس سے قبل کسی نے ایسا قتل نہ کیا ہوگا اس کے بعد آپ نے کچھ باتیں ذکر فرمائیں جو مجھے یاد نہیں پھر فرمایا: جب تم ان (مہدی) کو دیکھو تو ان سے بیعت کرو اگرچہ تمہیں گھٹنوں کے بل گھسٹ کر جانا پڑے (کیونکہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہونگے)۔

۴۰۸۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ ثَنَا يَاسِيْنُ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَهْدِيُّ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللّٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ.

۴۰۸۵: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہدی ہم اہل بیت میں سے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کو ایک ہی شب میں (خلافت کی) صلاحیت والا بنا دیں گے۔

ف: یعنی ان کی خلافت وحکومت کے لئے سازگار ماحول آناً فاناً پیدا ہو جائے گا۔ (مترجم)

۴۰۸۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ثَنَا اَبُو الْمَلِيْحِ الرَّقِّيُّ عَنْ زِيَادِ ابْنِ بَيَانٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اُمِّ سَلَمَةَ فَتَذَاكَرْنَا الْمَهْدِيَّ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الْمَهْدِيُّ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ.

۴۰۸۶: حضرت سعید بن میبؒ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے ہمارے درمیان حضرت مہدی کا ذکر آیا تو فرمانے لگیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ مہدی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں ہوں گے۔

۴۰۸۷: حَدَّثَنَا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ

۴۰۸۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زِيَادِ الْيَمَامِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ نَحْنُ وَ لَدِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَادَةُ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَنَا وَ حَمْزَةُ وَ عَلِيٌّ وَ جَعْفَرٌ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِيُّ.

بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: ہم عبدالمطلب کی اولاد جنت کے سردار ہیں میں اور حمزہ علی جعفر حسن حسین رضی اللہ عنہم اور مہدی۔

۴۰۸۸: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّ وَ اِبْرٰهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوٗدَ الْحَرَّانِيُّ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ الْمَشْرِقِ فَيُوَطِّئُوْنَ لِلْمَهْدِيِّ يَعْنِيْ سُلْطَانَهُ.

۴۰۸۸: حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرق سے کچھ لوگ آئیں گے جو مہدی کی حکومت کو مستحکم بنائیں گے۔

۳۵: بَابُ الْمَلَاحِمِ

باب: بڑی بڑی لڑائیاں

۴۰۸۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ قَالَ مَكْحُوْلٌ وَابْنُ اَبِيْ زَكَرِيَّا اِلٰى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ وَ مِلْتُ مَعَهُمَا فَحَدَّثَنَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ قَالَ لِيْ جُبَيْرٌ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى ذِيْ مِخْمَرٍ وَ كَانَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا فَسَاَلَهُ عَنِ الْهُدْنَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتُصَالِحُكُمُ الرُّوْمُ صُلْحًا آمِنًا ثُمَّ تَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَ هُمْ عَدُوًّا فَتُنْتَصَرُوْنَ وَ تَغْنَمُوْنَ وَ تَسْلَمُوْنَ ثُمَّ تَنْصَرِفُوْنَ حَتّٰى تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِيْ تُلُوْلٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الصَّلِيْبِ الصَّلِيْبَ فَيَقُوْلُ غَلَبَ الصَّلِيْبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَقُوْمُ اِلَيْهِ فَيَدُقُّهُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَ يَجْتَمِعُوْنَ لِلْمَلْحَمَةِ.

۴۰۸۹: حضرت خالد بن معدان فرماتے ہیں کہ مجھے جبیر بن نفیر نے کہا کہ ہمیں ذی مخمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے چلو یہ رسول اللہؐ کے صحابی ہیں۔ میں ان کے ہمراہ گیا حضرت جبیر نے ان سے صلح کی بابت دریافت کیا تو فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ عنقریب رومی (عیسائی) تم سے پُر امن صلح کریں گے پھر تم اور وہ (رومی) مل کر ایک تیسرے دشمن سے جنگ کرو گے تمہیں فتح حاصل ہوگی اور مال غنیمت ملے گا اور سلامتی کے ساتھ تم جنگ سے واپس لوٹو گے۔ یہاں تک کہ تم ایک سرسبزہ اور تر و تازہ مقام پر جہاں ٹیلے ہونگے پڑاؤ ڈالو گے کہ ایک صلیبی صلیب کو بلند کر کے کہے گا صلیب کو غلبہ حاصل ہوا۔ اس پر ایک مسلمان کو غصہ آئیگا وہ اٹھ کر صلیب کو توڑ ڈالے گا اس وقت رومی عہد شکنی کرینگے اور سب جنگ کیلئے اکٹھے ہو جائینگے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا

دوسری سند سے اس میں یہ اضافہ ہے کہ جب

الولید بن مسلم ثنا الاوزاعی عن حسان ابن عطیۃ باسنادہ نحوہ وزاد فیہ فیجتمعون للملحمۃ فیاتون حینئذ تحت ثمانین غایۃ تحت کل غایۃ اثنا عشر الفا۔

رومی جنگ کیلئے اکٹھے ہونگے تو اسی جھنڈوں تلے ان کا لشکر ہوگا ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار افراد ہونگے۔

۴۰۹۰: حدثنا ھشام بن عمار ثنا الولید ابن مسلم ثنا عثمان بن ابی العاتکۃ عن سلیمان بن حبیب المحاربی عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا وقعت الملاحم بعث اللہ بعثا من الموالی ھم اکرم العرب فرسا واجودہ سلاحا یؤید اللہ بھم الدین۔

۴۰۹۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بڑی بڑی لڑائیاں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ عجمیوں میں سے ایک لشکر اٹھائیں گے جو عرب سے بڑھ کر شہسوار اور ان سے بہتر ہتھیار والے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ دین کی مدد فرمائیں گے۔

۴۰۹۱: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا الحسین ابن علی عن زائدۃ عن عبد الملک بن عمیر عن جابر بن سمرۃ عن نافع عتبۃ بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ستقاتلون جزیرۃ العرب فیفتحھا اللہ ثم تقاتلون الروم فیفتحھا اللہ ثم تقاتلون الدجال فیفتحھا اللہ۔

قال جابر فما یخرج الدجال حتی تفتح الروم۔

۴۰۹۱: حضرت نافع بن عتبہ بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا: عنقریب تم جزیرۃ العرب (کے رہنے والوں) سے قتال کرو گے تو اللہ تعالیٰ اسے فتح فرمادیں گے اس کے بعد تم روم (کے نصاریٰ) سے قتال کرو گے اللہ تعالیٰ اسے بھی فتح فرما دیں گے اسکے بعد تم دجال سے قتال کرو گے۔ اللہ تعالیٰ اس جنگ میں (بھی تمہیں) فتح عطا فرمائے گا۔ جابرؓ فرماتے ہیں کہ (اس سے معلوم ہوا کہ) دجال روم کی فتح سے قبل نہ نکلے گا۔

۴۰۹۲: حدثنا ھشام ابن عمار ثنا الولید ابن مسلم و اسماعیل بن عیاش قال ثنا ابو بکر ابن ابی مریم عن الولید بن سفیان بن ابی مریم عن یزید بن قطیب السکونی (و قال الولید یزید ابن قطبۃ) عن ابی بحریۃ عن معاذ بن جبل عن النبی ﷺ قال الملحمۃ الکبری و فتح القسطنطینیۃ و خروج الدجال فی سبعۃ اشھر۔

۴۰۹۲: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت بڑی لڑائی اور قسطنطنیہ اور خروج دجال یہ سب سات ماہ میں ہو جائیں گے۔

۴۰۹۳: حدثنا سوید بن سعید ثنا بقیۃ عن بحیر بن سعد عن خالد بن ابی بلال عن عبد اللہ بن بسر قال رسول اللہ ﷺ بین الملحمۃ و فتح المدینۃ ست سنین

۴۰۹۳: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنگ عظیم اور فتح مدینہ (قسطنطنیہ) کے درمیان چھ سال

و یخرجُ الدَّجَالُ فِی السَّابعةِ.

کا عرصہ ہوگا اور ساتویں سال دجال نکلے گا۔

۴۰۹۴: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَیْمُوْنِ الرَّقِّیُّ ثَنا اَبُو یَعْقُوبَ الْحُنَیْنِیُّ عَنْ کَثِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَکُوْنَ اَدْنٰی مَسَالِحِ الْمُسْلِمِیْنَ بِبَوْلاءِ ثُمَّ قَالَ ﷺ یا عَلِیُّ! یَا عَلِیُّ! یَا عَلِیُّ قَالَ بِاَبِیْ وَ اُمِّیْ قَالَ اِنَّکُمْ سَتُقَاتِلُوْنَ بَنِی الْاَصْفَرِ وَ یُقَاتِلُهُمُ الَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِکُمْ حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ رُوْقَةُ الْاِسْلَامِ اَهْلُ الْحِجَازِ الَّذِیْنَ لَا یَخَافُوْنَ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لائِمٍ فَیَفْتَتِحُوْنَ الْقُسْطُنْطِیْنِیَّةَ بِالتَّسْبِیْحِ وَالتَّکْبِیْرِ فَیُصِیْبُوْنَ غَنَائِمَ لَمْ یُصِیْبُوْا مِثْلَهَا حَتّٰی یَقْتَسِمُوْا بِالْاَتْرِسَةِ و یَاتِیْ آتٍ فَیَقُوْلُ اِنَّ الْمَسِیْحَ قَدْ خَرَجَ فِیْ بِلَادِکُمْ (لا وَهِیَ کِذْبَةٌ فَالْآخِذُ نَادِمٌ وَالتَّارِکُ نَادِمٌ.

۴۰۹۴: حضرت عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمانوں کا نزدیک ترین مورچہ والا بولاء (نامی مقام) میں ہو اس کے بعد فرمایا: اے علی اے علی اے علی (حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے) عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ فرمایا: عنقریب تم بنو اصفر (رومیوں) سے قتال کرو گے اور تمہارے بعد والے بھی انہیں سے قتال کریں گے۔ یہاں تک کہ اہل حجاز بھی ان سے جنگ کے لئے نکلیں گے جو اسلام کی رونق ہیں اور اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے یہ سب قسطنطنیہ کو فتح کریں گے۔ تسبیح و تکبیر کہتے ہوئے اور انہیں مال غنیمت اتنا ملے گا کہ اس سے قبل کبھی بھی اتنا نہ ملا ہوگا یہاں تک کہ وہ ڈھالیں بھر بھر کر (مال غنیمت) تقسیم کریں گے اتنے میں ایک آنے والا آ کر خبر دے گا کہ تمہارے شہروں میں دجال نکل آیا یاد رکھو یہ خبر جھوٹی ہوگی سو مال غنیمت والا بھی شرمندہ ہوگا اور نہ لینے والا بھی نادم ہوگا۔

۴۰۹۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِیْمَ ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنِیْ بُسْرُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیُّ حَدَّثَنِیْ عَوْفُ بْنُ مَالِکٍ الْاَشْجَعِیُّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَکُوْنُ بَیْنَکُمْ وَ بَیْنَ بَنِی الْاَصْفَرِ هُدْنَةٌ فَیَغْدِرُوْنَ بِکُمْ فَیَسِیْرُوْنَ اِلَیْکُمْ فِیْ ثَمَانِیْنَ غَایَةً تَحْتَ کُلِّ غَایَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا.

۴۰۹۵: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے اور بنو اصفر (رومیوں نصرانیوں) کے درمیان صلح ہوگی پھر پھر وہ صلح کی خلاف ورزی کریں گے اور تمہارے ساتھ لڑائی کے لئے نکلیں گے اسی جھنڈوں کے نیچے ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار فوج ہوگی۔

(یعنی کل نو لاکھ ساٹھ ہزار فوج ہوگی)۔

۳۶: بَابُ التُّرْکِ

باب: ترک کا بیان

۴۰۹۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا سُفْیَانُ ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ. وَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا صِغَارَ الْاَعْیُنِ.

۴۰۹۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو ایسے لوگوں سے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے (یا انکے بال اتنے لمبے ہونگے کہ جوتوں تک لٹکتے ہونگے) اور قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ تم لوگ ایسے لوگوں سے جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی (یعنی ترک سے جیسے بریدہ نے روایت میں تصریح کی ہے۔ اسکو نکالا ابوداؤد نے)۔

۴۰۹۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا سُفْیَانُ ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا صِغَارَ الْاَعْیُنِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ کَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ.

۴۰۹۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کی آنکھیں چھوٹی ہونگی اور ناکیں موٹی ہونگی (اٹھی ہوئی) انکے منہ سرخ ہونگے یعنی ترک لوگوں سے (انکے منہ ایسے ہونگے جیسے سپریں تہ برتہ (یعنی موٹے اور پُر گوشت رخسارے) اور قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کی جوتیاں بالوں کی ہوں گی۔

۴۰۹۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ثَنَا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ ثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ تُقَاتِلُوْا قَوْمًا عِرَاضَ الْوُجُوْهِ کَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ تُقَاتِلُوْا قَوْمًا یَنْتَعِلُوْنَ الشَّعْرَ.

۴۰۹۸: عمر بن تغلب سے روایت ہے میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: قیامت کی نشانیوں میں سے ہے یہ کہ تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے منہ چوڑے ہیں گویا ان کے منہ سپریں ہیں تہ برتہ اور قیامت کی نشانیوں میں سے ہے یہ کہ تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

۴۰۹۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ثَنَا عَمَّارُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ

۴۰۹۹: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کی

السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا صِغَارَ الْاَعْیُنِ عِرَاضَ الْوُجُوْهِ كَاَنَّ اَعْیُنَهُمْ حَدَقُ الْجَرَادِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ یَنْتَعِلُوْنَ الشَّعَرَ وَ یَتَّخِذُوْنَ الدَّرَقَ یَرْبُطُوْنَ خَیْلَهُمْ بِالنَّخْلِ.

آنکھیں چھوٹی ہونگی' منہ چوڑے ہونگے ان کی آنکھیں گویا ٹڈی کی آنکھیں ہوں گی اور منہ ان کے گویا سپریں (ڈھالیں) ہیں تہ برتہ اور بال کے جوتے پہنیں گے اور سپریں (ڈھالیں) اُن کے پاس ہونگے اور اپنے گھوڑے کھجور کے درخت سے باندھیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الزُّهد

زُہد کے ابواب

۱: بابُ الزُّهدِ في الدُّنيا

باب: دُنیا سے بے رغبتی کا بیان

۴۱۰۰: حدثنا هشام بن عمار ثنا عمرو ابن واقد القرشي ثنا يونس بن ميسرة ابن حلبس عن ابي ادريس الخولاني عن ابي ذر الغفاري رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس الزهادة في الدنيا بتحريم الحلال و لا في اضاعة المال و لكن الزهادة في الدنيا ان لا تكون بما في يديك اوثق منك بما في يد الله و ان تكون في ثواب المصيبة اذا اصبت بها ارغب منك فيها لو انها ابقيت لك

قال هشام: قال ابو ادريس الخولاني يقول مثل هذا الحديث في الاحاديث كمثل الابريز في الذهب.

۴۱۰۰: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کا زہد یہ نہیں کہ آدمی حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر لے اور نہ یہ ہے کہ اپنا مال تباہ کر دے لیکن زہد اور درویشی یہ ہے کہ آدمی کو اس مال پر جو اس کے ہاتھ میں ہے اس سے زیادہ بھروسہ نہ ہو جتنا اس مال پر ہے جو اللہ کے ہاتھ میں اور دنیا میں جب کوئی مصیبت آئے تو اس سے زیادہ خوش ہو بہ نسبت اس کے کہ مصیبت نہ آئے دنیا میں اور آخرت کے لئے اٹھا رکھی جائے۔

ہشام نے کہا ابو ادریس خولانی نے کہا یہ حدیث اور حدیثوں میں ایسی ہے جیسے کندن سونے میں۔

۴۱۰۱: حدثنا هشام بن عمار ثنا الحكم ابن هشام ثنا يحيى بن سعيد عن ابي فروة عن ابي خلاد و كانت له صحبة قال قال رسول الله ﷺ (اذا رأيتم الرجل قد اعطي زهدا في الدنيا وقلة منطق فاقتربوا منه فانه يلقى الحكمة.

۴۱۰۱: صحابیٔ رسول حضرت ابو خلاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم دیکھو کہ کسی آدمی کو کہ دنیا میں اس کو رغبت نہیں ہے اور وہ شخص کم گو بھی ہے تو اس کی صحبت میں رہو حکمت اس کے دل پر ڈالی جائے گی۔

۴۱۰۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِى السَّفَرِ ثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا اَنَا عَمِلْتُهُ اَحَبَّنِيَ اللّٰهُ وَاَحَبَّنِي النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِيْمَا فِيْ اَيْدِي النَّاسِ يُحِبُّوْكَ).

۴۱۰۲: سہل بن سعدؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو کوئی ایسا کام بتلایئے جب میں اس کو کروں تو اللہ تعالیٰ بھی مجھ کو دوست رکھے اور لوگ بھی دوست رکھیں۔ آپ نے فرمایا: دنیا سے نفرت کو اللہ تعالیٰ تجھ کو دوست رکھے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے نفرت کر۔ کسی سے دنیا کی خواہش مت کر لوگ تجھ کو دوست رکھیں گے۔

۴۱۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ سَهْمٍ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهٖ قَالَ نَزَلْتُ عَلٰى اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَ هُوَ طَعِيْنٌ فَاَتَاهُ مُعَاوِيَةُ يَعُوْدُهُ فَبَكٰى اَبُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ مَا يُبْكِيْكَ ؟ اَيْ خَالِ ! اَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ اَمْ عَلَى الدُّنْيَا فَقَدْ ذَهَبَ صَفْوُهَا ؟ قَالَ : عَلٰى كُلٍّ لَا وَ لٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا وَدِدْتُ اَنِّيْ كُنْتُ تَبِعْتُهُ قَالَ (اِنَّكَ لَعَلَّكَ تُدْرِكُ اَمْوَالًا تُقْسَمُ بَيْنَ اَقْوَامٍ وَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ خَادِمٌ وَ مَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ) فَاَدْرَكْتُ فَجَمَعْتُ .

۴۱۰۳: سمرہ بن سہم سے روایت ہے میں ابو ہاشم بن عتبہ کے پاس گیا ان کو برچھا لگا تھا۔ معاویہ ان کی عیادت کو آئے ابو ہاشم رونے لگے معاویہ نے کہا ماموں جان تم کیوں روتے ہو درد کی شدت سے یا دنیا کا رنج ہے اگر دنیا کا رنج ہے تو اس کا عمدہ حصہ تو گزر گیا اور خراب باقی رہا اب اس کا کیا رنج ہے؟ ابو ہاشم نے کہا میں ان دونوں میں سے کسی کے لئے نہیں روتا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک نصیحت کی تھی مجھے آرزو رہ گئی کاش میں اس کی پیروی کرتا آپ نے مجھ سے فرمایا تھا شاید تو ایسا زمانہ پائے جب لوگ مالوں کو تقسیم کریں گے تو تجھ کو کافی ہے دنیا کے مالوں میں سے ایک خادم اور ایک جانور سواری کے لئے جہاد میں لیکن میں نے دنیا کے مال کو پایا اور جمع کیا۔

۴۱۰۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِى الرَّبِيْعِ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اشْتَكٰى سَلْمَانُ فَعَادَهُ سَعْدٌ فَرَاٰهُ يَبْكِيْ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَا يُبْكِيْكَ يَا اَخِيْ اَلَيْسَ قَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلَيْسَ اَلَيْسَ قَالَ سَلْمَانُ مَا اَبْكِيْ وَاحِدَةً مِنَ اثْنَتَيْنِ مَا اَبْكِيْ ضَنًّا لِلدُّنْيَا وَ لَا كَرَاهِيَةً لِلْاٰخِرَةِ وَ لٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا فَمَا اُرَانِيْ اِلَّا قَدْ تَعَدَّيْتُ قَالَ وَ مَا عَهِدَ اِلَيْكَ قَالَ

۴۱۰۴: حضرت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو سعید بن ابی وقاصؓ ان کی عیادت کو گئے دیکھا تو وہ رور ہے ہیں۔ سعد نے کہا تم کیوں روتے ہو بھائی کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نہیں اٹھائی' کیا یہ بات تم میں نہیں ہے؟ سلمان نے کہا میں ان دو باتوں میں ایک بات کی وجہ سے بھی نہیں روتا نہ تو دنیا کی حرص

عهد الیٰ انّه یکفی احدکم مثل زاد الرّاکب و لا اُرانی الّا قد تعدّیتُ یا سعد فاتّقِ اللّه عند حکمک اذا حکمت و عند قسمک اذا قسمت و عند همّک اذا هممت.

قال ثابت فبلغنی انّه ما ترک الّا بضعة و عشرین درهمًا من نفقة کانت عندهٗ.

کی وجہ سے بخیلی کی راہ سے اور نہ اس وجہ سے کہ میں آخرت کو برا جانتا ہوں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک نصیحت کی تھی اور میں دیکھتا ہوں کہ اپنی تئیں میں نے اس میں فرق کیا۔ سعد نے کہا کیا نصیحت کی تھی؟ سلمان نے کہا آپ نے فرمایا تھا: تم میں سے ایک کو دنیا میں اس قدر کافی ہے جتنا سوار کو کافی ہوتا ہے لیکن تو اے سعد جب حکومت کرے تو اللہ سے ڈر کر کرنا اور جب تقسیم کرے تو اللہ سے ڈر کر کرنا اور جب کسی کام کا قصد کرے تو اللہ سے ڈر کر کرنا ثابت نے کہا مجھے خبر پہنچی کہ سلمان نے کہا نہیں چھوڑا مگر بیس پر کئی درہم وہ ان کے خرچ میں سے ان کے پاس باقی رہ گئے تھے۔

۲: بَابُ الْهَمِّ بِالدُّنْيَا

باب: دنیا کی فکر کرنا کیسا ہے؟

۴۱۰۵: حدثنا محمّد بن بشّار ثنا محمّد بن جعفر ثنا شعبة عن عمر بن سُلیمان قال سمعت عبد الرّحمٰن بن ابان بن عثمان بن عفّان عن ابیه قال خرج زید ابن ثابت من عند مروان بنصف النّهار قلت ما بعث الیه هذه السّاعة الّا لشیء سال عنه فسألته فقال سألنا عن اشیاء سمعنا ها من رسول اللّه ﷺ سمعت رسول اللّه ﷺ یقول (من کانت الدّنیا همّه فرّق اللّه علیه امره و جعل فقره بین عینیه و لم یأته من الدّنیا الّا ما کُتب له و من کانت الاخرة نیّته جمع اللّه له امره و جعل غناه فی قلبه و اتته الدّنیا و هی راغمة.

۴۱۰۵: حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مروان کے پاس سے ٹھیک دوپہر کے وقت نکلے میں نے کہا اس وقت جو مروان نے زید بن ثابت کو بلا بھیجا تو ضرور کچھ پوچھنے کے لئے بلایا ہوگا میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا مروان نے ہم سے چند باتیں پوچھیں جن کو ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص کو بڑی فکر دنیا کی ہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے کام پریشان کر دے گا اور اس کی مفلسی دونوں آنکھوں کے درمیان کر دے گا اور دنیا اس کو اتنی ہی ملے گی جتنی اس کی تقدیر میں لکھی ہے اور جس کی نیت اصل آخرت کی طرف ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے سب کام درست کر دے گا اس کے پھیلاؤ کو اس کی دلجمعی کے لئے اور اس کے دل میں بے پرواہی ڈال دے گا اور دنیا جھک مار کر اس کے پاس آئے گی۔

۴۱۰۶: حدثنا علیّ بن محمّد و الحسین ابن عبد الرّحمٰن قالا ثنا عبد اللّه بن نمیر عن معاویة النّصری

۴۱۰۶: اسود بن یزید سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے سنا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ

عَنْ نَهْشَلٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ يَقُوْلُ (مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ الْمَعَادِ كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَ مَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ فِيْ اَحْوَالِ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِيْ اَيِّ اَوْدِيَتِهِ هَلَكَ.)

وسلم سے آپ فرماتے تھے: جو شخص سب فکروں کو چھوڑ کر ایک فکر لے گا یعنی آخرت کی فکر تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا کی فکریں اپنے ذمہ لے لے گا اور جو شخص طرح طرح کی دنیا کے فکروں میں لگا رہے تو اللہ تعالیٰ پرواہ نہ کرے گا وہ چاہے جس مرضی وادی میں ہلاک ہو۔

۴۱۰۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ عَنْ هُرَيْرَةَ قَالَ (وَ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَده رَفَعَهُ) قَالَ (يَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ يَابْنَ آدَمَ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ اَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَ اَسُدَّ فَقْرَكَ وَ اِنْ لَمْ تَفْعَلْ مَلَاْتُ صَدْرَكَ شُغْلًا وَ لَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ).

۴۱۰۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ابو خالد نے کہا میں یہی سمجھتا ہوں کہ ابو ہریرہؓ نے اسکو مرفوعاً روایت کیا کہ اللہ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے تو اپنا دل بھر کر فراغت سے میری عبادت کر میں تیرا دل بھر دونگا تونگری سے اور تیری مفلسی دور کر دونگا اور اگر تو ایسا نہیں کریگا تو میں تیرا دل (دنیا کے) بکھیڑوں سے بھر دونگا اور تیری مفلسی دور نہیں کرونگا۔

۳: بَابُ مَثَلِ الدُّنْيَا

باب: دُنیا کی مثال

۴۱۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا اَبِيْ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُسْتَوْرِدَ اَخَابَنِيْ فِهْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ (مَا مَثَلُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَثَلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ).

۴۱۰۸: مستورد سے روایت ہے جو بنی فہر میں سے تھے وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے: دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے تم میں سے اپنی انگلی سمندر میں ڈالے پھر دیکھے کہ کتنا پانی اس کی انگلی میں لگتا ہے۔

۴۱۰۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اضْطَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَصِيْرٍ فَاَثَّرَ فِيْ جِلْدِهِ فَقُلْتُ بِاَبِيْ وَ اُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ كُنْتَ آذَنْتَنَا فَفَرَشْنَا لَكَ عَلَيْهِ شَيْئًا يَقِيْكَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَا اَنَا وَالدُّنْيَا! اِنَّمَا اَنَا وَالدُّنْيَا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَ تَرَكَهَا).

۴۱۰۹: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ ایک بوریے پر لیٹے۔ آپؐ کے بدن میں اسکا نشان پڑ گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپؐ پر قربان کاش آپ ہم کو حکم دیتے تو ہم آپ کے واسطے بچھونا کر دیتے اور آپ کو یہ تکلیف نہ ہوتی۔ آپؐ نے فرمایا میں تو دنیا میں ایسا ہوں جیسے ایک سوار ایک درخت کے تلے سایہ کے لئے اتر پڑے پھر تھوڑی دیر میں وہاں سے چل دے۔

۴۱۱۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَاِبْرٰهِيْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ

۴۱۱۰: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہم

الْحِزَامِيُّ وَ مُحَمَّدُ الصَّبَّاحِ قَالُوْا ثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُوْرٍ ثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِی الْحُلَيْفَةِ فَإِذَا هُوَ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ شَائِلَةٍ بِرِجْلِهَا فَقَالَ (اَتُرَوْنَ هٰذِهٖ هَيِّنَةً عَلٰى صَاحِبِهَا فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهٖ عَلٰى صَاحِبِهَا وَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا قَطْرَةً اَبَدًا).

آنحضرتؐ کے ساتھ تھے ذوالحلیفہ میں آپؐ نے دیکھا تو ایک مردہ بکری پیر اٹھے ہوئے پڑی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: تم کیا سمجھتے ہو یہ اپنے مالک کے نزدیک ذلیل ہے قسم خدا کی جس کے قبضے میں میری جان ہے البتہ دنیا اللہ کے نزدیک اس بکری سے بھی زیادہ ذلیل ہے اس کے مالک کے نزدیک اور اگر دنیا اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے بازو کے برابر بھی نہیں رکھتی تو اللہ تعالیٰ اس میں سے ایک قطرہ پانی کا کافر کو پینے نہ دیتا۔

۴۱۱۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِیٍّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْهَمَدَانِیِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ الْهَمَدَانِیِّ قَالَ ثَنَا الْمُسْتَوْرِدُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ اِنِّیْ لَفِی الرَّاكِبِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتٰى عَلٰى سَخْلَةٍ مَنْبُوْذَةٍ قَالَ: فَقَالَ (اَتُرَوْنَ هٰذِهٖ هَانَتْ عَلٰى اَهْلِهَا؟) قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ هَوَ اِنِّهَا اَلْقَوْهَا اَوْ كَمَا قَالَ قَالَ (فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهٖ عَلٰى اَهْلِهَا.

۴۱۱۱: مستورد بن شداد سے روایت ہے میں چند سواروں کے ہمراہ نبیؐ کے ساتھ تھا اتنے میں ایک بکری کے (مردہ) بچہ پر گزرے جو راہ میں پھینک دیا گیا آپؐ نے فرمایا: دیکھو تم جانتے ہو کہ یہ حقیر ہے اپنے مالک کے نزدیک؟ لوگوں نے کہا: بے شک! تب ہی اس کو پھینک دیا۔ آپؐ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جتنا یہ ذلیل ہے اپنے مالک کے نزدیک۔

۴۱۱۲: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ الرَّقِّیُّ ثَنَا اَبُوْ خُلَيْدٍ عُتْبَةُ بْنُ حَمَّادٍ الدِّمَشْقِیُّ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضَمْرَةَ السَّلُوْلِیِّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ هُوَ يَقُوْلُ (الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرَ اللّٰهِ وَ مَا وَالَاهُ، اَوْ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا).

۴۱۱۲: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: دُنیا ملعون ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اللہ تعالیٰ کی یاد میں اور جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور عالم اور علم سیکھنے والا۔

۴۱۱۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِیُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ جَنَّةُ الْكَافِرِ).

۴۱۱۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا قید خانہ ہے مسلمان کے لیے اور جنت ہے کافر کے لیے۔

۴۱۱۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبَعْضِ جَسَدِي فَقَالَ (يَا عَبْدَ اللَّهِ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ كَأَنَّكَ عَابِرُ سَبِيلٍ وَ عُدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ).

۴۱۱۴: ابن عمرؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم میں سے کوئی عضو تھاما اور فرمایا: اے عبداللہ دنیا میں اس طرح رہ جیسے مسافر رہتا ہے یا جیسے راہ چلتا رہتا ہے اور اپنے تئیں قبر والوں میں سے شمار کر۔

۴: بَابُ مَنْ لَا يُؤْبَهُ لَهُ

باب: جس کو لوگ کم حیثیت جانیں

۴۱۱۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُوَيْدُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَلَا أُخْبِرُكَ عَنْ مُلُوكِ الْجَنَّةِ) قُلْتُ بَلَى قَالَ (رَجُلٌ ضَعِيفٌ مُسْتَضْعَفٌ ذُو طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ).

۴۱۱۵: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تجھ سے بیان نہ کروں جنت کا بادشاہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں بیان فرمائیے۔ آپ نے فرمایا: جو شخص کمزور' ناتواں ہو لوگ اس کو کم قوت سمجھیں اور دو پرانے کپڑے پہنا ہو وہ اگر قسم کھائے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے بھروسے پر تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کو سچا کرے گا۔

۴۱۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ).

۴۱۱۶: حضرت حارثہ بن وہب سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تجھ کو نہ بتلاؤں جنت کے لوگ کون ہیں ہر ایک ضعیف ناتواں جس کو لوگ کمزور جانیں کیا میں تم کو نہ بتلاؤں دوزخ کے لوگ ہر ایک سخت مزاج' بہت روپیہ جوڑنے والا اور اکڑ والا۔

۴۱۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (إِنَّ أَغْبَطَ النَّاسِ عِنْدِي مُؤْمِنٌ خَفِيفُ الْحَاذِ ذُو حَظٍّ مِنْ صَلَاةٍ غَامِضٌ فِي النَّاسِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ كَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا وَ صَبَرَ عَلَيْهِ عَجِلَتْ مَنِيَّتُهُ وَ قَلَّ تُرَاثُهُ وَ قَلَّتْ بَوَاكِيهِ).

۴۱۱۷: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: سب سے زیادہ جس پر لوگوں کو رشک کرنا چاہئے میرے نزدیک وہ مومن ہے جو ہلکا پھلکا اور نماز میں اس کو راحت ملتی ہو پوشیدہ ہو لوگوں میں اور لوگ اس کی پرواہ نہ کرتے ہوں اس کا رزق بمشکل زندگی بسر کرنے کے مطابق ہو۔ اس کی موت جلدی واقع ہو جائے اس کا مال وراثت کم ہو اور اس پر رونے والے تھوڑے ہوں۔

۴۱۱۸: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحِمْصِيُّ ثنا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ الْحَارِثِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ (الْبَذَاذَةُ مِنَ الْإِيمَانِ) قَالَ الْبَذَاذَةُ الْقَشَافَةُ يَعْنِي التَّقَشُّفَ.

۴۱۱۸: حضرت ابو امامہ حارثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بزاذت (سادگی) ایمان میں داخل ہے۔

۴۱۱۹: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ سُلَيْمٍ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ) قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ! (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ (خِيَارُكُمُ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ).

۴۱۱۹: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے آنحضرتؐ سے آپ فرماتے تھے کیا میں تم سے بیان نہ کروں ان لوگوں کا حال جو اللہ کے بہتر بندے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ بیان فرمایئے۔ آپؐ نے فرمایا: بہتر تم میں وہ لوگ ہیں کہ ان کو جب کوئی دیکھے تو اللہ کی یاد آئے۔

۵: بَابُ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ

باب: فقیری کی فضیلت

۴۱۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا الرَّجُلِ) قَالُوا رَأْيَكَ فِي هَذَا نَقُولُ هَذَا مِنْ أَشْرَفِ النَّاسِ هَذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُخَطَّبَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَرَّ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا) قَالُوا نَقُولُ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَذَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ هَذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ لَمْ يُنْكَحْ وَإِنْ شَفَعَ لَا يُشَفَّعُ وَإِنْ قَالَ لَا يُسْمَعُ لِقَوْلِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَهَذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا).

۴۱۲۰: حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے ایک شخص آنحضرتؐ کے سامنے سے گزرا آپؐ نے فرمایا: تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا آپ کی رائے ہو وہی ہم بھی کہتے ہیں ہم تو سمجھتے ہیں کہ یہ شخص اشراف میں سے ہے۔ اگر یہ کہیں نکاح کا پیام بھیجے تو لوگ اس کو قبول کریں گے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو لوگ اس کی سفارش کو مان لیں گے اور اگر کوئی بات کہے تو لوگ اس کو توجہ سے سنیں گے یہ سن کر آپ خاموش رہے پھر ایک دوسرا شخص گزرا آپؐ نے فرمایا: اس کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بخدا یہ تو مسلمانوں کے فقراء میں سے ہے یہ بیچارہ اگر کہیں نکاح کا پیام بھیجے تو لوگ اس کو قبول نہ کریں گے اور اگر سفارش کرے تو اسکی سفارش نہ سنیں گے اور اگر کوئی بات کہے تو لوگ اسکی بات نہ سنیں گے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: یہ شخص بہتر ہے پہلے شخص جیسے دُنیا بھر کے لوگوں سے۔

۴۱۲۱: حَدَّثَنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ الْجُبَيْرِيُّ ثنا حَمَّادُ بْنُ عِيْسَى ثنا مُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ اَخْبَرَنِى الْقَاسِمُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِيْرَ الْمُتَعَفِّفَ اَبَا الْعِيَالِ.

۴۱۲۱: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے محتاج مومن کو جو عیال دار ہوکر سوال سے باز رہتا ہے (اور فقر اور فاقہ پر صبر کرتا ہے اکثر اہل اللہ ایسے ہی لوگ میں ہوتے ہیں نہ بھیک مانگنے والوں میں عیالداری کے ساتھ کم معاشی اور پھر قناعت اور صبر ہی فضیلت کیا کم ہے۔

۲: بَابُ مَنْزِلَةِ الْفُقَرَاءِ

باب: فقیروں کا مرتبہ

۴۱۲۲: حَدَّثنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ).

۴۱۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں میں جو فقیر ہیں وہ مال داروں سے آدھا دن پہلے جنت میں جائیں گے اور آدھا دن پانچ سو برس کا ہے۔

۴۱۲۳: حَدَّثَنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثنا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا عِيْسَى بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِىِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ (اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِمِقْدَارِ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ).

۴۱۲۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان فقیر یا مہاجر فقیر مال داروں سے پانچ سو برس پہلے جنت میں جائیں گے۔

۴۱۲۴: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَنْبَاَنَا اَبُوْ غَسَّانَ بَهْلُوْلٌ ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اشْتَكٰى فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهِ عَلَيْهِمْ اَغْنِيَاءَهُمْ فَقَالَ (يَا مَعْشَرَ الْفُقَرَاءِ اَلَا اُبَشِّرُكُمْ اَنَّ فُقَرَاءَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِنِصْفِ يَوْمٍ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ).

ثُمَّ تَلَا مُوْسٰى هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿وَ اِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ﴾ [الحج: ٤٧].

۴۱۲۴: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے مہاجرین میں جو لوگ فقیر تھے انہوں نے شکایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ نے ان جو مالدار مہاجرین کو ان کے اوپر فضیلت دی ہے آپ نے فرمایا اے فقراء کے گروہ! میں تم کو خوش خبری دیتا ہوں کہ فقراء مؤمنین مال داروں سے آدھا دن یعنی پانچ سو برس پہلے جنت میں جائیں گے۔ موسیٰ بن عبیدہ نے پھر یہ آیت پڑھی: ﴿وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ﴾۔

۷: بَابُ مُجَالَسَةِ الْفُقَرَاءِ

۴۱۲۵: حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سعيد الْكِنْدِيُّ ثنا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرٰهِيمَ التَّيْمِيُّ ' اَبُوْ يَحْيٰى ثَنَا اِبْرٰهِيمُ اَبُو اِسْحَاقَ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ جَعْفَرُ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ يُحِبُّ الْمَسَاكِيْنَ وَ يَجْلِسُ اِلَيْهِمْ وَ يُحَدِّثُهُمْ وَ يُحَدِّثُوْنَهُ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكَنِّيْهِ اَبَا الْمَسَاكِيْنِ.

۴۱۲۶: حدثنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا ثنا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَبِي الْمُبَارَكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَحِبُّوا الْمَسَاكِيْنَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهِ (اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَ اَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ.

۴۱۲۷: حدثنا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ ثنا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ ثنا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ اَبِيْ سَعْدٍ الْاَزْدِيِّ وَ كَانَ قَارِئَ الْاَزْدِ عَنْ اَبِي الْكَنُوْدِ عَنْ خَبَّابٍ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَ لَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ﴾ اِلٰى قَوْلِهِ: ﴿فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ [الانعام: ۵۲] قَالَ جَاءَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيْمِيُّ وَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فَوَجَدُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَعَ صُهَيْبٍ وَ بِلَالٍ وَ عَمَّارٍ وَ خَبَّابٍ ' قَاعِدًا فِيْ نَاسٍ مِنَ الضُّعَفَاءِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا رَاَوْهُمْ حَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ حَقَرُوْهُمْ فَاَتَوْهُ فَخَلَوْا بِهِ وَ قَالُوْا: اِنَّا نُرِيْدُ اَنْ تَجْعَلَ لَنَا مِنْكَ مَجْلِسًا تَعْرِفُ لَنَا بِهِ الْعَرَبُ فَضْلَنَا فَاِنَّ وُفُوْدَ الْعَرَبِ تَاْتِيْكَ فَنَسْتَحْيِيْ اَنْ تَرَانَا الْعَرَبُ مَعَ هٰذِهِ الْاَعْبُدِ فَاِذَا نَحْنُ جِئْنَاكَ فَاَقِمْهُمْ عَنْكَ فَاِذَا نَحْنُ فَرَغْنَا فَاقْعُدْ مَعَهُمْ اِنْ شِئْتَ قَالَ (نَعَمْ) قَالُوْ

باب : فقیروں کے ساتھ بیٹھنے کی فضیلت

۴۱۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت جعفر بن ابی طالب فقیروں سے محبت کرتے تھے ان کے پاس بیٹھا کرتے ان سے باتیں کرتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر کی یہ کنیت رکھی تھی ''ابوالمساکین''، یعنی مسکینوں کے باپ۔

۴۱۲۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا مسکینوں سے محبت رکھو اس لئے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں فرماتے تھے: یا اللہ! مجھ کو جلا مسکین اور میرا حشر کر مسکینوں میں۔

۴۱۲۷: جناب روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ. فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ یعنی مت نکال ان لوگوں کو جو صبح شام اللہ کی یاد کرتے ہیں اپنے پاس سے انہوں نے کہا کہ اقرع بن حابس تمیمی اور عیینہ بن حصن فزاری آئے دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صہیب اور بلال اور عمار اور خباب کے پاس بیٹھے ہیں اور چند غریب مومنین کے ساتھ۔ جب اقرع اور عیینہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد ان لوگوں کو دیکھا تو ان کو حقیر جانا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر آپ سے خلوت کی اور عرض کیا ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے لئے ایک مقام اور وقت آنے کے لئے مقرر کر دیجئے جس کی وجہ سے عرب لوگوں کو ہماری بزرگی معلوم ہو کیونکہ آپؐ کے پاس عرب کی قوموں

فَاكْتُبْ لَنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فَدَعَا بِصَحِيفَةٍ وَدَعَا عَلِيًّا لِيَكْتُبَ وَ نَحْنُ قُعُودٌ فِي نَاحِيَةٍ فَنَزَلَ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاوَةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَ مَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ [الأنعام: ٥٢] ثُمَّ ذَكَرَ الْأَقْرَعَ ابْنَ حَابِسٍ وَ عُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ فَقَالَ: ﴿وَكَذَالِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِيَقُولُوا أَهَؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ﴾ [الأنعام: ٥٣] ثُمَّ قَالَ: ﴿وَ إِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ﴾ [الأنعام: ٥٤]. قَالَ فَدَنَوْنَا مِنْهُ حَتَّى وَضَعْنَا رُكَبَنَا عَلَى رُكْبَتِهِ وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْلِسُ مَعَنَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ قَامَ وَ تَرَكَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاوَةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَ لَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ﴾ وَ لَا تُجَالِسِ الْأَشْرَافَ ﴿تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا وَ لَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا﴾ يَعْنِي عُيَيْنَةَ وَالْأَقْرَعَ ﴿وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَ كَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا﴾ [الكهف: ٢٨] قَالَ هَلَاكًا) قَالَ أَمْرُ عُيَيْنَةَ وَالْأَقْرَعِ ثُمَّ ضَرَبَ لَهُمْ مَثَلَ الرَّجُلَيْنِ وَ مَثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا.

قَالَ خَبَّابٌ فَكُنَّا نَقْعُدُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا بَلَغْنَا السَّاعَةَ الَّتِي يَقُومُ فِيهَا قُمْنَا وَتَرَكْنَاهُ حَتَّى يَقُومَ.

کے قاصد آتے ہیں اور ہم کو شرم معلوم ہوتی ہے کہ وہ دیکھیں ہم کو ان غلاموں کے ساتھ بیٹھا دیں۔ تو جب ہم آپ کے پاس آئیں آپ ان کو اپنے پاس سے اٹھا دیا کیجئے پھر جب ہم فارغ ہو کر چلے جائیں تو آپ کا اگر جی چاہے ان کے ساتھ بیٹھئے۔ آپ نے فرمایا: ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا آپ ایک تحریر اس مضمون کی لکھ دیجئے آپ نے کاغذ منگوایا اور جناب علی مرتضیٰ کو لکھنے کے لئے بلایا۔ خباب کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک کونے میں (خاموش) بیٹھے تھے کہ جو مرضی اللہ اور اس کے رسولؐ کی۔ اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام اترے اور یہ آیت لائے: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ﴾ "یعنی مت ہانک اپنے پاس سے ان لوگوں کو جو اللہ کی یاد کرتے ہیں صبح اور شام وہ اللہ کی رضامندی کے طالب ہیں تیرے اوپر ان کا حساب کچھ نہ ہوگا اور تیرا ان پر کچھ نہ ہوگا اگر تو ان کو ہانک دے تو تو ظالموں میں سے ہو جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اقرع بن حابس اور عیینہ کا ذکر کیا تو فرمایا: ﴿وَكَذَلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِيَقُولُوا أَهَؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّكِرِينَ﴾ پھر فرمایا: ﴿وَ إِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ﴾ خباب نے کہا یہ جب آیتیں اتریں تو ہم پھر آپ سے نزدیک ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے اپنا گھٹنا آپ کے گھٹنے پر رکھ دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال ہوگا کہ آپ ہمارے ساتھ بیٹھتے تھے اور جب اٹھنے کا آپ قصد کرتے تو آپ کھڑے ہو جاتے اور ہم کو چھوڑ دیتے تو یہ آیت اتاری ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاوَةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَ لَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ﴾ یعنی روکے رکھ آپ کو ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے مالک کی یاد کرتے ہیں صبح اور شام اور ﴿ولا

تطع من اغفلنا قلبه عن ذكرنا﴾ یعنی مت کہا مان ان لوگوں کا جن کے دل ہم نے غافل کر دیئے اپنی یاد سے۔ خباب نے کہا پھر تو یہ حال ہو گیا کہ ہم برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے رہتے جب آپ کے اٹھنے کا وقت آتا تو ہم خود اٹھ جاتے اور آپ کو چھوڑ دیتے اٹھنے کے لئے۔

۴۱۲۸: حدثنا يحی بْنُ حكيمٍ ثنا ابو داؤد ثنا قيسُ بْنُ الرّبيع عن المقدام بن شُريحٍ عن ابيه عن سعْدٍ قالَ نزلتْ هذهِ الآيةُ فينا ستّةٍ فيَّ و في ابن مسْعُودٍ و صُهيبٍ و عمّارٍ و المقدادِ و بلالٍ.

قال قالتْ قُريْشٌ لرسُول الله ﷺ انّا لا نرضى انْ نكُوْن اتباعا لهُمْ فاطْرُدْهُمْ عنك قال فدخل قلْب رسُوْل الله ﷺ منْ ذالك ما شاء اللهُ انْ يدْخُل فانزل اللهُ عزّوجلّ: ﴿و لا تطْرُدِ الّذيْن يدْعُوْن ربّهُمْ بالْغداوة والْعشيّ يُريْدُوْن وجْههٗ﴾ الْآيةَ [الأنعام: ٥٢]

۴۱۲۸: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ آیت ہم چھ آدمیوں کے بارے میں اتری میں ابن مسعود صہیب عمار مقداد اور بلال میں قریش کے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم ان لوگوں کے ساتھ بیٹھنا نہیں چاہتے ان کو آپ اپنے پاس سے ہٹا (دھتکار) دیجئے اس بات کو سن کر آپ کے دل میں آیا جو اللہ کو آنا منظور تھا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ ...... ﴾ اس کا ترجمہ اوپر گزر چکا۔

۸: بَابُ فِي الْمُكْثِرِيْنَ

باب: جو بہت مالدار ہیں ان کا بیان

۴۱۲۹: حدثنا ابُوْ بكْرِ بْنُ ابي شيْبة و ابُوْ كُريْبٍ قالا ثنا بكْرُ بْنُ عبْدِ الرّحْمٰنِ ثنا عيْسى بْنُ الْمُخْتار عنْ مُحمّد بْن ابيْ ليْلى عنْ عطيّة الْعوْفيّ عنْ ابيْ سعيْدٍ الْخُدْريّ عنْ رسُوْلِ اللهِ صلّى اللهُ عليْهِ وسلّم انّهٗ قال (ويْلٌ لّلْمُكْثريْن الّا منْ قال بالْمال هكذا و هكذا و هكذا و هكذا) ارْبعٌ عنْ يمينه و عنْ شماله ومنْ قُدّامه و منْ ورائه

۴۱۲۹: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خرابی ہے بہت مال والوں کی (کیونکہ اکثر ایسے مال دار خدا سے غافل ہو جاتے ہیں مگر جو کوئی مال کو اس کی طرف لٹا دے اور اس طرف اور اس طرف اور اس طرف آپ نے چاروں طرف اشارہ کیا دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے۔

۴۱۳۰: حدثنا الْعبّاسُ بْنُ عبْدِالْعظيْمِ الْعنْبريُّ ثنا النّضْرُ بْنُ محمّدٍ ثنا عِكْرمةُ ابْنُ عمّارٍ حدّثني ابُوْ زُميْلٍ هو سماكٌ عنْ مالكِ بْنِ مرْثدٍ الْحنفيّ عنْ ابيْه عنْ ابيْ ذرّ قال قال رسُوْلُ الله ﷺ (الْاكْثرُوْن همُ الْاسْفلُوْن يوْم الْقيامة الّا منْ قال بالْمال هكذا وهكذا وكسبهٗ منْ طيّبٍ.

۴۱۳۰: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ بہت مالدار ہیں انہی کا درجہ قیامت کے دن سب سے پست ہوگا مگر جو کوئی مال اس طرف اور اس طرف لٹائے اور حلال طریقے سے کمائے۔

۴۱۳۱: حدثنا يحْيى ابْنُ حكيْمٍ ثنا يحْيى بْنُ سعيْد

۴۱۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی

الْقَطَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (الْاَكْثَرُوْنَ هُمُ الْاَسْفَلُوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثًا.

روایت ہے۔

۴۱۳۲: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (مَا اُحِبُّ اَنَّ اُحُدًا عِنْدِيْ ذَهَبًا فَتَاْتِيْ عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِيْ مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا شَيْءٌ اَرْصُدُهُ فِيْ قَضَاءِ دَيْنٍ).

۴۱۳۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: میں تو یہ نہیں چاہتا کہ احد پہاڑ کے برابر میرے پاس سونا ہو اور تیسرا دن گزرنے کے بعد اس میں سے کچھ سونا میرے پاس باقی رہے البتہ جو میں قرض کے ادا کرنے کے لئے رکھ چھوڑں اُس کے علاوہ۔

۴۱۳۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ ابْنُ خَالِدٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدِ اللّٰهِ مُسْلِمِ بْنِ مِشْكَمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ غَيْلَانَ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اَللّٰهُمَّ مَنْ آمَنَ بِيْ وَصَدَّقَنِيْ وَعَلِمَ اَنَّ مَا جِئْتُ بِهِ هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَقْلِلْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَحَبِّبْ اِلَيْهِ لِقَاءَكَ وَعَجِّلْ لَهُ الْقَضَاءَ وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِيْ وَلَمْ يُصَدِّقْنِيْ وَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ مَا جِئْتُ بِهِ هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَاَطِلْ عُمُرَهُ).

۴۱۳۳: حضرت عمرو بن غیلان ثقفیؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: اے اللہ! جو کوئی میرے اوپر ایمان لائے اور میری تصدیق کرے اور جو میں لایا (یعنی قرآن) اس کو حق جانے تیرے پاس سے تو اس کے مال اور اولاد کو کم کرے اور اپنی ملاقات اس کو پسند کر دے (یعنی موت) اور اسکی قضا (موت) جلدی کر اور جو کوئی میرے اوپر ایمان لائے اور میری تصدیق نہ کرے اور یہ نہ جانے کہ میں جو لے کر آیا ہوں وہ حق ہے تیرے پاس سے تو اسکا مال بہت کر اور اسکی اولاد بہت کر اور اسکی عمر لمبی کر۔

۴۱۳۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا غَسَّانُ بْنُ بُرْزِيْنَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ ثَنَا غَسَّانُ بْنُ بُرْزِيْنَ ثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ عَنِ الْبَرَاءِ السَّلِيْطِيِّ عَنْ نُقَادَةَ الْاَسَدِيِّ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ يَسْتَمْنِحُهُ نَاقَةً فَرَدَّهُ ثُمَّ بَعَثَنِيْ اِلٰى رَجُلٍ آخَرَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ بِنَاقَةٍ فَلَمَّا اَبْصَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهَا وَفِيْمَنْ بَعَثَ بِهَا).

۴۱۳۴: نقادہ اسدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک شخص کے پاس ایک اونٹنی مانگنے کے لئے بھیجا لیکن اس شخص نے نہ دی پھر آپ نے مجھ کو ایک دوسرے شخص کے پاس بھیجا اس نے ایک اونٹنی بھیجی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو فرمایا: یا اللہ برکت دے اس میں اور برکت دے اس کو جس نے یہ بھیجی۔ نقادہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیجئے اللہ تعالیٰ برکت

قال نُقادة : فقلتُ لرسُوْل الله صلّى الله عليه وسلّم و فيمن جاء بها قال (و فيمن جا بها) ثمّ امر بها فحلبت فدرّت فقال رسُوْلُ الله صلّى الله عليه وسلّم (اللّٰهمّ اكثِرْ مالَفُلان) لِلْمانع الاوّل (واجعلْ رِزْق فُلانٍ يوْمًا بيوْمٍ) للّذىْ بعث بالنّاقة.

دے اس کو بھی جو اِسکو لے کر آیا ہے آپ نے کہا اسکو بھی برکت دے جو اسکو لے کر آیا ہے پھر آپ نے حکم دیا' دودھ دوہنے کا' دودھ دوہا گیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: اللہ فلاں شخص کا مال بہت کر دے (جس نے اونٹنی نہیں بھیجی تھی) اور فلاں شخص کو روزانہ رزق (روزی) دے۔

۴۱۳۵: حدّثنا الْحسنُ بْنُ حمّادٍ ثنا ابُوْ بكرِ ابْنِ عيّاش عنْ ابىْ حصيْنٍ عنْ ابىْ صالحٍ عنْ ابىْ صالحٍ عنْ ابىْ هريْرة قالَ قالَ رسُوْلُ اللهِ ﷺ (تعس عبْدُ الدِّيْنارِ و عبْدُ الدِّرْهمِ و عبْدُ الْقطِيْفةِ و عبْدُ الْخمِيْصةِ اِنْ اُعْطى رضى و اِنْ لّمْ يُعْطَ لمْ يفِ).

۴۱۳۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہلاک ہوا بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا اور بندہ چادر کا اور بندہ شال کا اگر اسکو یہ چیزیں دی جائیں تب وہ راضی ہے اور جو نہ دی جائیں تو وہ کبھی اپنے امام کی بیعت پوری نہ کرے۔

۴۱۳۶: حدّثنا يعْقُوْبُ بْنُ حُميْدٍ ثنا اسْحٰقُ بْنُ سعِيْدٍ عنْ صفْوان عنْ عبْدِ اللهِ بْن دِيْنارٍ عنْ ابىْ صالحٍ عنْ ابىْ هريْرة رضِى اللهُ تعالى عنْهُ قال قال رسُوْلُ اللهِ صلّى اللهُ عليْهِ وسلّم (تعس عبْدُ الدِّيْنارِ و عبْدُ الدِّرْهمِ و عبْدُ الْخمِيْصةِ تعس وانْتكس و اذا شِيْك فلا انْتقش).

۴۱۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تباہ ہوا بندہ دینار (اشرفی) اور بند درہم (روپیہ) کا اور بندہ شال کا ہلاک ہوا اور دوزخ میں اوندھا گرا خدا کرے جب اس کو کانٹا لگے تو کبھی نہ نکلے (یہ بددعا ہے لالچی شخص کیلئے)۔

۹ : بَابُ الْقناعةِ

باب : قناعت کا بیان

۴۱۳۷: حدّثنا ابُوْ بكْرِ بْنُ ابِىْ شيْبة ثنا سُفْيانُ بْنُ عُييْنة عنْ ابِى الزِّنادِ عنِ الْاعْرجِ عنْ ابِىْ هُريْرة قالَ قال رسُوْلُ اللهِ ﷺ (ليْس الغِنى عنْ كثْرةِ الْعرضِ و لٰكِنّ الْغِنى غِنى النّفْسِ).

۴۱۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تونگری بہت اسباب رکھنے سے نہیں ہوتی بلکہ تونگری یہ ہے کہ دِل بے پرواہ ہو (اور جو اللہ دے اس پر قناعت کرے)۔

۴۱۳۸: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ رُمْحٍ ثنا عبْدُ اللهِ بْنُ لهِيْعة عنْ عُبيْدِ اللهِ بْنِ ابِىْ جعْفرٍ و حُميْدِ بْنِ هانِئٍ الْخوْلانِىّ انّهُما سمِعا ابا عبْدِ الرّحْمٰنِ الْحُبُلِىّ يُخْبِرُ عنْ عبْدِ اللهِ بْنِ عمْرِو بْنِ الْعاصِ عنْ رسُوْلِ اللهِ ﷺ انّهُ قال (قدْ افْلح منْ هُدِى اِلى الْاِسْلامِ و رُزِق الْكفاف وقنع بِهٖ).

۴۱۳۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک نجات پائی اس نے جس کو اسلام کی ہدایت ہوئی اور ضرورت کے موافق روزی دی گئی اور اس پر قناعت کی۔

۴۱۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا).

۴۱۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا اللہ! محمد (ﷺ) کی آل کو ضرورت کے موافق روزی دے یا بقدرِ ضرورت۔

۴۱۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا اَبِىْ وَ يَعْلٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ نُفَيْعٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَا مِنْ غَنِيٍّ وَ لَا فَقِيْرٍ اِلَّا وَدَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَّهُ اُتِىَ مِنَ الدُّنْيَا قُوْتًا).

۴۱۴۰: حضرت انسؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مالدار یا محتاج ایسا نہیں ہے جو قیامت میں یہ آرزو نہ کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کو دنیا میں حاجت کے موافق رزق دیتا' بہت مالدار نہ کرتا کیونکہ فقراء کے مراتب عالیہ کو دیکھیں گے۔

۴۱۴۱: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ وَمُجَاهِدُ ابْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ شُمَيْلَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ شُمَيْلَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ مُعَافًى فِىْ جَسَدِهٖ آمِنًا فِىْ سِرْبِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا.

۴۱۴۱: حضرت عبید اللہ بن محصن سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تم میں سے امن کے ساتھ صبح کرے اور اس کے پاس اس دن کا کھانا بھی ہو تو گویا ساری دنیا اس کیلئے اکٹھی ہو گئی۔

۴۱۴۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا وَكِيعٌ وَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَاِنَّهُ اَجْدَرُ اَنْ لَا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ).

قَالَ: اَبُوْ مُعَاوِيَةَ (عَلَيْكُمْ).

۴۱۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں اپنے سے کم والے کو دیکھو اور اپنے سے زیادہ والے کو مت دیکھو۔ ایسا کرنے سے امید ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی (کسی) نعمت کو حقیر نہ جانو گے۔

۴۱۴۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا كَثِيْرُ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ' ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهٗ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَ اَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ اِنَّمَا يَنْظُرُ اِلٰى اَعْمَالِكُمْ وَقُلُوْبِكُمْ.

۴۱۴۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھے گا بلکہ تمہارے عملوں اور دلوں کو دیکھے گا۔

١٠ : بَابُ مَعِيْشَةِ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ

باب : آنحضرت ﷺ کی آل کی زندگی کے متعلق بیان

٤١٤٤ : حدّثنا اَبُو بكر بْنُ ابى شيبة ثنا عبْد اللّهِ بْنُ نميرٍ و ابوْ اُسامة عنْ هشام ابن عُرْوة عن ابيه عن عائشة قالتْ اِنْ كُنّا آلُ مُحمّدٍ ﷺ لنمْكُثُ شهْرًا ما نُوْقدُ فِيْهِ بنارٍ ما هو اِلّا التّمْرُ وَالْماءُ (اِلّا انّ ابْن نُميرٍ قال نَلْبثُ شهْرًا).

٤١٤٤ : ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک ایک مہینہ اس طرح سے گزارتے کہ گھر میں آگ نہ سلگائی جاتی اور ہمارا کھانا (فقط) یہی ہوتا، کھجور اور پانی۔

٤١٤٥ : حدّثنا ابُوْ بكْرِ بْن ابى شيْبة ثنا يزيْدُ بْنُ هارُوْن ثنا محمّدُ بْنُ عمْرٍو عنْ ابى سلمة عنْ عائشة قالتْ : لقدْ كان ياْتى على آلِ مُحمّدٍ ﷺ الشّهْرُ ما يرى فِيْ بيْتٍ مِنْ بُيُوْتهِ الدُّخانُ.

قُلْتُ فما كان طعامُهُمْ قالت الْاسْودان التّمْرُ والْماءُ غيْرَ انّهُ كان لنا جيْرانٌ من الْانْصار جيْرانُ صدقٍ و كانتْ لهُمْ ربائبُ فكانُوْا يبْعثُوْن اليه الْبانها.

قال مُحمّدٌ و كانُوْا تسْعة ابْيات.

٤١٤٥ : ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آلِ محمد پر ایک مہینہ گزر جاتا اور کسی گھر سے آپ کے گھروں میں سے دھواں نہ نکلتا۔ ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا پھر کیا کھاتے تھے؟ انہوں نے کہا کھجور اور پانی۔ البتہ ہمارے ہمسائے تھے، اُن کے گھروں میں بکریاں پلی ہوئیں تھیں تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ بھیج دیا کرتے۔

٤١٤٦ : حدّثنا نصْرُ بْنُ عليّ ثنا بشْرُ بْنُ عُمر ثنا شُعْبةُ عنْ سماكٍ عن النُّعْمانِ بْن بشيْرٍ قال سمعْتُ عُمرَ بْنَ الْخطّاب يقُوْلُ رايْتُ رسُوْلَ اللّهِ صلّى اللّهُ عليْهِ وسلّم يلْتوِىْ فِى الْيوْمِ مِنَ الْجُوْعِ ما يجدُ مِن الدّقلِ ما يمْلأُ به بطْنه.

٤١٤٦ : حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ بھوک سے کروٹیں بدلتے، پیٹ کو الٹتے اور (کبھی تو) ناکارہ کھجور بھی آپ کو نہ ملتی کہ اس سے پیٹ بھرلیں۔

٤١٤٧ : حدّثنا احْمدُ بْنُ منيْعٍ ثنا الْحسنُ ابْنُ مُوْسى انْبانا شيْبانُ عنْ قتادة عنْ انسِ بْنِ مالكٍ قال سمعْتُ رسُوْلَ اللّه صلّى اللّهُ عليْهِ وسلّم يقُوْلُ مرارًا (والّذِىْ نفْسُ مُحمّدٍ بيدِهٖ ما اصْبح عنْد آلِ مُحمّدٍ صاعُ حبٍّ و لا صاعُ تمْرٍ).

٤١٤٧ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ کئی بار فرماتے تھے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے آلِ محمدؐ کے پاس صبح کو ایک صاع غلہ کا یا کھجور کا نہیں ہے۔

وَ اِنَّ لَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعَ نِسْوَةٍ.

حالانکہ ان دنوں میں آپ کی نو ازواج تھیں۔

۴۱۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُغِيْرَةِ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيْمَةَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَا اَصْبَحَ فِيْ آلِ مُحَمَّدٍ اِلَّا مُدٌّ مِنْ طَعَامٍ) اَوْ (مَا اَصْبَحَ فِيْ آلِ مُحَمَّدٍ مُدٌّ مِنْ طَعَامٍ).

۴۱۴۸: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس صبح کے وقت نہیں ہے ماسوا ایک مد اناج کے۔

۴۱۴۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْاَكْرَمِ (رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ) عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَكَثْنَا ثَلَاثَ لَيَالٍ لَا نَقْدِرُ (اَوْلَا يَقْدِرُ) عَلٰى طَعَامٍ.

۴۱۴۹: حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے پھر ہم تین دن تک ٹھہرے رہے اور ہم کو اناج نہ ملا کہ آپ کو کھلاتے۔

۴۱۵۰: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِطَعَامٍ سُخْنٍ فَاَكَلَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا دَخَلَ بَطْنِيْ طَعَامٌ سُخْنٌ مُنْذُ كَذَا وَ كَذَا.

۴۱۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گرم کھانا (تازہ پکا ہوا) آیا آپ نے اس کو کھایا جب فارغ ہوئے تو فرمایا اللہ کا شکر ہے اتنے دنوں سے میرے پیٹ میں گرم کھانا نہیں گیا بلکہ کھجور وغیرہ پر گزر بسر فرماتے رہے ہیں۔

۱۱: بَابُ ضِجَاعِ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ

باب: آنحضرت ﷺ کی آل کا نیند کے لیے بستر کیسا تھا؟

۴۱۵۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ ضِجَاعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدَمًا حَشْوُهُ لِيْفٌ.

۴۱۵۱: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر چمڑے کا تھا اس کے اندر خرما کی چھال بھری تھی۔

۴۱۵۲: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ وَ هُمَا فِيْ خَمِيْلٍ لَهُمَا (وَالْخَمِيْلُ الْقَطِيْفَةُ الْبَيْضَاءُ مِنَ الصُّوْفِ) قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَّزَهُمَا بِهَا وَ

۴۱۵۲: جناب علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ میرے اور فاطمہ زہراؓ کے پاس آئے ہم دونوں ایک سفید اونی چادر اوڑھے ہوئے تھے جو آنحضرتؐ نے جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو جہیز میں دی تھی اور ایک تکیہ دیا تھا جس کے اندر اذخر کی گھاس بھری ہوئی

وِسادةٍ محشُوّةٍ ذخرًا وقِرْبةٍ.

تھی اور ایک مشک پانی کیلئے۔

۴۱۵۳. حدّثنا مُحمّدُ بْنُ بشّارٍ ثنا عمرو ابنُ يُونُس ثنا عكْرمةُ بنُ عمّارٍ حدّثني سماكٌ الحنفيُّ ابُوْ زُمَيْلٍ حدّثني عبْدُ اللّهِ ابنُ الْعبّاس حدّثني عُمرُ بنُ الْخطّاب قال دخلْتُ على رسُوْلِ اللّهِ ﷺ وهُو على حصِيرٍ قالَ فجلستُ فإذا عليْهِ ازارٌ و ليس عليْهِ غيْرُهُ واذا الْحصِيْرُ قد اثّر فيْ جنبه و اذا انا بقبْضةٍ مِنْ شعيرٍ نحو الصّاع و قرظٍ فيْ ناحيةٍ في الْغُرْفةِ و إذا اهابٌ معلّقٌ فابْتدرتْ عيْناي فقال (ما يُبْكِيْك يا ابْنَ الْخطّاب!) فقُلْتُ يا نبيّ اللّه و مالِي لا ابكي؟ و هٰذا الْحصِيْرُ قدْ اثّر فِيْ جنْبِك و هٰذِهٖ خزانتُك لا ارى فيْها الّا ما ارى و ذالِك كسْرى و قيْصرُ فيْ الثِّمارِ وَالْانْهارِ و انت نبيُّ اللّهِ و صفوتُهُ و هٰذِهٖ خزانتُك قال(يا ابْنَ الْخطّاب الا ترْضى انْ تكُوْن لنا الْآخِرةُ و لهُمُ الدُّنْيا) قُلْتُ. بلى.

۴۱۵۳: خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ ایک بوریئے پر بیٹھے ہوئے تھے میں بھی بیٹھ گیا آپ صرف ایک تہہ بند باندھے تھے' دوسرا کوئی کپڑا آپؐ کے بدن پر نہ تھا اور بوریہ کا نشان آپ کی کمر پہ پڑا ہوا تھا اور میں نے دیکھا تو ایک مٹھی بھر جو شاید ایک صاع ہوں گے اور ببول کے پتے تھے ایک کونے میں اور مشک جو لٹک رہی تھی یہ دیکھ کر میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل آئے۔ آپ نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے تو کیوں روتا ہے؟ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے نبیؐ میں کیوں نہ روؤں۔ یہ بوریا آپؐ کے مبارک پہلو میں نشان ڈالے اور آپ کا خزانہ کل اس قدر اس میں کوئی چیز میں نہیں دیکھتا سوائے اس کے جو میں دیکھ رہا ہوں اور کسریٰ اور قیصر کو دیکھئے کیسے میوؤں اور نہروں میں رہتے ہیں حالانکہ آپؐ اللہ کے نبیؐ اور اس کے برگزیدہ ہیں اس پر آپؐ کا یہ توشہ خانہ آپؐ نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے تو اس پر راضی نہیں کہ ہم کو آخرت ملے اور ان کو دنیا میں نے کہا کیوں نہیں۔

۴۱۵۴: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ طرِيفٍ و اِسحٰقُ ابنُ اِبْرٰهِيم بْنِ حبِيْبٍ قالا ثنا مُحمّدُ بْنُ فُضيْلٍ عنْ مُجالدٍ عنْ عامِرٍ عنِ الْحارِثِ عنْ عليٍّ قالَ اُهْدِيتْ اِبْنةُ رسُوْلِ اللّهِ ﷺ اِلَيَّ فما كانَ فِراشُنا ليْلةَ اُهْدِيتْ اِلّا مسْكُ كبْشٍ.

۴۱۵۴: جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (سیدہ فاطمہؓ) میرے پاس روانہ کی گئیں اور اس رات کو ہمارا بچھونا کچھ نہ تھا سوائے بکری کی کھال کے۔

۱۲: بابُ مَعِيْشَةِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: آنحضرتؐ کے اصحاب کی زندگی کیسے گزری؟

۴۱۵۵: حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عبْدِ اللّهِ بْنِ نُميْرٍ و اَبُوْ كُريْبٍ قالا ثنا اَبُوْ اُسامةَ عنْ زائِدةَ عنِ الْاعْمشِ عنْ شقِيْقٍ عنْ

۴۱۵۵: ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو صدقہ کا حکم کرتے تو ہم

ابی مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر بالصدقۃ فینطلق احدنا یتحامل حتی یجیء بالمد وان لاحدھم الیوم مائۃ الف.

قال شقیق کانہ یعرض بنفسہ.

میں سے کوئی جاتا اور مزدوری کرتا یہاں تک کہ ایک مدّ لاتا اس کو صدقہ دیتا اور آج کے دن اس شخص کے پاس لاکھ روپیہ موجود ہے شقیق نے کہا جیسے ابو مسعود اپنی طرف اشارہ کرتے تھے (یعنی میں ایسا ہی کرتا تھا اور اب میرے پاس ایک لاکھ روپیہ موجود ہیں)۔

۴۱۵۶: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا وکیع عن ابی نعامۃ سمعہ من خالد بن عمیر رضی اللہ تعالی عنہ قال خطبنا عتبۃ بن غزوان علی المنبر فقال لقد رأیتنی سابع سبعۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لنا طعام نأکلہ الا ورق الشجر حتی قرحت اشداقنا.

۴۱۵۶: خالد بن عمیرؓ سے روایت ہے عتبہ بن غزوان نے ہم نے منبر پر خطبہ سنایا تو کہا میں ساتواں آدمی تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ہمارے پاس کچھ کھانا نہ تھا صرف درخت کے پتے کھاتے تھے یہاں تک کہ ہمارے مسوڑھے چھلنی ہو گئے۔

۴۱۵۷: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا غندر عن شعبۃ عن عباس الجریری قال سمعت ابا عثمان یحدث عن ابی ھریرۃ انھم اصابھم یحدث عن ابی ھریرۃ انھم اصابھم جوع و ھم سبعۃ قال فاعطانی النبی ﷺ سبع تمرات لکل انسان تمرۃ.

۴۱۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگ بھوکے ہوئے اور وہ سات آدمی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سات کھجوریں دیں ہر آدمی کیلئے ایک کھجور۔

۴۱۵۸: حدثنا محمد بن یحیی بن ابی عمر العدنی ثنا سفیان بن عیینۃ عن محمد ابن عمرو و عن یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب عن عبد اللہ بن الزبیر بن العوام عن ابیہ قال لما نزلت ثم لتسألن یومئذ عن النعیم قال الزبیر و ای نعیم نسأل عنہ و انما ھو الاسودان التمر و الماء. قال (اما انہ سیکون).

۴۱۵۸: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری ﴿ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ﴾ (یعنی تم اس دن پوچھے جاؤ گے نعمت کے بارے میں) تو زبیر نے کہا کونسی نعمت ہمارے پاس ہے جس سے پوچھے جائیں گے؟ صرف دو چیزیں ہیں کھجور اور پانی آپؐ نے فرمایا: نعمت کا زمانہ قریب ہے۔

۴۱۵۹: حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ ثنا عبدۃ بن سلیمان عن ھشام بن عروۃ عن وھب بن کیسان عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و نحن ثلاث مائۃ نحمل ازوادنا علی رقابنا ففنی ازوادنا حتی کان یکون الرجل منا تمرۃ

۴۱۵۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو روانہ کیا تین سو آدمیوں کو (جہاد کے لئے) اور ہمارا توشہ ہماری گردنوں پر تھا خیر ہمارا توشہ ختم ہو گیا یہاں تک کہ ہر شخص کو ہم سے ہر روز ایک کھجور ملتی لوگوں نے کہا اے

فقيل يـا ابا عبد الله و اين تقع التمرة من الرّجل فقال : لقد وجدنا فقدها حين فقدنا ها و اتينا البحر فاذا نحن بحوت قد قذفه البحر فاكلنا منه ثمانية عشر يوما.

ابوعبداللہ بھلا ایک کھجور سے آدمی کا کیا بنتا ہوگا؟ انہوں نے کہا جب وہ بھی نہ رہی تو اس وقت ہم کو اس کی قدر معلوم ہوئی۔ آخر ہم سمندر کے کنارے آئے وہاں ہم نے دیکھا ایک مچھلی پڑی ہے جس کو دریا نے پھینک دیا ہے ہم اس میں سے اٹھارہ دن تک کھاتے رہے۔

۱۳ : بَابُ فِي الْبِنَاءِ وَالْخَرَاب

باب : عمارت تعمیر کرنا؟

۴۱۶۰ : حدثنا ابو كريب ثنا ابو معاوية عن الاعمش عن ابي السفر عن عبد الله ابن عمر قال مرّ علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نعالج خصالنا فقال (ما هذا) فقلت خصٌّ لنا وهي نحن نصلحه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم (ما ارى الامر الا اعجل من ذالك).

۴۱۶۰ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اوپر سے گزرے ہم ایک جھونپڑا بنا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا ہمارا مکان پرانا ہو گیا ہے ہم اس کو درست کر رہے ہیں آپ نے فرمایا میں تو دیکھتا ہوں موت اس سے جلد آنے والی ہے۔

۴۱۶۱ : حدثنا العبّاس بن عثمان الدمشقي ثنا الوليد بن مسلم ثنا عيسى بن عبد الاعلى بن ابي فروة حدثني اسحق بن ابي طلحة عن انس قال مرّ رسول الله ﷺ بقبة على باب رجل من الانصار فقال (ما هذه) قالوا: قبة بناها فلان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم (كلّ مال يكون هكذا فهو و بالٌ على صاحبه يوم القيمة) فبلغ الانصاريّ ذالك فوضعها فمرّ النبيّ صلى الله عليه وسلم بعد فلم يرها فسال عنها فاخبر انه وضعها لما بلغه عنك فقال (يرحمه الله يرحمه الله).

۴۱۶۱ : حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ ایک گول مکان کے دروازے پر سے گزرے جو ایک انصاری کا تھا آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا گول بنگلہ جس کو فلاں شخص نے بنایا ہے۔ آپ نے فرمایا: جو مال ایسی چیزوں میں خرچ ہو وہ قیامت کے دن وبال ہوگا اس کے مالک پر یہ خبر اسی انصاری کو پہنچی اس نے اس کو گرا دیا پھر آنحضرتؐ ادھر سے گزرے تو اس گول بنگلے کو نہیں دیکھا' اسکا حال پوچھا لوگوں نے عرض کیا آپ نے جو فرمایا تھا اس کی خبر جب مکان کے مالک کو پہنچی تو اُس نے اس کو گرا دیا۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ اس پر رحم کرے اللہ اس پر رحم کرے۔

۴۱۶۲ : حدثنا محمد بن يحيى ثنا ابو نعيم ثنا اسحق بن سعيد بن عمرو بن سعيد ابن العاص عن ابيه سعيد عن ابن عمر قال لقد رايتني مع رسول الله ﷺ بنيت

۴۱۶۲ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے اپنے آپ کو دیکھا جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہتے تھے میں نے ایک کوٹھری بنا لی

بيتا يكننى من المطر و يكننى من الشمس ما اعاننى عليه خلق الله تعالى.

تھی جو بارش اور دھوپ سے مجھ کو بچاتی اور اس کے بنانے میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق نے میری مدد نہیں کی تھی۔

٤١٦٣: حدثنا اسماعيل بن موسى ثنا شريک عن ابی اسحق عن حارثة بن مضرب قال اتينا خبابا رضی الله تعالى عنه نعوده فقال لقد طال سقمی و لو لا انی سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: (لا تتمنوا الموت) لتمنيته و قال (ان العبد ليوجر فی نفقته كلها الا فی التراب) او قال (فی البناء).

٤١٦٣: حارثہ بن مضرب سے روایت ہے ہم خباب کی عیادت کو گئے انہوں نے کہا میری بیماری لمبی ہو گئی اور اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا آپ فرماتے تھے کہ موت کی آرزو مت کرو تو میں موت کی آرزو کرتا اور آپ نے فرمایا: بندے کو ہر ایک خرچ کرنے میں ثواب ملتا ہے مگر مٹی میں خرچنے کا یا یوں فرمایا کہ عمارت میں خرچنے کا ثواب نہیں ملتا۔

١٤: بَابُ التَّوَكُّلِ وَالْيَقِيْنِ

باب: توکل اور یقین کا بیان

٤١٦٤: حدثنا حرملة بن يحيى ثنا عبد الله ابن وهب اخبرنى ابن لهيعة عن ابن هبيرة عن ابی تميم الجيشانی قال سمعت عمر يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول (لو انكم توكلتم على الله حق توكله كرزقكم كما يرزق الطير تغدوا خماصا و تروح بطانا).

٤١٦٤: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اگر تم جیسا چاہئے ویسا اللہ پر توکل کرو تو تم کو اس طرح سے روزی دے جیسے پرندوں کو دیتا ہے صبح کو وہ بھوکے اٹھتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے ہوئے آتے ہیں۔

٤١٦٥: حدثنا ابو بكر بن ابی شيبة .ثنا ابو معاوية عن الاعمش عن سلام (ابن شرحبيل ابی شرحبيل) عن حبة وسواء ابنی خالد قالا دخلنا على النبی صلى الله عليه وسلم و هو يعالج شيئا فاعناه عليه فقال (لا تيأسا من الرزق ما تهززت رؤسكما فان الانسان تلده امه احمر ليس عليه قشر ثم يرزقه الله عز وجل).

٤١٦٥: حبہ اور سواء سے روایت ہے دونوں خالد کے بیٹے تھے کہ ہم آنحضرتؐ کے پاس گئے آپ کچھ کام کر رہے تھے ہم نے اس کام میں آپؐ کی مدد کی آپ نے فرمایا تم دونوں روزی کی فکر نہ کرنا جب تک تمہارے سر ہلتے رہیں (زندہ رہو) اس لئے کہ ماں بچے کو سرخ جنتی ہے اُس پر کھال نہیں ہوتی پھر اللہ تعالیٰ اس کو روزی دیتا ہے۔

٤١٦٦: حدثنا اسحق بن منصور انبانا ابو شعيب صالح بن زريق العطار ثنا سعيد بن عبد الرحمن الجمحی عن موسى بن علی بن رباح عن ابيه عن عمرو بن العاص قال قال رسول الله ﷺ: ان من قلب ابن آدم بكل واد

٤١٦٦: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدم کے دل میں بہت سی راہیں ہیں پھر جو شخص اپنے دل کو سب راہوں میں لگا دے تو اللہ تعالیٰ پرواہ نہ کرے گا اس کو

شُعْبَةً فَمَنِ اتَّبَعَ قَلْبُهُ الشُّعَبَ كُلَّهَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ بِاَيِّ وَادٍ اَهْلَكَهُ وَ مَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ كَفَاهُ التَّشَعُّبَ).

کسی راہ میں ہلاک کر دے اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے تو سب راہوں کی فکر اس کو جاتی رہے گی۔

٤١٦٧: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ ثنا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ (لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدٌ مِنْكُمْ اِلَّا وَ هُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ).

٤١٦٧: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ فرماتے تھے: تم میں سے کوئی نہ مرے مگر اس حال میں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے نیک گمان رکھتا ہو۔

٤١٦٨: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَ فِي كُلٍّ خَيْرٌ اَحْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَ لَا تَعْجَزْ فَاِنْ غَلَبَكَ اَمْرٌ فَقُلْ قَدَرُ اللّٰهِ وَ مَا شَاءَ فَعَلَ وَ اِيَّاكَ وَاللَّوْ فَاِنَّ اللَّوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ).

٤١٦٨: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: قوی مسلمان اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے ناتواں مسلمان سے ہر بھلائی میں تو حرص کر پھر اگر تو مغلوب ہو جائے تو کہہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے اور جو اس نے چاہا وہ کیا اور ہرگز اگر مگر مت کر اگر شیطان کا دروازہ کھولتا ہے جب اس طور سے ہو کہ تقدیر پر بے اعتمادی نکلے اور انسان کو یہ عقیدہ ہو کہ یہ ہمارے فلاں کام کرنے سے یہ آفت آئی۔

١٥: بَابُ الْحِكْمَةِ

باب: حکمت کا بیان

٤١٦٩: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ حَيْثُمَا وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا).

٤١٦٩: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حکمت کا کلمہ گویا مسلمان کی گم شدہ چیز ہے جہاں اس کو پائے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔

٤١٧٠: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ ثنا صَفْوَانُ بْنُ عِيسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ.

٤١٧٠: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں کہ بہت سے لوگ ان میں ناشکری کر رہے ہیں۔ ایک تو تندرستی اور دوسرے فراغت (بے فکری)۔

٤١٧١: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ ثنا الْفُضَيْلُ ابْنُ سُلَيْمَانَ ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ جُبَيْرٍ مَوْلَى اَبِي اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِي وَ

٤١٧١: حضرت ابوایوب سے روایت ہے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو کوئی بات فرمائیے لیکن مختصر۔ آپؐ نے فرمایا: جب تو نماز میں کھڑا ہو تو ایسی نماز پڑھ گویا تو

اَوْجِزْ قَالَ (اِذَا قُمْتَ فِیْ صَلَاتِکَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ وَ لَا تَکَلَّمْ بِکَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ وَ اَجْمِعِ الْیَاسَ عَمَّا فِیْ اَیْدِی النَّاسِ).

اب اس دنیا سے رخصت ہونے والا ہے اور ایسی بات منہ سے مت نکال جس سے آئندہ عذر کرنا پڑے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے مایوس ہو جا۔

۴۱۷۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَثَلُ الَّذِیْ یَجْلِسُ یَسْمَعُ الْحِکْمَةَ ثُمَّ لَا یُحَدِّثُ عَنْ صَاحِبِهٖ اِلَّا بِشَرِّ مَا یَسْمَعُ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی رَاعِیًا فَقَالَ یَا رَاعِیْ اَجْزِرْنِیْ شَاةً مِنْ غَنَمِکَ قَالَ اذْهَبْ فَخُذْ بِاُذُنِ خَیْرِهَا فَذَهَبَ فَاَخَذَ بِاُذُنِ کَلْبِ الْغَنَمِ.

قَالَ اَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ ابْنُ اِبْرٰهِیْمَ ثَنَا مُوْسٰی ثَنَا حَمَّادٌ فَذَکَرَ نَحْوَهٗ وَ قَالَ فِیْهِ (بِاُذُنِ خَیْرِهَا شَاةً).

۴۱۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بیٹھ کر حکمت کی بات سنے پھر لوگوں سے وہی بات بیان کرے جو اس نے بری بات سنی ہے اپنے ساتھی سے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص چرواہے کے پاس آیا اور اس سے کہا اے چرواہے مجھ کو ایک بکری ذبح کرنے کے لئے دے۔ وہ بولا جا اور گلّہ میں سے (جو بھی بکری تجھے) اچھی معلوم ہو اُس کا کان پکڑ کر لے جا۔ پھر وہ گیا اور کتے کا کان پکڑ کر لے چلا۔

١٦: بَابُ الْبَرَائَةِ مِنَ الْکِبْرِ وَالتَّوَاضُعِ

باب: تواضع کا بیان اور کبر کے چھوڑ دینے کا بیان

۴۱۷۳: حَدَّثَنَا سُوَیْدُ بْنُ سَعِیْدٍ ثَنَا عَلِیُّ ابْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَیْمُوْنٍ الرَّقِّیُّ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ جَمِیْعًا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرٰهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ کِبْرٍ وَ لَا یَدْخُلُ النَّارَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِیْمَانٍ.

۴۱۷۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر غرور ہو اور وہ شخص دوزخ میں نہ جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو۔

۴۱۷۴: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ الْاَغَرِّ اَبِیْ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (یَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ الْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِیْ مَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اَلْقَیْتُهٗ

۴۱۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے تکبر میری چادر ہے اور بڑائی میرا ازار پھر جو کوئی ان دونوں میں سے کسی کے لئے مجھ سے جھگڑے

فِیْ جھنّم).

میں اس کو جہنم میں ڈالوں گا۔

۴۱۷۵: حدّثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سعِيْدٍ و هَارُوْنُ ابْنُ اِسْحٰق قال ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحارِبِیُّ عنْ عَطاءِ بْنِ السّائب عنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنٍ عنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ قال رسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (يقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِیْ فمنْ نازعَنِیْ وَاحِدًا مِنْهُمَا أَلْقَيْتُهُ فِی النّارِ).

۴۱۷۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۴۱۷۶: حدّثنا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى ثنا ابْنُ وهْبٍ اخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحارِثِ اَنَّ دَرَّاجًا حدَّثَهُ عنْ ابِی الْهَيْثَمِ عنْ ابِیْ سعِيْدٍ عنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قال (منْ يتواضعْ لِلّٰهِ سُبْحانَهُ درجةً يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرجَةً و منْ يتكبَّرْ على اللّٰهِ درجةً يضَعُهُ اللّٰهُ بهٖ درجةً حتّٰى يجعلهُ فِیْ اسْفَلِ السّافلِيْن.

۴۱۷۶: حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے' آنحضرتؐ نے فرمایا: جو شخص اللہ عز وجل کی رضامندی کے واسطے ایک درجہ کا تواضع کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرے گا اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک درجہ تکبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ گھٹا دے گا یہاں تک کہ اسفل السافلین (سب سے نچلا درجہ) میں اس کو رکھے گا۔

۴۱۷۷: حدّثنا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثنا عَبْدُ الصّمد و سلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قالا ثنا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عنْ انسِ بْنِ مالكٍ قال ان كانتِ الْاَمَةُ مِنْ اهْلِ الْمدِيْنة لتأْخذُ بيدِ رسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فما ينْزِعُ يَدَهُ مِنْ يدِهاحتّٰى يذْهب به حَيْثُ شاءت من الْمَدِيْنَةِ فِیْ حاجتِها.

۴۱۷۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مدینہ کیا یک لونڈی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑتی پھر آپؐ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں سے نہ نکالتے یہاں تک کہ وہ آپ کو لے جاتی جہاں چاہتی اپنے کام کے لئے۔

۴۱۷۸: حدّثنا عَمْرُو بْنُ رافِعٍ ثنا جرِيْرٌ عنْ مُسْلِمٍ الْاَعْوَرِ عَنْ انسِ بْنِ مَالِكٍ رضِیَ اللّٰهُ تَعالٰى عنْهُ قالَ كَان رَسُوْلُ اللّٰه صلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلَّمَ يَعُوْدُ الْمرِيْض و يُشيِّعُ الْجنازة و يُجِيْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْكِ وَالنَّضير على حِمارٍ و يوْم خيْبر علٰى حِمَارٍ مَخْطُوْمٍ برسَنٍ مِنْ لِيفٍ و تَحْتَهُ اِكافٌ منْ لِيفٍ).

۴۱۷۸: انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ بیمار کی عیادت کرتے' جنازے کے ساتھ جاتے' غلام اگر دعوت دیتا تو بھی قبول کرتے' گدھے پر سوار ہوتے اور جس دن بنی قریظہ اور بنی نضیر کا واقعہ ہوا اس دن آپؐ ایک گدھے پر سوار تھے' اُس کی رسّی خرما کی چھال کی تھی' آپؐ کے نیچے ایک زین تھا خرما کا پوست کا جو گدھے پر رکھا تھا یہ سب امور آپ کی تواضع اور انکسار پر دلالت کرتے ہیں۔

۴۱۷۹: حدّثنا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثنا عَلِیُّ ابْنُ الْحُسيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ثنا ابِیْ عَنْ مَطَرٍ عنْ قَتَادة عنْ مُطرِّفٍ عن عياضِ بْنِ

۴۱۷۹: حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ سنایا تو

حِمَارٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ خَطَبَهُمْ فَقَالَ (اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ).

فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ کو وحی بھیجی کہ تواضع کرو یہاں تک کہ کوئی مسلمان دوسرے پر فخر نہ کرے۔

۱۷: بَابُ الْحَيَاءِ

باب: شرم کا بیان

۴۱۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيٰى ابْنُ سَعِيْدٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عُتْبَةَ مَوْلٰى لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَشَدَّ حَيَاءً مِنْ عَذْرَاءَ فِيْ خِدْرِهَا وَ كَانَ اِذَا كَرِهَ شَيْئًا رُئِيَ ذَالِكَ فِيْ وَجْهِهٖ.

۴۱۸۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرم تھی جو پردے میں رہتی ہے اور آپؐ جب کسی چیز کو برا جانتے تو آپ کے مبارک چہرے میں اس کا اثر معلوم ہوتا۔

۴۱۸۱: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقِّيُّ ثَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَ خُلُقَ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ).

۴۱۸۱: حضرت انسؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر دین والوں میں ایک خصلت ہوتی ہے اور اسلام کی خصلت حیا ہے۔

۴۱۸۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ ثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَ اِنَّ خُلُقَ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ).

۴۱۸۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

۴۱۸۳: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَمْرٍو اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ).

۴۱۸۳: ابومسعود انصاری اور عقبہ بن عمرو سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے پاس جو اگلے پیغمبروں کے کلام میں سے رہ گیا ہے وہ یہ ہے جب تو شرم نہ کرے تو جی چاہے وہ کر۔

۴۱۸۴: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ).

۴۱۸۴: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیا ایمان میں داخل ہے اور فحش گوئی جفا ہے اور جفا دوزخ میں جائے گی۔

۴۱۸۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ

۴۱۸۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس چیز میں فحش ہو وہ اس کو عیب

(مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا شَانَهٗ وَ لَا كَانَ الْحَيَاءُ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا زَانَهٗ).

دار کر دے گا تو انسان ضرور فحش سے عیب دار ہو جائے گا اور حیا جس چیز میں آ جائے وہ اس کو عمدہ کر دے گی۔

١٨ : بَابُ الْحِلْمِ

باب : حلم اور بردباری کا بیان

٤١٨٦ : حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ مَرْحُوْمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ (مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَ هُوَ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُنْفِذَهٗ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهٗ فِيْ اَيِّ الْحُوْرِ شَاءَ).

٤١٨٦ : انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنا غصہ روک لے اور وہ طاقت رکھتا ہو اس کو استعمال کرنے کی تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن لوگوں کے سامنے بلائے گا اور اس کو اختیار دے گا جس حور کو چاہے وہ پسند کر لے۔

٤١٨٧ : حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ ثَنَا خَالِدُ بْنُ دِيْنَارٍ الشَّيْبَانِيَّ عَنْ عُمَارَةَ الْعَبْدِيِّ ثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَتْكُمْ وُفُوْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ) وَ مَا يُرٰى اَحَدٌ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذَا جَاءُوْا فَنَزَلُوْا فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ بَقِيَ الْاَشَجُّ الْعَصَرِيُّ فَجَاءَ بَعْدُ فَنَزَلَ مَنْزِلًا فَاَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ وَ وَضَعَ ثِيَابَهٗ جَانِبًا ثُمَّ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَا اَشَجُّ اِنَّ فِيْكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمَ وَالتُّؤَدَةَ).

قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَشَيْءٌ جُبِلْتُ عَلَيْهِ اَمْ شَيْءٌ حَدَثَ لِيْ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (بَلْ شَيْءٌ جُبِلْتَ عَلَيْهِ).

٤١٨٧ : ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آپؐ نے فرمایا: عبدالقیس کے قاصد آن پہنچے اور کوئی اس وقت دکھلائی نہیں دیتا تھا خیر ہم اسی حال میں تھے کہ اتنے میں عبدالقیس کے قاصد آن پہنچے اور اترے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے لیکن ان میں ایک شخص تھا اشج عصری (سر پھٹا ہوا)۔ اس شخص کا نام منذر بن عائذ تھا وہ سب کے بعد آیا اور ایک مقام میں اترا اور اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور اپنے کپڑے ایک طرف رکھے پھر آنحضرتؐ کے پاس آیا بڑے اطمینان اور سہولت سے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: اے اشج تجھ میں دو خصلتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے ایک تو حلم دوسرے تودة (یعنی وقار اور تمکین سہولت) اشج نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! یہ صفتیں مجھ میں خلقی ہیں یا نئی پیدا ہوئی ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں خلقی ہیں۔

٤١٨٨ : حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْهَرَوِيُّ ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا قُرَّةُ ابْنُ خَالِدٍ ثَنَا اَبُوْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْاَشَجِّ الْعَصَرِيِّ (اِنَّ فِيْكَ

٤١٨٨ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج عصری سے فرمایا: تجھ میں دو خصلتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ دوست

خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمَ وَالْحَيَاءَ).

رکھتا ہے حلم اور حیا۔

۴۱۸۹: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَا مِنْ جُرْعَةٍ اَعْظَمُ اَجْرًا عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ كَظَمَهَا عَبْدٌ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ).

۴۱۸۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی گھونٹ پینے کا ثواب اللہ تعالیٰ کے پاس اتنا نہیں ہے جتنا غصہ کا گھونٹ پینے کا اللہ کی رضامندی کے لئے۔

۱۹: بَابُ الْحُزْنِ وَالْبُكَاءِ

باب : غم اور رونے کا بیان

۴۱۹۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ اَنْبَأَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُوْسٰى اَنْبَأَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اِنِّىْ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ وَ اَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ السَّمَاءَ اَطَّتْ وَ حَقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ مَا فِيْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَ مَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَ مَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ وَ لَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ) وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّىْ كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ.

۴۱۹۰: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں وہ باتیں دیکھتا ہوں جن کو تم نہیں دیکھتے اور سنتا ہوں جن کو تم نہیں سنتے آسمان چرچر کر رہا ہے اور کیونکر چرچر نہ کرے گا اس میں چار انگلیوں کی جگہ بھی باقی نہیں ہے جہاں ایک فرشتہ اپنی پیشانی رکھے ہوئے اللہ تعالیٰ کو سجدہ نہ کر رہا ہو قسم خدا کی اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے اور تم کو بچھونوں پر اپنی عورتوں کے ساتھ مزہ نہ آتا اور تم جنگلوں کو نکل جاتے اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے ہوئے قسم خدا کی مجھے تو آرزو ہے کاش میں ایک درخت ہوتا جس کو لوگ کاٹ ڈالتے۔

۴۱۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا).

۴۱۹۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم جانتے وہ باتیں جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور بہت روتے۔

۴۱۹۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ يَعْقُوْبَ الزَّمْعِيِّ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ اَنَّ عَامِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ اِسْلَامِهِمْ وَ بَيْنَ اَنْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يُعَاتِبُهُمُ اللّٰهُ بِهَا اِلَّا اَرْبَعُ سِنِيْنَ : ﴿وَ لَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوْا

۴۱۹۲: عامر بن عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے ان کے باپ نے ان سے بیان کیا کہ ان کے اسلام میں اور اس آیت کے اترنے میں جس میں اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب کیا صرف چار برس کا فاصلہ تھا: ﴿وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ

الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ كَثِيْرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُوْنَ﴾ [الحديد: ١٦].

عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَكَثِيْرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُوْنَ﴾۔

۴۱۹۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ الْحَنَفِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُكْثِرُوْا الضَّحِكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ)۔

۴۱۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت مت ہنسو۔ اس لئے کہ بہت ہنسنے سے دِل مردہ ہو جاتا ہے۔

۴۱۹۴: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اقْرَأْ عَلَيَّ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ بِسُوْرَةِ النِّسَاءِ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ: ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا﴾ [النساء: ٤١] فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ.

۴۱۹۴: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا: مجھ کو قرآن سنا۔ میں نے آپؐ کو سورۂ نساء سنائی جب میں اس آیت پر پہنچا: ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا ......﴾ اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر ایک امت پر گواہ کر کے لائیں گے اور تجھ کو ان لوگوں پر گواہ کر کے لائیں گے تو میں نے آپؐ کو دیکھا آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

۴۱۹۵: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا اَبُوْ رَجَاءِ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَنَازَةٍ فَجَلَسَ عَلٰى شَفِيْرِ الْقَبْرِ فَبَكٰى حَتّٰى بَلَّ الثَّرٰى ثُمَّ قَالَ (يَا اِخْوَانِيْ لِمِثْلِ هٰذَا فَاَعِدُّوْا)۔

۴۱۹۵: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جنازے میں آپؐ قبر کے کنارے بیٹھ کر رونے لگے یہاں تک کہ مٹی گیلی ہوگئی آپؐ کے آنسوؤں سے پھر آپؐ نے فرمایا: اے بھائیو اس کے لئے تیاری کرو۔

۴۱۹۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَشِيْرِ بْنِ ذَكْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا اَبُوْ رَافِعٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (ابْكُوْا فَاِنْ لَمْ تَبْكُوْا فَتَبَاكَوْا)۔

۴۱۹۶: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روؤ اگر رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بناؤ۔ آخرت کی یاد کر کے۔

۴۱۹۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ وَ اِبْرٰهِيْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَا ثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ حَدَّثَنِيْ حَمَّادُ بْنُ اَبِيْ حُمَيْدٍ الزُّرَقِيُّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ

۴۱۹۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان بندے کی آنکھ سے آنسو نکلیں اگر چہ مکھی کے سر

مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ یَخْرُجُ مِنْ عَیْنَیْهِ دُمُوْعٌ وَ اِنْ کَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ثُمَّ تُصِیْبُ شَیْئًا مِنْ حُرِّ وَجْهِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَی النَّارِ).

کے برابر ہوں اللہ کے ڈر سے پھر وہ بہیں اس کے منہ پر تو اللہ تعالیٰ اس (کے جسم) کو حرام کر دے گا دوزخ پر۔

۲۰ : بَابُ التَّوَقِّیْ عَلَی الْعَمَلِ

باب : عمل کے قبول نہ ہونے کا ڈر رکھنا

۴۱۹۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ مَالِکِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ الْهَمْدَانِیِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : ﴿وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾ [المؤمنون: ٦٠] اَهُوَ الَّذِیْ یَزْنِیْ وَ یَسْرِقُ وَ یَشْرَبُ الْخَمْرَ قَالَ (لَا یَا بِنْتَ اَبِیْ بَکْرٍ (اَوْ یَا بِنْتَ الصِّدِّیْقِ) وَ لٰکِنَّهُ الرَّجُلُ یَصُوْمُ وَ یَتَصَدَّقُ وَ یُصَلِّیْ وَ وَ یَخَافُ اَنْ لَا یُتَقَبَّلَ مِنْهُ).

۴۱۹۸ : حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ﴿اَلَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾ سے کیا وہ لوگ مراد ہیں جو زنا کرتے ہیں اور چوری اور شراب پیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں اے ابوبکر کی بیٹی اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو روزہ رکھتے ہیں' صدقہ دیتے ہیں' نماز پڑھتے ہیں اور پھر ڈرتے رہتے ہیں شاید ہمارے اعمال قبول نہ ہوں۔

۴۱۹۹ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ عِمْرَانَ الدِّمَشْقِیُّ ثنا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَبْدٍ قَالَ : سَمِعْتُ مُعَاوِیَةَ بْنَ اَبِیْ سُفْیَانَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ (اِنَّمَا الْاَعْمَالُ کَالْوِعَاءِ اِذَا طَابَ اَسْفَلُهٗ طَابَ اَعْلَاهُ وَ اِذَا فَسَدَ اَسْفَلُهٗ فَسَدَ اَعْلَاهُ).

۴۱۹۹ : حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے : اعمالِ صالح کی مثال برتن کی سی ہے جب برتن میں نیچے اچھا ہوگا تو اوپر بھی اچھا ہوگا اور جو نیچے خراب ہوگا تو اس کے اوپر بھی خراب ہوگا۔

۴۲۰۰ : حَدَّثَنَا کَثِیْرُ بْنُ عُبَیْدٍ الْحِمْصِیُّ ثنا بَقِیَّةُ عَنْ وَرْقَاءَ بْنِ عُمَرَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ ذَکْوَانَ اَبُوْ الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ 'عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا صَلّٰی فِی الْعَلَانِیَةِ فَاَحْسَنَ وَ صَلّٰی فِی السِّرِّ فَاَحْسَنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هٰذَا عَبْدِیْ حَقًّا).

۴۲۰۰ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی جب لوگوں کے سامنے نماز اچھی طرح سے ادا کرے اور تنہائی میں بھی اچھی طرح سے ادا کرے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرا بندہ سچا ہے۔

۴۲۰۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ وَ اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مُوْسٰی قَالَا : ثَنَا شَرِیْکُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۴۲۰۱ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میانہ روی اختیار کرو اور صحیح راستہ مضبوط تھا اس لئے کہ کوئی تم میں سے ایسا نہیں جس کا

(قَارِبُوْا وَ سَدِّدُوْا فَاِنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ مِنْكُمْ بِمُنْجِيهِ عَمَلُهُ) قَالُوْا : وَ لَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ(وَ لَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَ فَضْلٍ)

عمل اس کو نجات دے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ کو بھی آپ کا عمل نجات نہیں دے گا آپ نے فرمایا: مجھ کو بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم کرے۔

۲۱ : بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

باب : ریا اور شہرت کا بیان

۴۲۰۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ (قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ فَمَنْ عَمِلَ لِيْ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ غَيْرِيْ فَاَنَا مِنْهُ بَرِيْءٌ وَ هُوَ لِلَّذِيْ اَشْرَكَ.

۴۲۰۲ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جل جلالہ فرماتا ہے میں تمام شریکوں میں سے زیادہ بے پرواہ ہوں شرک سے پھر جو کوئی ایسا عمل کرے جس میں کسی اور کو شریک کرے تو میں اس عمل سے بیزار ہوں کبھی اس کو قبول نہ کروں گا۔ وہ اسی کے لئے ہے جس کو شریک کیا۔

۴۲۰۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ هَارُوْنُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَمَّالُ وَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ ابْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ زِيَادِ بْنِ مِيْنَاءَ ابْنِ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ زِيَادِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْ اَبِيْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ فُضَالَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَ كَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيْهِ نَادٰى مُنَادٍ مَنْ كَانَ اَشْرَكَ فِيْ عَمَلٍ عَمِلَهُ اللّٰهِ فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ.

۴۲۰۳ : حضرت ابوسعید بن فضالہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اگلوں اور پچھلوں کو قیامت کے دن اکٹھا کرے گا یعنی اس دن جس کے ہونے میں کچھ شک نہیں تو پکارنے والا پکارے گا جس نے کسی عمل میں خدا تعالیٰ کے ساتھ اور کسی کو شریک کیا تو وہ اس کے ثواب بھی اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے شخص سے مانگے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تمام شریکوں کی شرکت سے بے پرواہ ہے۔

۴۲۰۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا رُبَيْحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ نَحْنُ نَتَذَاكَرُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ (اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ اَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِيْ مِنَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ؟) قَالَ قُلْنَا بَلٰى فَقَالَ (الشِّرْكُ الْخَفِيُّ اَنْ يَقُوْمَ الرَّجُلُ يُصَلِّيْ فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهُ لِمَا يَرٰى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ).

۴۲۰۴ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے ہم دجال کا ذکر کر رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: میں تم کو وہ بات نہ بتلاؤں جس کا ڈر دجال سے زیادہ ہے تم پر میرے نزدیک۔ ہم نے عرض کیا بتلائیے آپؐ نے فرمایا: پوشیدہ شرک اور وہ یہ ہے کہ آدمی کو دیکھ کر اپنی نماز کو زینت دے۔

۴۲۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفِ الْعَسْقَلَانِيُّ ثَنَا رَوَّادُ ابْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْحَسَنِ بنِ ذَكْوَانَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَتَخَوَّفُ عَلٰى اُمَّتِيَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ اَمَا اِنِّيْ لَسْتُ اَقُوْلُ يَعْبُدُوْنَ شَمْسًا وَ لَا وَثَنًا وَلٰكِنْ اَعْمَالًا لِغَيْرِ اللّٰهِ وَ شَهْوَةً خَفِيَّةً.

۴۲۰۵: حضرت شداد بن اوس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ مجھ کو اپنی امت پر جس کا ڈر ہے وہ شرک کا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ وہ سورج یا چاند یا بت کو پوجیں گے لیکن عمل کریں گے غیر کے لئے اور دوسری چیز کا ڈر ہے وہ شہوت خفیہ ہے۔

۴۲۰۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا ثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا عِيْسَى بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهِ وَ مَنْ يُرَاءِ اللّٰهُ بِهِ).

۴۲۰۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص لوگوں کو سنانے کے لئے نیک کام کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کی رسوائی قیامت کے دن لوگوں کو سنا دے گا اور جو کوئی ریا کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کی ذلت لوگوں کو دکھلا دے گا۔

۴۲۰۷: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَنْ يُرَاءِ يُرَاءِ اللّٰهُ بِهِ وَ مَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهِ).

۴۲۰۷: حضرت جندب سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۲۲: بَابُ الْحَسَدِ

باب: حسد کا بیان

۴۲۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا اَبِيْ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَ رَجُلٍ آتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَ يُعَلِّمُهَا).

۴۲۰۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد جائز نہیں مگر دو شخصوں سے ایک تو اس شخص سے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے وہ اس کو نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے دوسرے اس شخص سے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہے وہ اس پر عمل کرتا ہے اور دوسروں کو بھی سکھاتا ہے۔

۴۲۰۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَكِيْمٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

۴۲۰۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد نہیں کرنا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَ آنَاءَ النَّهَارِ).

چاہئے مگر دو شخصوں سے ایک تو وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے حافظ بنایا' وہ اس کو پڑھتا ہے دن رات۔ دوسرے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے وہ اس کو خرچ کرتا ہے رات اور دن۔

۴۲۱۰: حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَمَّالُ وَ اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ اَبِيْ عِيْسَى الْحَنَّاطِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ (الْحَسَدُ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ وَ الصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَالصَّلَاةُ نُوْرُ الْمُؤْمِنِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ).

۴۲۱۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد نیکیوں کو کھا لیتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے اور صدقہ گناہوں کو بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور نماز نور ہے مومن کا اور روزہ ڈھال ہے دوزخ سے۔

۲۳: بَابُ الْبَغْيِ

باب: بغاوت اور سرکشی کا بیان

۴۲۱۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَا مِنْ ذَنْبٍ اَجْدَرُ اَنْ يُعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَ قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ.

۴۲۱۱: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی گناہ ایسا نہیں ہے جس سے آخرت کے عذاب کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے تیار کر رکھا ہے دنیا میں بھی عذاب دینا لائق ہو سوائے بغاوت اور رشتہ داری قطع کرنے کے۔

۴۲۱۲: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اَسْرَعُ الْخَيْرِ ثَوَابًا الْبِرُّ وَصِلَةُ الرَّحِمِ وَاَسْرَعُ الشَّرِّ عُقُوْبَةً الْبَغْيُ وَ قَطِيْعَةُ الرَّحِمِ).

۴۲۱۲: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے جلدی جس چیز کا ثواب پہنچتا ہے وہ نیکی کرنا ہے اور رشتہ داری نبھانا اور سب سے جلدی جن کا عذاب آتا ہے وہ بغاوت ہے اور رشتہ داری قطع کرنا۔

۴۲۱۳: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ مَوْلٰى بَنِيْ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ حَسْبُ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ."

۴۲۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کو یہی برائی کے لئے کافی ہے اس کی تباہی کے لئے اپنے بھائی مسلمان کو حقیر جانے۔

۴۲۱۴: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَىَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا وَ لَا يَبْغِىْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ.

۴۲۱۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ کو وحی بھیجی کہ آپس میں ایک دوسرے سے تواضع کرو اور کوئی دوسرے پر (ظلم) اور سرکشی نہ کرے۔

۲۴: بَابُ الْوَرَعِ وَالتَّقْوٰى

باب: تقویٰ اور پرہیزگاری کا بیان

۴۲۱۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ثَنَا اَبُوْ عَقِيْلٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنِىْ رَبِيْعَةُ ابْنُ يَزِيْدَ وَ عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ وَ كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ يَكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَاْسَ بِهٖ حَذَرًا لِمَا بِهِ الْبَاْسُ.

۴۲۱۵: عطیہ سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ صحابی تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی پرہیزگاری کے درجہ کو نہیں پہنچتا۔ یہاں تک کہ جس کام میں برائی نہ ہو اس کو چھوڑ دے اس کام کے ڈر سے جس میں برائی ہو۔

۴۲۱۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ ثَنَا مُغِيْثُ بْنُ سُمَيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَىُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ كُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ صَدُوْقِ اللِّسَانِ قَالُوْا صَدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهٗ فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ قَالَ هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ لَا اِثْمَ فِيْهِ وَ لَا بَغْىَ وَ لَا غِلَّ وَ لَا حَسَدَ.

۴۲۱۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کونسا آدمی افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا: صاف دل زبان کا سچا لوگوں نے کہا زبان کے سچے کو تو ہم پہچانتے ہیں لیکن صاف دل کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا: پرہیزگار پاک صاف جس کے دل میں نہ گناہ ہو نہ بغاوت نہ بغض نہ حسد۔

۴۲۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِىْ رَجَاءٍ عَنْ بُرْدِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ كُنْ وَرِعًا تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَ كُنْ قَنِعًا تَكُنْ اَشْكَرَ النَّاسِ وَ اَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَ اَحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَ اَقِلَّ الضَّحِكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ.

۴۲۱۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! تو پرہیزگاری کر سب سے زیادہ عابد تو ہوگا اور تو قناعت کر سب سے زیادہ شاکر تو ہوگا اور تو لوگوں کے لئے وہی چاہ جو اپنے لئے چاہتا ہے تو مومن ہوگا اور جو تیرا ہمسایہ ہو اس سے نیک سلوک کر تو مسلمان ہوگا اور ہنسی کم کر اس لئے کہ بہت ہنسا دل کو مار ڈالتا ہے۔

۴۲۱۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ رُمْحٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ الْمَاضِىْ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ

۴۲۱۸: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تدبیر کے برابر

عن القاسم بن محمد عن ابی ادریس الخولانی عن ابی ذرّ قال قال رسول الله ﷺ لا عقل كالتدبير و لا ورع كالكفّ و لا حسب كحسن الخلق.

کوئی عقل مندی نہیں اور کوئی پرہیزگاری اس کے مثل نہیں ہے کہ آدمی حرام سے باز رہے اور کوئی حسب اس کے برابر نہیں ہے کہ آدمی کے اخلاق اچھے ہوں۔

۴۲۱۹: حدثنا محمد بن خلف العسقلانی ثنا یونس بن محمد ثنا سلام بن ابی مطیع عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله ﷺ الحسب المال و الكرم التقوى.

۴۲۱۹: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسب مال ہے اور کرم تقویٰ۔

۴۲۲۰: حدثنا هشام بن عمار و عثمان بن ابی شيبة قال ثنا المعتمر ابن سليمان عن كهمس بن الحسن عن ابی السليل ضريب بن نفير عن ابی ذر رضی الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انى لاعرف كلمة و قال عثمان آية لو اخذ الناس كلهم بها لكفتهم قالوا يا رسول الله اية آية قال و من يتق الله يجعل له مخرجا.

۴۲۲۰: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا میں ایک کلمہ یا ایک آیت جانتا ہوں اگر سب آدمی اسی پر عمل کریں تو وہ کافی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون سی آیت ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا﴾ یعنی جو کوئی اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے ایک راہ نکال دیگا گزر اوقات کی اور اس کی فکر دور کر دیگا۔

۲۵: بَابُ الثَّنَاءِ الْحَسَنِ

باب: لوگوں کی تعریف کرنا

۴۲۲۱: حدثنا ابو بكر بن ابی شيبة ثنا يزيد بن هارون ثنا نافع ابن عمر الجمحی عن امية بن صفوان: عن ابی زهير الثقفی عن ابيه قال خطبنا رسول الله ﷺ بالنباوة او البناوة (قال والنباوة من الطائف) قال يوشك ان تعرفوا اهل الجنة من اهل النار قالوا بم ذاک؟ يا رسول الله قال بالثناء الحسن و الثناء السيء انتم شهداء لله بعضكم على بعض.

۴۲۲۱: حضرت ابوزہیر ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا نباوہ یا بناوہ، جو ایک مقام ہے طائف کے قریب آپؐ نے فرمایا: قریب ہے کہ تم جنت والوں کو دوزخ والوں سے تمیز کر لو گے۔ لوگوں نے عرض کیا یہ کیونکر ہوگا یا رسول اللہ آپؐ نے فرمایا: تعریف کرنے سے اور برائی کرنے سے۔

۴۲۲۲: حدثنا ابو بكر بن ابی شيبة ثنا ابو معاوية عن الاعمش عن جامع ابن شداد عن كلثوم الخزاعی قال اتى النبی ﷺ رجل فقال يا رسول الله كيف لی ان اعلم اذا احسنت انی قد احسنت و اذا اسات انی قد

۴۲۲۲: کلثوم خزاعی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے کیسے پتہ چلے گا میں نے فلاں کام نیک کام کیا اور جب برا کام کیا تو آپؐ نے فرمایا: جب تیرے پڑوسی

اَسَأْتُ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَالَ جِيْرَانُكَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَ اِذَا قَالُوْا اِنَّكَ قَدْ اَسَأْتَ فَقَدْ اَسَأْتَ.

تجھ سے کہیں تو نے اچھا کیا تو تو نے اچھا کام کیا اور جب کہیں برا تو سمجھ لے کہ برا کام کیا۔

۴۲۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ لِىْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ وَ اِذَا اَسَأْتُ ؟ قَالَ النَّبِىُّ ﷺ اِذَا سَمِعْتَ جِيْرَانَكَ يَقُوْلُوْنَ اَنْ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَ اِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَسَأْتَ فَقَدْ اَسَأْتَ.

۴۲۲۳: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۴۲۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ قَالَا ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ ثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ اَبِىْ ثُبَيْتٍ عَنْ اَبِى الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْ مَلَاَ اللّٰهُ اُذُنَيْهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ خَيْرًا وَ هُوَ يَسْمَعُ وَ اَهْلُ النَّارِ مَنْ مَلَاَ اُذُنَيْهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ شَرًّا : وَ هُوَ يَسْمَعُ.

۴۲۲۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت والا وہ شخص ہے جس کے کان بھر جائیں لوگوں کی تعریف اور ثناء سے سنتے سنتے اور دوزخ والا وہ شخص ہے جس کے کان بھر جائیں لوگوں کی ہجو اور برائی سے سنتے سنتے۔

۴۲۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ :ثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ عِمْرَانَ الْجَوْنِىِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ يعهمَلُ الْعَمَلَ لِلّٰهِ فَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ.

قَالَ ذَالِكَ فَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ.

۴۲۲۵: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا ایک آدمی خالص خدا تعالیٰ کیلئے کوئی کام کرتا ہے لیکن لوگ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اس کام کی وجہ سے۔ آپؐ نے فرمایا: یہ نقد خوشخبری ہے مومن کو۔

۴۲۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سِنَانٍ اَبُوْ سِنَانٍ الشَّيْبَانِىُّ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ اَعْمَلُ الْعَمَلَ فَيُطَّلَعُ عَلَيْهِ فَيُعْجِبُنِىْ قَالَ لَكَ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِيَةِ.

۴۲۲۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راویت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک عمل کرتا ہوں وہ مجھے اچھا لگتا ہے اس طرح سے کہ لوگ اس کو سن کر میری تعریف کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: تجھ کو دوہرا ثواب ملے گا ایک تو پوشیدہ عمل کرنے کا اور دوسرا اعلانیہ عمل کرنے کا۔

۲۶: بَابُ النِّيَّةِ

باب : نیت کے بیان میں

۴۲۲۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ

۴۲۲۷: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ

ح و حدّثنا محمّد بن رمح انبانا اللّيث بن سعد قالا انبانا يحيى بن سعيد انّ محمّد بن ابرهيم التّيميّ اخبره انّه سمع علقمة ابن وقّاص انّه سمع عمر بن الخطّاب و هو يخطب النّاس فقال سمعت رسول الله يقول انّما الاعمال بالنّيات و لكلّ امرئ ما نوى فمن كانت هجرته الى الله و الى رسوله فهجرته الى الله و رسوله و من كانت هجرته لدنيا يصيبها او امراة يتزوّجها فهجرته الى ما هاجر اليه.

لوگوں کو خطبہ سنا رہے تھے تو کہا کہ میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہر ایک عمل کا ثواب نیت سے ہوتا ہے اور ہر ایک آدمی کو وہی ملے گا جس کی وہ نیت کرے سو جس آدمی نے اللہ و رسول کے لئے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ و رسول کے لئے ہوگی اور جس کی ہجرت دُنیا کمانے کی نیت سے ہو یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی ہو اس کی ہجرت انہی چیزوں کی طرف ہوگی۔

۴۲۲۸: حدّثنا ابو بكر بن ابى شيبة و علىّ بن محمّد قال ثنا وكيع : ثنا الاعمش عن سالم بن ابى الجعد عن ابى كبشة الانمارىّ قال قال رسول الله مثل هذه الامّة كمثل اربعة نفر رجل اتاه الله مالا و علما فهو يعمل بعلمه فى ماله ينفقه فى حقه و رجل اتاه الله علما و لم يؤته مالا فهو يقول لو كان لى مثل هذا عملت فيه مثل الّذى يعمل قال رسول الله ﷺ فهما فى الاجر سواء و رجل اتاه الله ما لم يؤته علما فهو يخبط فى ماله ينفقه فى غير حقه و رجل لم يؤته الله علما و لا مالا فهو يقول لو كان لى مثل هذا عملت فيه مثل الّذى يعمل قال رسول الله ﷺ فهما فى الوزر سواء.

حدّثنا اسحق بن منصور المروزىّ ثنا عبد الرّزّاق انبانا معمر (معمّر) عن منصور عن سالم ابن ابى الجعد عن ابن ابى كبشة عن ابيه عن النّبىّ ﷺ ح و حدّثنا محمّد بن اسماعيل ابن سمرة ثنا ابو اسامة عن مفضّل عن منصور عن سالم بن ابى الجعد عن ابن ابى كبشة عن ابيه عن النّبىّ ﷺ نحوه.

۴۲۲۸ : حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس امت کے لوگوں کی مثال چار شخصوں کی طرح ہے ایک تو وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دیا وہ اپنے علم کے موافق عمل کرتا ہے اپنے مال میں اور اس کو خرچ کرتا ہے اپنے حق میں دوسرے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا لیکن مال نہیں دیا وہ کہتا ہے اگر مجھ کو مال ملتا تو میں پہلے شخص کی طرح اس پر عمل کرتا' آپ نے فرمایا: یہ دونوں شخص برابر ہیں ثواب میں۔ تیسرے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا لیکن علم نہیں دیا وہ اپنے مال میں بے حد لغو اخراجات کرتا ہے۔ چوتھے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا نہ مال لیکن وہ کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں تیسرے شخص کی طرح اس کو صرف کر ڈالتا۔

۴۲۲۹: حدّثنا احمد بن سنان و محمّد بن يحيى قالا ثنا

۴۲۲۹ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا يُبْعَثُ النَّاسُ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کا حشر اُن کی نیتوں پر ہوگا۔

۴۲۳۰: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ.

۴۲۳۰: جابر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۲۷: بَابُ الْاَمَلِ وَالْاَجَلِ

باب: انسان کی آرزو اور عمر کا بیان

۴۲۳۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ اَبِىْ يَعْلٰى عَنِ الرُّبَيْعِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ خَطَّ خَطًّا مُرَبَّعًا وَ خَطًّا وَسَطَ الْخَطِّ الْمُرَبَّعِ وَ خُطُوْطًا اِلٰى جَانِبِ الْخَطِّ الَّذِىْ وَسَطَ الْخَطِّ الْمُرَبَّعِ وَ خَطًّا خَارِجًا مِنَ الْخَطِّ الْمُرَبَّعِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا.

قَالُوا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا الْاِنْسَانُ الْخَطُّ الْاَوْسَطُ: وَهٰذِهِ الْخُطُوْطُ اِلٰى جَنْبِهِ الْاَعْرَاضُ تَنْهَشُهُ اَوْ تَنْهَسُهُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ فَاِنْ اَخْطَاهُ هٰذَا اَصَابَهُ هٰذَا وَالْخَطُّ الْمُرَبَّعُ الْاَجَلُ الْمُحِيْطُ: وَالْخَطُّ الْخَارِجُ الْاَمَلُ.

۴۲۳۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط مربع کھینچا اور اس مربع کے بیچ میں ایک اور خط کھینچا اور اس بیچ والے خط کے دونوں طرف بہت سے خط کھینچے اور ایک خط اس مربع کے باہر کھینچا پھر آپؐ نے فرمایا: تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ خوب جانتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: یہ بیچ کا خط آدمی ہے اور یہ جو اس کے دونوں طرف خط ہیں یہ بیماریاں اور آفتیں ہیں جو ہمیشہ اس کو کاٹتی اور ڈستی رہتی ہے چاروں اطراف سے اگر ایک آفت سے بچا تو دوسری آفت میں مبتلا ہوتا ہے اور یہ جو چار خط اس کو گھیرے ہوئے ہیں یہ اس کی عمر ہے اور جو خط اس مربع سے باہر نکل گیا وہ اس کی آرزو ہے۔

۴۲۳۲: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هٰذَا اَجَلُهُ عِنْدَ قَفَاهُ وَ بَسَطَ يَدَهُ اَمَامَهُ ثُمَّ قَالَ وَثَمَّ اَمَلُهُ.

۴۲۳۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آدمی ہے اور یہ اس کی عمر ہے اپنی گردن کے پاس ہاتھ رکھا پھر اپنا ہاتھ آگے پھیلایا اور فرمایا: یہاں تک اس کی آرزو بڑھی ہوئی ہے۔

۴۲۳۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِىُّ ثَنَا

۴۲۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ اَبِیْ حازِمٍ عَنِ الْعِلاءِ بْن عَبْد الرّحمٰن عَنْ اَبِيْه عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ فِیْ حُبِّ اثْنَتَيْنِ فِیْ حُبِّ الْحَياة و كَثْرةِ الْمالِ.

بوڑھے کا دِل جوان ہوتا ہے دو چیزوں کی محبت میں ایک تو زندگی کی محبت میں دوسرے مال کی محبت میں۔

۴۲۳۴: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذِ الضَّرِيْرُ ثَنَا اَبُوْ عَوانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَ يَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمْرِ.

۴۲۳۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی بوڑھا ہوتا جاتا ہے اور دو چیزیں اس میں جوان ہوتی جاتی ہیں ایک تو مال کی حرص دوسرے عمر کی حرص۔

۴۲۳۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ الْعُثْمانِیُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنِ الْعَلاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيه عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدم وادِيَيْنِ مِنْ مالٍ لَاَحَبَّ اَنْ يَكُوْنَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ وَ لا يَمْلَأُ نَفْسَهُ اِلَّا التُّرابُ و يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ.

۴۲۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر آدمی کے پاس دو وادیاں بھر کر مال ہو پھر بھی اُس کا جی چاہے کہ (کاش) ایک اور ہوتی۔ اُس کے نفس کو کوئی چیز بھرنے والے سوائے مٹی کے۔

۴۲۳۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرفَةَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ الْمُحَارِبِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَعْمارُ اُمَّتِیْ ما بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى السَّبْعِيْنَ وَ اَقَلُّهُمْ مَنْ يَجُوْزُ ذالِكَ.

۴۲۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے اکثر کی عمریں ساٹھ سے لے کر ستر تک ہوں گی اور ان میں سے کم ہی ایسے لوگ ہوں گے جو ستر سے تجاوز کریں گے۔

۲۸: بَابُ الْمُدَاوَمَةِ عَلَى الْعَمَلِ

باب: نیک کام کو ہمیشہ کرنا

۴۲۳۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثنا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سلمَةَ قالَتْ وَالَّذِیْ ذَهَبَ بِنَفْسِهِ ﷺ مَا مَاتَ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلاتِهِ وَ هُوَ جَالِسٌ وَ كَانَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَيْهِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ الَّذِیْ يَدُوْمُ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَ اِنْ كَانَ يَسِيْرًا.

۴۲۳۷: حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے قسم اس کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لے گیا (دنیا سے) آپؐ نے انتقال نہیں فرمایا' یہاں تک کہ آپؐ اکثر نماز بیٹھ کر ادا کرتے اور آپؐ کو بہت پسند وہ عمل ہوتا جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو۔

۴۲۳۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثنا اَبُوْ اُسامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِیْ امْرَأَةٌ فَدَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ ؟ قُلْتُ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ (تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِها) فَقَالَ

۴۲۳۸: ام المؤمنین جناب عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت میرے پاس بیٹھی تھی' اتنے میں آپؐ تشریف لائے' آپؐ نے پوچھا یہ کون عورت ہے؟ میں نے عرض کیا فلانی عورت جو رات کو نہیں سوتی۔ آپؐ

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَہْ عَلَیْکُمْ بِمَا تُطِیْقُوْنَ فَوَاللّٰہِ لَا یَمَلُّ اللّٰہُ حَتّٰی تَمَلُّوْا قَالَتْ وَ کَانَ اَحَبَّ الدِّیْنِ اِلَیْہِ الَّذِیْ یَدُوْمُ عَلَیْہِ صَاحِبُہٗ.

نے فرمایا: چپ رہ کر ایسا عمل کرو جس کی طاقت رکھو صدا نباہنے کی اور ہمیشہ کرنے کی کیونکہ قسم خدا کی اللہ تعالیٰ نہیں تھکے ثواب دینے سے تم ہی تھک جاؤ گے عمل کرنے سے۔ عائشہؓ نے کہا آپ کو عمل پسند تھا جس کو آدمی ہمیشہ کرے۔

۴۲۳۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الْجُرَیْرِیِّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ حَنْظَلَۃَ الْکَاتِبِ التَّمِیْمِیِّ الْاُسَیْدِیِّ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَذَکَرْنَا الْجَنَّۃَ وَ النَّارَ حَتّٰی کَاَنَّا رَاْیَ الْعَیْنِ فَقُمْتُ اِلٰی اَھْلِیْ وَوَلَدِیْ! فَضَحِکْتُ وَ لَعِبْتُ قَالَ فَذَکَرْتُ الَّذِیْ کُنَّا فِیْہِ فَخَرَجْتُ فَلَقِیْتُ اَبَابَکْرٍ فَقُلْتُ نَافَقْتُ نَافَقْتُ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اِنَّا لَنَفْعَلُہٗ: فَذَھَبَ حَنْظَلَۃُ فَذَکَرَہٗ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ یَا حَنْظَلَۃُ لَوْ کُنْتُمْ کَمَا تَکُوْنُوْنَ عِنْدِیْ لَصَافَحَتْکُمُ الْمَلَائِکَۃُ عَلٰی فُرُشِکُمْ (اَوْ عَلٰی طُرُقِکُمْ) یَا حَنْظَلَۃُ سَاعَۃً وَ سَاعَۃً.

۴۲۳۹: حضرت حنظلہ کاتب تمیمی الاسیدی سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپؐ نے جنت اور دوزخ کا بیان گویا ہم ان دونوں کو دیکھنے لگے پھر میں اپنے گھر والوں اور بچوں کے پاس گیا اور ہنسا اور کھیلا بعد اس کے مجھے وہی خیال آیا جس میں میں پہلے تھا (یعنی جنت اور جہنم کا) میں نکلا اور ابوبکر صدیقؓ سے ملا۔ میں نے کہا میں تو منافق ہو گیا منافق ہو گیا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں میرا دل اور طرح کا تھا اور اب اور طرح کا ہو گیا۔ ابوبکر صدیقؓ نے کہا ہمارا بھی یہی حال ہے پھر حنظلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپؐ سے بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا: اے حنظلہ اگر تم اس حال پر رہو جیسے میرے پاس رہتے ہو تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں تمہارے بچھونوں پر یا راستوں میں اے حنظلہ ایک ساعت ایسی ہے دوسری ویسی ہے۔

۴۲۴۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِیُّ ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ: ثَنَا ابْنُ لَھِیْعَۃَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اکْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِیْقُوْنَ فَاِنَّ خَیْرَ الْعَمَلِ اَدْوَمُہٗ وَ اِنْ قَلَّ.

۴۲۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اتنا ہی عمل کرو جتنے کی طاقت تم میں ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔

۴۲۴۱: حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ رَافِعٍ: ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَشْعَرِیُّ عَنْ عِیْسَی ابْنِ جَارِیَۃَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَجُلٍ یُصَلِّیْ عَلٰی صَخْرَۃٍ: فَاَتٰی نَاحِیَۃَ مَکَّۃَ فَمَکَثَ مَلِیًّا: ثُمَّ انْصَرَفَ فَوَجَدَ الرَّجُلَ یُصَلِّیْ عَلٰی حَالِہٖ

۴۲۴۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر سے گزرے جو ایک پتھر کی چٹان پر نماز پڑھ رہا تھا پھر آپؐ مکہ کی طرف گئے اور تھوڑی دیر وہاں ٹھہرے جب لوٹ کر آئے تو دیکھا وہ شخص اسی حال پر نماز پڑھ رہا ہے آپؐ کھڑے ہوئے اور

فَقَامَ فَجَمَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَاأَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالْقَصْدِ ثَلَاثًا فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا.

دونوں ہاتھوں کو ملایا اور فرمایا: اے لوگو! تم لازم کر لو اپنے اوپر میانہ روی کو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتا جاتا ثواب دینے سے تم ہی اکتا جاتے ہو عمل کرنے سے۔

۲۹: بَابُ ذِكْرِ الذُّنُوْبِ

باب : گناہوں کا بیان

۴۲۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا وَكِيْعٌ وَ اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنُؤَاخَذُ بِمَا كُنَّا نَعْمَلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ؟

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَحْسَنَ فِي الْاِسْلَامِ لَمْ يُؤْخَذْ بِمَا كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ مَنْ اَسَاءَ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ.

۴۲۴۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم سے مواخذہ ہوگا ان اعمال کا جو ہم نے جاہلیت کے زمانہ میں کئے۔ آپ نے فرمایا: جس نے اسلام کے زمانہ میں نیک کام کئے اس کو جاہلیت کے عملوں کا مواخذہ نہ ہوگا اور جس نے برا کیا اس سے اوّل اور آخر دونوں اعمال کا مواخذہ ہوگا۔

۴۲۴۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ بَانَكَ : قَالَ : سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ : يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ عَوْفُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَائِشَةُ : اِيَّاكِ وَ مُحَقَّرَاتِ الْاَعْمَالِ فَاِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا.

۴۲۴۳: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تو ان گناہوں سے بچی رہ جن کو حقیر جانتے ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ان کا بھی مواخذہ کرے گا۔

۴۲۴۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ عَمَّارٍ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَالْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ ابْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِيْ قَلْبِهِ فَاِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهُ فَاِنْ زَادَ زَادَتْ فَذٰلِكَ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَهُ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهِ : ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾.

۴۲۴۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا: مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ دھبہ پڑ جاتا ہے پھر اگر توبہ کرے وہ آئندہ کیلئے اس سے باز آئے اور استغفار کرے تو اس کا دل چمک کر صاف ہو جاتا ہے یہ دھبہ داغ دور ہو جاتا ہے اور اگر اور زیادہ گناہ کرے تو یہ دھبہ بڑھتا بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ سارا دل کالا سیاہ ہو جاتا ہے اور ان سے یہی مراد ہے اس آیت میں ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾ یعنی گناہ سے ڈرتے رہنا اور اس کی عادت ہو جانا۔

۴۲۴۵: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ الرَّمْلِيُّ ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ

۴۲۴۵: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے نبیؐ نے فرمایا:

عَلْقَمَةَ بْنِ خَدِيْدٍ الْمُعَافِرِيُّ عَنْ اَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَبِيْ عَامِرٍ الْاَلْهَانِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا عْلَمَنَّ اَقْوَامًا مِنْ اُمَّتِيْ يَاْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَسَنَاتٍ اَمْثَالِ جِبَالِ تِهَامَةَ بَيْضًا فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هَبَاءً مَنْثُوْرًا قَالَ ثَوْبَانُ ! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! صِفْهُمْ لَنَا جَلِّهِمْ لَنَا اَنْ لَا نَكُوْنَ مِنْهُمْ وَ نَحْنُ لَا نَعْلَمُ قَالَ اَمَا اِنَّهُمْ اِخْوَانُكُمْ وَ مِنْ جِلْدَتِكُمْ وَ يَاْخُذُوْنَ مِنَ اللَّيْلِ كَمَا تَاْخُذُوْنَ وَلٰكِنَّهُمْ اَقْوَامٌ اِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللّٰهِ انْتَهَكُوْهَا.

میں جانتا ہوں ان لوگوں کو جو قیامت کے دن تہامہ کے پہاڑوں کے برابر نیکیاں لے کر آئیں گے لیکن اللہ تعالیٰ ان کو اس غبار کی طرح کر دے گا جو اُڑتا جاتا ہے۔ ثوبان نے عرض کیا یا رسول اللہ ان لوگوں کا حال ہم سے بیان کر دیجئے اور کھول کر بیان فرمایئے تاکہ ہم لاعلمی سے ان لوگوں میں نہ ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا: تم جان لو کہ وہ لوگ تمہارے بھائیوں میں سے ہیں اور تمہاری قوم میں سے اور رات کو اسی طرح عبادت کریں گے جیسے تم عبادت کرتے ہو لیکن وہ لوگ یہ کریں گے کہ جب اکیلے ہوں گے تو حرام کاموں کا ارتکاب کریں گے۔

۴۲۴۶: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْهِ وَعَمِّهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ مَا اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ التَّقْوٰى وَ حُسْنُ الْخُلُقِ وَ سُئِلَ مَا اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّارَ قَالَ الْاَجْوَفَانِ الْفَمُ وَالْفَرْجُ.

۴۲۴۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اکثر لوگ کس چیز کی وجہ سے جنت میں جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وجہ سے اور حسن خلق کی وجہ سے اور پوچھا گیا اکثر کس چیز کی وجہ سے دوزخ میں جائیں گے؟ آپ نے فرمایا منہ اور شرمگاہ کی وجہ سے منہ سے بری باتیں نکالیں گے اور شرمگاہ سے حرام کریں گے۔

۳۰: بَابُ ذِكْرِ التَّوْبَةِ

باب : توبہ کا بیان

۴۲۴۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ ثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِنْهُ بِضَالَّتِهِ اِذَا وَجَدَهَا.

۴۲۴۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل تم میں سے کسی کی توبہ کرنے سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسے کوئی اپنی گم شدہ چیز پانے سے۔

۴۲۴۸: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ الْمَدِيْنِيُّ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ اَخْطَاْتُمْ حَتّٰى تَبْلُغَ خَطَايَاكُمُ السَّمَاءَ ثُمَّ تُبْتُمْ لَتَابَ عَلَيْكُمْ.

۴۲۴۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اتنے گناہ کرو کہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تم توبہ کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو معاف کر دے اس قدر اس کی رحمت وسیع ہے۔

۴۲۴۹: حدثنا سفیان بن وکیع ثنا ابی عن فضیل بن مرزوق عن عطیۃ عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ افرح بتوبۃ عبدہ من رجل اضل راحلتہ بفلاۃ من الارض فالتمسہا : حتی اذا اعیٰ تسجّی بثوبہ فبینا ھو کذالک اذ سمع وجبۃ الراحلۃ حیث فقدھا فکشف الثوب عن وجہہ فاذا ھو براحلتہ۔

۴۲۴۹: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے توبہ کرنے سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جس کا ایک اونٹ بے آب ودانہ جنگل میں کھو جائے وہ اس کو ڈھونڈتا رہے یہاں تک کہ تھک کر اپنا کپڑا اوڑھ لے اور لیٹ جائے یہ سمجھ کر اب مرنے میں کوئی شک نہیں پانی سب اسی اونٹ پر تھا اور اس جنگل میں پانی تک نہیں اتنے میں وہ اونٹ کی آواز سنے اور کپڑا اپنے منہ سے اٹھا کر دیکھے تو اسی کا اونٹ آتا ہو۔

۴۲۵۰: حدثنا احمد بن سعید الدارمی ثنا محمد بن عبد اللہ الرقاشی ثنا وھیب بن خالد ثنا معمر عن عبد الکریم عن ابی عبیدۃ بن عبد اللہ عن ابیہ قال قال رسول اللہ ﷺ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ۔

۴۲۵۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے وہ جس نے گناہ نہیں کیا۔

۴۲۵۱: حدثنا احمد بن منیع : ثنا زید بن الحباب ثنا علی بن مسعدۃ عن قتادۃ عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ کل بنی آدم خطاء و خیر الخطائین التوابون۔

۴۲۵۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سارے آدمی گناہ گار ہیں اور بہتر گناہ گار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں۔

۴۲۵۲: حدثنا ھشام بن عمار ثنا سفیان عن عبد الکریم الجزری عن زیاد بن ابی مریم عن ابن معقل قال دخلت مع ابی علی عبد اللہ فسمعتہ یقول قال رسول اللہ ﷺ الندم توبۃ فقال لہ ابی انت سمعت النبی ﷺ یقول الندم توبۃ قال نعم!

۴۲۵۲: ابن معقل سے روایت ہے میں اپنے باپ کے ساتھ عبداللہ کے پاس گیا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ندامت ہی توبہ ہے میرے باپ نے کہا تم نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ندامت توبہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

۴۲۵۳: حدثنا راشد بن سعید الرملی انبانا الولید بن مسلم عن ابن ثوبان عن ابیہ عن مکحول عن جبیر بن نفیر عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی ﷺ قال ان اللہ عزوجل لیقبل توبۃ العبد ما لم یغرغر۔

۴۲۵۳: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول کرتا ہے جب تک اس کی جان حلق میں نہ آئے اس کے بعد قبول نہیں کیونکہ عالم آخرت کا ظہور شروع ہو گیا بعضوں نے کہا یہ کافروں سے خاص ہے لیکن اس تخصیص پر کوئی دلیل نہیں ہے۔

۴۲۵۴: حَدَّثَنا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرٰهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ ثَنا الْمُعْتَمِرُ سَمِعْتُ اَبِىْ ثَنا اَبُوْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِىَّ صلى الله عليه وسلم فَذَكَرَ اَنَّهُ اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَجَعَلَ يَسْاَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا فَلَمْ يَقُلْ لَهُ شَيْئًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَىِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ﴾ : فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَى هٰذِهِ قَالَ هِىَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِىْ.

۴۲۵۴: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے ایک شخص نبیؐ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اس نے ایک عورت کا بوسہ لیا۔ وہ اس کا کفارہ پوچھنے لگا آپ نے اس سے کچھ نہیں فرمایا: تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَىِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِنَ الَّيْلِ﴾ یعنی دن کے دونوں کناروں میں نماز پڑھ اور رات کے حصوں میں بے شک نیکیاں دور کر دیتی ہیں برائیوں کو تب وہ شخص بولا یہ حکم خاص میرے لئے ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں جو کوئی میری امت میں سے اس پر عمل کر لے۔

۴۲۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا ثَنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِىُّ اَلَا اُحَدِّثُكَ بِحَدِيْثَيْنِ عَجِيْبَيْنِ اَخْبَرَنِىْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ' عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْصٰى بَنِيْهِ فَقَالَ اِذَا اَنَا مِتُّ فَاَحْرِقُوْنِىْ ثُمَّ اسْحَقُوْنِىْ ثُمَّ ذَرُّوْنِىْ فِى الرِّيْحِ فِى الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَىَّ رَبِّىْ لَيُعَذِّبُنِىْ عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ اَحَدًا قَالَ فَافْعَلُوْا بِهِ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلْاَرْضِ اَدِّىْ مَا اَخَذْتِ فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ لَهُ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ خَشْيَتُكَ (اَوْ مَخَافَتُكَ) يَا رَبِّ فَغَفَرَ لَهُ لِذٰلِكَ.

۴۲۵۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے نبیؐ نے فرمایا: ایک شخص نے گناہ کئے تھے جب اسکی موت آن پہنچی تو اپنے بیٹوں کو یہ وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں مجھ کو جلانا پھر پیسنا پھر تیز ہوا میں میری خاک سمندر میں ڈال دینا اس لئے کہ اللہ مجھ کو پکڑ لے گا تو ایسا عذاب کرے گا ویسا عذاب کسی کو نہیں کیا خیر اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ جو تو نے لیا ہے وہ حاضر کر حکم ہوتے ہی وہ شخص اپنے مالک کے سامنے کھڑا تھا۔ مالک نے اس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟ وہ بولا: اے میرے داتا! تیرے ڈر سے آخر مالک نے اس کو بخش دیا۔

۴۲۵۶: حَدَّثَنَا قَالَ الزُّهْرِىُّ وَ حَدَّثَنِىْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتِ امْرَاَةٌ النَّارَ فِىْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَا هِىَ اَطْعَمَتْهَا وَ لَا هِىَ اَرْسَلَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ!

قَالَ الزُّهْرِىُّ لِئَلَّا يَتَّكِلَ رَجُلٌ وَ لَا يَيْاَسَ رَجُلٌ!

۴۲۵۶: زہری نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہے مجھ سے حدیث بیان کی حمید بن عبدالرحمٰن نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اک عورت دوزخ میں گئی ایک بلی کی وجہ سے جس کو اس نے باندھ رکھا تھا نہ اس کو کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے کھاتی یہاں تک کہ مرگئی۔

زہری نے کہا ان دونوں حدیثوں سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ کسی آدمی کو نہ اپنے اعمال پر بھروسہ کرنا چاہئے کہ ضرور ہم جنت میں جائیں گے اور نہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا چاہئے۔

۴۲۵۷: حدثنا عبد اللہ بن سعید ثنا عبدۃ بن سلیمان عن موسی بن المسیب الثقفی عن شھر بن حوشب عن عبد الرحمن بن غنم عن ابی ذر قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ تبارک و تعالی یقول یا عبادی کلکم مذنب الا من عافیت فسلونی المغفرۃ فاغفر لکم و من علم منکم انی ذو قدرۃ علی المغفرۃ فاستغفرنی بقدرتی غفرت لہ و کلکم ضال الا من ھدیت فسلونی الھدی اھدکم و کلکم فقیر الا من اغنیت فسلونی ارزقکم و لو ان حیکم و میتکم و اولکم و اخرکم و رطبکم و یابسکم اجتمعوا فکانوا علی قلب اتقی عبد من عبادی لم یزدنی ملکی جناح بعوضۃ و لو اجتمعوا فکانوا علی قلب اشقی عبد من عبادی لم ینقص من ملکی جناح بعوضۃ و لو ان حیکم و میتکم و اولکم و اخرکم و رطبکم و یابسکم اجتمعوا فسال کل سائل منھم ما بلغت امنیتہ ما نقص من ملکی الا کما لو ان احدکم مر بشفۃ البحر فغمس فیھا ابرۃ ثم نزعھا ذالک بانی جواد ماجد عطائی کلام اذا اردت شیئا فانما اقول لہ کن فیکون۔

۴۲۵۷: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ فرماتا ہے اے میرے بندو تم سب گنہگار ہو مگر جس کو میں بچا رکھوں تو مجھ سے بخشش مانگو میں تم کو بخش دوں گا اور جو کوئی تم میں سے یہ جانے کہ مجھ کو گناہ بخشنے کی طاقت ہے پھر مجھ سے بخشش چاہے میری قدرت کی وجہ سے تو میں اس کو بخش دوں گا اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر جس کو میں راہ بتلاؤں تو مجھ سے راہ کی ہدایت مانگو میں تم کو راہ بتلاؤں گا اور تم سب محتاج ہو مگر جس کو میں مالدار کروں تو مجھ سے مانگو میں تم کو روزی دوں گا اور اگر تم میں جو زندہ ہیں جو مر چکے ہیں۔ اگلے اور پچھلے اور دریا والے اور خشکی والے یا تر اور خشک اور سب مل کر اس بندے کی طرح ہو جائیں جو میرے سب بندوں میں زیادہ پرہیزگار اور زیادہ متقی ہے تو میری سلطنت میں ایک ذرّہ برابر زیادہ نہ ہوگا اور اگر یہ سب مل کر اس بندے کی طرح ہو جائیں جو انتہا کا بدبخت ہے میرے بندوں میں تو میری سلطنت میں ایک پرمچھر کے بازو کے برابر کمی نہیں آ سکتی ان خر دماغوں کی مخالفت اور سرکشی اور بغاوت سے بہ نسبت سابق کے ایک ذرہ برابر فتور اور اگر تم میں سے جو زندہ ہیں جو مر چکے ہیں اگلے پچھلے صحرائی یا تر و خشک سب مل کر جہاں تک ان کی آرزو پہنچے جہاں تک خیال ان کا بلند پروازی کرے مجھ سے مانگیں تو میرے خزانہ دولت میں سے کچھ کم نہ ہوگا مگر اس قدر کہ جیسے کوئی تم میں سے سمندر کے کنارے پر گزرے اور اس میں سے ایک سوئی ڈبو دے پھر اس کو نکال دے اس کی وجہ یہ ہے کہ میں سخی ہوں اور میرا دینا صرف کہہ دینا ہے جہاں میں نے کوئی بات چاہی اس سے کہتا ہوں ہو جا وہ ہو جاتی ہے۔

۳۱: بَابُ ذِکْرِ الْمَوْتِ وَالْاِسْتِعْدَادِ لَهُ

۴۲۵۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكْثِرُوْا ذِكْرَهَا ذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِىْ الْمَوْتَ.

۴۲۵۹: حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ ثَنَا اَنَسُ بْنُ عَيَّاضٍ ثَنَا نَافِعُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَفْضَلُ ؟ قَالَ اَحْسَنُهُمْ لِمَا بَعْدَهُ اِسْتِعْدَادًا اُولٰئِكَ الْاَكْيَاسُ.

۴۲۶۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحِمْصِىُّ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنِىْ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِىْ يَعْلٰى شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَ عَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا ثُمَّ تَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ.

۴۲۶۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَكَمِ ابْنِ اَبِىْ زِيَادٍ ثَنَا سَيَّارٌ ثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰى شَابٍّ وَهُوَ فِى الْمَوْتِ فَقَالَ "كَيْفَ تَجِدُكَ؟

قَالَ اَرْجُوا اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ اَخَافُ ذُنُوْبِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِىْ قَلْبِ عَبْدٍ فِىْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْا وَ

باب : موت کا بیان اور اس کے واسطے تیار رہنا

۴۲۵۸ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لذتوں کو توڑنے والے موت کا اکثر ذکر کیا کرو۔

۴۲۵۹ : ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اتنے میں ایک مرد انصاری آپؐ کے پاس آیا اور سلام کیا پھر عرض کیا: یا رسول اللہؐ! کونسا مومن افضل ہے تمام مومنوں میں سے؟ آپؐ نے فرمایا: جس کے اخلاق اچھے ہوں پھر اس نے پوچھا کون سا دانا ہے ان میں سے؟ آپؐ نے فرمایا: جو موت کو بہت یاد کرتا ہے اور موت کے بعد کے لئے اچھی تیاری کرتا ہے وہی عقلمند ہے۔

۴۲۶۰ : شداد بن اوس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو مسخر کر لے اور موت کے بعد کے لئے عمل کر لے اور عاجز وہ ہے جو نفس کی خواہش پر چلے پھر اللہ پر آرزوئیں لگائے۔

۴۲۶۱ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان کے پاس گئے وہ مر رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: کیا حال ہے؟

وہ بولا یا رسول اللہؐ! میں اللہ سے مغفرت کی امید رکھتا ہوں لیکن اپنے گناہوں سے ڈرتا بھی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا دو باتیں ایک وقت میں جس بندے

آمنهٗ ممّا يخاف.

کے دل میں جمع ہوں تو اللہ اس کو وہ دیگا جو اس کو امید ہوگی اور جس سے وہ ڈرتا ہے اس کو محفوظ رکھے گا۔

۴۲۶۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثنا شبابةُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عطاءٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ الْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوْا اخْرُجِیْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اُخْرُجِیْ حَمِيْدَةً وَاَبْشِرِیْ بِرَوْحٍ وَ رَيْحَانٍ وَ رَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا؟

فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانٌ فَيُقَالُ مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اُدْخُلِیْ حَمِيْدَةً وَ اَبْشِرِیْ بِرَوْحٍ وَ رَيْحَانٍ وَ رَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهَا اِلَى السَّمَاءِ الَّتِیْ فِيْهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ قَالَ اخْرُجِیْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ اخْرُجِیْ ذَمِيْمَةً وَ اَبْشِرِیْ بِحَمِيْمٍ وَ غَسَّاقٍ وَ آخَرَ مِنْ شَكْلِهٖ اَزْوَاجٌ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَلَا يُفْتَحُ لَهَا يُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانٌ فَيُقَالُ لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيْثَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ ارْجِعِیْ ذَمِيْمَةً فَاِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكِ اَبْوَابُ السَّمَاءِ فَيُرْسَلُ بِهَا مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ يَصِيْرُ ثُمَّ تَصِيْرُ اِلَى الْقَبْرِ.

۴۲۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردے کے پاس فرشتے آتے ہیں یعنی مرنے کے قریب اگر وہ شخص نیک ہوتا ہے تو کہتے ہیں نکل اے پاک جان جو پاک بدن میں تھی تو نیک ہے اور خوش ہو جا اللہ کی رحمت اور خوشبو سے اور ایسے مالک سے جو تیرے اوپر غصہ نہیں ہے برابر اس سے یہی کہتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جان بدن سے نکل جاتی ہے پھر فرشتے اس کو آسمان کی طرف چڑھا لے جاتے ہیں آسمان کا دروازہ کھلتا ہے۔ وہاں کے فرشتے پوچھتے ہیں کون ہے یہ فرشتے جواب دیتے ہیں فلاں شخص ہے وہ کہتے ہیں مرحبا ہے پاک نفس جو پاک بدن میں تھا اندر داخل ہو جا تعریف کیا گیا اور خوش ہو جا اللہ کی رحمت سے اور خوشبو سے اور اس مالک سے جو تجھ پر غصہ نہیں ہے برابر اس سے یہی کہا جاتا ہے یہاں تک کہ روح اس آسمان تک پہنچتی ہے جہاں اللہ عزوجل ہے اور جب کوئی برا آدمی ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اے ناپاک نفس جو ناپاک بدن میں تھا نکل برائی کے ساتھ اور خوش ہو جا گرم پانی اور پیپ اور اس جیسی اور چیزوں سے پھر اس سے یہی کہتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ نکل جاتا ہے پھر اس کو چڑھاتے ہیں آسمان کی طرف وہاں کا دروازہ نہیں کھلتا وہاں کے فرشتے پوچھتے ہیں کون ہے؟ یہ فرشتے کہتے ہیں فلاں شخص ہے وہ کہتے ہیں مرحبا نہیں ہے اس ناپاک نفس کے لئے جو ناپاک بدن میں تھا لوٹ جا برائی کے ساتھ تیرے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھلیں گے آخر اس کو چھوڑ دیتے ہیں آسمان پر سے وہ قبر کے پاس آ جاتی ہے۔

۴۲۶۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِیُّ وَ عُمَرُ بْنُ

۴۲۶۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے

شَيْبَةَ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَا ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ أَجَلُ أَحَدِكُمْ بِأَرْضٍ أَوْ ثَبَتُهُ إِلَيْهَا الْحَاجَةُ فَإِذَا بَلَغَ أَقْصَى أَثَرِهِ قَبَضَهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ فَيَقُوْلُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَبِّ! هٰذَا مَا اسْتَوْدَعْتَنِي.

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی موت کسی زمین میں ہوتی ہے تو وہاں جانے کی حاجت پڑتی ہے جب اپنے انتہا کے مقام تک پہنچ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی روح قبض کرتا ہے اور قیامت کے دن وہاں کی زمین کہے گی: اے مالک یہ تیری امانت ہے۔

۴۲۶۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ: أَبُوْ سَلَمَةَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ: وَ مَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ فَقِيْلَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَرَاهِيَةُ لِقَاءِ اللّٰهِ فِي كَرَاهِيَةِ لِقَاءِ الْمَوْتِ فَكُلُّنَا يَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ: لَا إِنَّمَا ذَاكَ عِنْدَ مَوْتِهِ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَ مَغْفِرَتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ فَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ.

۴۲۶۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا چاہے گا اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا برا جانے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا برا جانے گا پھر آپؐ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! سے ملنے کو برا جاننا یہ ہے کہ موت کو برا جانے اور ہم میں سے تو ہر کوئی موت کو برا جانتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: یہ موت کے وقت کا ذکر ہے جب ایک بندے کو خوشخبری دی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت کی تو وہ اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے۔

۴۲۶۵: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا الْمَوْتَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَ تَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي.

۴۲۶۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی تم میں سے موت کی تمنا نہ کرے کسی آفت کی وجہ سے جو اس پر اترے اگر ایسا ہی موت کی خواہش ضرور پڑے تو یوں کہے یا اللہ تعالیٰ مجھ کو زندہ رکھ جب تک جینا میرے لئے بہتر ہو اور مجھ کو اٹھا لے جب مرنا میرے لئے بہتر ہو۔

۳۲: بَابُ ذِكْرِ الْقَبْرِ وَالْبِلٰى

باب: قبر کا بیان اور مردے کے گل جانے کا بیان

۴۲۶۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ

۴۲۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ لیس شیءٌ من الانسان الا یبلیٰ الا عظما واحدا و ھو عجب الذنب و منہ یرکب الخلق یوم القیامۃ.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان میں سب چیز گل جاتی ہے مگر ایک ہڈی وہ ریڑھ کی ہڈی ہے اسی سے ترکیب دی جائے گی پیدائش قیامت کے دن۔

۴۲۶۷: حدثنا محمد بن اسحق حدثنی یحیی بن معین ثنا ھشام بن یوسف عن عبد اللہ بن بحیر عن ھانیء مولی عثمان قال کان عثمان بن عفان اذا وقف علی قبر یبکی حتی یبل لحیتہ فقیل لہ تذکر الجنۃ والنار تبکی و تبکی من ھذا؟

قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان القبر اول منازل الآخرۃ فان نجا منہ فما بعدہ ایسر منہ و ان لم ینج منہ فما بعدہ اشد منہ قال و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رایت منظرا قط الا والقبر افظع منہ.

۴۲۶۷: ہانی سے روایت ہے جو مولیٰ تھا عثمان بن عفان کا کہ حضرت عثمان جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو روتے یہاں تک کہ ان کی داڑھی تر ہو جاتی لوگ ان سے کہتے آپ جنت اور دوزخ کا بیان کرتے ہیں اور نہیں روتے اور قبر کو دیکھ کر روتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: قبر پہلی منزل ہے آخرت کی منزلوں میں سے اگر اس منزل میں آدمی نے نجات پائی تو اسکے بعد کی منزلیں زیادہ آسان ہوں گی اور اگر اس میں نجات نہیں پائی تو اسکے بعد کی منزلیں اور زیادہ سخت ہونگی اور حضرت عثمان نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: میں نے کوئی چیز ہولناک نہیں دیکھی مگر قبر اس سے زیادہ ہولناک ہے یعنی جتنی ہولناک چیزیں میں نے دیکھی ہیں قبر ان سب میں زیادہ ہولناک ہے۔

۴۲۶۸: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا شبابۃ عن ابن ابی ذئب عن محمد بن عمرو بن عطاء عن سعید بن یسار عن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ ان المیت یصیر الی القبر.

فیجلس الرجل الصالح فی قبرہ غیر فزع و لا مشعوف ثم یقال لہ فیم کنت؟ فیقول کنت فی الاسلام فیقال لہ ما ھذا الرجل؟ فیقول محمد رسول اللہ ﷺ جاءنا بالبینات من عند اللہ فصدقناہ فیقال لہ ھل رایت اللہ؟

۴۲۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مردہ قبر میں جاتا ہے تو جو شخص بھی نیک ہوتا ہے وہ اپنی قبر میں بٹھایا جاتا ہے نہ اس کو ہول ہوتا ہے نہ اس کا دل پریشان ہوتا ہے اس سے پوچھا جاتا ہے تو کس دین پر تھا وہ کہتا ہے دین اسلام پر پھر اس سے پوچھا جاتا ہے اس شخص کے باب میں تو کیا کہتا ہے اس وقت مومن کو جمال نبوی نظر آتا ہے یا آپ کا نام لے کر پوچھا جاتا ہے وہ کہتا ہے محمد اللہ کے رسول ہیں ہمارے پاس دلیلیں اور کھلی

فَیَقُوْلُ مَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَرَی اللّٰہَ فَیُفْرَجُ لَہٗ فُرْجَۃٌ قِبَلَ النَّارِ فَیَنْظُرُ اِلَیْھَا یَحْطِمُ بَعْضُھَا بَعْضًا فَیُقَالُ لَہٗ انْظُرْ اِلٰی مَا وَ قَالَ اللّٰہُ ثُمَّ یُفْرَجُ لَہٗ قِبَلَ الْجَنَّۃِ فَیَنْظُرُ اِلٰی زَھْرَتِھَا وَ مَا فِیْھَا فَیُقَالُ لَہٗ ھٰذَا مَقْعَدُکَ وَ یُقَالُ لَہٗ عَلَی الْیَقِیْنِ کُنْتَ وَ عَلَیْہِ مُتَّ وَ عَلَیْہِ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ وَیُجْلَسُ الرَّجُلُ السُّوْءُ فِیْ قَبْرِہٖ فَزِعًا مَشْعُوْفًا فَیُقَالُ لَہٗ فِیْمَ کُنْتَ؟

فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ فَیُقَالُ لَہٗ مَا ھٰذَا الرَّجُلُ؟ فَیَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُہٗ فَیُفْرَجُ لَہٗ قِبَلَ الْجَنَّۃِ فَیَنْظُرُ اِلٰی زَھْرَتِھَا وَ مَا فِیْھَا: فَیُقَالُ لَہٗ انْظُرْ اِلٰی مَا صَرَفَ اللّٰہُ عَنْکَ ثُمَّ یُفْرَجُ لَہٗ فُرْجَۃٌ قِبَلَ النَّارِ فَیَنْظُرُ اِلَیْھَا یَحْطِمُ بَعْضُھَا بَعْضًا فَیُقَالُ لَہٗ ھٰذَا مَقْعَدُکَ عَلَی الشَّکِّ کُنْتَ وَ عَلَیْہِ مُتَّ وَ عَلَیْہِ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تعالٰی.

نشانیاں لے کر آئے اللہ کے پاس سے ہم نے ان کی تصدیق کی پھر اس سے پوچھا جاتا ہے کیا تو نے اللہ کو دیکھا وہ کہتا ہے بھلا اللہ تعالیٰ کو کون دیکھ سکتا ہے پھر اس کے لئے ایک طرف سے کھڑکی کھولی جاتی ہے دوزخ کو وہ آگ دیکھتا ہے اس سے کہا جاتا ہے دیکھ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو اس سے بچایا پھر ایک دوسرا دریچہ جنت کی طرف کھولا جاتا ہے وہ وہاں کی تازگی اور لطافت کو دیکھتا ہے اس سے کہا جاتا ہے یہی تیرا ٹھکانا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے تو یقین پر تھا اور یقین پر مرا اور یقین ہی پر اٹھے گا اللہ چاہے تو اور برا آدمی قبر میں بٹھایا جاتا ہے اس کا دل پریشان گھبرایا ہوتا ہے اس سے پوچھا جاتا ہے تو کس دین پر تھا وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا پھر پوچھا جاتا ہے اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے وہ کہتا میں نے لوگوں کو کچھ کہتے سنا تو تھا میں نے بھی ویسا ہی کہا پھر جنت کی طرف ایک کھڑکی کھولی جاتی ہے وہ اس کی تازگی اور بہار جو اس میں دیکھتا ہے اس سے کہا جاتا ہے دیکھ اللہ تعالیٰ نے تجھے اس سے محروم کیا پھر ایک کھڑکی دوزخ کی طرف کھولی جاتی ہے وہ آگ کو دیکھتا ہے تلے اوپر ہو رہی ہے ایک کو ایک توڑ رہی ہے اس سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے تو شک میں تھا اور اسی پر مرا اور اسی پر اٹھے گا اگر اللہ تعالیٰ چاہے۔

۴۲۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَیْدَۃَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ﴿یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ (قَالَ) نَزَلَتْ فِیْ عَذَابِ الْقَبْرِ یُقَالُ لَہٗ مَنْ رَّبُّکَ؟

فَیَقُوْلُ: رَبِّیَ اللّٰہُ وَ نَبِیِّیْ مُحَمَّدٌ فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ: ﴿یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَۃِ﴾.

۴۲۶۹: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو مضبوط قول پر یہ آیت قبر کے عذاب میں اتری میت سے پوچھا جاتا ہے تیرا ربّ کون ہے؟

وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی حضرت محمدؐ ہیں یہی مراد ہے اس آیت ﴿یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ﴾ کے۔ [ابراھیم: ۲۷]

۴۲۷۰: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا عبد اللّٰہِ بنُ نُمیرٍ ثنا عُبید اللّٰہ ابنُ عُمیرٍ عَنْ نافعٍ عن ابن عُمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهُما عن النَّبیّ صلّی اللّٰہُ علیه وسلّم قال إذا مات احدُکم عُرِضَ علی مقعدِہٖ بالغداة و العشیّ اِنْ کانَ من اهل الجنّة فمنْ اَهلِ الْجَنة واِنْ کان من اَهلِ النّارِ فمن اهلِ النّار یقالُ هذا مقعدُک حتّی تُبعثُ یومَ القیامة.

۴۲۷۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی تم میں سے مر جاتا ہے تو اس کا ٹھکانا اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے صبح اور شام اگر وہ جنت والوں میں سے ہے تو جنت والوں میں سہی اور اگر دوزخ والوں میں سے تو دوزخ والوں میں اور کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ تو اٹھے قیامت کے دن۔

۴۲۷۱: حدثنا سُوَیْدُ بْنُ سعیدٍ انبأنا مالکُ بْنُ اَنسٍ عن ابن شهابٍ عنْ عبدِ الرَّحمٰنِ بن کعبٍ الانصاریّ انّهُ اخبرهُ انّ اباهُ کانَ یُحدّثُ انّ رسُوْلَ اللّٰہ ﷺ قال اِنّما نسمةُ الْمُؤمِنِ طائرٌ یَعْلُقُ فِیْ شجرِ الْجنّة حتّی یرْجعَ اِلی جسده یومَ یُبعثُ.

۴۲۷۱: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی روح ایک پرندے کی شکل میں جنت کے درختوں میں چگتی پھرتی ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اپنے اصلی بدن میں ڈالی جائے گی۔

۴۲۷۲: حدثنا اِسماعِیلُ بْنُ حفصٍ الْاَبْلیُّ ثنا اَبُوْ بَکرِ بْنُ عَیّاشٍ عنِ الْاَعْمشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیان عن النّبیّ صلّی اللّٰہُ علیه وسلّم قالَ إذا دخلَ الْمیّتُ الْقبر مُثّلت الشّمسُ عِنْد غُرُوْبِها فیجْلسُ یَمْسَحُ عَیْنیه و یقُوْلُ دعُوْنِیْ اُصلّیْ.

۴۲۷۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میت کو قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اس کو ایسا نظر آتا ہے جیسے سورج ڈوبنے کے قریب ہے وہ بیٹھتا ہے اپنی دونوں آنکھوں کو ملتے ہوئے اور کہتا ہے مجھ کو نماز پڑھنے دو' چھوڑ دو۔

۳۳: بَابُ ذِکْرِ الْبعْثِ

باب : حشر کا بیان

۴۲۷۳: حدّثنا اَبُوْ بکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبة ثنا عبّادُ بنُ الْعَوّامِ عنْ حجّاجٍ عنْ عطِیّةَ عنْ اَبِیْ سعیدٍ قال قال رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنّ صاحبَی الصُّوْرِ بِاَیْدِیْهِما (اوْ فِیْ اَیْدِیْهِما) قرْنان یُلاحِظان النّظر متٰی یُؤْمَران.

۴۲۷۳: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صور والے دونوں فرشتے ان کے ہاتھوں میں دو نرسنگے ہیں ہر وقت دیکھ رہے ہیں کب ان کو حکم ہوتا ہے پھونکنے کا۔

۴۲۷۴: حدّثنا اَبُوْ بکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبة ثنا علیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عنْ مُحمّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سلمةَ عن اَبِیْ هُرَیْرةَ قالَ قال رَجُلٌ من الیهُوْدِ بِسُوْقِ الْمدِیْنة والّذیْ اصْطفٰی مُوْسٰی علی الْبشرِ! فرفعَ رَجُلٌ منَ الْانصار یدهُ فلطمهُ

۴۲۷۴: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے مدینہ منورہ کے بازار میں ایک یہودی نے کہا قسم اس کی جس نے موسیٰ کو تمام آدمیوں پر فضیلت بخشی ایک مرد انصاری نے یہ سن کر اس کو ایک طمانچہ مارا اور کہا تو یہ کہتا ہے اور ہم میں اللہ کے

قال : تقولُ هذا؟ و فينا رَسُولُ اللّٰهِ صلَّى اللّٰهُ عليهِ وَسلَّم فذكر ذالك لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّم فَقَالَ قال اللّٰهُ عزَّوَجلَّ : ﴿وَ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰت وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخرىٰ فاذا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ﴾ [الزمر:٦٨] فاَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رأسهُ فاذا انا مُوسىٰ اٰخذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعرشِ فلا ادرِىْ اَرفع رَاسَهُ قَبْلِيْ اَوْ كَانَ مِمَّنْ اسْتَثْنَى اللّٰهُ عزَّوَجلَّ وَ مَنْ قَالَ اَنَا خيرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كذب.

رسولؐ موجود ہیں پھر اس کا ذکر نبیؐ سے ہوا آپؐ نے فرمایا: اللہ فرماتا ہے اور صور پھونکا جائیگا تو سارے آسمان اور زمین والے بے ہوش ہو جائیں گے پھر دوسری بار پھونکا جائے گا تو یکا یک سب لوگ کھڑے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے آنحضرتؐ نے فرمایا: میں سب سے پہلے اپنا سر اٹھاؤنگا تو میں دیکھونگا جناب موسیٰؑ عرش کا ایک پایہ تھامے ہوئے ہیں میں اب نہیں جانتا کہ وہ مجھ سے پہلے سر اٹھائیں گے یا وہ ان لوگوں میں سے ہونگے جن کو اللہ نے مستثنیٰ کیا اور جو کوئی یوں کہے' میں یونس بن متی سے بہتر ہوں اس نے جھوٹ کہا۔

۴۲۷۵: حدّثنا هِشامُ بْنُ عَمَّارٍ و مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَاحِ قَالَا ثنا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ اَبِىْ حَازِمٍ حدّثنِىْ اَبِىْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابنِ مِقْسَمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ هُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ يَاخُذُ الْجَبَّارُ سَمٰوَاتِهِ وَاَرْضِيْهِ و قَبَضَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقْبِضُهَا وَ يَبْسُطُهَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْجَبَّارُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ.

اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ قَالَ وَ يَتَمَايَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ يَمِيْنِهِ وَ عَنْ شِمَالِهِ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَى الْمِنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ اَسْفَلِ شَيْءٍ مِنْهُ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَقُوْلُ اَسَاقِطٌ هُوَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

۴۲۷۵: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ منبر پر تھے' فرماتے تھے: پروردگار آسمانوں اور زمین کو اپنے ہاتھ میں لے لے گا اور آپؐ نے مٹھی بند کر لی پھر کھولی پھر بند کی پھر کہے گا میں جبار ہوں میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں دوسرے جبار دوسرے متکبر جو اپنے آپ کو جبار سمجھتے تھے اور یہ فرما کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم جھکتے تھے اور دائیں اور بائیں طرف یہاں تک کہ میں نے منبر کو دیکھا وہ نیچے سے ہلتا تھا میں کہتا تھا شاید آپؐ کو وہ لے کر گر پڑے گا۔

۴۲۷۶: حدّثنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثنا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حَاتِمِ بْنِ اَبِىْ صَغِيْرَةَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم كَيْفَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ حُفَاةً عُرَاةً قُلْتُ وَالنِّسَاءُ قَالَ: وَالنِّسَآءُ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا نَسْتَحْيِيْ قَالَ يَا عَائِشَةُ الْاَمْرُ اَهَمُّ مِنْ اَنْ يَنْظُرَ

۴۲۷۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگ قیامت کے دن کیونکر حشر کئے جائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا: ننگے پاؤں ننگے بدن۔ میں نے کہا عورتیں بھی اسی طرح؟ آپؐ نے فرمایا: اسی طرح میں نے کہا یا رسول اللہ پھر شرم نہ آئے گی؟ آپؐ نے فرمایا: اے عائشہؓ وہاں ایسی فکر

بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ

ہوگی کہ کوئی دوسرے کی طرف نہ دیکھے گا۔

۴۲۷۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رِفَاعَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ فَاَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَ مَعَاذِيْرُ وَ اَمَّا الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذَالِكَ تَطِيْرُ الصُّحُفُ فِي الْاَيْدِيْ فَاٰخِذٌ بِيَمِيْنِهٖ وَ اٰخِذٌ بِشِمَالِهٖ۔

۴۲۷۷: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ قیامت کے دن تین بار پیش کیے جائیں گے دو پیشوں میں تکرار اور عذرات ہوں گے آخر تیسری پیشی میں تو کتابیں اُڑ کر ہاتھوں میں آ جائیں گی کسی کے داہنے ہاتھ میں کسی کے بائیں ہاتھ میں۔

۴۲۷۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ وَ اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : ﴿يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ [المطففین: ۶] قَالَ يَقُوْمُ اَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهٖ اِلٰی اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ۔

۴۲۷۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس دن لوگ کھڑے ہوں گے سارے جہان کے مالک کے روبرو آپ نے فرمایا: نصف کانوں تک اپنے پسینہ میں غرق کھڑے ہوں گے۔

۴۲۷۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ﴾ [ابراهيم: ۴۸] فَاَيْنَ تَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ۔

۴۲۷۹: ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے میں نے نبیؐ سے پوچھا یہ آیت جو ہے جس دن زمین اور آسمان بدلے جائینگے تو لوگ اس دن کہاں ہونگے؟ آپؐ نے فرمایا: پل صراط پر ہونگے اور زمین کا بدلنا یہ ہوگا کہ ٹیلے پہاڑ گڑھے صاف ہو کر سب برابر ہو جائیگا اور آسمان کا بدلنا یہ ہوگا کہ سورج قریب آ جائیگا گرمی کی شدت ہوگی اللہ رحم کرے۔

۴۲۸۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ بْنِ الْعُتْوَارِيِّ اَحَدِ بَنِيْ لَيْثٍ قَالَ وَ كَانَ فِيْ حَجْرِ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَعْنِيْ اَبَا سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَعْنِيْ اَبَا سَعِيْدٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُوْضَعُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ عَلٰى حَسَكٍ كَحَسَكِ السَّعْدَانِ ثُمَّ يَسْتَجِيْزُ النَّاسُ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوْجٌ بِهٖ ثُمَّ نَاجٍ وَ

۴۲۸۰: ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پل صراط جہنم کے دونوں کناروں پر رکھا جائے گا اس پر کانٹے ہوں گے سعدان کے کانٹوں کی طرح پھر لوگ اس پر سے گزرنا شروع کریں گے تو آفت سے سلامت رہ کر گزر جائیں گے ان میں بعض بجلی کی طرح گزر جائیں گے بعض ہوا کی طرح، بعض پیدل کی طرح اور بعضے ان کے کچھ اعضاء کٹ کر جہنم میں گریں گے پھر نجات پا جائیں گے بعضے اسی پر اٹکے رہیں گے

مُخْتَبَسٌ به و منكُوسٌ فِيْهَا.

بعضے اوندھے منہ جہنم میں گریں گے۔

۴۲۸۱: حدَّثنـا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثنا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَن الْاَعْمَش عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اُمّ مُبَشِّرٍ عَنْ حَفْصَة قالتْ قال النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّى لَارْجُوْا الّا يدخل النّار احدٌ اِن شاءَ اللّٰـهُ تَعَالٰى مِمَّنْ شهِدَ بدرًا والْحُدَيْبِيَّةَ قالتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ: ﴿ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا﴾ [مریم: ۷۱] قَالَ اَلَمْ تَسْمَعِيْهِ يَقُوْلُ: ﴿ثُمَّ نُنَجِّى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَ نَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا﴾ [مریم: ۷۲]

۴۲۸۱: ام المؤمنین جناب حفصہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ جو لوگ بدر کی لڑائی اور حدیبیہ کی صلح میں حاضر تھے ان میں سے کوئی جہنم میں نہ جائے گا اگر اللہ چاہے۔ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو جہنم پر وارد نہ ہو آپؐ نے فرمایا: اس کے بعد تو نے نہیں پڑھا پھر ہم نجات دیں گے پرہیزگاروں کو اور تمام ظالموں کو وہیں چھوڑ دیں گے۔

۳۴: بَابُ صِفَةِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ

باب : حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا حال

۴۲۸۲: حدثنا اَبُوْ بَكْرٍ ثنا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرِدُوْنَ عَلَىَّ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ سِيْمَاءُ اُمَّتِىْ لَيْسَ لِاَحَدٍ غَيْرُهَا.

۴۲۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قیامت کے دن میرے پاس آؤ گے سفید پیشانی' سفید ہاتھ پاؤں والے وضو کے سبب سے یہ میری امت کا نشان ہوگا اور کسی امت میں یہ نشان نہ ہوگا۔

۴۲۸۳: حدَّثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ قُبَّةٍ فَقَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ.

قُلْنَا بَلٰى قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ ذٰلِكَ اَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ: وَ مَا اَنْتُمْ فِىْ اَهْلِ الشِّرْكِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِىْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَآءِ فِىْ جِلْدِ الثَّوْرِ

۴۲۸۳: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم نبیؐ کے ساتھ ایک ڈیرے میں تھے آپؐ نے فرمایا: تم اس سے خوش نہیں ہوتے کہ جنت والوں کی چوتھائی تم لوگ ہو گے؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپؐ نے فرمایا تم اس سے خوش نہیں ہو کہ جنت والوں کی تہائی تم لوگ ہو؟ ہم نے کہا جی ہاں آپؐ نے فرمایا: قسم اسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ جنت والوں کے نصف تم لوگ ہو گے اور نصف میں باقی اور سب امتیں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ جنت میں وہی روحیں جائیں گی جو مسلمان ہیں اور تمہارا

الاحمر۔

شمار مشرکوں میں سے ایسا ہے جیسے ایک سفید بال کالے بیل کی کھال میں ہو یا ایک کالا بال لال بیل کی کھال میں ہو۔

۴۲۸۴: حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ و اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَا ثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجِیْءُ النَّبِیُّ وَ مَعَهُ الرَّجُلَانِ وَ يَجِیْءُ النَّبِیُّ وَ مَعَهُ الثَّلَاثَةُ وَ اَكْثَرُ مِنْ ذَالِكَ وَ اَقَلُّ فَيُقَالُ لَهُ هَلْ بَلَّغْتَ قَوْمَكَ.

فَيَقُوْلُ : نَعَمْ فَيُدْعٰى قَوْمُهُ فَيُقَالُ هَلْ بَلَّغَكُمْ؟

فَيَقُوْلُوْنَ لَا فَيُقَالُ مَنْ شَهِدَ لَكَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ مُحَمَّدٌ وَ اُمَّتُهُ فَتُدْعٰى اُمَّةُ مُحَمَّدٍ فَيُقَالُ هَلْ بَلَّغَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ وَ مَا عَلَّمَكُمْ بِذَالِكَ.

فَيَقُوْلُوْنَ اَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا بِذَالِكَ اَنَّ الرُّسُلَ قَدْ بَلَّغُوْا فَصَدَّقْنَاهُ قَالَ فَذَالِكُمْ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿وَ كَذَالِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾. [البقرة: ۱۴۳]

۴۲۸۴: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک نبی قیامت کے دن آئے گا اس کے ساتھ دو ہی آدمی ہوں گے اور ایک نبی آئے گا اس کے ساتھ تین آدمی ہوں گے اور کسی کے ساتھ اس سے زیادہ اور اس سے کم ہوں گے اس سے کہا جائے گا تو نے اللہ کا حکم اپنی قوم کو پہنچایا تھا؟ وہ کہے گا ہاں پھر اس کی قوم بلائی جائے گی ان سے پوچھا جائے گا تم کو فلاں نبی نے اللہ کا حکم پہنچایا تھا؟ وہ کہیں گے ہرگز نہیں۔ آخر اس نبی سے کہا جائے گا تمہارا گواہ کون ہے؟ وہ کہے گا جناب محمدؐ اور آپؐ کی امت میرے گواہ ہیں۔ جناب محمدؐ کی امت بلائی جائے گی ان سے پوچھا جائے گا کیوں اس نبی نے اپنی امت کو اللہ کا پیغام پہنچایا تھا یا نہیں وہ کہیں گے بے شک پہنچایا تھا ان سے پوچھا جائے گا تم کو کیونکر معلوم ہوا وہ کہیں گے ہمارے نبیؐ نے ہم کو اس کی خبر دی تھی کہ اللہ کے تمام رسولوں نے اللہ کا پیغام پہنچایا اور ہم نے ان کی بات کی تصدیق کی اور یہی مراد ہے اس آیت سے اسی طرح ہم نے تم کو متوسط امت کیا تا کہ تم گواہ ہو لوگوں پر اور رسول تمہارے اوپر گواہ ہو۔

۴۲۸۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِیْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ صَدَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا مِنْ عَبْدٍ يُؤْمِنُ ثُمَّ يُسَدِّدُ اِلَّا سُلِكَ بِهٖ فِی الْجَنَّةِ وَ اَرْجُوْا اَلَّا يَدْخُلُوْهَا حَتّٰى تَبَوَّاُوْا اَنْتُمْ وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ ذَرَارِيْكُمْ مَسَاكِنَ فِی الْجَنَّةِ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ

۴۲۸۵: حضرت رفاعہ جہنی سے روایت ہے کہ ہم نبیؐ کے ساتھ لوٹے آپؐ نے فرمایا: قسم اسکی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو ایمان لائے پھر اس پر مضبوط رہے وہ ضرور جنت میں جائیگا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ لوگ جنت میں داخل نہ ہونگے یہاں تک کہ تم اور تمہاری اولاد میں سے جو نیک ہیں وہ جنت میں اپنے اپنے ٹھکانے نہ بنائیں اور بیشک میرے مالک نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت میں سے ۷۰ ہزار آدمیوں

حساب.

کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کریگا۔

۴۲۸۶: حدثنا هشام بن عمار ثنا اسماعيل بن عياش ثنا محمد بن زياد الالهاني قال سمعت ابا امامة الباهلي يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وعدني ربي سبحانه ان يدخل الجنة من امتي سبعين الفا لا حساب عليهم و لا عذاب مع كل الف سبعون الفا و ثلاث حثيات من حثيات ربي عزوجل.

۴۲۸۶: حضرت ابوامامہ باہلی سے روایت ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے میرے مالک نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت سے ۷۰ ہزار آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا جن کا نہ حساب ہوگا نہ ان پر عذاب ہوگا اور ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے اور ان کے سوا تین مٹھیاں ہوں گی میرے مالک کی مٹھیوں میں سے۔

۴۲۸۷: حدثنا عيسى بن محمد ابن النحاس الرملي و ايوب بن محمد الرقي قالا ثنا ضمرة بن ربيعة عن ابن شوذب عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نكمل يوم القيامة سبعين امة نحن اخرها و خيرها.

۴۲۸۷: بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے' انہوں نے دادا سے روایت کی میں نے نبیؐ سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت میں ستر امتیں پوری ہونگی اور سب میں ہم اخیر امت ہونگی اور سب میں بہتر ہونگے اللہ تعالیٰ کی عنایت سے جو اس کو ہمارے پیغمبر جناب محمدؐ پر ہے۔

۴۲۸۸: حدثنا محمد بن خالد بن خداش ثنا اسماعيل بن علية عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال سمعت رسول الله ﷺ يقول انكم وفيتم سبعين امة انتم خيرها و اكرمها على الله.

۴۲۸۸: اسی اسناد سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ستر امتوں کو پورا کیا۔ یعنی سترہویں امت تم ہو اور تم ان سب میں بہتر ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت رکھتے ہو۔

۴۲۸۹: حدثنا عبد الله بن اسحق الجوهري ثنا حسين بن حفص الاصبهاني ثنا سفيان عن علقمة بن مرثد عن سليمان بن بريدة عن ابيه عن النبي ﷺ قال اهل الجنة عشرون و مائة صف ثمانون من هذه الامة واربعون من سائر الامم.

۴۲۸۹: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت والوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی ان میں سے اسی صفیں اس امت کے لوگوں کی ہوں گی اور چالیس صفیں اور امتوں میں سے۔

۴۲۹۰: حدثنا محمد بن يحيى ثنا ابو سلمة حماد بن سلمة عن سعيد بن اياس الجريري عن ابي نضرة عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال نحن اخر الامم و اول من يحاسب يقال اين الامة الامية و

۴۲۹۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اگرچہ) ہم آخری امت ہیں لیکن سب سے پہلے ہمارا حساب ہوگا۔ ندا آئے گی: اُمی امت کہاں ہے اور اس

نَبِيُّهَا؟ فَنَحْنُ الْآخِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ."

کے نبی (ﷺ) کہاں ہیں؟ تو ہم سب سے آخر ہیں (دنیا میں) اور سب میں اول ہوں گے (جنت میں)

خلاصۃ الباب ☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب دوسری امتوں کا حساب ہو رہا ہوگا۔ اس وقت امت محمدیہ جنت میں جا چکی ہوگی۔ یعنی اگرچہ دنیا میں آمد کے لحاظ سے تو ہماری امت سب سے آخری ہے لیکن حساب وکتاب اور جنت میں داخلے کے لحاظ سے سب سے مقدم ہوں گے۔ ان شاء اللہ۔

۴۲۹۱: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ اَبِى الْمُسَاوِرِ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْخَلَائِقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اُذِنَ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ فِى السُّجُوْدِ: فَيَسْجُدُوْنَ لَهُ طَوِيْلًا ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعُوْا رُءُوْسَكُمْ قَدْ جَعَلْنَا عِدَّتَكُمْ فِدَاءَكُمْ مِنَ النَّارِ.

۴۲۹۱: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا: روزِ قیامت جب تمام مخلوق کو جمع کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ نبی کریمؐ کی امت کو سجدے کا حکم دے گا اور وہ امت بڑی دیر تک سجدے میں رہے گی پھر (ربِّ ذوالجلال والاکرام) سر اٹھانے کا حکم دے گا اور ارشاد ہوگا کہ ہم نے تمہارے شمار کے مطابق تمہارے فدیئے جہنم سے (رہا) کر دیئے۔

۴۲۹۲: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ مَرْحُوْمَةٌ عَذَابُهَا بِاَيْدِيْهِمَا فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دُفِعَ اِلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَيُقَالُ هٰذِهِ فِدَاؤُكَ مِنَ النَّارِ.

۴۲۹۲: حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: یہ امت امت مرحومہ ہے اور ان پر عذاب انکے اپنے ہاتھوں سے ہوگا۔ ایک دوسرے کی گردن مارے گی روزِ قیامت ہر ایک مسلمان کے حوالے اِک مشرک کیا جائیگا اور فرمایا جائیگا کہ یہ جہنم سے تیرے لئے فدیہ ہے۔

۳۵: بَابُ مَا يُرْجٰى مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب: روزِ قیامت رحمت الٰہی کی اُمید

۴۲۹۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ قَسَمَ مِنْهَا رَحْمَةً بَيْنَ جَمِيْعِ الْخَلَائِقِ فَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ وَ بِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ وَ بِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى اَوْلَادِهَا وَ اَخَّرَ تِسْعَةً وَ تِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۴۲۹۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں ا[illegible] میں سے صرف ایک رحمت اپنی تمام مخلوق میں جمع [illegible]ی ہے اسی کی وجہ سے تمام ایک دوسرے سے [illegible] محبت کرتے ہیں اور ماں اپنے بچہ سے کرتی ہے او[illegible] باقی تمام رحمتیں اللہ نے اپنے پاس قیامت کے دن کے لئے رکھ چھوڑی ہے۔

۴۲۹۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَ اَحْمَدُ ابْنُ سِنَانٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَجَعَلَ فِى الْاَرْضِ مِنْهَا رَحْمَةً فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلٰى وَلَدِهَا وَالْبَهَائِمُ بَعْضُهَا عَلٰى بَعْضٍ وَالطَّيْرُ وَاَخَّرَ تِسْعَةً وَ تِسْعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اَكْمَلَهَا اللّٰهُ بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ.

۴۲۹۴: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین کو پیدا کیا اسی دن سو رحمتیں پیدا کیں اور زمین میں ان سو رحمتوں میں سے ایک رحمت بھیجی اسی کی وجہ سے ماں اپنے بچہ پر رحمت کرتی ہے اور چرند جانور ایک دوسرے پر اور پرند اور ننانوے رحمتوں کو اس نے اٹھا رکھا قیامت کے دن تک جب قیامت کا دن ہوگا تو اس دن ان رحمتوں کو پورا کرے گا۔

۴۲۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَمَّا خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ اِنَّ رَحْمَتِىْ تَغْلِبُ غَضَبِىْ.

۴۲۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ ذوالجلال والاکرام نے جب تمام مخلوق کو پیدا کیا تو اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر یہ لکھ لیا کہ میرے غضب (غصہ) پر میری رحمت غالب ہے۔

۴۲۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِى الشَّوَارِبِ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ مَرَّ بِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ اَنَا عَلٰى حِمَارٍ فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِىْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ وَ مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ قُلْتُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَعْبُدُوْهُ وَ لَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ: اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ اَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ.

۴۲۹۶: حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ میں ایک گدھے پر سوار کہیں جا رہا تھا کہ آپؐ میرے قریب سے گزرے۔ ارشاد فرمایا: معاذ (اللہ پر تو کوئی چیز واجب نہیں) لیکن پھر بھی تم جانتے ہو کہ بندوں کا اللہ پر اور اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسولؐ ہی خوب جاننے والے ہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا حق اپنے بندوں پر یہ ہے کہ اس کی خوب عبادت کریں (پانچ وقت کی نماز کے علاوہ نفلی عبادت) اور کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ کریں۔

۴۲۹۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ اَعْيَنَ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ يَحْيَى الشَّيْبَانِىُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِىْ بَعْضِ غَزَوَاتِهٖ: فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ؟ فَقَالُوْا: نَحْنُ

۴۲۹۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم ایک جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آپؐ کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا۔ آپؐ نے ان سے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا:

الْمُسْلِمُوْن وامرأَةٌ تَحْصِبُ تَنُّوْرَها و معها ابْنٌ لها فاذا ارْتفع و هجُ التَّنُّوْرِ تَنَحَّتْ بِهِ فاتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فقالتْ انت رَسُوْلُ اللّٰهِ؟

فقالَ نعَمْ قَالتْ بِابِيْ انت و اُمِّيْ الَيس اللّٰهُ بِارْحمِ الرَّاحِمِيْنَ؟ قَالَ بَلٰى قالتْ او لَيس اللّٰهُ بِاَرْحَمَ بعبادِهِ من الْاُمِّ بوَلَدِهَا؟ قَالَ بَلٰى : قالتْ فانَّ الْاُمَّ لا تُلْقِيْ ولدها فِي النَّارِ فاكَبَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يبْكِيْ ثُمَّ رَفَعَ رأسَهُ اليها : فقالَ اِنَّ اللّٰهَ لا يُعَذِّبُ من عبادِهِ اِلَّا الْمَارِدَ الْمُتمرِّدَ الَّذِيْ يتمرَّدُ عَلَى اللّٰهِ و ابى ان يقوْل لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

ہم مسلمان ہیں ۔ ان میں سے ایک عورت آگ سے اپنا تنور روشن کر رہی تھی جب تنور سے دھواں نکلا تو اس نے اپنے بیٹے کو پیچھے (دھکیل) دیا اور پھر نبی کریمؐ کے پاس آ کر پوچھنے لگی' آپؐ اللہ کے رسول ہیں؟ آپؐ نے کہا ہاں' اُس نے کہا میرے والدین آپؐ پر قربان مجھے یہ بتائیے کہ اللہ کا رحم سب رحم کرنے والوں سے زیادہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک۔ وہ بولی کیا اللہ کا رحم اپنے بندوں پر ایک ماں سے بھی زیادہ ہے جو وہ اپنے بچہ پر کرتی ہے؟ آپ نے فرمایا: بے شک' پھر اس نے کہا بچہ جتنا مرضی شرارتی اور نافرمان ہو ماں اسے آگ میں نہیں پھینک سکتی۔ آپؐ سر جھکا کر روتے رہے پھر اٹھا کر اس کی طرف دیکھ کر کہنے لگے۔ اللہ اپنے بندوں کو کبھی عذاب نہ دے مگر کہ جو سرکش ہوں اور اللہ کو ایک ماننے سے منکر ہوں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ وہ انہیں بخش دے۔

۴۲۹۸: حدَّثنا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الدِّمشْقِيُّ ثنا عَمْرُو بْنُ هاشِمٍ ثنا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بن سعيْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمقْبُرِيِّ عَنْ ابِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لايدْخلُ النَّارَ اِلَّا شَقِيٌّ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ و من الشَّقِيُّ.

قَالَ مَنْ لَمْ يَعْمَلْ لِلّٰهِ بطاعةٍ و لَمْ يَتْرُكْ لَهُ معصِيَةً.

۴۲۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوائے شقی کے جہنم میں کوئی نہیں جائے گا۔ لوگوں نے عرض کیا اے رسول اللہؐ! شقی کون؟ فرمایا: ایسا بندہ جس نے کبھی اللہ کی بندگی نہ کی ہو اور کبھی کوئی نیکی کا کام نہ کیا ہو اور گناہ کبھی کوئی چھوڑا نہ ہو۔

۴۲۹۹: حدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثنا سُهَيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَخُوْ حَزْمٍ الْقُطَعِيِّ ثنا ثابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ انسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قرأ (اَوْ تَلا) هٰذِهِ الْآيَةَ : ﴿هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَ اَهْلُ الْمغفرةِ﴾ . فَقَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : اَنَا اَهْلٌ اَنْ اُتَّقٰى فلا يُجعلَ مَعِيْ اِلٰهٌ آخرُ فمنِ اتَّقٰى اَنْ يَجْعَلَ مَعِيْ اِلٰهًا آخر فَاَنَا اَهْلٌ اَنْ اغْفِرَلَهُ . قَالَ اَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ حَدَّثنا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ نَصْرٍ

۴۲۹۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورۃ پڑھی: ﴿هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ پھر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس اہل ہوں کہ اس بات سے بچوں کہ میرے ساتھ کسی کو شریک کرو اور پھر جو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے تو میں اس لائق ہوں کہ اس کو نجات دے دوں۔ (جہنم سے)۔ ترجمہ بعینہٖ گزر چکا۔

ثنا هُدبَةُ بنُ خالدٍ ثنا سُهَيلُ بنُ ابي حازمٍ عن ثابتٍ عن انسٍ انّ رسُولَ اللهِ ﷺ قالَ في هذهِ الآيةِ: ﴿هُوَ اَهلُ التقوى واَهلُ المغفِرةِ﴾ [المدثر : ٥٦] : قال ربُّكم انا اَهلُ المغفرةِ : قال ربُّكم انا اَهلٌ انْ اُتّقى فلا يُشركَ بي غيري و انا اَهلٌ لمنِ اتّقى انْ يُشركَ بي انْ اَغفرَ لَهُ.

۴۳۰۰: حدّثنا مُحمّدُ بنُ يحيى ثنا ابنُ ابي مريمَ ثنا الليثُ حدّثني عامرُ بنُ يحيى عن ابي عبدِ الرّحمنِ الحُبُليّ قالَ سمعتُ عبدَ اللهِ بنِ عمرٍو يقولُ قالَ رسولُ اللهِ ﷺ يُصاحُ برجلٍ من اُمّتي يومَ القيامةِ على رُؤسِ الخلائقِ فيُنشرُ لهُ تسعةٌ و تسعُونَ سجلًّا كلُّ سجلٍّ مدّ البصرِ ثمّ يقولُ اللهُ عزّ وجلّ هل تُنكرُ من هذا شيئًا.

فيقولُ لا يا ربِّ فيقولُ اَظلمتكَ كتبتي الحافظونَ؟ ثمّ يقولُ اَلكَ عن ذلكَ حسنةٌ؟

فيهابُ الرّجلُ فيقولُ : بلى انّ لكَ عندنا حسناتٍ و انّهُ لا تُظلمُ عليكَ اليومَ فتُخرجُ لهُ بطاقةٌ فيها اشهدُ انْ لا الٰهَ الّا اللهُ و انّ مُحمّدًا عبدُهُ و رسولُهُ : قالَ فيقولُ يا ربِّ ما هذهِ البطاقةُ مع هذهِ السّجلاتِ فيقولُ انّكَ لا تُظلمُ فتُوضعُ السّجلاتُ في كفّةٍ والبطاقةُ في كفّةٍ. فطاشتِ السّجلاتُ و ثقلتِ البطاقةُ.

قالَ مُحمّدُ بنُ يحيى البطاقةُ الرُّقعةُ وَ اَهلُ مصرَ يقولُونَ للرُّقعةِ بطاقةً.

۴۳۰۰: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روز قیامت میری امت میں سے ایک شخص کو پکارا جائے گا اور اس کے ساتھ ننانوے دفتر (اعمال ناموں کے) رکھ دیئے جائیں گے اور ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا کہ جہاں تک نگاہ جا سکے۔ اللہ پوچھے گا تو ان میں سے کسی (عمل) کا انکاری ہے؟ وہ عرض کرے گا نہیں اے آقا پھر اللہ فرمائے گا میرے کاتبوں (فرشتوں) نے تجھ پر کوئی ظلم کیا؟ پھر اللہ فرمائے گا اچھا تجھے کوئی اعتراض ہے یا تیرے پاس کوئی نیکی ہے؟ وہ سہم کر کہے گا نہیں میرے آقا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے۔

اللہ ذوالجلال والاکرام فرمائے گا آج کے دن تجھ پر کوئی زیادتی نہیں ہوگی تیری بہت سی نیکیاں ہمارے پاس موجود ہیں۔ پھر ایک کاغذ نکالا جائے گا اس میں **اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمد اعبده و رسولہ** لکھا ہوگا' وہ بندہ عرض کرے گا میرے اتنے سارے اعمال ناموں کے آگے یہ ایک کاغذ میرے کیا کام آئے گا؟ پروردگار فرمائے گا آج تجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔ پھر ایک پلڑے میں سب دفاتر (اس کے اعمال نامے) اور ایک پلڑے میں اس کا وہ کاغذ' وہ سب دفاتر اٹھ جائیں گے وہ ایک کاغذ والا پلڑا جھک جائے گا۔ محمد بن یحییٰ نے کہا کہ حدیث میں لفظ الطاقۃ آیا ہے اصل میں مصر والے بطاقۃ کو رقعہ (خط) کہتے ہیں۔

۳۶: بَابُ ذِكْرِ الْحَوْضِ

باب : حوض کا ذکر

۴۳۰۱: حدّثنا ابُو بكرِ بنُ ابي شيبةَ ثنا مُحمّدُ بنُ بشرٍ

۴۳۰۱: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی

ثنا زکریا ثنا عطیۃ عن ابی سعید الخدری ان النبی ﷺ قال ان لی حوضا ما بین الکعبۃ و بیت المقدس ابیض مثل اللبن آنیتہ عدد النجوم و انی لاکثر الانبیاء تبعا یوم القیامۃ.

ہے کہ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا: میرا ایک حوض (حوض کوثر) ہے۔ اس کا فاصلہ بیت المقدس سے لے کر کعبہ تک ہے۔ پانی اس کا سفید ہے دودھ کی طرح کے اس کے برتن میں اوران کی تعداد ایسے ہے جیسے آسمانوں پر ستارے ہوں اور اس پر میری امت کے لوگ جو میرے تابعدار ہیں۔ دوسرے پیغمبروں کی قوم سے زیادہ ہوں گے۔

۴۳۰۲: حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ ثنا علی بن مسھر عن ابی مالک سعد بن طارق عن ربعی عن حذیفۃ: قال قال رسول اللہ ﷺ ان حوضی لابعد من ایلۃ الی عدن و الذی نفسی بیدہ لآنیتہ اکثر من عدد النجوم و لھو اشد بیاضا من اللبن و احلی من العسل والذی نفسی بیدہ انی لاذود عنہ الرجال کما یذود الرجل الابل الغریبۃ عن حوضہ قیل یارسول اللہ! اتعرفنا؟

قال نعم تردون علی غرا محجلین من اثر الوضوء لیست لاحد غیرکم.

۴۳۰۲: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرا حوض ایسا بڑا ہے جیسے ایلہ سے (وہ ایک مقام ہے ینبوع اور مصر کے درمیان ایک پہاڑ ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان) اور قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس کے برتن شمار میں تاروں سے زیادہ ہیں اور اس کا پانی دودھ سے سفید ہے اور شہد سے میٹھا ہے قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اور لوگوں کو اس پر سے ہانک دوں گا جیسے کوئی غیر اونٹوں کو اپنے حوض سے ہانک دیتا ہے لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا آپؐ ہم لوگوں کو (یعنی اپنی امت والوں کو) پہچان لیں گے آپؐ نے فرمایا ہاں تمہارے منہ اور ہاتھ سفید ہوں گے وضو کے نشان سے اور یہ نشان اور کسی ام کے لئے نہ ہوگا۔

۴۳۰۳: حدثنا محمود بن خالد الدمشقی ثنا مروان بن محمد ثنا محمد بن مھاجر حدثنی العباس بن سالم الدمشقی نبئت عن ابی سلام الحبشی قال بعث الی عمر بن عبد اللہ العزیز فاتیتہ علی برید فلما قدمت علیہ قال لقد شققنا علیک یا ابا سلام فی مرکبک قال اجل و اللہ یا امیر المؤمنین: قال واللہ! ما اردت المشقۃ علیک و لکن حدیث بلغنی انک تحدث بہ عن ثوبان مولی رسول اللہ ﷺ فی الحوض فاحببت ان تشافھنی بہ قال فقلت حدثنی ثوبان: مولی رسول اللہ ﷺ ان رسول اللہ ﷺ قال ان حوضی ما بین عدن

۴۳۰۳: حضرت ابو سلام حبشی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز مجھے اپنے پاس آنے کا پیغام بھیجا۔ میں نے ہر چوکی پر تازہ دم گھوڑا (لے کر جلد جانے کی نیت سے) ان کے پاس پہنچا۔ انہوں نے کہا میں نے تجھے اور تیری سواری کو تکلیف دی مگر ایک حدیث سننے کے لئے۔ میں نے کہا بے شک امیر المؤمنین انہوں (خلیفہ) نے کہا میں نے سنا ہے کہ تو حوض کوثر کے متعلق بیان کرتا ہے ثوبان سے۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ تھے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ اس حدیث کو تیرے منہ سے سنوں۔ میں نے کہا مجھ

الٰی اَیْلَةَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَ اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ اَکَاوِیْبُهٗ کَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ یَظْمَاْ بَعْدَهَا اَبَدًا وَ اَوَّلُ مَنْ یَرِدُهٗ عَلَیَّ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِیْنَ الدُّنُسُ ثِیَابًا وَالشُّعْثُ رُؤُوْسًا : اَلَّذِیْنَ لَا یَنْکِحُوْنَ الْمُنَعَّمَاتِ وَ لَا یُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ قَالَ فَبَکٰی عُمَرُ حَتّٰی اخْضَلَّتْ لِحْیَتُهٗ ثُمَّ قَالَ لٰکِنِّیْ قَدْ نَکَحْتُ الْمُنَعَّمَاتِ وَفُتِحَتْ لِیَ السُّدَدُ لَا جَرَمَ اَنِّیْ لَا اَغْسِلُ ثَوْبِیَ الَّذِیْ عَلٰی جَسَدِیْ حَتّٰی یَتَّسِخَ: وَ لَا اَدْهُنُ رَأْسِیْ حَتّٰی یَشْعَثَ.

سے ثوبان نے بیان کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ تھے' رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: کہ میرا حوض اتنا بڑا ہے جیسے عدن سے ایلہ تک اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شیریں شہد سے زیادہ ہے۔ اور اس کے برتن اتنے بے شمار ہیں جیسے آسمانوں پر ستارے جو انسان اس میں سے ایک گھونٹ بھی پی لے گا اسے پھر کبھی پیاس نہ لگے گی اور سب سے پہلے مہاجرینؓ اور میلے کچیلے کپڑوں والے جو سروں سے پریشان لگتے ہیں جو کبھی عمدہ عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے اور ان کے لئے دروازے نہیں کھولے جاتے۔ ابو سلام بیان کرتے ہیں حدیث سن کر عبدالعزیز بہت روئے کہ ان کی داڑھی تر ہو گئی۔ پھر کہنے لگے میں نے تو خوب سے خوبصورت عورت سے نکاح بھی کیا اور میرے دروازے بھی کھلے ہیں۔ میں اب اس طرح کروں گا کہ کبھی کپڑے نہ تبدیل کروں نہ سر میں کنگھی کروں یہاں تک کہ پریشان لگوں۔

۴۳۰۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ ثَنَا اَبِیْ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا بَیْنَ نَاحِیَتَیْ حَوْضِیْ کَمَا بَیْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِیْنَةِ اَوْ کَمَا بَیْنَ الْمَدِیْنَةِ وَ عُمَانَ.

۴۳۰۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے حوض کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا صنعاء اور مدینہ میں ہے یا جیسے مدینہ اور عمان میں ہے۔

۴۳۰۵: حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا سَعِیْدُ ابْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ یُرٰی فِیْهِ اَبَارِیْقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ کَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ.

۴۳۰۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حوضِ کوثر پر سونے اور چاندی کے لئے بے شمار کوزے (برتن) ہیں جن کا شمار آسمان کے تاروں میں ہے۔

۴۳۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ اَتَی الْمَقْبَرَةَ فَسَلَّمَ عَلَی الْمَقْبَرَةِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ثُمَّ قَالَ لَوَدِدْنَا اَنَّا قَدْ رَاَیْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَ لَسْنَا اِخْوَانَکَ؟ قَالَ اَنْتُمْ

۴۳۰۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان آئے اور سلام کیا قبرستان والوں کو تو ارشاد فرمایا: السَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ...... پھر ارشاد فرمایا کہ میری خواہش ہے کہ کاش میں اپنے بھائیوں کو دیکھوں تو صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا

اَصْحَابِیْ وَ اِخْوَانِی الَّذِیْنَ یَاْتُوْنَ مِنْ بَعْدِی وَ اَنَا فَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ یَاْتِ مِنْ اُمَّتِکَ.

قَالَ اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَهُ خَیْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَیْنَ ظَهْرَانِیْ خَیْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَمْ یَکُنْ یَعْرِفُهَا.

قَالُوْا بَلٰی قَالَ فَاِنَّهُمْ یَاْتُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَنَا فَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ ثُمَّ قَالَ لَیُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِیْ کَمَا یُزَادُ الْبَعِیْرُ الضَّالُّ فَاُنَادِیْهِمْ اَلَا هَلُمُّوْا فَیُقَالُ اِنَّهُمْ قَدْ بَدَّلُوْا بَعْدَکَ وَ لَمْ یَزَالُوْا یَرْجِعُوْنَ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ فَاَقُوْلُ: اَلَا سُحْقًا: سُحْقًا.

ہم آپؐ کے بھائی نہیں ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ میرے اصحاب ہو میری وفات کے بعد جو لوگ پیدا ہوں گے میرے بھائی ہوں گے اور میں تمہارا پیش خیمہ ہوں حوضِ کوثر پر۔ اصحابؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ جن لوگوں کو آپؐ نے دیکھا نہیں آپ انہیں کیسے پہچانیں گے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص کے پاس گھوڑے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہوں اور وہ خالص مشکی سیاہ گھوڑوں میں مل جائیں تو کیا وہ اسے نہیں پہچانے گا؟ صحابہؓ نے عرض کیا: بے شک پہچان لے گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے لوگ قیامت کے بعد سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہو کر آئیں گے وضو کی وجہ سے آپؐ نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا (یعنی میں وہاں حوضِ کوثر پر تمہارا استقبال کروں گا اور میں ہی تمہیں پانی پلاؤں گا) پھر ارشاد فرمایا چند لوگ (میری امت میں سے ایسے ہوں گے جنہیں بھولے بھٹکے اونٹ کی طرح وہاں سے ہانک دیا جائے گا) اور میں انہیں اپنی طرف بلاؤں گا اور مجھ سے کہا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے تمہارے بعد تمہارے دین کو بدل دیا تھا اور ہمیشہ دین سے ایڑیوں پر منحرف ہوتے رہے پھر بھی میں کہوں گا دور ہو جاؤ۔

۳۷: بَابُ ذِکْرِ الشَّفَاعَةِ

باب : شفاعت کا ذکر

۴۳۰۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ کُلُّ نَبِیٍّ دَعْوَتَهُ وَ اِنِّیْ اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِیْ فَهِیَ نَائِلَةٌ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰهِ شَیْئًا.

۴۳۰۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کی ایک دعا ہوتی ہے جو ضرور قبول ہوتی ہے (اپنی امت کے لئے) تو ہر نبی نے اپنے دعا جلدی کر کے دنیا میں ہی پوری کر لی لیکن میں نے آخرت کے لئے اپنی دعا کو چھپا رکھا ہے اپنی امت کی بخشش کیلئے تو میری دعا ہر اس شخص کے لئے ہوگی جس نے شرک نہ کیا ہوگا۔

۴۳۰۸: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰی وَ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْهَرَوِیُّ اِبْرٰهِیْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَا ثَنَا هُشَیْمٌ اَنْبَاَنَا عَلِیُّ زَیْدٍ

۴۳۰۸: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت

بْن جدْعَان عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ؟

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا سَیِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَ لَا فَخْرَ وَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ عَنْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ لَا فَخْرَ وَ اَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَ اَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَ لَا فَخْرَ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ بِیَدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ لَا فَخْرَ.

آدم کی اولاد کا سردار ہوں اور مجھے اس پر کوئی غرور نہیں ہے (یہ تو اللہ کا فضل اور نعمت ہے) اور روزِ قیامت زمین سب سے پہلے میرے لئے پھٹے گی (میں قبر سے باہر نکلوں گا) میں غرور سے نہیں کہتا اور میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور میری شفاعت سب سے پہلے منظور ہوگی اس پر مجھے کچھ غرور نہیں ہے اور میں یہ بھی کوئی غرور سے نہیں کہتا کہ روزِ قامت میں حمد (اللہ کی تعریف) کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔

۴۳۰۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرٰهِیْمَ بْنِ حَبِیْبٍ: قَالَا ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَّا اَهْلُ النَّارِ الَّذِیْنَ هُمْ اَهْلُهَا فَلَا یَمُوْتُوْنَ فِیْهَا وَ لَا یَحْیَوْنَ وَ لٰکِنْ نَاسٌ اَصَابَتْهُمْ نَارٌ بِذُنُوْبِهِمْ اَوْ بِخَطَایَاهُمْ فَاَمَاتَهُمْ اِمَاتَةً: حَتّٰی اِذَا کَانُوْا فَحْمًا اُذِنَ لَهُمْ فِی الشَّفَاعَةِ فَجِیْءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ فَبُثُّوْا عَلٰی اَنْهَارِ الْجَنَّةِ فَقِیْلَ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ! اَفِیْضُوْا عَلَیْهِمْ فَیَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَکُوْنُ فِی حَمِیْلِ السَّیْلِ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ کَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ کَانَ فِی الْبَادِیَةِ.

۴۳۰۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم کے لوگ جو جہنم میں رہیں گے وہ نہ اس میں مریں گے نہ جئیں گے (بے آرام رہیں گے) لیکن کچھ لوگ ایسے ہوں گے کہ آگ ان کے گناہوں اور خطاؤں کی وجہ سے ان کو جکڑے گی اور ان کو ختم کر ڈالے گی یہاں تک وہ کوئلہ کی طرح ہو جائیں گے اور اس وقت ان کی شاعت کا حکم ہوگا اور وہ گروہ در گروہ جنت کی نہر پر پھیل جائیں گے اور جنت کے لوگوں سے کہا جائے گا کہ ان پر جنت کا پانی ڈالو اور وہ اس طرح اُگیں گے جیسے دانہ نالی کے بہاؤ میں اُگتا ہے' بہت جلد بڑھتا ہے کھاد اور پانی کی وجہ سے۔ ایک شخص یہ حدیث سن کر بولا کہ ایسے لگتا ہے کہ جیسے حضورؐ پاک جنگل میں بھی رہے ہیں اور زراعت کا حال بھی پوری طرح جانتے ہیں کہ کس جگہ دانہ خوب اُگتا ہے۔

۴۳۱۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرٰهِیْمَ الدِّمَشْقِیُّ ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا زُهَیْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لِاَهْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ.

۴۳۱۰: حضرت جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ روزِ قیامت میری شفاعت ان لوگوں کے لئے ہوگی جو میری امت میں سے بہت نیک پرہیزگار ہیں یعنی صلحاء اور اولیاء کرام کی شفاعت ترقی کے درجات کیلئے ہوگی۔

۴۳۱۱: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اَسَدٍ ثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ ثَنَا زِیَادُ بْنُ خَیْثَمَةَ عَنْ نُعَیْمِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ اَبِیْ

۴۳۱۱: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اختیار ملا ہے کہ یا شفاعت

مُوسَی الاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُیِّرْتُ بَیْنَ الشَّفَاعَۃِ وَ بَیْنَ اَنْ یَدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِیَ الْجَنَّۃَ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَۃَ لِاَنَّھَا اَعَمُّ وَ اَکْفٰی اَتُرَوْنَھَا لِلْمُتَّقِیْنَ لَا وَلٰکِنَّھَا لِلْمُذْنِبِیْنَ الْخَطَّائِیْنَ الْمُتَلَوِّثِیْنَ.

کروں یا میری آدھی امت کو جنت ملے اور آدھی دوزخ میں جائے تو میں نے شفاعت کو اپنایا کیونکہ وہ تو عام ہوگی کافی ہوگی اور تم سمجھتے ہو کہ میری شفاعت صرف پرہیزگاروں کے لئے ہوگی نہیں وہ ان سب سے پہلے ہوگی جو گناہ گار' خطا کار اور قصوروار ہوں گے۔

۴۳۱۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ: ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ یَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یُلْھَمُوْنَ اَوْ یَھُمُّوْنَ شَکَّ سَعِیْدٌ.

فَیَقُوْلُوْنَ لَوْ تَشَفَّعْنَا اِلٰی رَبِّنَا فَاَرَاحَنَا مِنْ مَکَانِنَا فَیَاْتُوْنَ آدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ اَنْتَ آدَمُ اَبُو النَّاسِ خَلَقَکَ اللّٰہُ بِیَدِہٖ وَ اَسْجَدَ لَکَ مَلَائِکَتَہٗ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّکَ یُرِحْنَا مِنْ مَکَانِنَا ھٰذَا: فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَ یَذْکُرُ وَ یَشْکُوْا اِلَیْھِمْ ذَنْبُہُ الَّذِیْ اَصَابَ فَیَسْتَحْیِیْ مِنْ ذٰالِکَ) وَ لٰکِنِ ائْتُوْا نُوْحًا فَاِنَّہٗ اَوَّلُ رَسُوْلٍ بَعَثَہُ اللّٰہُ اِلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ فَیَاْتُوْنَہٗ فَیَقُوْلُ: لَسْتُ ھُنَاکُمْ: وَیَذْکُرُ سُؤَالَہٗ رَبَّہٗ مَا لَیْسَ لَہٗ بِہٖ عِلْمٌ وَ یَسْتَحْیِیْ مِنْ ذَالِکَ وَلٰکِنْ ائْتُوْا خَلِیْلَ الرَّحْمٰنِ اِبْرٰھِیْمَ: فَیَاْتُوْنَہٗ فَیَقُوْلُ: لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَ یَذْکُرُ سُؤَالَہٗ رَبَّہٗ مَا لَیْسَ لَہٗ بِہٖ عِلْمٌ وَ یَسْتَحْیِیْ مِنْ ذَالِکَ فَیَاْتُوْنَہٗ فَیَقُوْلُ: لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَ لٰکِنِ ائْتُوْا مُوْسٰی عَبْدٌ کَلَّمَہُ اللّٰہُ وَاَعْطَاہُ التَّوْرَاۃَ فَیَاْتُوْنَہٗ فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ (وَ یَذْکُرُ قَتْلَہُ النَّفْسَ) وَ لٰکِنِ ائْتُوْا عِیْسٰی عَبْدَ اللّٰہِ وَرَسُوْلَہٗ وَ کَلِمَۃَ اللّٰہِ وَ رُوْحَہٗ فَیَاْتُوْنَہٗ فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَ لٰکِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَ مَا تَاَخَّرَ قَالَ فَیَاْتُوْنَ فَانْطَلِقُ (قَالَ فَذَکَرَ ھٰذَا الْحَرْفَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ فَاَمْشِیْ بَیْنَ السِّمَاطَیْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْمِ) قَالَ ثُمَّ عَادَ

۴۳۱۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روزِ قیامت سب مؤمنین اکٹھے ہوں گے پھر اللہ ان کے دلوں میں ڈالے گا اور وہ کہیں گے کہ کاش ہم کسی کی سفارش اپنے آقا کے پاس لے جائیں اور اس تکلیف سے رہائی پائیں (کیونکہ میدانِ حشر میں گرمی کی شدت پسینے کی کثرت اور پیاس حد سے زیادہ ہوگی) آخر تمام امت حضرت آدمؑ کی خدمت میں آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ سارے آدمیوں کے باپ ہیں اور اللہ نے اپنے ہاتھ سے آپ کی تعمیر کی اور اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا۔ اب آپ ہماری سفارش کریں اپنے مالک سے کہ وہ ہمیں اس جگہ سے نکال کر کسی آرام دہ جگہ پر لے جائیں وہ کہیں گے کہ میرا مرتبہ ایسا نہیں کہ اس وقت میں مالک سے کچھ عرض کر سکوں وہ اپنے گناہوں کو یاد کر کے لوگوں سے بیان کریں گے کہ البتہ تم لوگ ایسے وقت میں حضرت نوحؑ کے پاس جاؤ وہ پہلے رسول ہیں جن کو اللہ نے زمین والوں کے پاس بھیجا۔ پھر یہ لوگ حضرت نوحؑ کے پاس آئیں گے (ان سے بھی وہی کہیں گے جو حضرت آدم سے کہا) وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں اور یاد کریں گے اپنے اس سوال کو جو انہوں نے دنیا میں اللہ سے کیا تھا جس کا

لی حدیث انس، فلا فاستأذن علی ربی فیؤذن لی فاذا رأیتہ وقعت ساجدا فیدعنی ما شاء اللہ ان یدعنی : ثم یقال ارفع یا محمد و قل تسمع و سل تعطہ واشفع تشفع فاحمدہ بتحمید یعلمنیہ ثم اشفع فیحد لی حدا فیدخلھم الجنۃ ثم اعود الثانیۃ فاذا رأیتہ وقعت ساجدا فیدعنی ما شاء اللہ ان یدعنی ثم یقال لی ارفع محمد ! قل تسمع یقال لی ارفع محمد ! قل تسمع و سل تعطہ و اشفع تشفع فارفع راسی فاحمدہ بتحمید یعلمنیہ ثم اشفع فیحد لی حدا فیدخلھم الجنۃ ثم اعود الثالثۃ فاذا رأیت ربی وقعت ساجدا : فیدعنی ما شاء اللہ ان یدعنی ثم یقال ارفع محمد قل تسمع و سل تعطہ واشفع تشفع فارفع راسی فاحمدہ بتحمید یعلمنیہ ثم اشفع فیحد لی حدا فیدخلھم الجنۃ ثم اعود الرابعۃ فاقول یا رب ما بقی الا من حبسہ القرآن.

قال یقول قتادۃ علی اثر ھذا الحدیث و حدثنا انس بن مالک ان رسول اللہ ﷺ قال یخرج من النار من قال لا الہ الا اللہ و کان فی قلبہ مثقال شعیرۃ من خیر و یخرج من النار من قال لا الہ الا اللہ و کان فی قلبہ مثقال برۃ من خیر و یخرج من النار من قال لا الہ الا اللہ و کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من خیر.

انہیں علم نہ تھا اور شرم کریں گے اس وقت مالک کے پاس جانے میں اور سوال یاد کریں گے وہ یہ تھا کہ طوفان کے بعد نوح نے اللہ سے عرض کیا کہ تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میرے گھر والوں کو تو بچالے گا اب بتا میرا بیٹا کہاں ہے جو اپنی بے وقوفی سے کشتی پر سوار نہیں ہوا اور ڈوب گیا تھا۔ اس پر اللہ کا عتاب ہوا اور ارشاد ہوا کہ وہ تیرے گھر والوں میں سے نہ تھا (اور جو بات تجھ کو معلوم نہیں وہ مت پوچھ) اور کہیں گے کہ تم البتہ ابراہیم کے پاس جاؤ اور وہ اللہ کے ایسے بندے ہیں جن سے اللہ نے بات کی اور ان کو توریت نازل کی پھر یہ سب لوگ حضرت موسیٰ کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں جو انہوں نے دنیا میں بغیر کسی وجہ سے خون (قبطی کا) کیا تھا اس کو یاد کریں گے (حالانکہ یہ عمداً نہ تھا) انہوں نے صرف ڈرانے کے لئے ایک مکا لگایا تھا اور وہ مر گیا البتہ تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اللہ کا کلمہ اور روح ہیں پھر یہ سب حضرت عیسیٰ کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں، کیونکہ میری امت نے مجھے خدا بنا کر پوجا اس وجہ سے مجھے اللہ کے سامنے جاتے ہوئے شرم آتی ہے البتہ تم حضرت محمدؐ کے پاس جاؤ ان کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہیں۔ آپؐ نے فرمایا وہ میرے پاس آئیں گے میں ان کے ساتھ چلونگا ان کی ہر خواہش پوری کرنے کیلئے (آفرین ہے آپ کی ہمت اور محبت پر) دو صفوں کے درمیان سے (مؤمنوں کی) اپنے رب سے آنے کی اجازت مانگونگا اور جب میں اپنے مالک کو دیکھونگا اسی وقت سجدے میں گر پڑوں گا اور جب تک اللہ کو منظور ہوگا میں سجدے میں ہی رہوں گا پھر اللہ حکم کرے گا اے محمدؐ سر اٹھا اور کہہ جو کہنا چاہتا ہے ہم اس کو سنیں گے اور جو تو چاہے گا ہم دیں گے اور جس کی تو سفارش کرے گا ہم منظور کریں گے۔ میں اس کی تعریف کرونگا اسی طرح سے جس طرح وہ خود مجھے سکھا دے گا۔ اسکے بعد شفاعت کرونگا لیکن میری شفاعت کیلئے ایک حد مقرر کر دی جائیگی کہ جو لوگ اس قابل ہوں گے انہی کی سفارش قبول ہوگی۔ اسکے بعد میں دوبارہ اللہ عزوجل کے پاس آؤنگا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوا کہ شفاعت کا وعدہ جو اللہ نے دنیا میں ہی آپؐ سے کیا ہے وہ اس دن پورا ہوگا لیکن یہ سمجھنا کہ شفاعت کا اذن آپ کو حاصل ہو چکا ہے بالکل جہالت ہے اور احادیث صحیحہ کے مخالف ہے۔ یہاں تک کہ پروردگار انہیں جنت میں داخل کرے گا جن کی فرمائش کی جائے گی۔

۴۳۱۳: حدثنا سعید بن مروان ثنا احمد بن یونس ثنا عنبسۃ بن عبد الرحمن عن علاق بن ابی مسلم عن ابان بن عثمان عن ابن عثمان عن عثمان بن عفان قال قال رسول اللہ ﷺ یشفع یوم القیامۃ ثلاثۃ الانبیاء ثم العلماء ثم الشہداء.

۴۳۱۳: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تین لوگ شفاعت کریں گے۔ ۱) انبیاء یعنی پیغمبر۔ ۲) علماء کرام ۳) پھر شہداء۔

۴۳۱۴: حدثنا اسماعیل بن عبد اللہ الرقی ثنا عبید اللہ بن عمرو عن عبد اللہ ابن محمد بن عقیل عن الطفیل بن ابی بن کعب عن ابیہ ان رسول اللہ ﷺ قال اذا کان یوم القیامۃ کنت امام النبیین و خطیبھم و صاحب شفاعتھم غیر فخر.

۴۳۱۴: حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. جب قیامت کا دن ہوگا تو میں سارے انبیاء کا امام ہوں گا اور ان کا خطیب اور ان کی شفاعت کرنے والا اور یہ میں فخر کیلئے نہیں کہتا بلکہ حق تعالیٰ نے یہ نعمت مجھے عطا فرمائی اس کو ظاہر کرتا ہے۔

۴۳۱۵: حدثنا محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید ثنا الحسن بن ذکوان عن ابی رجاء العطارِدیّ عن عمران ابن الحصین عن النبی ﷺ قال لیخرجن قوم من النار بشفاعتی یسمون الجھنمیین.

۴۳۱۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری شفاعت کی وجہ سے کچھ لوگ جہنم سے نکالے جائیں گے ان کا نام (ہی) جہنمی ہوگا۔

۴۳۱۶: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا عفان ثنا وھیب ثنا خالد عن عبد اللہ بن شقیق عن عبد اللہ بن ابی الجذعاء انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول: لیدخلن الجنۃ بشفاعۃ رجل من امتی اکثر من بنی تمیم: قالوا یا رسول اللہ سواک قال سوای.

قلت انت سمعتہ من رسول اللہ ﷺ قال انا سمعتہ.

۴۳۱۶: حضرت عبداللہ بن ابی الجدعاء سے روایت ہے انہوں نے نبیؐ سے سنا آپ فرماتے تھے: قیامت کے دن میری امت کے ایک شخص کی شفاعت سے بنی تمیم سے زیادہ شمار میں لوگ جنت میں داخل ہوں گے عرض کیا یارسول اللہ آپؐ کے سوا یہ شخص بھی شفاعت کریں گے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں میرے سوا۔ عبداللہ بن شقیق نے کہا میں نے ابن ابی الجدعاء سے پوچھا تم نے یہ حدیث نبیؐ سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں میں نے سنی ہے۔

۴۳۱۷: حدثنا ھشام بن عمار ثنا صدقۃ بن خالد ثنا ابن

۴۳۱۷: عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت

جابر قال سمعت سليم بن عامر يقول سمعت عوف ابن مالك الاشجعي يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتدرون ما خيرني ربي الليلة قلنا الله ورسوله اعلم قال فانه خير بي بين ان يدخل نصف امتي الجنة و بين الشفاعة فاخترت الشفاعة قلنا يا رسول الله ادع الله ايجعلنا من اهلها : قال هي لكل مسلم.

ہے نبیؐ نے فرمایا: تم جانتے ہو مالک نے آج کی رات مجھ کو کون سی دو باتوں میں اختیار دیا؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپؐ نے فرمایا: پروردگار نے مجھ کو اختیار دیا ہے کہ یا میں تیری آدھی امت کو جنت میں داخل کر دیتا ہوں یا تو شفاعت کی اجازت لے لے میں نے شفاعت کو اختیار کیا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! آپ اللہ سے دعا فرمائیے کہ ہم کو آپؐ کی شفاعت نصیب کرے۔ آپؐ نے فرمایا وہ تو ہر مسلمان کے لئے ہوگی۔

۳۸: باب صفة النار

باب : دوزخ کا بیان

۴۳۱۸: حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير ثنا ابي و يعلى ثنا اسماعيل ابن ابي خالد عن نفيع ابي داود عن انس ابن مالك قال قال رسول الله ﷺ ان ناركم هذه جزء من سبعين جزء من نار جهنم و لو لا انها اطفئت بالماء مرتين ما انتفعتم بها وانها لتدعو الله عز وجل ان لا يعيدها فيها.

۴۳۱۸: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری دنیا کی آگ دوزخ کی آگ کے ستر جزوں میں سے ایک جز ہے اور اگر وہ دوبار بجھائی نہ جاتی پانی سے تو تم اس سے فائدہ نہ لے سکتے اور اب یہ آگ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہے کہ دوبارہ اس کو دوزخ میں نہ ڈالا جائے۔

۴۳۱۹: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا عبد الله بن ادريس عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشتكت النار الى ربها : فقالت يا رب اكل بعضي بعضا فجعل لها نفسين نفس في الشتاء و نفس في الصيف فشدة ما تجدون من البرد من زمهريرها و شدة ما تجدون من الحر من سمومها.

۴۳۱۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: دوزخ نے اپنے مالک کی جناب میں شکایت میں اور اُس نے عرض کیا اے مالک! میں خود ایک دوسرے کو کھا گئی۔ آخر مالک نے اس کو دو سانس لینے کا حکم دیا ایک سردی میں دوسرے گرمی میں تو تم جو سردی کی شدت پاتے ہو' یہ دوزخ کے زمہریر طبقہ کی سردی ہے اور جو تم گرمی پاتے ہو یہ اسکی گرم ہوا ہے۔

۴۳۲۰: حدثنا العباس بن محمد الدوري ثنا يحيى بن ابي بكير: ثنا شريك عن عاصم عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اوقدت النار الف سنة فابيضت ثم اوقدت الف سنة فاحمرت ثم

۴۳۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ ہزار برس تک سلگائی گئی اس کی آگ سفید ہو گئی پھر ہزار برس تک سلگائی گئی تو اس کی آگ سرخ ہو گئی پھر ہزار برس تک

أُوْقِدتُ الف سنۃ فاسودّت فھی سوداء کاللّیل المُظلم

سلگائی گئی تو وہ سیاہ ہوگئی اب اس میں ایسی سیاہی ہے۔ جیسے اندھیری رات میں ہوتی ہے۔

۴۳۲۱: حدثنا الخلیل بن عمرو ثنا محمّد بن سلمۃ الحرّانیّ عن محمّد بن إسحٰق عن حمید الطّویل عن انس بن مالک قال قال رسول اللّٰہ ﷺ یُؤتی یوم القیامۃ بانعم اھل الدّنیا من الکفّار : فیقال اغمسوہ فی النّار غمسۃ فیغمس فیھا ثُمّا یقال لہ ای فلان ! ھل اصابک نعیم قطّ ؟ فیقول لا ما اصابنی نعیم قطّ و یؤتی باشدّ المؤمنین ضرًّا و بلاءً فیقال اغمسوہ غمسۃ فی الجنّۃ فیغمس فیھا غمسۃ فیقال لہ ای فلان ! ھل اصابک ضرٌّ قطّ او بلاءٌ ؟ فیقول ما اصابنی قطّ ضرٌّ و لا بلاءٌ.

۴۳۲۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن کافروں میں سے وہ شخص لایا جائے گا جس کی دنیا بڑی عیش سے گزری ہو اور کہا جائے گا کہ اس کو جہنم میں ایک غوطہ دو اس کو ایک غوطہ جہنم میں دے کر نکالیں گے پھر اس سے پوچھیں گے اے فلانے کبھی تو نے راحت دیکھی ہے وہ کہے گا نہیں میں نہیں جانتا راحت کیا ہے اور مومن کو لایا جائے گا جس کی دنیا بڑی سختی اور تکلیف سے گزری ہوگی اور حکم ہوگا اس کو جنت میں ایک غوطہ دو پھر وہاں سے نکال کر اس کو لائیں گے اور پوچھیں گے اے فلانے تو نے کبھی سختی اور تکلیف بھی دیکھی ہے وہ کہے گا مجھے کبھی سختی اور بلا نہیں پہنچی۔

۴۳۲۲: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا بکر بن عبد الرّحمٰن ثنا عیسی ابن المختار عن محمّد بن ابی لیلی عن عطیّۃ العوفیّ عن ابی سعید الخدریّ عن النّبیّ ﷺ قال انّ الکافرین لیعظّم حتّی انّ ضرسہ لاعظم من اُحد و فضیلۃ جسدہ علی ضرسہ کفضیلۃ جسد احدکم علی ضرسہ.

۴۳۲۲: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: بے شک کافر (دوزخ میں) بڑا کیا جائے گا یہاں تک کہ اس کا دانت احد پہاڑ سے بڑا ہوگا (اس سے اس کی صورت بگاڑنا اور دوزخ کا بھرنا منظور ہوگا) اور پھر اس کا سارا بدن دانت سے اتنا ہی بڑا ہوگا جتنا تمہارا تمہارے دانت سے بڑا ہے۔

۴۳۲۳: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا عبد الرّحیم بن سلیمان عن داوٗد بن ابی ھند ثنا عبد اللّٰہ بن قیس قال کنت عند ابی بردۃ ذات لیلۃ فدخل علینا الحارث بن اُقیش فحدّثنا الحارث لیلتئذ انّ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم قال انّ من اُمّتی من یعظّم للنّار حتّی یکون احد زوایاھا.

۴۳۲۳: حضرت عبداللہ بن قیسؓ سے روایت ہے میں ایک رات ابو بردہ کے پاس تھا اتنے میں حارث بن قیس ہمارے پاس آئے اور اس رات کو ہم سے یہ حدیث بیان کی کہ نبیؐ نے فرمایا: میری امت میں کوئی شخص ایسا بھی ہوگا جسکی شفاعت سے اتنے لوگ جنت میں جائینگے کہ انکا شمار مضر کی قوم سے زیادہ ہوگا اور میری امت میں سے ایسا بھی ہوگا جو دوزخ کیلئے بڑا کیا جائیگا یہاں تک کہ وہ دوزخ کا ایک کونہ ہوجائیگا۔

۴۳۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُرْسَلُ الْبُكَاءُ عَلٰى اَهْلِ النَّارِ فَيَبْكُوْنَ حَتّٰى يَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ ثُمَّ يَبْكُوْنَ الدَّمَ حَتّٰى يَصِيْرَ فِيْ وُجُوْهِهِمْ كَهَيْئَةِ الْاُخْدُوْدِ لَوْ اُرْسِلَتْ فِيْهِ السُّفُنُ لَجَرَتْ.

۴۳۲۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخیوں پر رونا بھیجا جائے گا وہ روئیں گے یہاں تک کہ آنسو ختم ہو جائیں گے پھر خون روئیں گے یہاں تک کہ ان کے چہروں میں نالوں کی طرح نشان بن جائیں گے اگر ان میں کشتیاں چھوڑی جائیں تو وہ بہہ جائیں۔

۴۳۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ﴾ [ال عمران: ۱۰۲] وَ لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّوْمِ قَطَرَتْ فِي الْاَرْضِ لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا مَعِيْشَتَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ لَيْسَ لَهُ طَعَامٌ غَيْرُهُ.؟

۴۳۲۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ﴾ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا حق اس کے ڈرنے کا ہے اور مت مرو مگر مسلمان رہ کر اور فرمایا کہ اگر ایک قطرہ زقوم (دوزخیوں کی خوراک) کا زمین پر ٹپک آئے تو ساری دنیا والوں کی زندگی خراب کر دے پھر ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جن کے پاس سوائے اس کے اور کوئی کھانا نہ ہوگا۔

۴۳۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ ثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَاْكُلُ النَّارُ ابْنَ آدَمَ اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ.

۴۳۲۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: دوزخ کی آگ سارے بدن کو کھا لے گا مگر سجدے کا مقام چھوڑ دے گی اللہ نے آگ پر اس کا کھانا حرام کر دیا ہے یعنی جو اعضاء سجدہ کرنے میں لگتے ہیں ان میں سجدہ کے مقام محفوظ رہ جائیں گے ان سے یہ بھی نکلتا ہے کہ بعض مسلمان بھی دوزخ میں جائیں گے۔

۴۳۲۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُؤْتٰى بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُوْقَفُ عَلَى الصِّرَاطِ فَيُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ. فَيَطَّلِعُوْنَ خَائِفِيْنَ وَجِلِيْنَ اَنْ يُخْرَجُوْا مِنْ مَكَانِهِمُ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَهْلَ النَّارِ: فَيَطَّلِعُوْنَ مُسْتَبْشِرِيْنَ فَرِحِيْنَ اَنْ يُخْرَجُوْا مِنْ

۴۳۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن موت کو لائیں گے اس پل صراط پر کھڑا کرائیں گے اور کہا جائے گا: اے جنت والو! وہ یہ آواز سن کر گھبرا کر ڈرتے ہوئے اوپر آئیں گے ایسا نہ ہو کہ وہ جہاں ہیں وہاں سے نکالے جائیں پھر پکارا جائے گا اے دوزخ

مکانِهِمْ الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ فَیُقَالُ هَلْ تَعْرِفُوْن هٰذا . قالُوْا نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ قال فیؤمرُ به فیُذْبحُ عَلَی الصِّراطِ ثُمَّ یُقَالُ لِلفرِیْقَیْنِ کلاهُما خلُوْدٌ فِیما تجدُوْن لا موْت فِیْهَا اَبَدًا.

والو! وہ اوپر آئیں گے خوش خوش کہ شاید ان کے نکالنے کیلئے حکم ہوگا اتنے میں کہا جائیگا تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے ہاں یہ موت ہے پھر حکم ہوگا اس کو پل صراط پر ذبح کر دیں گے وہ بصورت ایک مینڈھے کے ہوگی اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کہہ دیا جائے گا اب دونوں فرشتے ہمیشہ رہیں گے اپنے اپنے مقاموں میں موت کبھی نہ آئیگی۔

۳۹: بَابُ صِفَةِ الْجَنَّة

باب : جنت کا بیان

۴۳۲۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَة ثنا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَعْدَدْتُ لِعِبادِی الصَّالِحِیْنَ مالا عَیْنٌ رَاَتْ وَ لَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَ لَا خطر علی قلب بشر.

قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَ مِنْ بلْه ما قد اَطْلَعَکُمُ اللّٰهُ عَلَیْهِ اقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُم مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزاءً بِمَا کَانُوْ یَعْمَلُوْنَ﴾ [السجدة: ۱۷].

قَالَ وَ کَانَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یقْرَءُ وْها مِنْ قُرَّاتِ اَعْیُنٍ.

۴۳۲۸ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ سامان اور لذتیں تیار کی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نہ دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر وہ گزرا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ان لذتوں کو تو چھوڑ دو جن کو اللہ تعالیٰ نے بیان کر دی ان کے سوا کتنی بے شمار لذتیں ہوں گی اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُم مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزاءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ﴾ تک۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس میں قراءت العین پڑھتے تھے جمع کے ساتھ اور مشہور قرأت قرۃ اعین ہے بہ صیغہ واحد یعنی کوئی نفس نہیں جانتا جو مؤمنین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈکیں چھپا کر رکھی گئی ہیں یہ بدلہ ہے ان کے نیک اعمال کا۔

۴۳۲۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَة ثنا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ حَجَّاجٌ عَنْ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَشِبْرٌ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِّنَ الْاَرْضِ وَ ما علیها (الدُّنْیا وَ ما فِیْهَا).

۴۳۲۹ : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک بالشت برابر جنت میں ساری دنیا سے اور جو اس میں ہے اس سب سے بہتر ہے۔

۴۳۳۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا زَکَرِیَّا بْنُ مَنْظُوْرٍ ثنا اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۴۳۳۰ : حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک کوڑا رکھنے کے

مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا.

برابر جگہ جنت میں بہتر ہے دنیا اور مافیہا۔

۴۳۳۱: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْجَنَّةُ مِائَةُ دَرَجَةٍ كُلُّ دَرَجَةٍ مِنْهَا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَ إِنَّ أَعْلَاهَا الْفِرْدَوْسُ وَ إِنَّ أَوْسَطَهَا الْفِرْدَوْسُ وَ إِنَّ الْعَرْشَ عَلَى الْفِرْدَوْسِ مِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَإِذَا مَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَسَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ.

۴۳۳۱: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے جنت میں سو درجے ہیں ہر درجہ کا فاصلہ دوسرے درجہ سے اتنا ہے جتنا آسمان اور زمین کا فاصلہ اور سب درجوں سے اوپر جنت میں فردوس ہے اور جنت کا درمیان بھی وہی ہے اور عرش فردوس پر ہے اسی میں سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں تو تم جب اللہ تعالیٰ سے مانگو تو فردوس مانگو۔

۴۳۳۲: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ الْمُعَافِرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ أَلَا مُشَمِّرٌ لِلْجَنَّةِ فَإِنَّ الْجَنَّةَ لَا خَطَرَ لَهَا هِيَ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ نُورٌ يَتَلَأْلَأُ وَرَيْحَانَةٌ تَهْتَزُّ وَ قَصْرٌ مَشِيدٌ وَ نَهَرٌ مُطَّرِدٌ وَ فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ نَضِيجَةٌ وَ زَوْجَةٌ حَسْنَاءُ جَمِيلَةٌ وَ حُلَلٌ كَثِيرَةٌ فِي مَقَامٍ أَبَدًا فِي حَبْرَةٍ وَ نَضْرَةٍ فِي دُورٍ عَالِيَةٍ سَلِيمَةٍ بَهِيَّةٍ قَالُوا نَحْنُ الْمُشَمِّرُونَ لَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُولُوا: إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ ذَكَرَ الْجِهَادَ: وَ حَضَّ عَلَيْهِ.

۴۳۳۲: حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا: کیا کوئی شخص جنت کے لئے کمر نہیں باندھتا اس لئے کہ جنت کی مثل دوسری کوئی شے نہیں ہے قسم خدا کی جنت میں نور ہے چمکتا ہوا اور خوشبودار پھول ہے جو جھوم رہا ہے اور محل ہے بلند اور نہر ہے جاری اور میوے ہیں بہت اقسام کے پکے ہوئے اور بی بی ہے خوبصورت خوش اخلاق اور جوڑے ہیں بہت سے اور ایسا مقام ہے جہاں ہمیشہ تازگی بہار ہے اور بڑا اونچا اور محفوظ اور روشن محل ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اس کے لئے کمر باندھتے ہیں آپؐ نے فرمایا: ان شاء اللہ کہو پھر جہاد کا بیان کیا اور اس کی رغبت دلائی۔

۴۳۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى ضَوْءِ أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً لَا يَبُولُونَ وَ لَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ

۴۳۳۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: اوّل جماعت جو جنت میں جائے گی وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگی۔ پھر ان سے قریب ایک بہت روشن تارے کی طرح آسمان میں' نہ وہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ' نہ ناک سنکیں گے نہ تھوکیں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کا پسینہ مشک کا ہوگا اور ان کی

اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَ رَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَ مَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ اَزْوَاجُهُمُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ اَخْلَاقُهُمْ عَلٰى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلٰى صُوْرَةِ اَبِيْهِمْ اٰدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا.

انگیٹھیاں عود کی ہوں گی یعنی عود ان میں جل رہا ہوگا۔ ان کی بیبیاں بڑی آنکھوں والی حوریں ہوگی سارے جنتیوں کی عادتیں ایک شخص کی عادتوں کے مثل ہونگی اور سب اپنے باپ آدم کی صورت پر ہوں گے ساٹھ ہاتھ کے لمبے۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ مِثْلَ حَدِيْثِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ.

ترجمہ بعینہٖ گزر چکا۔

۴۳۳۴: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ وَعَلِیُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالُوْا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِی الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ مَجْرَاهُ عَلَى الْيَاقُوْتِ وَالدُّرِّ تُرْبَتُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَ مَاءُهُ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَاَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ.

۴۳۳۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوثر ایک نہر ہے جنت میں اس کے دونوں کنارے سونے کے بنے ہوئے ہیں اور پانی بہنے کے مقام میں یاقوت اور موتی ہیں اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور برف سے زیادہ سفید ہے۔

۴۳۳۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ وَ لَا يَقْطَعُهَا.

وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ.

۴۳۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے اس کے سایہ میں (گھوڑے کا) سوار سو برس تک چلتا ہے گا اور درخت تمام نہ ہوگا اتنا بڑا ہے اور تم اگر چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو: ﴿وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ﴾ یعنی جنت میں لمبا اور دراز سایہ ہے۔

۴۳۳۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ حَبِيْبِ بْنِ اَبِی الْعِشْرِيْنَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِیُّ حَدَّثَنِیْ حَسَّانُ ابْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنِیْ سَعِيْدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ لَقِیَ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ يَجْمَعَ بَيْنِیْ وَ بَيْنَكَ فِیْ سُوْقِ الْجَنَّةِ قَالَ سَعِيْدٌ اَوَ فِيْهَا سُوْقٌ.

قَالَ نَعَمْ اَخْبَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ اَهْلَ

۴۳۳۶: حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا میں اللہ سے یہ دعا کرتا ہوں مجھ کو اور تم کو جنت کے بازار میں ملائے۔ سعید نے کہا: کیا وہاں بازار ہے؟ انہوں نے کہا ہاں مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ جنت کے لوگ جب جنت میں داخل ہوں گے تو وہاں اتریں گے

الْجَنَّةَ اِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوا فِيْهَا بِفَضْلِ اَعْمَالِهِمْ فَيُؤْذَنُ لَهُمْ فِيْ مِقْدَارِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُوْرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَ يُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ وَ يَتَبَدّٰى لَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَتُوْضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ يَاقُوْتٍ وَ مَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَا بِرُ مِنْ يَاقُوْتٍ وَ مَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَ مَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَ مَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَ يَجْلِسُ اَدْنَاهُمْ وَ مَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ) عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُوْرِ مَا يُرَوْنَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِاَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا .

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ نَرٰى رَبَّنَا؟ قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ؟ قُلْنَا : لَا قَالَ كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ عَزَّوَجَلَّ وَ لَا يَبْقٰى فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ اَحَدٌ اِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مُحَاضَرَةً حَتّٰى اِنَّهُ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ مِنْكُمْ اَلَا تَذْكُرُ يَا فُلَانُ يَوْمَ عَمِلْتَ كَذَا وَ كَذَا؟ يُذَكِّرُهُ بَعْضَ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا) فَيَقُوْلُ ! يَا رَبِّ اَفَلَمْ تَغْفِرْ لِيْ فَيَقُوْلُ : بَلٰى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِيْ بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَاَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيْبًا لَمْ يَجِدُوْا مِثْلَ رِيْحِهِ شَيْئًا قَطُّ ثُمَّ يَقُوْلُ قُوْمُوْا اِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوْا مَا اشْتَهَيْتُمْ (قَالَ)فَنَاْتِيْ سُوْقًا قَدْ حُفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ فِيْهِ مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُوْنُ اِلٰى مِثْلِهِ وَ لَمْ تَسْمَعِ الْاٰذَانُ وَ لَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوْبِ قَالَ فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيْهِ شَيْءٌ وَ لَا يُشْتَرٰى وَ فِيْ ذٰلِكَ السُّوْقِ يَلْقٰى اَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ (وَ مَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ) فَيَرُوْعُهُ مَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِيْ اٰخِرُ حَدِيْثِهِ حَتّٰى يَتَمَثَّلُ لَهُ عَلَيْهِ اَحْسَنَ مِنْهُ

اپنے اپنے اعمال کے درجوں کے لحاظ سے پھر ان کو اجازت دی جائے گی ایک ہفتہ کے موافق دنیا کے دنوں کے حساب سے یا جمعہ کے دن کے موافق کیونکہ جنت میں دنیا کی طرح دن اور رات نہ ہوں گے اور بعضوں نے کہا جنت میں بھی جمعہ کا دن ہوگا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے اور پروردگار ان کے لئے اپنا تخت ظاہر کرے گا اور پروردگار خود نمودار ہوگا جنت کے باغوں میں سے اور منبر سونے کے اور منبر چاندی کے یہ سب کرسیاں ہوں گی اور مالک اپنے تخت شاہی پر جلوہ گر ہوگا یہ دربار عالی شان ہے ہمارے مالک کا اور جو کوئی جنت والوں میں کم درجہ ہوگا حالانکہ وہاں کوئی کم درجہ نہیں وہ مشک اور کافور کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے اور ان کے دلوں میں یہ ہوگا کہ کرسی والے ہم سے زیادہ نہیں ہیں درجہ میں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں کیا تم ایک دوسرے سے جھگڑا کرتے ہو چودھویں رات کے چاند اور سورج کے دیکھنے میں ہم نے کہا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اسی طرح اپنے مالک کے دیکھنے میں بھی جھگڑا نہ کرو گے اور اس مجلس میں کوئی ایسا باقی نہ رہے گا جس سے پروردگار مخاطب ہو کر بات نہ کرے گا یہاں تک کہ وہ ایک شخص سے فرمائے گا اے فلانے تجھ کو یاد ہے تو نے فلاں فلاں دن ایسا ایسا کام کیا تھا اس کے بعض گناہ اس کو یاد دلائے گا وہ کہے گا اے میرے مالک کیا تو نے میرے گناہ بخش نہیں دیئے اور میری بخشش کے وسیع ہونے ہی کی وجہ سے تو اس درجہ تک پہنچا پھر وہ اسی حال میں

وَذَالِکَ اَنَّهُ لَا یَنۡبَغِیۡ لِاَحَدٍ اَنۡ یَحۡزَنَ فِیۡهَا.

قَالَ ثُمَّ نَنۡصَرِفُ اِلٰی مَنَازِلِنَا فَتَلۡقَانَا اَزۡوَاجُنَا فَیَقُلۡنَا مَرۡحَبًا وَ اَهۡلًا : لَقَدۡ جِئۡتَ وَ اِنَّ بِکَ مِنَ الۡجَمَالِ وَالطِّیۡبِ اَفۡضَلُ مِمَّا فَارَقۡتَنَا عَلَیۡهِ فَنَقُوۡلُ اِنَّا جَالَسۡنَا الۡیَوۡمَ رَبَّنَا الۡجَبَّارَ عَزَّوَجَلَّ وَ یُحِقُّنَا اَنۡ نَنۡقَلِبَ بِمِثۡلِ مَا انۡقَلَبۡنَا."

ہوں گے کہ ناگہاں ایک ابر اوپر سے آن کر ان کو ڈھانپ لے گا اور ایسی خوشبو برسائے گا ویسی خوشبو انہوں نے کبھی نہیں سونگھی ہوگی پھر پروردگار فرمائے گا اب اٹھو اور جو میں نے تمہاری خاطر کے لئے تیار کیا ہے اس میں جو جو تمہیں پسند آئے وہ لے لو اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اس وقت ہم ایک بازار میں جائیں گے جس کو ملائکہ گھیرے ہوں گے اور اس بازار میں ایسی چیزیں ہوں گی جن کی مثل نہ کبھی آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا نہ دل پر ان کا خیال گزرا اور جو ہم چاہیں گے وہ ہمارے لئے اٹھا دیا جائے گا نہ وہاں کوئی چیز بکے گی نہ خریدی جائے گی اور اسی بازار میں سب جنت والے ایک دوسرے سے ملیں گے پھر ایک شخص سامنے آئے گا جس کا مرتبہ بلند ہوگا اور اس سے وہ شخص ملے گا جس کا مرتبہ کم ہوگا وہ اس کا لباس اور ٹھاٹھ دیکھ کر ڈر جائے گا لیکن ابھی اس کی گفتگو اس شخص سے کم نہ ہوگی کہ اس پر بھی اس سے بہتر لباس بن جائے گا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت میں کسی کو رنج نہ ہوگا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا پھر ہم اپنے اپنے مکان میں لوٹیں گے وہاں ہماری بیبیاں ہم سے ملیں گے اور کہیں گے مرحبا و اہلاً! تم تو ایسے حال میں آئے کہ تمہارا حسن اور جمال اور خوشبو اس سے کہیں عمدہ ہے جس حال میں تم ہم کو چھوڑ کر گئے تھے ہم ان کے جواب میں کہیں گے آج ہم اپنے پروردگار کے پاس بیٹھے۔

۴۳۳۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بۡنُ خَالِدٍ الۡاَزۡرَقُ اَبُوۡ مَرۡوَانَ الدِّمَشۡقِیُّ ثَنَا خَالِدُ بۡنُ یَزِیۡدَ بۡنِ اَبِیۡ مَالِکٍ عَنۡ اَبِیۡهِ عَنۡ خَالِدِ بۡنِ مَعۡدَانَ عَنۡ اَبِیۡ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنۡهُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ مَا مِنۡ اَحَدٍ یُدۡخِلُهُ اللّٰهُ الۡجَنَّةَ اِلَّا زَوَّجَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ثِنۡتَیۡنِ وَ سَبۡعِیۡنَ زَوۡجَةً ثِنۡتَیۡنِ مِنَ الۡحُوۡرِ الۡعِیۡنِ وَ سَبۡعِیۡنَ مِنۡ مِیۡرَاثِهٖ مِنۡ اَهۡلِ النَّارِ مَا مِنۡهُنَّ وَاحِدَةٌ اِلَّا وَلَهَا قُبُلٌ شَهِیٌّ وَلَهٗ ذَکَرٌ لَا یَنۡثَنِیۡ."

قَالَ هِشَامُ بۡنُ خَالِدٍ مِنۡ مِیۡرَاثِهٖ مِنۡ اَهۡلِ النَّارِ یَعۡنِیۡ رِجَالًا دَخَلُوا النَّارَ فَوَرِثَ اَهۡلُ الۡجَنَّةِ نِسَاءَ هُمۡ کَمَا وُرِثَتِ امۡرَاَةُ فِرۡعَوۡنَ.

۴۳۳۷: حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا اس کو ستر پر دو یعنی بہتر بیبیاں نکاح میں کر دے گا تو دو بڑی آنکھ والی حوروں میں سے عنایت فرما دے گا اور ستر بیبیاں جن کا وہ وارث ہوگا دوزخ والوں میں سے ان میں سے ہر ایک بی بی کی شرمگاہ نہایت خوبصورت ہوگی اور اس کا ذکر ایسا ہوگا جو کبھی نہ جھکے گا۔ ہشام بن خالد نے کہا دوزخ والوں میں سے وہ مرد مراد ہیں جو دوزخ میں جائیں اور اہل جنت ان کی عورتوں کے وارث ہو جائیں گے۔ جیسے فرعون کی بی بی اس کے وارث بھی اہل جنت ہو جائیں گے کیونکہ وہ مؤمنہ تھی۔

۴۳۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بۡنُ هِشَامٍ ثَنَا اَبِیۡ

۴۳۳۸: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِی الصِّدِّیْقِ النَّاجِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَهَی الْوَلَدَ فِی الْجَنَّةِ کَانَ حَمْلُهٗ وَوَضْعُهٗ فِیْ سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ کَمَا یَشْتَهِیْ.

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن جب اولاد کی خواہش کرے گا جنت میں تو حمل اور وضع حمل (اور بچہ کا بڑا ہونا سب ایک ساعت میں ہو جائے گا اس کی خواہش کے موافق۔

۴۳۳۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرٰهِیْمَ عَنْ عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ لَا اَعْلَمُ آخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ رَجُلٌ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَیُقَالُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَیَاْتِیْهَا فَیُخَیَّلُ اِلَیْهِ اَنَّهَا مَلْاٰی فَیَقُوْلُ اللّٰهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَیَاْتِیْهَا فَیُخَیَّلُ اِلَیْهِ اَنَّهَا مَلْاٰی فَیَرْجِعُ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَیَاْتِیْهَا فَیُخَیَّلُ اِلَیْهِ اَنَّهَا مَلْاٰی فَیَرْجِعُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اِنَّهَا مَلْاٰی فَیَقُوْلُ اللّٰهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَکَ مِثْلَ الدُّنْیَا وَ عَشَرَةَ اَمْثَالِهَا اَوْ اِنَّ لَکَ مِثْلَ الدُّنْیَا وَ عَشَرَةَ اَمْثَالِهَا اَوْ اِنَّ لَکَ مِثْلَ عَشَرَةِ اَمْثَالِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ: اَتَسْخَرُبِیْ (اَوْ تَضْحَکُ بِیْ) وَ اَنْتَ الْمَلِکُ.

قَالَ فَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ.

فَکَانَ یُقَالُ هٰذَا اَدْنٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا.

۴۳۳۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جانتا ہوں اس کو جو سب دوزخیوں میں اخیر میں دوزخ سے نکلے گا اور سب جنتیوں میں اخیر میں جنت میں جائے گا وہ ایک شخص ہوگا جو دوزخ سے گھسٹتا ہوا (پیٹ اور ہاتھوں کے بل، نکلے گا) اُس سے کہا جائے گا جا جنت میں داخل ہو جا' وہ وہاں جائے گا اس کو معلوم ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے وہ لوٹ کر آئے گا اور عرض کرے گا مالک میں نے تو جنت کو بھرا ہوا پایا پھر مالک فرمائے گا جا جنت میں داخل ہو جا وہ جائے گا اس کو بھری ہوئی معلوم ہوگی۔ وہ پھر لوٹ کر آئے گا اور عرض کرے گا مالک میں تو اس کو بھری ہوئی پاتا ہے پروردگار فرمائے گا جا جنت میں داخل ہو جا وہ جائے گا اس کو بھری ہوئی معلوم ہوگی وہ لوٹ آئے گا اور عرض کرے گا مالک وہ تو بھری ہوئی ہے پروردگار فرمائے گا جا جنت میں داخل ہو جا تجھے اتنی جگہ ملے گی جیسے دنیا تھی اور دس دنیا کے برابر یا یوں فرمائے گا تیری جگہ دس دنیا کے برابر ہے وہ عرض کرے گا اے مالک تو مجھ سے مذاق کرتا ہے یا مجھ سے ہنستا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے۔ راوی نے کہا میں نے دیکھا جب آپؐ نے یہ حدیث بیان کی تو آپؐ ہنسے یہاں تک کہ آپ کے اخیر دانت کھل گئے تو یہ کہا جاتا تھا کہ یہ شخص سب سے کم درجہ والا ہوگا جنتیوں میں۔

۴۳۴۰: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۴۳۴۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جنت کو تین بار مانگے تو جنت کہتی ہے یا اللہ تعالیٰ اس کو جنت

مَنْ سَاَلَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَ مَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ.

میں داخل کرے اور جو شخص تین بار دوزخ سے پناہ مانگے تو دوزخ کہتی ہے یا اللہ تعالیٰ اس کو پناہ میں رکھ دوزخ سے۔

۴۳۴۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَاَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا لَهٗ مَنْزِلَانِ : مَنْزِلٌ فِی الْجَنَّةِ وَ مَنْزِلٌ فِی النَّارِ فَاِذَا مَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ وَرِثَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْزِلَهٗ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ ."

۴۳۴۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے کہ اُسکے دو ٹھکانے نہ ہوں ایک جنت میں دوسرا جہنم میں۔ جب وہ مر جائیگا اور دوزخ میں چلا گیا (معاذ اللہ) تو جنت والے اسکا ٹھکانا لاوارث سمجھ کر لے لینگے ﴿اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ ...... ﴾ "وہی وارث ہیں جو وارث ہوں گے فقط فردوس کے"۔ کے یہی معنی ہیں۔